Made with Xodo PDF Reader and Editor

الدُّرَر

توقیعات المہدی المنتظر

عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ

تجمیع کنندہ
علامہ محمد رضا الحسینی

مترجم
خادم حضرت ولی العصرؑ
(فاضل نجف الاشرف)

جملہ حقوق بحق مترجم محفوظ ہیں

نام کتاب : الدرر توقیعات امام المنتظر عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ
مترجم : خادمِ حضرت ولی العصرؑ
ناشر : کاروان انتصار، فیصل آباد، پاکستان
کمپوزنگ : سجاد حیدر دیئوال (خوشاب)
0302-8067005 / 0344-9819912
تعداد : 1000
ہدیہ : ....روپے

ملنے کا پتہ:
مدرسہ دار العلوم محمدیہ؛ بلاک 19 سرگودھا
مکتبہ الرضاؑ اردو بازار لاہور

Made with Xodo PDF Reader and Editor

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللھم صل علی محمد و آل محمد و عجل فرجھم و اھلك عدوھم

من الجن و الانس من الاولین و الآخرین یارب العالمین

ما شاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

حسبی اللہ و نعم الو کیل نعم المولیٰ و نعم النصیر

تو کلت علی الحی الذی لا یموت و ھو علی کل شئی قدیر

یامولای یاصاحب العصر و الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ

ادرکنی

عرض ناشر

تمام تر حمد وشکر کے سجدے مالک کائنات عزوجل کی بارگاہ اقدس میں۔

کوئی تیس سال پہلے کی ایک آپ بیتی سے آغاز کرتا ہوں۔ برطانیہ سے شایع ہونے والے ایک مجلّے میں شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کی ایک توقیع مبارک سے اقتباس چھپا تھا۔ دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ اس پوری توقیع مبارک کا مطالعہ کیا جائے۔ میں ایک مولوی صاحب کے پاس گیا۔ انھوں نے اپنی لائبریری میں سے ایک کتاب نکالی اور پوری توقیع مبارک کا ترجمہ سنایا۔ میں نے عرض کی کہ کچھ دیگر توقیعات بھی سنائیں۔ سناتے سناتے ایک توقیع مبارک میں کسی نے سوال پوچھا کہ آپ حضُور کے شیعہ آئمہ اہلبیتؑ کی قبور اقدس پر سجدہ کرتے ہیں جواب میں مؤلا نے فرمایا کہ تم اپنا دایاں رخسار تربت پر رکھ لیا کرو۔ یہ جملہ اس نے مجھے سنا تو دیا مگر اسے ہضم نہیں ہوا۔ اس نے کتاب بند کر کے واپس شیلف میں رکھ دی۔ یہاں سے میرے دل میں ایک تڑپ پیدا ہوئی کہ مجھے اس پر کام کرنا چاہیئے۔ چنانچہ اس خواہش کا اظہار بہت سے علماء اور محققین سے کیا مگر کامیابی نہیں ہوئی۔ کچھ عرصہ قبل سفر زیارات میں ایک عربی کتاب ملی جو توقیعات کے عربی ادب کے اسلوب پر لکھی گئی تھی۔ مگر اس میں بھی اقتباسات تھے مکمل توقیعات مبارکہ نہیں تھیں۔

میری پسندیدہ ترین کتاب ہے انتصار ولایتِ عصر۔ میں اس کتاب کے مختلف زبانوں میں تراجم کروانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ الحمدللہ بنگالی ترجمہ چھپ چکا ہے۔ انگریزی ترجمہ مکمل نیٹ پر موجود ہے۔ فارسی ترجمہ پروفنگ میں ہے اور ہندی ترجمہ تکمیل کے قریب ہے۔ عربی ترجمے کیلئے میں نے ایک محترم عالم دین سے رابطہ کیا تو انھوں نے بتایا کہ وہ ان دنوں توقیعات مبارکہ کا ترجمہ کر رہے ہیں۔ اس کی تکمیل کے بعد انتصار ولایت کا ترجمہ شروع کریں گے۔ اندھے کو کیا چاہیئے، دو آنکھیں۔ بھوکے کو کیا چاہیئے، دو روٹیاں۔

میری خوشی کی انتہا نہ رہی۔ میں نے فوراً اس کتاب کی اشاعت کی ذمہ داری

Made with Xodo PDF Reader and Editor

اپنے سرلی۔الحمدللہ۔یہ کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے۔یہ سب میری زمانے کے پاک امام عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کا خاص الخاص کرم ہے۔

قارئین سے گذارش ہے کہ اس کتاب کو ایک درسی کتاب سمجھ کر تلاوت فرمائیں۔ ایک ایک جملے کو سمجھ سمجھ کر پڑھیں۔آپ کو مزاج امامت کی سمجھ آئے گی۔یہی مزاج الٰہیہ ہے۔اسی کی اطاعت واجب واوجب ہے۔آپ کو یقین آجائے گا کہ غیبت کا صرف ایک نقصان ہے کہ آقا عوام الناس کو نظر نہیں آتے۔یہ بالکل نہیں کہ آقا کسی ایک مخلوق کے کسی ایک کام سے منقطع ہیں۔ہمارے تمام معاملات پر مولا کی پوری نظر ہوتی ہے۔یہ ہم بدبخت ہی ہیں کہ جو اپنے ولی العصر عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کے حقوق کی ادائیگی سے یکسر غافل ہیں۔جو نیک بخت اپنے مولا سے روحانی طور پر وابستہ ہیں، ان کی ہر سانس اور دل کی ہر دھڑکن میں مولا کی لجپالی موجود ہوتی ہے۔

افسوس ہے کہ صدیوں پر محیط زمانہ غیبت میں بس اتنی کم تعداد میں توقیعات مبارکہ ہم تک پہنچی ہیں۔جب کہ ان کی تعداد لاکھوں میں نہیں تو کم از کم ہزاروں میں ہونی چاہیئے تھی۔اس کے پیچھے جو سازشیں ہیں وہ صاحبان علم جانتے ہیں۔

دعا کریں کہ اب تو مولا کریم عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ اپنے خروج سے کائنات کو فیضیاب فرمائیں تاکہ اللہ عزوجل کا دین غالب آجائے اور صدیوں سے اجڑے ہوئے پاک گھر پھر سے آباد و شاد ہو جائیں۔

میں قبلہ محترم کا تہہ دل سے مشکور ہوں۔مالک عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ ان کی توفیقات خیر میں ڈھیروں اضافہ فرمائیں ۔قبلہ کے خلوص کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ آپ نے اپنا نام تک لکھنے کی اجازت نہیں دی۔مولا کریم عجص قبلہ کی اس کاوش کو شرف قبولیت عطا فرمائیں۔

عبدِ مرشد

انتساب

ہم اپنی اس شکستہ کاوش کو اپنے امیجیئیٹ گاڈ، اپنے ولی العصر عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کے لخت جگر پاک شہزادہ حضرت عبداللہؑ کی بارگاہ لاہوتی میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

اگر قبول فرمائیں تو ہمارے لئے باعث صد افتخار ہوگا

(کاروانِ انتصار فیصل آباد)

Made with Xodo PDF Reader and Editor

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
مقدمہ	۱۵
باب اول: مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کی توقیعات	۱۹
1۔ شیخ مفیدؒ کے نام مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کا خط	۱۹
مہر کا نسخہ	۲۳
2۔ شیخ مفیدؒ کے نام امام حجت القائم عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کا ایک اور خط	۲۴
3۔ غانم ہندی کا واقعہ	۲۶
حسن بن نضر سے کلینی کا واقعہ	۳۲
محمد بن ابراہیم بن مہز یار کے نام پیغام	۳۴
سونے کے کنگن کا واقعہ	۳۵
وظائف کا ملنا	۳۵
اپنے چچا کی اولاد کا حق نکالو	۳۶
اولاد کے لیے دعا کی درخواست	۳۶
اذنِ خروج	۳۶
اللہ تعالیٰ تمہیں عافیت عطا فرمائے	۳۷
ان کے ساتھ مت جانا کیونکہ اس میں بہتری نہیں ہے	۳۷
جب تم نے توبہ کر لی ہے تو اللہ تمہیں معاف فرمائے گا	۳۹
ہم میں شک نہیں	۴۲
ان سے مطالبہ کرو	۴۲
ہمارے ۷۰۰ دینار تمہارے ذمے ہیں	۴۴
اس کا نعم البدل تمہیں عطا ہوگا اس کا نام احمد رکھنا	۴۴
مالِ تمیم کو پہنچاؤ	۴۵
تمہارے ساتھی کی وفات پر اللہ تعالیٰ تمہیں اجر عطا فرمائے	۴۶
تلوار کی کیا خبر ہے؟	۴۷
ردالخادم	۴۷

عنوان	صفحہ نمبر
تلوار نہیں پہنچی	۴۷
جنید کی وفات کی خبر	۴۸
اللہ جو چاہے گا وہ کرے گا	۴۸
وہ مال کہاں ہے جسے تم نے الگ کیا تھا؟	۴۸
سن ۸۰ میں تمہیں اس کی ضرورت پڑے گی	۴۹
دکانیں قبضے میں لے لو!	۴۹
تمام وکلاء کسی سے کوئی شئے نہ لیں	۵۰
کاظمین اور کربلاء کی زیارت سے روکنا	۵۱
مولا علی صلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کے حق کی قسم!	۵۱
احمد بن اسحاق کے سوالوں کے جواب	۵۳
ہم اپنے رب کے پروردہ ہیں اور اسکے بعد مخلوق ہماری پروردہ ہے	٦۷
احمد بن اسحاق کے نام خط	۷۱
اسحاق بن یعقوب کے نام مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کا خط	۷٦
مفوضہ کے قول کو رد کرنا	۷۹
توقیع مبارک کا نسخہ:	۸۰
حجت عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ سے سنا گیا ہے	۸۱
غالیوں کا رد	۸۴
کچھ ملحدین اور مرتدین پر لعنت کے بارے میں توقیع	۸٦
ابوالحسن السمری کی نام توقیع	۸۸
عشاء کو متوخر کرنے والا ملعون ہے	۸۹
مسائل العمری	۹۰
جس نے ہمارے اموال میں سے ایک درہم بھی کھایا	۹۳
جناب عثمان بن سعید کی وفات پر تعزیت	۹۴
مسائلِ حمیری	۹۵
العالم عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ سے پوچھے گئے سوالوں کے جواب	۹۹
محمد بن عبداللہ الحمیری کا ایک اور خط	۱۰۲

Made with Xodo PDF Reader and Editor

	عنوان	صفحہ نمبر
۞	محمد بن عبد اللہ الحمیری کا صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کی طرف ایک اور خط سن 307ھ	۱۰۸
۞	308ھ میں حمیری نے ایک خط لکھا جس میں کچھ دوسرے مسائل کے بارے میں سوال کیے	۱۱۴
۞	ملعون ہے ملعون ہے جس نے لوگوں کی محفل میں میرا نام لیا	۱۲۴
۞	ہمارے خادم	۱۲۵
۞	جس نے لوگوں کے مجمع میں میرا نام لیا اس پر اللہ کی لعنت	۱۲۵
۞	500 درہم	۱۲۶
۞	18 قیراط اور ایک رتی	۱۲۶
۞	زمین حجت صلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ سے خالی نہیں رہ سکتی	۱۲۷
۞	تم نے دوسو دینار بھیجے	۱۲۹
۞	خط پر کسی اور کا نام لکھنا	۱۳۰
۞	جس نے اس کا قصہ بتایا اسے مال دے دینا	۱۳۰
۞	ایک جھوٹے صوفی کا معاملہ	۱۳۱
۞	تمہیں خوشخبری ہو تم اسی سال حج کرو گے	۱۳۳
۞	اس قافلے کے ساتھ مت نکلنا	۱۳۶
۞	مجھے اپنے باپ کا نام نہیں پتہ تھا	۱۳۷
۞	500 دینار اور دکانیں	۱۳۸
۞	ابو القاسم بن ابی حلیس کا واقعہ	۱۳۸
۞	جو تم نے مانگا وہ تمہیں عطا کر دیا گیا ہے	۱۴۳
۞	جس نے اجازت لینے سے انکار کیا	۱۴۳
۞	مجلس کا احوال بتانا	۱۴۴
۞	جو تمہارے پاس ہے وہ حاجز کو بھجوا دو	۱۴۴
۞	پس اللہ کی لعنت ہو اس پر جو اللہ کے اولیاء کے حقوق کا انکار کرے	۱۴۵
۞	جو میں نے کیا ہے اسکے بارے میں میری رہنمائی فرمائیں	۱۴۶
۞	عنقریب اس کا بابرکت فرزند پیدا ہوگا	۱۴۸

	عنوان	صفحہ نمبر
۞	500 درہم میں سے 20 درہم تمہارے ہیں	۱۴۹
۞	الاسدی کو وکیل مقرر کرنا	۱۵۰
۞	مالِ مرجئی کی ہمیں ضرورت نہیں	۱۵۰
۞	العمری اور ان کے فرزند کی طرف امام زماں عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کی توقیع مبارک	۱۵۱
۞	سلائی اور مولود کا واقعہ	۱۵۳
۞	سونے کی تختی جو گم ہو گئی تھی وہ ہم تک پہنچ گئی ہے	۱۵۵
۞	جب کوئی ھم و غم ہو تو اس رومال کو چہرے پر ملنا	۱۵۷
۞	یعقوب بن یوسف الضراب کے نام توقیع مبارک	۱۶۲
۞	تمہاری اس بیوی سے اولاد نہیں ہوگی	۱۷۰
۞	میں گونگا تھا اور بول نہیں سکتا تھا	۱۷۱
۞	ابراہیم بن مہزیار سے ملاقات	۱۷۱
۞	علی بن ابراہیم بن مہزیار اہوازی سے ملاقات	۱۷۹
۞	گھر پر جو حادثہ پیش آیا اس کی تفصیل بتا دی	۱۸۴
۞	اے جعفر میرے حقوق میں کیوں تعرض کرتے ہو؟	۱۸۵
۞	بغیر کتابت کے رقعہ	۱۸۶
۞	تمہارے اور صاحب الامر عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کے درمیان حسین بن روح سفیر ہوں گے	۱۸۶
۞	مجھے حکم ہوا ہے کہ میں اپنے امور کو یکجا کر لوں	۱۸۷
۞	تم پر اور تمہارے لیے واجب ہے کہ تم کہو	۱۸۸
۞	اگر تم نے انہیں نام کا بتایا تو وہ اسے نشر کر دیں گے	۱۸۸
۞	تلاش کرنے سے رک گیا اور واپس لوٹ گیا	۱۸۸
۞	اے چچا! پیچھے ہٹ جائیں	۱۸۹
۞	ہمیں کوئی ثبوت دو ورنہ ہم یہ مال انکے مالکوں کو لوٹا دیں گے	۱۹۲
۞	میں ہی ہوں جو اس زمین کو عدل سے بھروں گا	۱۹۷
۞	تم میرے گھر میں کیا کر رہے ہو	۱۹۸

Made with Xodo PDF Reader and Editor

عنوان	صفحہ نمبر
آپ نے مجھ سے فرمایا: میں تمہارے پیچھے ہوں	۱۹۹
وہ تم سے کہتے ہیں کہ اس شخص کو تھیلی دے دو۔	۲۰۱
نیمہ شعبان کی رات	۲۰۲
اگر ہمیں بولنے کی اجازت مل جائے تو شک دور ہو جائے	۲۰۷
نور روشن ہوا	۲۰۸
باب دوم: مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ سے منقول دعائیں	۲۰۹
دعا الندبہ	۲۰۹
دعاو حجاب مولا صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ	۲۲۱
نمازِ حاجت اور استخارہ کے لیے مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ سے منقول دعا	۲۲۲
مشکلات اور سختیوں سے نجات کے لیے مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ کی دعا	۲۲۳
ھم وغم سے کشادگی کے لیے مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ کی دعا	۲۲۴
مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ کا حرز	۲۲۴
قضائے حاجات کے لیے مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ کی دعا جو سھم اللیل کے نام سے مشہور ہے	۲۲۴
حاجات کی برآوری کے لیے شبِ جمعہ میں مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ سے مروی دعا	۲۲۵
غموں سے نجات اور دکھوں کے ازالہ کے لیے مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ کی دعا	۲۲۶
دعائے فرج با الفاظِ دیگر	۲۲۷
مشکلات اور سختیوں میں امیر المومنین صلوۃ اللہ علیہ وآلہ کی دعا جو مولا امام زمانہؑ بقیۃ اللہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے	۲۲۸
دعائے حرزِ یمانی المعروف بہ دعائے سیفی	۲۳۶
امام جعفر صادق صلوۃ اللہ علیہ وآلہ کی دعائے الالحاح جو مولا صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے	۲۴۱

عنوان	صفحہ نمبر
قضائے حوائج کے لیے مولا صاحب الامر عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ کی نماز	۲۴۶
نمازِ توجہ الی مولا صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ	۲۴۷
27 رجب کے دن کی نماز	۲۴۸
حاجات کی برآوری کے لیے مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ کی دعا	۲۴۹
نسیم خادمہ کے لیے مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہی دعا	۲۵۰
محمد بن عثمان اور عثمان بن سعید رضوان اللہ علیہما کے لیے مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ کی دعا	۲۵۰
مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ کی دعا جو نمازِ صبح کے بعد پڑھی جاتی ہے	۲۵۱
الحمیری کے لیے آپ جناب عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ کی دعا	۲۵۲
الحمیری کے لیے ایک اور دعا	۲۵۲
علی بن حسین (شیخ صدوق کے والد) کے لیے مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ کی دعا	۲۵۲
حسن بن قاسم بن العلاء کے لیے مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ کی دعا	۲۵۳
نماز و دعائے فرج	۲۵۴
استخارہ کے بارے میں مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ کی دعا	۲۵۸
غیبت قائم عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ میں پڑھی جانے والی دعا	۲۵۸
ماہِ رمضان میں دعا الافتتاح	۲۶۳
باب سوم: مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ سے منقول زیارات	۲۶۸
زیارت ناحیہ مقدسہ	۲۶۸
ماہِ رجب میں زیارت المعصومین صلوۃ اللہ علیہم وآلہم	۲۸۸
اتوار کے دن مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ کی امیر المومنین صلوۃ اللہ علیہ وآلہ کی زیارت	۲۸۹
مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ سے منقول زیارتِ آلِ یسٓ	۲۹۰

Made with Xodo PDF Reader and Editor

عنوان	صفحہ نمبر
زیارت آل یسٓ کے بعد پڑھی جانے والی آپ جناب عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ سے منقول دعا	۲۹۱
دعا الزیارت للامام الحجت عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ	۲۹۲
مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ کی زیارت آل یسٓ کے بعد ایک اور دعا	۲۹۳
امام قائم عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ سے منقول کربلاء کے شہیدوں علیہم السلام کی زیارت	۲۹۹
زیارت شہداء علیہم السلام	۳۰۰
رجب کے ہردن کے لیے مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ کی دعا	۳۰۶
رجب کے دنوں کے لیے مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ کی دعا	۳۰۸

Made with Xodo PDF Reader and Editor

مقدمہ

لفظ توقیعات توقیع کی جمع ہے جس سے مراد مولا امام المہدی عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کے خطوط اور فرامین ہیں اگرچہ اس لفظ کا استعمال مولا امام الکاظم صلواۃ اللہ علیہ وآلہ کے زمانے سے ہی شروع ہوگیا تھا لیکن بعد میں یہ لفظ صرف مولا امام المہدی عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کے خطوط وفرامین کے ساتھ ہی مخصوص ہوگیا۔ توقیع سے مراد وہ مختصر مگر جامع فقرہ ہے جو کسی خط کے جواب میں اس کے آخر میں لکھا جائے لیکن پھر اس لفظ کا اطلاق مولا امام المہدی عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کے تمام مکتوبہ اور غیر مکتوبہ مختصر اور طویل فرامین کے لئے ہونا شروع ہوگیا۔

زیادہ تر توقیعات غیبت صغریٰ میں مولا امام المہدی عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کے مشہور سفراء کے ذریعے صادر ہوئیں یوں تو مولا امام المہدی عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کے چار معروف سفراء ہیں جنہوں نے یکے بعد دیگرے اپنی ذمہ داریاں سنبھالیں؛ لیکن ان چار سفراء کے علاوہ بھی مختلف علاقوں میں امامؑ کے دیگر سفراء موجود تھے جو یا تو مستقل طور پر اپنے فرائض انجام دیتے تھے یا ان چار سفراء کے ماتحت تھے ان مختلف سفراء کے ہاتھوں سے ہی اکثر توقیعات مومنین تک پہنچیں

ان توقیعات میں سے کچھ مومنین کی جانب سے پوچھے گئے دینی مسائل کے جوابات ہیں اور بعض توقیعات بغیر کسی سوال کے مومنین کی رہنمائی یا تنبیہ کے لیے صادر ہوئیں اور بعض توقیعات اخبارِ غیب اور معاجز پر مشتمل ہیں اور

بعض توقیعات میں مومنین کے لیے دعائیں کی گئی ہیں۔

اس کتاب میں جناب علامہ محمد رضا الحسینی نے مولا امام المہدی عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کی مختلف توقیعات کو جمع کیا ہے اور کتاب کا نام "الدُرَر" توقیعات المھدی المنتظرؑ رکھا ہے؛ اور کتاب کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ پہلے حصے میں آپ حضورؑ کی عمومی توقیعات ہیں دوسرے اور تیسرے حصے میں آپ حضورؑ سے منقول دعائیں اور زیارات ہیں۔ پہلے حصے کا مکمل ترجمہ کیا گیا ہے۔ جبکہ کتاب کے اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے دعاؤں اور زیارات کا صرف عربی متن شامل کیا گیا ہے۔ فقط دعائے ندبہ اور زیارت ناحیہ کا ترجمہ اردو مفاتیح الجنان سے لے کر شامل کیا گیا ہے۔

اپنی طرف سے پوری کوشش کی گئی ہے کہ کتاب کے الفاظ کا من وعن ترجمہ کیا جائے اور ترجمہ میں کسی قسم کی کمی بیشی نہ کی جائے۔ چند ایک مقامات پر حسب ضرورت مختصر حاشیے لگائے گئے ہیں۔ اس کتاب میں موجود کچھ توقیعات ایسی ہیں جن کی تشریح وتوضیح کی ضرورت ہے کیونکہ بعض توقیعات کسی فردِ خاص کے حالات اور ذہنی سطح کو مدنظر رکھتے ہوئے صادر ہوئیں؛ جبکہ کچھ تقیہ کی حالت میں صادر ہوئیں؛ اور کچھ توقیعات میں کتابت کی غلطی کی وجہ سے مفہوم مکمل طور پر واضح نہیں رہا۔ کیونکہ اس کتاب کا ہدف صرف ان توقیعات کو جمع کرنا تھا اس لئے طویل تشریح وتاویل سے اجتناب کیا گیا ہے۔ اگر کسی توقیع کا مفہوم متشابہ ہو یا بظاہر مسلمات تشیع کے مخالف نظر آرہا ہو یا اس کا مفہوم صحیح طور پر سمجھ نہ آرہا ہو تو پہلے کسی اہلبیت اطہارؑ کی احادیث کو سمجھنے والے معتبر عالم دین سے رجوع کریں پھر بھی سمجھ نہ آئے تو بہتر یہی ہے کہ بجائے انکار کے اسے مولا عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کی طرف

Made with Xodo PDF Reader and Editor

ہی پلٹا دیں۔

دعاء ہے کہ خداوند عالم اس ادنٰی سی کاوش کو نصرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ میں شمار فرمائے اور ہمیں اپنے مولا عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کے ظہور کی راہ ہموار کرنے میں زندگی صرف کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور صحیح معنوں میں ہمیں امامؑ کی نصرت کرنے، ان جنابؑ کا انتظار کرنے، ان جنابؑ کے ظہور کے لیے دعاء کرنے، ان جنابؑ کا ذکر کرنے اور ان جناب کے احکامات پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

خادمِ حضرت ولی العصرؑ

مدرسہ دارالعلوم محمدیہ سرگودھا

Made with Xodo PDF Reader and Editor

مولا امام زمانہؑ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کی توقیعات مبارک

1۔ شیخ مفیدؒ کے نام مولا امام زمانہؑ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کا خط

لِلْأَخِ السَّدِيدِ وَ الْوَلِيِّ الرَّشِيدِ الشَّيْخِ الْمُفِيدِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ أَدَامَ اللَّهُ إِعْزَازَهُ مِنْ مُسْتَوْدَعِ الْعَهْدِ الْمَأْخُوذِ عَلَى الْعِبَادِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ أَمَّا بَعْدُ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْمَوْلَى الْمُخْلِصُ فِي الدِّينِ الْمَخْصُوصُ فِينَا بِالْيَقِينِ فَإِنَّا نَحْمَدُ إِلَيْكَ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَ نَسْأَلُهُ الصَّلَاةَ عَلَى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ الطَّاهِرِينَ وَ نُعْلِمُكَ أَدَامَ اللَّهُ تَوْفِيقَكَ لِنُصْرَةِ الْحَقِّ وَ أَجْزَلَ مَثُوبَتَكَ عَلَى نُطْقِكَ عَنَّا بِالصِّدْقِ أَنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَنَا فِي تَشْرِيفِكَ بِالْمُكَاتَبَةِ وَ تَكْلِيفِكَ مَا تُؤَدِّيهِ عَنَّا إِلَى مَوَالِينَا قِبَلَكَ أَعَزَّهُمُ اللَّهُ بِطَاعَتِهِ وَ كَفَاهُمُ الْمُهِمَّ بِرِعَايَتِهِ لَهُمْ وَ حِرَاسَتِهِ فَقِفْ أَمَدَّكَ اللَّهُ بِعَوْنِهِ عَلَى أَعْدَائِهِ الْمَارِقِينَ مِنْ دِينِهِ عَلَى مَا نَذْكُرُهُ وَ اعْمَلْ فِي تَأْدِيَتِهِ إِلَى مَنْ تَسْكُنُ إِلَيْهِ بِمَا نَرْسُمُهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ نَحْنُ وَ إِنْ كُنَّا ثَاوِينَ بِمَكَانِنَا النَّائِي عَنْ مَسَاكِنِ الظَّالِمِينَ حَسَبَ الَّذِي أَرَانَاهُ اللَّهُ تَعَالَى لَنَا مِنَ الصَّلَاحِ وَ لِشِيعَتِنَا الْمُؤْمِنِينَ فِي ذَلِكَ مَا دَامَتْ دَوْلَةُ الدُّنْيَا لِلْفَاسِقِينَ فَإِنَّا يُحِيطُ عِلْمُنَا بِأَنْبَائِكُمْ وَ لَا يَعْزُبُ عَنَّا شَيْءٌ مِنْ أَخْبَارِكُمْ وَ مَعْرِفَتُنَا بِالزَّلَلِ الَّذِي أَصَابَكُمْ مُذْ جَنَحَ كَثِيرٌ مِنْكُمْ إِلَى مَا

كَانَ السَّلَفُ الصَّالِحُ عَنْهُ شَاسِعاً وَ نَبَذُوا الْعَهْدَ الْمَأْخُوذَ مِنْهُمْ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ لا يَعْلَمُونَ إِنَّا غَيْرُ مُهْمِلِينَ لِمُرَاعَاتِكُمْ وَ لَا نَاسِينَ لِذِكْرِكُمْ وَ لَوْ لَا ذَلِكَ لَنَزَلَ بِكُمُ اللَّأْوَاءُ وَ اصْطَلَمَكُمُ الْأَعْدَاءُ فَاتَّقُوا اللَّهَ جَلَّ جَلَالُهُ وَ ظَاهِرُونَا عَلَى انْتِيَاشِكُمْ مِنْ فِتْنَةٍ قَدْ أَنَافَتْ عَلَيْكُمْ يَهْلِكُ فِيهَا مَنْ حُمَّ أَجَلُهُ وَ يُحْمَى عَلَيْهِ مَنْ أَدْرَكَ أَمَلَهُ وَ هِيَ أَمَارَةٌ لِأُزُوفِ حَرَكَتِنَا وَ مُبَاثَّتِكُمْ بِأَمْرِنَا وَ نَهْيِنَا وَ اللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ ... وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ اعْتَصِمُوا بِالتَّقِيَّةِ مِنْ شَبِّ نَارِ الْجَاهِلِيَّةِ يَحُشُّهَا عُصَبٌ أُمَوِيَّةٌ تَهُولُ بِهَا فِرْقَةٌ مَهْدِيَّةٌ أَنَا زَعِيمٌ بِنَجَاةِ مَنْ لَمْ يَرُمْ مِنْهَا الْمَوَاطِنَ وَ سَلَكَ فِي الطَّعْنِ مِنْهَا السُّبُلَ الْمَرْضِيَّةَ إِذَا حَلَّ جُمَادَى الْأُولَى مِنْ سَنَتِكُمْ هَذِهِ فَاعْتَبِرُوا بِمَا يَحْدُثُ فِيهِ وَ اسْتَيْقِظُوا مِنْ رَقْدَتِكُمْ لِمَا يَكُونُ مِنَ الَّذِي يَلِيهِ سَتَظْهَرُ لَكُمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةٌ جَلِيَّةٌ وَ مِنَ الْأَرْضِ مِثْلُهَا بِالسَّوِيَّةِ وَ يَحْدُثُ فِي أَرْضِ الْمَشْرِقِ مَا يَحْزُنُ وَ يُقْلِقُ وَ يَغْلِبُ مِنْ بَعْدُ عَلَى الْعِرَاقِ طَوَائِفُ عَنِ الْإِسْلَامِ مُرَّاقٌ يَضِيقُ بِسُوءِ فِعَالِهِمْ عَلَى أَهْلِهِ الْأَرْزَاقُ ثُمَّ تَتَفَرَّجُ الْغُمَّةُ مِنْ بَعْدِهِ بِبَوَارِ طَاغُوتٍ مِنَ الْأَشْرَارِ يُسَرُّ بِهَلَاكِهِ الْمُتَّقُونَ الْأَخْيَارُ وَ يَتَّفِقُ لِمُرِيدِي الْحَجِّ مِنَ الْآفَاقِ مَا يَأْمُلُونَهُ عَلَى تَوْفِيرِ مِنْهُم وَ اتفاق وَ لَنَا فِي تَيْسِيرِ حَجِّهِمْ عَلَى الِاخْتِيَارِ مِنْهُمْ وَ الْوِفَاقِ شَأْنٌ يَظْهَرُ عَلَى نِظَامٍ وَ اتِّسَاقٍ فَيَعْمَلُ كُلُّ امْرِئٍ مِنْكُمْ مَا يَقْرُبُ بِهِ مِنْ مَحَبَّتِنَا وَ لِيَتَجَنَّبْ مَا يُدْنِيهِ مِنْ كَرَاهِيَتِنَا وَ سَخَطِنَا فَإِنَّ امْرَأً يَبْغَتُهُ فَجْأَةٌ حِينَ لَا تَنْفَعُهُ تَوْبَةٌ وَ لَا يُنَجِّيهِ مِنْ عِقَابِنَا نَدَمٌ عَلَى حَوْبَةٍ وَ اللَّهُ يُلْهِمُكَ الرُّشْدَ وَ يَلْطُفُ لَكُمْ بِالتَّوْفِيقِ بِرَحْمَتِهِ۔

نُسْخَةُ التَّوْقِيعِ بِالْيَدِ الْعُلْيَا صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَى صَاحِبِهَا هَذَا كِتَابُنَا إِلَيْكَ

Made with Xodo PDF Reader and Editor

أَيُّهَا الْوَلِيُّ الْمُلْهَمُ لِلْحَقِّ الْعَلِيِّ بِإِمْلَائِنَا وَ خَطِّ ثِقَتِنَا فَأَخْفِهِ عَنْ كُلِّ أَحَدٍ وَ اطْوِهِ وَ اجْعَلْ لَهُ نُسْخَةً تُطْلِعُ عَلَيْهَا مَنْ تَسْكُنُ إِلَى أَمَانَتِهِ مِنْ أَوْلِيَائِنَا شَمِلَهُمُ اللَّهُ بِبَرَكَتِنَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ الصَّلَاةُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَ آلِهِ الطَّاهِرِين

راست (درست قول وفعل والے) بھائی اور صاحب ہدایت دوست شیخ مفید ابی عبداللہ محمد بن محمد بن نعمان کے لیے، اللہ تعالیٰ ان کے اعزاز کو دائمی فرمائے، بندوں سے لیے جانے والے عہد کے امین کی جانب سے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اما بعد: سلام ہو آپ پر اے دوست جو دین میں مخلص اور ہمارے بارے میں یقین کے ساتھ مخصوص ہے، بے شک ہم تمہارے ساتھ اس اللہ کی حمد کرتے ہیں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور ہمارے سردار، مولا اور نبی محمدؐ اور ان کی پاکیزہ آل صلوۃ اللہ علیہم اجمعین پر صلوات کا اس سے سوال کرتے ہیں اور تمہیں بتاتے ہیں اللہ تعالیٰ حق کی نصرت کے لیے تمہاری توفیق کو ہمیشہ برقرار رکھے اور ہمارے بارے میں تمہارے سچ بولنے پر تمہیں جزائے کثیر عطا فرمائے، تمہارے ساتھ خط و کتابت کا تمہیں شرف بخشنے اور تمہاری طرف جو ہمارے موالی ہیں ان تک ہماری طرف سے جو (پیغام) تم پہنچاؤ گے اس کی ذمہ داری تمہیں دینے کا ہمیں اذن ہوا ہے اللہ تعالیٰ ان (موالیوں) کو اپنی اطاعت کے ساتھ معزز فرمائے اور سختیوں میں اپنی نگرانی و حفاظت کے ساتھ ان کیلئے کافی ہو، پس جو میں ذکر کروں اس پر ٹھہر جاؤ اللہ تعالیٰ اپنی مدد سے اپنے دین سے خارج ہونے والے اپنے دشمنوں کے مقابل میں تمہاری حمایت فرمائے اور جس کی طرف سے تم پر سکون ہو اس (مومن و موالی) تک اس

(پیغام کو) پہنچانے پر کام کرو جو ان شاء اللہ ہم لکھیں گے۔

ہم اگرچہ اپنے بعید مکان کے ذریعے ظالموں کے مساکن سے دور ہیں، جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے اور ہمارے شیعوں کے لئے اس میں صلاح اور بہتری دکھلائی ہے کہ جب تک دنیا کی حکومت فاسقوں کے پاس ہے، پس بے شک ہم تمہاری خبروں کا علمی احاطہ کئے ہوئے ہیں اور تمہاری اخبار میں سے کوئی شئے ہم سے پوشیدہ نہیں رہتی اور جو تمہیں ذلت پہنچی ہے اس کی ہمیں معرفت ہے کہ تم میں سے بہت سارے اس طرف مائل ہو گئے ہیں جس سے سلف صالح (نیک آباؤ اجداد) بہت دُور تھے اور انہوں نے ان سے لیا جانے والا وعدہ پیٹھ پیچھے پھینک دیا گویا کہ وہ جانتے ہی نہیں، بے شک ہم تمہاری رعایت و دیکھ بھال سے غافل نہیں ہیں اور نہ تمہاری یاد کو بھلانے والے ہیں اگر ایسا ہوتا تو تم پر سختیاں نازل ہو جاتیں یا دشمن تمہیں جڑ سے اکھاڑ پھینکتے پس اللہ جل جلالہ سے ڈرو اور اس فتنے سے اپنی نجات کے لیے ہماری معاونت کرو جو تم پر چھا گیا ہے، جس فتنے میں وہ ہلاک ہوگا جس کی مدت قریب ہوئی اور جس نے اپنی امید کو پا لیا اس کی اس فتنے سے حفاظت کی جائے گی اور یہ ہمارے متحرک ہونے اور ہمارے امر اور نہی کے ساتھ تمہارے پھیلنے کے قریب ہونے کی نشانی ہے اور اللہ اپنے نور کو پورا کر کے رہے گا خواہ مشرکوں کو ناگوار گزرے۔

جاہلیت کی آگ کے شعلوں میں تقیہ کو تھام لو، وہ آگ کہ جسے اموی گروہ بھڑکاتا ہے اور اس کے ذریعے ہدایت یافتہ گروہ کو ڈراتا ہے، میں اس شخص کی نجات کا ضامن ہوں جو اس (فتنے کی آگ) میں اپنی جگہ (مقامات) کو نہ چھوڑے اور اس میں طعن کرنے کے بارے میں (اللہ تعالیٰ کے)

Made with Xodo PDF Reader and Editor

پسندیدہ راستوں کو اختیار کرے، جب تمہارے اس سال میں جمادی الاولیٰ آ جائے تو جو اس میں واقعات پیش ہوں اس سے عبرت حاصل کرو اور جو اس کے بعد ہوگا اس کے لئے اپنی نیند سے بیدار ہو جاؤ تمہارے لئے آسمان سے ایک روشن نشانی ظاہر ہوگی اور ساتھ ہی ساتھ زمین سے اس جیسی نشانی ظاہر ہوگی، اور مشرقی زمین میں ایسا حادثہ پیش آئے گا جو غمگین اور پریشان کن ہوگا اور اس کے بعد عراق پر ایسے گروہ غالب آ جائیں گے جو اسلام سے باہر نکلے ہوئے ہوں گے اور ان کے بُرے اعمال کی وجہ سے اہل عراق پر رزق تنگ ہو جائے گا اس کے بعد شریروں میں سے ایک طاغوت کی ہلاکت سے رنج و غم دور ہو جائیں گے اس کے بعد اس کے ہلاک ہونے کی وجہ سے نیک متقی لوگ خوش ہوں گے اور آفاق سے حج کے ارادت مندوں کو وہ میسر ہوگا جس تک پہنچنے کی اور اتفاق کی وہ امید کرتے ہیں۔ اور ان کے اختیار اور اتفاق کے ساتھ ان کے حج کی آسانی کے لئے ہم ایک کام کریں گے جو نظم و نسق کے ساتھ ظاہر ہوگا پس تم میں سے ہر ایک وہ عمل کرے جس کے ذریعے وہ ہماری محبت سے قریب ہو اور ایسے عمل سے اجتناب کرے جو اسے ہماری کراہت اور ناراضگی کے قریب کر دے کیونکہ ہمارا امر اچانک بے خبری میں آئے گا جب اسے توبہ فائدہ نہ دے گی اور گناہ پر ندامت اسے ہمارے عقاب (سزا) سے نجات نہیں دلائے گی اور اللہ تعالیٰ تمہیں رشد و ہدایت کا الہام کرے اور اپنی رحمت سے تمہارے لئے توفیق عطا کر کے لطف و اکرام فرمائے۔

مہر کا نسخہ ا

یدِ علیا (امام صلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کے ہاتھ) سے صلوات اللہ علی صاحبہا

ہمارا یہ مکاتبہ ہماری املاء کے ساتھ اور ہمارے ثقہ کے خط کے ساتھ تمہاری طرف ہے اے ولی جسے بلند حق کا الہام ہوا ہے پس اسے ہر ایک سے چھپاؤ اور اسے طے کر کے رکھ دو اور اس کا ایک نسخہ بناؤ جس پر ہمارے اولیاء میں سے جن کی امانت کے بارے میں تم مطمئن ہو وہ مطلع ہوں اللہ تعالیٰ انہیں ہماری برکت اور دعا میں شامل کرے ان شاء اللہ، و الحمد للہ و الصلاۃ علیٰ سیدنا محمد و آلہ الطاھرین۔

2۔ شیخ مفیدؒ کے نام امام حجت قائم صلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کا ایک اور خط

بروز جمعرات، 23 ذوالحجہ، سن 412ھ

اس کا نسخہ عبداللہ جو اللہ کی راہ میں ڈٹے ہوئے ہیں کی طرف سے اس کی جانب جسے حق کا الہام ہوا ہے اور اس کی دلیل کے نام:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تم پر اللہ کا سلام ہو اے حق کی نصرت کرنے والے اور اس کی طرف کلمۂ صدق کے ساتھ بلانے والے، بے شک ہم تمہارے ساتھ اس اللہ کی حمد کرتے ہیں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو ہمارا معبود اور ہمارے سابقہ آباؤ اجداد کا معبود ہے اور ہمارے سردار اور مولا محمد خاتم النبیین صلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ اور ان

ا۔ مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ خط کے آخر میں اپنی مہر لگایا کرتے تھے، کیونکہ شیخ مفید نے اس خط کو قابل بھروسہ مومنین تک پہنچانے کے لیے اس کی کئی نقول تیار کیں تھیں اس لیے اس مہر کی جگہ یہ جملہ درج کر دیا۔

Made with Xodo PDF Reader and Editor

جناب کی اہلبیتِ طاہرین صلوۃ اللہ علیہم پر صلوات بھیجنے کا اس سے سوال کرتے ہیں ۔

و بعد: ہم نے تمہاری مناجات دیکھی ہیں اللہ تعالیٰ تمہیں اس سبب کے ذریعے محفوظ رکھے جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا فرمایا ہے جو اس کے اولیاء ہیں، اور اس سبب کے ذریعے اپنے دشمنوں کے مکر وفریب سے تمہاری حفاظت فرمائے ، ہم نے تمہارے لئے اس بارے میں ابھی اپنے خیمے سے شفاعت فرمائی ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر نصب کیا جاتا ہے ہم ایک مجہول ویرانے سے ابھی اس کی طرف آئے ہیں ہمیں ایمان کے مفلسوں نے اس کی طرف دھکیلا ہے قریب ہے کہ ہم بغیر دہر کی دوری اور زمانے کی درازی کے کم گہرے پانی کی طرف اتریں اور تم تک ہمارے حالات کی تبدیلی کی خبر ہماری طرف سے آئے گی پس تم اس کی وجہ سے ان اعمال کو پہچان لوگے جن پر تم نے ہمارے قرب کے لئے اعتماد کرنا ہے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے تمہیں اس کی توفیق عطا فرمائے گا پس اللہ تعالیٰ تمہاری اس آنکھ کے ساتھ حفاظت فرمائے جو سوتی نہیں ہے تم اس فتنے کا مقابلہ کرنے والے بنو جس میں ایک گروہ کی جانیں جھونکی جائیں گی جنہوں نے باطل بویا تھا، تاکہ اہلِ باطل کو ڈرایا جائے ، اور ان کی بربادی پر مومن خوش ہوں گے اور اس کی وجہ سے مجرم غمزدہ ہوں گے، اور ہمارے اس قیام سے حرکت کرنے کی علامت ایک حادثہ ہے جو حرمِ معظم میں ایک مذموم ،رجس، منافق اور حرمت والے خون کو بہانا جائز سمجھنے والے کی طرف سے پیش آئے گا جو اپنے مکر وفریب کے ساتھ اہلِ ایمان کو (نقصان پہنچانے کا) قصد کرے گا لیکن ان کے ساتھ جو اس کا ظلم وستم کا ارادہ تھا اس کو (پورا) نہ کر پائے گا کیونکہ ہم اپنی دعا کے ساتھ ان (اہل ایمان) کی حفاظت کے پیچھے ہیں جو زمین وآسمان کے مالک سے پوشیدہ نہیں رہتی ۔ پس

اس وجہ سے ہمارے اولیاء کے دل مطمئن رہیں اور اس (منافق) سے محفوظ رہنے پر بھروسہ رکھیں ، چاہے مصیبتیں اور حادثات انہیں اس سے خوفزدہ کریں ان کی عاقبت (اس وقت تک) اللہ تعالیٰ کے حسن عمل اور احسان کے ذریعے قابلِ تعریف ہوگی جب تک کہ وہ ان گناہوں سے اجتناب کرتے رہیں جس سے منع کیا گیا ہے۔

اے دوست اور مخلص اور ہماری راہ میں ظالموں سے جہاد کرنے والے، اللہ تعالیٰ اپنی اس نصرت سے تمہاری مدد فرمائے جس کے ساتھ اس نے ہمارے پچھلے اولیائے صالحین کی مدد فرمائی۔ ہم تم پر یہ ذمہ داری عائد کرتے ہیں (اس عہد کی پاسداری کرنے کی وصیت کرتے ہیں) کہ تمہارے دینی بھائیوں میں سے جو اپنے رب سے ڈرا اور جو اس پر (خمس وزکوۃ وغیرہ) واجب تھا وہ مستحقین کے لئے نکالا، وہ اس باطل فتنہ اور اسکی تاریک (پرفتن) چھا جانے والی آزمائشوں سے محفوظ رہے گا، اور ان میں سے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں میں کچھ نعمتیں عاریتاً دی ہیں اس نے ان (نعمتوں کو ایسے مستحقین تک پہنچانے) میں بخل کیا جن کے صلے کا (جنہیں عطا کرنے کا) اللہ نے حکم فرمایا ہے۔ وہ اس کی وجہ سے دنیا وآخرت میں ناکام اور گھاٹے والا ہوگا۔ اگر ہمارے شیعوں کے دل، اللہ انہیں اپنی اطاعت کی توفیق عطا فرمائے، ان سے لئے گئے عہد کو پورا کرنے پر اکٹھے ہوتے تو ان کی ہم سے ملاقات کے بابرکت شرف میں تاخیر نہ ہوتی اور ان کے لئے ہمارے مشاہدے کی سعادت میں بمع حق وصدقِ معرفت تعجیل ہو جاتی۔ ہمیں ان سے کوئی شئے نہیں روکتی سوائے ایسی چیزوں کے جو ہم تک پہنچتی ہیں جنہیں ہم ناپسند فرماتے ہیں اور ان سے ایسے کاموں کو ترجیح نہیں دیتے واللہ المستعان وھو حسبنا و

Made with Xodo PDF Reader and Editor

نعم الوکیل و صلاتہ علی سیدنا البشیر النذیر محمد و آلہ الطاھرین و سلم اور یہ خط یکم شوال سن ۱۲۴ھ کو لکھا۔

3۔ غانم ہندی کا واقعہ

الکافی میں روایت ہے علی بن محمد عن غیر واحد من اصحابنا القمیین عن محمد بن محمد العامری عن ابی سعید غانم الھندی: غانم ہندی کہتے ہیں کہ میں ہندوستان کے مشہور شہر قشمیر الداخلۃ (داخلی کشمیر) میں تھا اور میں اور میرے چالیس ساتھی بادشاہ کے داہنی طرف کرسیوں پر بیٹھتے تھے۔ سب کے سب کتب اربعہ تورات، انجیل، زبور اور صحفِ ابراہیمؑ پڑھتے تھے۔ ہم لوگوں کے درمیان قضاوت کرتے تھے، انہیں دینی مسائل سمجھاتے تھے اور حلال وحرام کے بارے میں انہیں فتویٰ دیتے تھے۔ سب لوگ ہمارا سہارا اور پناہ لیتے تھے چاہے بادشاہ ہو یا اس سے کمتر (باقی عوام ہوں)۔ پس ہمارے درمیان رسول اللہ ﷺ کا ذکر چل پڑا۔ ہم نے کہا کتابوں میں مذکور اس نبیؐ کا معاملہ ہم سے مخفی رہ گیا ہے۔ ان جنابؐ کو تلاش کرنا اور ان جنابؐ کے آثار کو طلب کرنا ہم پر واجب ہے۔ ہم سب اس رائے پر متفق ہوئے کہ میں (سفر پر) نکلوں اور ان (سب) کی خاطر گھوموں پھروں (اور تلاش کروں)۔ پس میں سفر پر نکلا۔ میرے پاس بہت سا مال تھا۔ میں بارہ مہینے چلتا رہا یہاں تک کہ کابل کے قریب پہنچا تو ایک ترک گروہ نے آکر میرا رستہ روکا اور انہوں نے میرا مال لوٹ لیا۔ میں شدید زخمی ہو گیا اور کابل شہر کی طرف مجھے دھکیل دیا گیا۔ کابل کا بادشاہ جب میرے واقعہ سے آگاہ ہوا تو اس نے مجھے بلخ شہر کی طرف بھیج دیا بلخ پر اس وقت داؤد بن عباس بن ابی

الاسود حکمران تھا۔ اسے میرے واقعہ کی خبر ہوئی اور یہ معلوم ہوا کہ میں ہند سے تلاش میں نکلا ہوں اور میں نے فارسی سیکھی ہے اور فقہاء اور اصحابِ کلام سے مناظرے کئے ہیں، تو اس نے میری طرف کسی کو بھجوایا اور مجھے اپنی محفل میں حاضر کیا اور فقہاء کو اکھٹا کیا۔ انہوں نے مجھ سے مناظرہ کیا۔ میں نے انہیں بتایا کہ میں اپنے شہر سے اس نبیؐ کی تلاش میں نکلا ہوں جسے میں نے کتابوں میں پایا ہے اس نے مجھ سے کہا وہ کون ہے؟ اور اس کا نام کیا ہے؟ میں نے کہا: محمدؐ، اس نے کہا وہ ہمارے نبیؐ ہیں جنہیں تم تلاش کر رہے ہو میں نے ان سے آپ جنابؐ کی شریعت (احکامات) کے بارے میں پوچھا انہوں نے مجھے اس کے بارے میں بتایا میں نے ان سے کہا: میں یہ تو جانتا ہوں کہ بے شک محمدؐ نبی ہیں لیکن یہ نہیں جانتا کہ وہ یہی ہیں جن کے بارے میں تم بتا رہے ہو یا یہ نہیں ہیں (کوئی اور ہیں)۔ اس لئے تم مجھے ان کے رہنے کی جگہ بتاؤ تا کہ میں اس جگہ کا رخ کروں اور جو میرے پاس علامتیں اور دلیلیں ہیں ان کے بارے میں ان سے پوچھوں، اگر وہ وہی میرے صاحب ہوئے جن کی مجھے تلاش ہے تو میں ان پر ایمان لے آؤں گا، تو انہوں نے کہا: وہ تو (دنیا سے) چلے گئے ہیں، میں نے کہا: تو پھر ان کا وصی اور خلیفہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: ابوبکر۔ میں نے کہا: مجھے اس کا نام بتاؤ کیونکہ یہ تو اس کی کنیت ہے انہوں نے کہا: عبد اللہ بن عثمان اور اس کا قریش تک نسب بتایا، میں نے کہا: اپنے نبی محمدؐ کا نسب مجھے بتاؤ، پس انہوں نے محمدؐ کا نسب مجھے بتایا، میں نے کہا: یہ میرا صاحب نہیں ہے جس کی مجھے تلاش ہے میرا صاحب کہ میں جن کی تلاش میں ہوں اس کا خلیفہؐ دین میں اس کا بھائی اور نسب میں اس کا چچا زاد ہے اور اس کی بیٹیؐ کا شوہر ہے اور اس کے بیٹوںؐ کا باپ ہے اس نبی کی روئے زمین پر اس شخص کی

Made with Xodo PDF Reader and Editor

اولاد کہ سوا جو کہ اس کا خلیفہ ہے کوئی ذریت نہیں ہے۔ غانم کہتا ہے (یہ سن کر) وہ سب مجھ پر چڑھ دوڑے اور کہنے لگے اے امیر! یہ شخص شرک سے نکل کر کفر میں داخل ہوگیا ہے۔ اس کا خون حلال ہے، میں نے ان سے کہا: اے لوگو! میں ایک شخص ہوں میرا ایک دین ہے جس کے ساتھ میں متمسک ہوں میں اس وقت تک اس دین کو نہیں چھوڑنے والا جب تک اس سے زیادہ قوت والا دین نہ دیکھ لوں، میں نے اس شخص (نبیؐ) کی صفت ان کتابوں میں پائی ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاءؑ پر نازل فرمایا ہے اور میں ہندوستان کے شہروں کو اور وہاں اپنے عزت و مرتبہ کو اس نبیؐ کی تلاش میں چھوڑ کر نکلا ہوں۔

جب میں نے تمہارے صاحب (نبیؐ) جس کا تم نے ذکر کیا ہے، کے بارے میں تحقیق کی تو وہ کتابوں میں موصوف کئے گئے نبیؐ نہیں ہیں پس مجھ سے باز آجاؤ، عامل (حکمران) نے ایک شخص کی طرف پیغام بھیجا جس کا نام حسین بن اشکیب تھا، اور اسے بلا کر کہا کہ اس ہندوستانی شخص سے مناظرہ کرو حسین نے اس سے کہ اللہ تمہارا بھلا کرے تمہارے پاس فقہاء اور علماء ہیں اور وہ مناظرے کے بارے میں مجھ سے زیادہ علم و بصیرت رکھتے ہیں، عامل (حکمران) نے اس سے کہا جس طرح میں نے تم سے کہا ہے اس سے مناظرہ کرو اور اکیلے میں لے جاؤ اور اس کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ، میری اس کے ساتھ گفت وشنید کے بعد حسین بن اشکیب نے کہا: تمہارا صاحب (نبیؐ) جس کی تمہیں تلاش ہے وہ وہی نبیؐ ہے جس کے بارے میں ان لوگوں نے بیان کیا ہے لیکن اس کے خلیفہ کا معاملہ اس طرح نہیں ہے جیسے انہوں نے کہا ہے، یہ نبی محمدؐ بن عبداللہؑ بن عبدالمطلبؑ ہیں اور ان کے وصی علیؑ بن ابی طالبؑ بن عبدالمطلبؑ ہیں اور وہ سیدہؑ بنت محمدؐ کے شوہر ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں نواسوں

حسنؑ اور حسینؑ کے بابا جانؑ ہیں، ابوسعید غانم کہتے ہیں کہ (یہ سن کر) میں نے کہا: اللہ اکبر! یہی ہیں جن کی مجھے تلاش تھی، پس میں داؤد بن عباس کے پاس گیا اور اس سے کہا: اے امیر! جس کی مجھے تلاش تھی میں نے اسے پا لیا ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ لا الہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ

غانم کہتے ہیں کہ امیر نے میرے ساتھ بڑا حسن سلوک کیا اور انعام واکرام سے نوازا، اور حسین سے کہا کہ اس کو ساتھ رکھنا، غانم کہتا ہے کہ میں اس کے پاس چلا گیا یہاں تک کہ ان سے مانوس ہوگیا اور انہوں نے نماز، روزہ اور فرائض وغیرہ میں سے جس کی مجھے ضرورت تھی وہ مجھے سمجھائے۔ میں نے ان سے کہا: ہم اپنی کتابوں میں پڑھتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں اور ان کے بعد امر (امرِ ہدایت و ولایت) ان کے وصیؑ، وارث اور ان کے بعد ان کے خلیفہ کی طرف ہوگا اور اس کے بعد ایک وصیؑ کے بعد دوسرے وصیؑ کے پاس ہوگا اور اللہ کا امر ان کی پشتوں میں باقی رہے گا یہاں تک کہ دنیا فناء ہوجائے پس محمدؐ کے وصیؑ کا وصیؑ کون ہے؟ اس نے کہا: حسن صلوۃ اللہ علیہ وآلہ، اور ان کے بعد حسین صلوۃ اللہ علیہ وآلہ جو دونوں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند ہیں اس کے بعد وصیت کا معاملہ چلتا رہا یہاں تک کہ صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ تک پہنچ کر ختم ہوا اس کے بعد جو کچھ ہوا اس کے بارے میں انہوں نے مجھے بتایا، پس سوائے ناحیہ[1] کی جستجو کے میرا اور کوئی عزم وتہیہ نہ رہا۔

سن ۲۶۴ ھ میں ابوسعید غانم قم پہنچا اور ہمارے اصحاب کے ساتھ بیٹھا اور ان کے ساتھ ہی وہاں سے نکلا اور بغداد پہنچ گیا اہلِ سندھ میں سے اس کا

۱۔ ناحیہ مقدسہ کی اصطلاح غیبت صغریٰ میں مومنین بارگاہِ مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ کے لئے ے استعمال کرتے تھے

Made with Xodo PDF Reader and Editor

ایک ساتھی اس کے ساتھ تھا جس نے مذہب میں اس کی صحبت اختیار کی تھی۔ راوی کہتا ہے کہ غانم نے مجھ سے بیان کیا کہ مجھے اپنے ساتھی کے اخلاق میں سے کچھ چیزیں ناپسند آئیں تو میں نے اسے چھوڑ دیا اور وہاں سے نکل پڑا یہاں تک کہ میں عباسیہ تک چلا۔ میں نماز کی تیاری کرنے اور نماز پڑھنے لگا، جس کی جستجو کا میں نے ارادہ کیا تھا اس کے بارے میں کھڑا سوچ رہا تھا کہ اتنے میں ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا: تم فلاں ہو؟۔ اس کا ہندوستانی نام پکارا۔ میں نے کہا: ہاں، اس نے کہا: اپنے مولا عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ کے پاس حاضر ہو، پس میں اس کے ساتھ چل پڑا، وہ مجھے لے کر رستے کے بیچوں بیچ گزارتا رہا یہاں تک کہ ایک گھر اور باغ کے پاس آیا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ میں اپنے مولا عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ کے پاس بیٹھا ہوں انہوں نے ہندی زبان میں فرمایا: مرحبا اے فلاں! تمہارا کیا حال ہے؟ تم نے اپنے پیچھے فلاں وفلاں کو کس حال میں چھوڑا؟ یہاں تک کہ آپ جنابؑ نے تمام چالیس افراد کو گنا۔ آپ جنابؑ نے ایک ایک کر کے ان سب کے بارے میں مجھ سے پوچھا، اس کے بعد جو ہم (چالیس افراد) نے گفتگو کی تھی اس کے بارے میں ہندی زبان میں مجھے بتایا اس کے بعد فرمایا: تو نے اہلِ قم کے ساتھ حج کرنے کا ارادہ کیا ہے؟

میں نے کہا: جی ہاں میرے آقا!

آپ جنابؑ نے فرمایا: ان کے ساتھ حج نہ کرنا، اس سال رک جاؤ اور اگلے سال حج کرنا۔

اس کے بعد ایک تھیلی جو آپ کے سامنے تھی وہ میری طرف بڑھائی اور مجھ سے فرمایا: اسے اپنا نفقہ قرار دو اور بغداد میں فلاں کے پاس مت جانا اور

اس کا نام لیا، اور اسے کسی شئے پر مطلع نہ کرنا، (راوی کہتا ہے) اور پھر وہ ہمارے پاس شہر (قم) میں پلٹ آیا اس کے بعد کچھ خبر رساں ہمارے پاس پہنچے انہوں نے ہمیں بتایا کہ ہمارے ساتھی عقبہ سے واپس پلٹ گئے (یعنی انہوں نے حج نہیں کیا) اور غانم خراسان کی طرف چلا گیا جب اگلا سال آیا تو اس نے حج کیا اور خراسان کی طرف سے ہمیں تحفہ بھیجا اور ایک مدت وہاں ٹھہرا رہا اس کے بعد اس کی وفات ہوگئی رحمۃ اللہ

حسن بن نضر سے کلینی کا واقعہ

علی بن محمد عن سعید بن عبد اللہ، کہتے ہیں کہ حسن بن نضر اور ابوصدام اور ایک گروہ نے حضرت ابو محمدؑ (امام حسن العسکریؑ) کی شہادت کے بعد وکلاء کے پاس جو کچھ (امانتیں) تھیں اس کے بارے میں گفتگو کی اور تلاش اور جستجو کا ارادہ کیا۔

حسن بن نضر ابوصدام کے پاس آئے اور کہا: میں حج کا ارادہ رکھتا ہوں۔

ابوصدام نے ان سے کہا اس سال حج کو مؤخر کر دو۔

حسن بن نضر نے ان سے کہا: میں نیند میں خوفزدہ ہو جاتا ہوں اور نکلنا ضروری ہے۔

انہوں نے احمد بن یعلی بن حماد کی طرف وصیت کی اور ناحیہ کے لئے کچھ مال کی وصیت کی اور اسے حکم دیا کہ کوئی شئے نہ نکلے مگر یہ کہ اس کے ہاتھ سے ان جنابؑ (مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ) کے ہاتھ میں، ظہور کے بعد۔

حسن کہتے ہیں کہ جب میں بغداد پہنچا تو میں نے ایک گھر کرائے پر لیا

Made with Xodo PDF Reader and Editor

اور وہاں ٹھہرا۔ پس کچھ وکیل میرے پاس ملبوسات اور دینار لے کر آئے اور اسے میرے پاس چھوڑ گئے میں نے اس سے کہا یہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا یہ وہی ہے جو تم دیکھ رہے ہو، اس کے بعد اسی طرح ایک اور (وکیل) آیا اور اس کے بعد ایک اور یہاں تک کہ انہوں نے گھر کو بھر دیا اس کے بعد میرے پاس احمد بن اسحاق جو کچھ ان کے پاس تھا وہ سب لے کر آئے پس میں حیران رہ گیا اور سوچ بچار میں مصروف ہو گیا کہ اتنے میں ایک شخص (امام عجل اللہ فرجہ الشریف و صلوۃ اللہ علیہ وآلہ) کا رقعہ لے کر آیا کہ جب جب دن میں سے اتنا اتنا وقت گزر جائے تو جو کچھ تمہارے پاس ہے اسے (سواریوں پر) لاد دینا۔ پس میں چلا اور جو کچھ میرے پاس تھا اسے اٹھوایا، رستے میں ایک خونریز (ڈاکو) ہوتا تھا جو ساٹھ مردوں کے ساتھ رستے پر (لوگوں کو) لوٹتا تھا پس میں اس کے پاس سے گزرا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے محفوظ رکھا میں عسکر (سامراء) پہنچ کر اترا تو میری طرف ایک رقعہ آیا کہ جو کچھ ہے اسے اٹھواؤ پس میں نے سامان اٹھانے والے (مزدوروں) کے بڑے تھیلوں میں اسے بھرا جب میں دہلیز پر پہنچا تو ایک سیاہ فام کھڑا تھا اس نے کہا:

تم حسن بن نضر ہو؟

میں نے کہا: جی ہاں۔

اس نے کہا: اندر داخل ہو جاؤ۔

میں گھر میں داخل ہوا اور ایک کمرے میں گیا اور سامان اٹھانے والوں کے تھیلوں میں جو کچھ تھا اسے وہاں خالی کیا۔ اتنے میں دیکھا تو کمرے کے ایک کونے میں بہت ساری روٹیاں ہیں ہر سامان اٹھانے والے مزدور کو دو روٹیاں دی گئیں اور انہیں باہر بھیج دیا گیا۔ کمرے کے سامنے ایک پردہ تھا جس

سے مجھے آواز دی گئی:

اے حسن بن نضر! اللہ کی حمد بجا لاؤ کہ جو اس نے تم پر احسان کیا ہے اور ہرگز شک نہ کرنا، شیطان نے چاہا کہ تم شک کرو، اور آپ جناب عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ نے دو کپڑے مجھے عطا فرمائے اور ارشاد فرمایا کہ انہیں لے لو عنقریب تمہیں ان کی ضرورت پڑے گی میں ان دونوں کپڑوں کو لے کر نکل پڑا۔

سعد کہتا ہے کہ حسن بن نضر لوٹ گئے اور ماہِ رمضان میں ان کا انتقال ہوا اور انہیں ان دو کپڑوں میں کفن دیا گیا۔

محمد بن ابراہیم بن مہزیار کے نام پیغام

اخبرنا جماعة عن ابی القاسم جعفر بن محمد بن قولویه عن محمد بن یعقوب رفعه الی محمد بن ابراہیم بن مہزیار کہتے ہیں کہ حضرت ابو محمدؑ (امام حسن العسکریؑ) کی شہادت کے بعد میں شک میں مبتلاء ہوا، میرے والد کے پاس بہت سا مال (مالِ امامؑ) جمع ہو گیا۔ پس انہوں نے سامان کو اٹھایا اور کشتی پر سوار ہو گئے۔ میں انہیں وداع کرنے کے لئے ان کے ساتھ نکلا کہ اچانک وہ شدید بخار کی تکلیف میں مبتلاء ہو گئے انہوں نے کہا: اے میرے بیٹے مجھے واپس لے جاؤ یہ موت ہے (مرض الموت ہے) اور مجھ سے کہا اس مال کے بارے میں اللہ عزوجل سے ڈرنا اور (امام عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ تک یہ مال پہنچانے کی) مجھے وصیت کی اور وفات پا گئے میں نے اپنے دل میں کہا کہ میرے والد کسی غلط شئے کی وصیت ہرگز نہ کرتے، میں ایسا کرتا ہوں کہ یہ مال اٹھا کر عراق جاتا ہوں اور دریا کنارے ایک گھر کرائے پر لیتا ہوں اور کسی کو کچھ نہیں بتاتا اگر مجھ پر کوئی شئے اس طرح واضح ہو گئی جس طرح حضرت ابو

Made with Xodo PDF Reader and Editor

محمدؑ (امام حسن العسکریؑ) کے دنوں میں واضح تھی تو میں اس وصیت کو پورا کروں گا ورنہ کھیل تماشے میں اسے اڑادوں گا۔ پس میں عراق آیا اور دریا کے کنارے ایک گھر کرائے پر لیا اور کچھ دن وہاں ٹھہرا ہی تھا کہ اتنے میں ایک پیغام رساں رقعہ لے کر میرے پاس آیا جس میں لکھا تھا: اے محمد تمہارے پاس فلاں وفلاں (مال) فلاں وفلاں (تھیلی) کے اندر ہے۔ یہاں تک جو کچھ میرے پاس تھا جس کا مجھے علم بھی نہیں تھا وہ سب بیان کردیا پس میں نے وہ مال اس پیغام رساں کے حوالے کردیا، اور کچھ دن میں اس طرح رہا کہ سر بھی نہ اٹھا سکا اور غم وحزن میں مبتلاء رہا پس میری طرف (ایک توقیع) وارد ہوئی کہ ہم نے تمہیں تمہارے باپ کی جگہ پر کھڑا کردیا ہے پس اللہ کی حمد بجالاؤ۔

سونے کے کنگن کا واقعہ

محمد بن ابی عبداللہ عن ابی عبداللہ النسائی کہتے ہیں کہ مزربانی الحارثی کی کچھ چیزیں جن میں ایک سونے کا کنگن بھی تھا میں نے (ناحیہ تک) پہنچائیں تمام اشیاء قبول کر لی گئیں اور کنگن مجھے لوٹا دیا گیا اور مجھے اسے توڑنے کا حکم دیا گیا میں نے اسے توڑا تو اس کے درمیان میں کچھ مثقال لوہا، تانبا اور پیتل تھا۔ پس میں نے انہیں نکالا اور سونا بھیج دیا تو اسے قبول فرمالیا گیا۔

وظائف کا ملنا

علی بن محمد عن فضل الخزاز المدائنی، خ دی ج ہ بنت محمد ابی جعفرؑ کے خادم کہتے ہیں کہ اہلِ مدینہ میں سے طالبیین (اولادِ ابو طالبؑ) میں سے ایک گروہ

حق کا قائل تھا اور ان کے پاس ایک معلوم وقت میں وظیفے آتے تھے جب حضرت ابو محمدؑ (امام حسن العسکریؑ) کی شہادت ہوئی تو ان میں سے ایک گروہ ان کے فرزند کے موجود ہونے کے قول سے پھر گیا۔ پس ان میں سے جو فرزند ہونے کے قائل تھے ان کے پاس وظیفے آئے اور باقیوں کے وظیفے کٹ گئے۔ پس ذکر کرنے والوں میں ان کا ذکر نہیں کیا جاتا اور الحمدللہ رب العالمین

اپنے چچا کی اولاد کا حق نکالو

علی بن محمد کہتے ہیں کہ اہلِ عراق میں سے ایک شخص نے (ناحیہ تک) مال پہنچایا تو وہ رد کر دیا گیا اور اس سے کہا گیا:

اپنے چچا کی اولاد کا حق اس میں نکالو جو کہ ۴۰۰ درہم بنتا ہے

اس شخص کے ہاتھ میں اس کے چچا کی اولاد کی زمین تھی جو کہ مشترکہ تھی اس شخص نے چچا کی اولاد سے (اس زمین کی منفعت کو) روک رکھا تھا۔ پس اس نے غور وفکر کیا تو اس مال میں اس کے چچا کی اولاد کے ۴۰۰ درھم بنتے تھے۔ پس اس نے اس مال سے وہ درہم نکال کر باقی پہنچائے تو وہ قبول فرمالئے گئے۔

اولاد کے لئے دعا کی درخواست

قاسم بن علاء کہتے ہیں کہ میرے بہت سے بیٹے پیدا ہوئے، میں خط لکھتا تھا اور (امام عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ سے) دعا کی درخواست کرتا تھا تو جواب میں آپ جنابؑ مجھے ان کے بارے میں کوئی شئے نہیں لکھتے تھے۔ پس وہ سب کے سب مر گئے لیکن جب میرا بیٹا حسن پیدا ہوا تو میں نے خط لکھا اور دعا کی درخواست کی۔ پس مجھے جواب دیا گیا کہ وہ باقی رہے گا والحمدللہ۔

Made with Xodo PDF Reader and Editor

اذنِ خروج

ابوعبداللہ بن صالح کہتے ہیں کہ ایک سال میں بغداد کی طرف نکلا تھا۔ میں نے خروج (بغداد سے نکلنے) کا اذن (امام عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ سے) مانگا لیکن مجھے اذن نہیں ملا۔ پس میں ۲۲ دن ٹھہرا رہا جبکہ قافلہ نہروان کی طرف نکل گیا بدھ والے دن مجھے خروج کا اذن ملا اور مجھے کہا گیا کہ بدھ کے دن میں نکلنا، پس نکلا اور میں قافلے کے ساتھ مل جانے سے مایوس تھا۔ پس جب میں نہروان پہنچا تو قافلہ وہاں ٹھہرا ہوا تھا صرف اتنی دیر لگی کہ میں نے اپنے اونٹوں کو کوئی چارہ کھلایا کہ قافلہ چل پڑا پس میں بھی روانہ ہوگیا اور امام عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ نے میرے لئے سلامتی کی دعا فرمائی تھی۔ پس مجھے کوئی ناگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ والحمدللہ

اللہ تعالیٰ تمہیں عافیت عطا فرمائے

یوسف الشاشی کہتے ہیں کہ میرے مقعد پر ایک ناسور نکل آیا۔ میں نے طبیبوں کو دکھایا اور اس کے (علاج کے) لئے بہت سارا مال خرچ کیا لیکن طبیبوں نے کہا کہ اس کی کسی دوا کو ہم نہیں جانتے۔ پس میں نے ایک رقعہ لکھا اور دعا کی درخواست کی۔ پس آپ جنابؑ نے میری طرف توقیع ارشاد فرمائی کہ: اللہ تمہیں لباسِ عافیت پہنائے اور دنیا اور آخرت میں تمہیں ہمارے ساتھ قرار دے۔ یوسف کہتے ہیں ایک جمعہ بھی نہیں گزرا تھا کہ مجھے صحت و عافیت مل گئی اور وہ (ناسور والا) مقام میری ہتھیلی کی طرح ہوگیا۔ میں نے

اپنے ساتھیوں میں سے ایک طبیب کو بلایا اور اسے وہ دکھایا۔ اس نے کہا اس کے لئے کسی دواء کو ہم نہیں جانتے تھے۔

ان کے ساتھ مت جانا کیونکہ اس میں بہتری نہیں ہے

علی بن حسین الیمانی کہتے ہیں میں بغداد میں تھا یمنیوں کا ایک قافلہ تیار ہوا میں نے ان کے ساتھ جانا چاہا پس میں نے (امام عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ کو) خط لکھا جس میں اس بارے میں اذن کی التماس کی پس توقیع صادر ہوئی کہ:

"ان کے ساتھ نہ نکلنا کیونکہ ان کے ساتھ نکلنے میں تمہارے لئے بہتری نہیں ہے اور کوفہ میں قیام کرو"۔

میں ٹھہر گیا اور قافلہ چلا گیا۔ حنظلہ (قبیلہ کے ڈاکوؤں) نے ان پر حملہ کر کے قتل و غارت کی۔ اس کے بعد میں نے ایک اور خط لکھا اور پانی پر سفر (سمندری سفر) کی اجازت مانگی تو مجھے اجازت نہیں ملی۔ میں نے اس سال نکلنے والی کشتیوں کے بارے میں (لوگوں سے) خبر لی تو (پتہ چلا کہ) ان میں سے کوئی کشتی بھی محفوظ نہیں رہی۔ ہند کے ایک گروہ جنہیں بوارح کہتے ہیں اس نے ان پر حملہ کر کے انہیں لوٹ لیا تھا۔

علی یمانی کہتے ہیں کہ میں نے عسکر کی زیارت کی اور غروب کے وقت دروازے پر آیا اور میں نے کسی سے بات نہیں کی اور نہ کسی نے مجھے پہچانا۔ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا، جب زیارت سے فارغ ہوا تو ایک خادم میرے پاس آیا اور اس نے مجھ سے کہا: اٹھو!

میں نے اس سے کہا: تو پھر کہاں جاؤں؟

اس نے مجھ سے کہا: گھر کی طرف۔

Made with Xodo PDF Reader and Editor

میں نے کہا : میں کون ہوتا ہوں؟ شاید تمہیں میرے علاوہ کسی اور کی طرف بھیجا گیا ہے۔

اس نے کہا: نہیں میں صرف تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں تم جعفر بن ابراہیم کے پیغام رساں علی بن حسین ہو۔

وہ مجھے لے کر گیا۔ یہاں تک کہ مجھے حسین بن احمد کے گھر میں ٹھہرایا۔ اس کے بعد اس سے کوئی سرگوشی کی۔ میں نہیں جانتا کہ اس نے ان سے کیا کہا ۔ یہاں تک کہ انہوں نے جو کچھ مجھے ضرورت تھی، وہ سب کچھ لا کر مجھے دے دیا میں ان کے پاس تین دن بیٹھا رہا اور میں نے ان سے اندر سے (امام حسن العسکری ؑ کے گھر کے اندر سے ان جناب ؑ کی قبرِ اطہر کی) زیارت کا اذن مانگا مجھے اجازت مل گئی۔ پس میں نے رات میں زیارت کی۔

جب تم نے توبہ کر لی ہے تو اللہ تمہیں معاف فرمائے گا

حسن بن فضل بن زید یمانی کہتے ہیں کہ میرے والد نے اپنے خط (لکھائی) سے (امام عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کے نام) ایک نامہ لکھا۔ پس اس کا جواب آیا اس کے بعد میں نے اپنے خط سے نامہ لکھا اور اس کا جواب آیا اس کے بعد ہمارے فقہا ساتھیوں میں سے ایک شخص کے خط سے نامہ لکھا گیا تو اس کا جواب نہیں آیا۔ پس ہم نے اس بارے میں غور وفکر کیا تو (سمجھ آیا کہ) اس کی وجہ یہ تھی کہ اس شخص نے قرمطی (خارجی مذہب) کو اختیار کر لیا تھا۔

حسن بن فضل کہتے ہیں کہ میں نے عراق کی زیارت کی اور طوس آیا[۱] اور میں نے عزم کر لیا کہ یہاں سے تب تک نہیں نکلوں گا جب تک کہ مجھے اپنے

۱۔ یا طوس کی زیارت کر کے عراق آیا

امر (عقیدہِ وجودِ مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ) پر کوئی برہان نہ مل جائے اور اپنی حاجات میں مجھے کامیابی نہ مل جائے چاہے مجھے یہاں اتنا رہنا پڑے کہ صدقہ مانگنا پڑ جائے۔ حسن بن فضل کہتے ہیں کہ اس دوران میرا دل یہاں ٹھہرنے سے تنگ پڑ گیا میں ڈرا کہ کہیں مجھ سے حج نہ چھوٹ جائے پس میں ایک دن محمد بن احمد کے پاس (امام عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کے نام لکھے گئے خط کے جواب کا) تقاضہ لے کر آیا انہوں نے مجھ سے کہا: فلاں فلاں مسجد میں چلے جاؤ وہاں تمہیں ایک شخص ملے گا۔ پس میں اس مسجد میں گیا میرے پاس ایک شخص آیا جب اس نے مجھے دیکھا تو وہ ہنسا اور کہنے لگا:

"غم نہ کرو کیونکہ تم اس سال حج کرو گے اور اپنے اہل و اولاد کے پاس صحیح وسالم واپس پلٹو گے"۔

حسن بن فضل کہتے ہیں کہ مجھے اطمینان ہوا اور میرے دل کو سکون ملا اور میں کہنے لگا یہ (بات) اس کا (وجودِ مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کا) مصداق ہے۔ والحمدللہ

حسن بن فضل کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں عسکر (سامراء) آیا۔ پس میری لئے ایک تھیلی آئی جس میں کچھ دینار اور ایک کپڑا تھا یہ دیکھ کر میں غمگین ہوا اور اپنے آپ سے کہنے لگا کہ اس گروہ (ائمہ ؑ) کے نزدیک میری یہ جزاء ہے[۲] میں نے جہالت کا مظاہرہ کیا اور اس تھیلی کو لوٹا دیا اور ایک رقعہ لکھا۔ جس نے مجھ سے رقعہ لیا اس نے مجھے کسی شئے کی طرف اشارہ نہیں کیا اور اس بارے میں ایک حرف بھی نہیں بولا۔ کچھ دیر بعد میں بہت زیادہ پشیمان ہوا اور

۲۔ اس بات کے دو مطلب ہو سکتے ہیں یا تو اس شخص نے قلیل سا مال دیکھ کر یہ سمجھا کہ اس کی امام ؑ کے نزدیک اتنی ہی معمولی منزلت ہے یا یہ کہ وہ امام ؑ سے دعاء و ہدایت و معرفت کا طالب ہے نہ کہ مالِ دنیا کہ جبکہ امام ؑ نے اسے دنیا دار سمجھ کر اس کی طرف مال بھجوا دیا ہے

Made with Xodo PDF Reader and Editor

اپنے آپ سے کہا: اپنے مولاؑ کی عطا کو رد کر کے میں نے کفر کیا (یعنی میں نے ان کی عطا کی ہوئی شئے کو ٹھکرا دیا)۔

میں نے ایک رقعہ لکھا اور اپنے عمل کی معافی مانگی اور گناہ کا اعتراف کیا اور اس کی مغفرت طلب کی اور اس رقعہ کو (آپ جناب عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ و آلہ کی جانب) بھیج دیا اور میں کھڑا ہاتھ مل رہا تھا اور دل ہی دل میں سوچ رہا تھا اور کہہ رہا تھا اگر دینار مجھے واپس لوٹائے گئے تو میں (اس تھیلی کے منہ کو) نہیں کھولوں گا اور اس میں کچھ نہیں کروں گا۔ یہاں تک کہ اسے اپنے باپ کے پاس اٹھا کر لے جاؤں، کیونکہ وہ مجھ سے زیادہ علم رکھتے ہیں، تا کہ وہ اس کے بارے میں جو چاہیں کریں پس اس پیغام رساں کے نام توقیع صادر ہوئی جس نے تھیلی اٹھائی تھی کہ تم نے بُرا کیا کہ تم نے اس شخص کو یہ نہیں بتایا کہ ہم اپنے موالیوں کے ساتھ بعض اوقات ایسا کرتے ہیں (یعنی انہیں درہم وتحائف عطا فرماتے ہیں) اور بعض اوقات وہ ہم سے اس کی درخواست کرتے ہیں تا کہ وہ اس کے ذریعے برکت حاصل کریں۔ اور میری طرف توقیع صادر ہوئی کہ تم نے ہماری عطا کو رد کر کے غلطی کی پس جب تم نے اللہ سے مغفرت طلب کی ہے تو اللہ تمہیں معاف فرمائے گا۔ اب اگر تم نے یہ تہیہ کر ہی لیا ہے اور تمہاری نیت اس بات پر قائم ہوگئی ہے کہ تم اس (دیناروں کی تھیلی) میں کچھ نہیں کرو گے اور نہ ہی اپنے رستے میں اسے خرچ کرو گے تو ہم نے اس تھیلی کو تم سے ہٹا دیا ہے (تمہیں دینار نہیں دیں گے) رہ گئی بات لباس کی تو وہ ضروری ہے تا کہ تم اس میں احرام باندھو۔

حسن بن فضل کہتے ہیں کہ میں نے دو معنوں (مسائل کے بارے) میں خط لکھا میں نے تیسرے معنی (مسئلہ) کے بارے میں لکھنے کا ارادہ کیا لیکن اس

خوف سے کہ کہیں وہ اسے ناپسند فرمائیں میں رک گیا پس دونوں معنوں (مسائل) کا جواب آیا اور تیسرا مسئلہ جسے میں نے چھپایا تھا اس کا بھی مفسر جواب آیا۔ والحمدللہ۔

حسن بن فضل کہتے ہیں میں نے جعفر بن ابراہیم نیشاپوری سے نیشاپور میں اس بات پر اتفاق کیا تھا کہ میں اس کے ساتھ سواری میں سوار ہوں گا اور اس کا ہم سفر بنوں گا لیکن جب میں بغداد آیا تو میرا ارادہ بدل گیا پس میں نے اس کے ساتھ معاملہ منسوخ کر دیا اور (سفر کی سواری کے) ساتھی کی تلاش میں نکل پڑا مجھے ابن الوجنا ملا، اس سے پہلے میں اس کے پاس جا چکا تھا اور اس سے سوال کر چکا تھا کہ وہ کرائے پر میرے لئے سواری لے اور میں نے اسے ناپسند کرنے والا پایا تھا، اب اس نے مجھ سے کہا: میں تمہاری تلاش میں ہوں مجھ سے (امام عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ و آلہٖ کی طرف سے) کہا گیا ہے کہ وہ (حسن بن فضل) تمہاری صحبت اختیار کرے گا پس اس کے ساتھ حسن معاشرت اختیار کرنا اور اس کے لئے کوئی ہم سفر تلاش کرنا اور اس کے لئے سواری کرائے پر لینا۔

ہم میں شک نہیں

حسن بن عبد الحمید کہتے ہیں میں نے حاجز[1] کے معاملے کے بارے میں شک کیا پس میں نے (مالِ امام عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ میں سے) کچھ اشیاء اکٹھی کیں اور عسکر (سامراء) کی طرف چلا پڑا، پس میری طرف توقیع صادر ہوئی کہ ہم

[1] مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کے چار مشہور سفراء کے علاوہ بھی بہت سے وکیل تھے جن میں سے ایک جناب حاجز تھے

Made with Xodo PDF Reader and Editor

میں شک نہیں ہے اور نہ اس میں شک ہے جو ہمارے امر سے ہمارے مقام پر کھڑا ہوتا ہے، جو کچھ تمہارے پاس ہے اسے حاجز بن یزید کی طرف پلٹا دو۔

ان سے مطالبہ کرو

محمد بن صالح کہتے ہیں جب میرے والد وفات پا گئے تو امر (امرِ وکالتِ مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ) میرے پاس آ گیا، مالِ غریمؑ[1] (مالِ امام عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ) میں سے میرے باپ کے لوگوں پر کچھ حوالے تھے[2] اس بارے میں اطلاع دینے کے لئے میں نے امام عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کی جانب خط لکھا تو آپ جنابؑ نے (جواب) لکھا کہ: ان سے مطالبہ کرو اور سختی سے تقاضا کرو۔

پس تمام لوگوں نے مجھے وہ (قرض) ادا کر دیا سوائے ایک شخص کے جس پر ۴۰۰ درہم حوالہ کا تھا۔ پس میں اس کے پاس مطالبہ کرنے آیا تو اس نے ٹال مٹول سے کام لیا اور اس کے بیٹے نے مجھے حقیر جانا اور میری اہانت کی (اور مجھے پہچاننے سے انکار کر دیا) میں نے اس کے باپ کے پاس شکایت کی تو اس نے (حقارت سے) کہا: تو کیا ہوا؟ پس میں نے اس کی داڑھی سے پکڑا اور اس کے پاؤں کو پکڑ کر اسے گھر کے وسط تک گھسیٹا اور اسے بہت ٹھوکریں ماریں۔ پس اس کا بیٹا باہر نکلا اور اہلِ بغداد سے مدد مانگنے لگا اور کہنے لگا : اس قمی رافضی نے میرے باپ کو مار ڈالا پس ان میں سے بہت سے لوگ میرے اردگرد اکٹھے ہو گئے میں اپنی سواری پر سوار ہوا اور کہا: بہت اچھے! اے اہلِ بغداد! مظلوم مسافر

---

[1] غریمؑ۔ مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کا ایک لقب ہے

[2] حوالہ: ایک شہر میں کسی کو مال دینا اور اس سے کسی اور شہر میں مال لینا

کے خلاف تم ظالم کے ساتھ جھکاؤ رکھتے ہو میں اہلِ ہمدان اور اہلِ سنت میں سے ایک شخص ہوں اور یہ مجھے قم اور رفض (شیعیت) کی طرف نسبت دے رہا ہے تا کہ میرا حق اور میرا مال کھا جائے۔ پس (میری بات سن کر) وہ اس کے خلاف مائل ہو گئے اور اس کی دکان میں داخل ہونے کا ارادہ کرنے لگے یہاں تک میں نے انہیں پرسکون کیا اور صاحبِ حوالہ نے درخواست کی اور طلاق کا حلف اٹھایا کہ اگر میں ان لوگوں کو اس سے دور ہٹاؤں تو وہ مجھے میرا مال دے دے گا۔

ہمارے ۶۰۰ دینار تمہارے ذمے ہیں

احمد بن حسن کا غلام بدر کہتا ہے کہ میں الجبل[3] آیا جبکہ میں امامت کا قائل نہیں تھا میں ان سے (آلِ محمدؐ سے) بالجملہ محبت کرتا تھا یہاں تک کہ یزید بن عبداللہ کی وفات ہوئی اس نے اپنی بیماری میں وصیت کی کہ اُس کا سمند شہری گھوڑا اور تلوار اور کمر بند اس کے مولا عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کو دے دیا جائے۔

میں اس بات سے خوفزدہ ہوا کہ اگر میں نے شہری (سمند گھوڑا) اذکوتکین (ترک حاکم) کو نہ دیا تو مجھے اس کی طرف سے استخفاف اور اہانت کا سامنا کرنا پڑے گا پس میں نے جانور، تلوار اور کمر بند کی قیمت کا دل ہی میں ۶۰۰ دینار اندازہ لگایا اور اس بات پر کسی کو مطلع نہیں کیا (اور سب سامان اذکوتکین کو دے دیا) اتنے میں ایک خط عراق سے میری طرف آیا کہ تمہارے ذمے ہمارے جو ۶۰۰ دینار ہیں وہ بھیج دو جو کہ شہری (گھوڑے)، تلوار اور کمر بند کی قیمت ہیں۔

---

[3] آذربائیجان اور عراق کے درمیان ایک علاقہ

Made with Xodo PDF Reader and Editor

اس کا نعم البدل تمہیں عطا ہوگا اس کا نام احمد رکھنا

علی کہتے ہیں کہ میرا بیٹا پیدا ہوا تو میں نے ساتویں دن اس کے ختنے کرانے کی اجازت طلب کرنے کے لئے (امام عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کی جانب خط) لکھا پس جواب آیا کہ ایسا نہ کرنا، پس وہ ساتویں یا آٹھویں دن مر گیا جس کے بعد میں نے اس کی موت کے بارے میں (آپ جنابؑ کو خط) لکھا۔ پس اس کا جواب آیا کہ تمہیں اس کے علاوہ اور اس کے علاوہ اس کا بدل وعوض عطا ہوگا اس کا نام احمد رکھنا اور احمد کے بعد (جو بیٹا عطا ہوگا اس کا نام) جعفر رکھنا۔ پس جس طرح آپ جنابؑ نے فرمایا اسی طرح ہوا۔

راوی کہتا ہے کہ میں حج کے لئے تیار ہوا اور لوگوں سے الوداع کر لیا میں نکلنے ہی والا تھا کہ (آپ جنابؑ کا) خط آیا کہ ہمیں یہ (تمہارا اس وقت نکلنا) پسند نہیں ہے اور معاملہ تمہارے ہاتھ میں ہے (یعنی آگے تمہاری مرضی)

راوی کہتا ہے کہ میرا سینہ تنگ ہو گیا اور میں غمزدہ ہو گیا میں نے لکھا کہ (آپ کے حکم کی تعمیل واطاعت میں) میں (یہاں ہی) ٹھہروں گا مگر حج سے رک جانے کی وجہ سے میں غمگین ہوں پس توقیع صادر ہوئی کہ:

تمہارا سینہ تنگ نہ ہو کیونکہ بے شک تم اگلے سال حج کرو گے۔ ان شاء اللہ

جب اگلا سال آیا تو میں نے اجازت طلب کرنے کے لئے خط لکھا پس جواب میں اجازت مل گئی میں نے لکھا کہ میں نے محمد بن عباس کو اپنا ہمسفر بنایا ہے اور اس کی دیانت اور حفاظت پر مجھے پورا بھروسہ ہے پس اس کا جواب آیا کہ:

الاسدی بہترین ہمسفر ہے پس اگر وہ آ جائے تو اس کی جگہ کسی اور کو اختیار نہ کرنا۔

پس اسدی آ گیا اور میں نے اس کو بطور ہمسفر اختیار کیا۔

مالِ تمیم کو پہنچاؤ

حسن بن علی العلوی کہتے ہیں کہ المجروح (شیرازی) نے مرداس بن علی کو کچھ مال ناحیہ تک پہنچانے کے لئے امانت رکھوایا۔ مرداس کے پاس تمیم بن حنظلہ کا مال بھی تھا۔ پس مرداس کی طرف خط آیا کہ تمیم کے مال کو اس مال کے ساتھ پہنچا دو جو شیرازی نے تمہارے پاس امانت رکھوایا ہے۔

تمہارے ساتھی کی وفات پر اللہ تعالیٰ تمہیں اجر عطا فرمائے

حسن بن عیسی العریضی ابی محمد کہتے ہیں کہ جب امام حسن العسکریؑ کی شہادت ہوئی تو اہلِ مصر میں سے ایک شخص ناحیہ کے لئے کچھ مال لئے مکہ آیا، معاملہ اس پر مشتبہ ہو گیا کچھ لوگوں نے کہا کہ امام حسن العسکریؑ بغیر جانشین کے دنیا سے رخصت ہو گئے اور ان کے جانشین جعفر ہیں اور کچھ لوگوں نے کہا کہ امام حسن العسکریؑ دنیا سے اس حال میں رخصت ہوئے ہیں کہ ان کا جانشین موجود ہے پس اس نے ایک شخص کو بھیجا جس کی کنیت ابی طالب تھی وہ شخص عسکر (سامراء) آیا اس کے پاس خط بھی تھا پس وہ جعفر کے پاس گیا اور اس سے برہان طلب کیا اس نے کہا کہ اس وقت وہ میسر نہیں پس وہ دروازہ (امام عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کے گھر کے دروازے) پر آیا اور ہمارے ساتھیوں کی طرف خط پہنچایا پس اس کی طرف توقیع صادر ہوئی کہ:

"تمہارے ساتھی کے بارے میں اللہ تمہیں اجر عطا فرمائے وہ مر گیا ہے

Made with Xodo PDF Reader and Editor

اوراس کے پاس جو مال تھااس نے اس کے بارے میں ایک ثقہ شخص کو وصیت کی ہے کہ وہ اس کے بارے میں وہ کرے جو اسے پسند ہو اور اس کے خط کا جواب دے دیا گیا"

تلوار کی کیا خبر ہے؟

علی بن محمد کہتے ہیں اہل آبہ[1] کے ایک شخص نے کوئی سامان اٹھایا تاکہ اسے (ناحیہ مقدسہ تک) پہنچائے اور وہ ایک تلوار آبہ میں بھول گیا۔ پس جو کچھ اس کے پاس تھا وہ اس نے پہنچایا تو اس کی طرف (جواب) لکھا گیا کہ اس تلوار کی کیا خبر ہے جسے تم بھول گئے ہو؟

ردالخادم

حسن بن خفیف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ (امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ) نے مدینۂ رسول ﷺ کی طرف چند خدمتگار بھیجے ان کے ساتھ دو (اور بھی) خادم تھے آپ جنابؑ نے خفیف کی جانب لکھا کہ وہ ان کے ساتھ جائے پس وہ ان کے ساتھ نکلا جب وہ کوفہ پہنچے تو ان دو خادموں میں سے ایک نے شراب پی، وہ کوفہ سے نکلنے بھی نہ پائے تھے کہ عسکر (سامراء) سے اس خادم کو واپس بھیجنے کا خط آ گیا جس نے شراب پی تھی اور اسے خدمت سے معزول کر دیا گیا۔

[1] ساوہ کے نزدیک ایک شہر

تلوار نہیں پہنچی

احمد بن حسن کہتے ہیں کہ یزید بن عبداللہ نے سواری، تلوار اور کچھ مال کے بارے میں (ناحیہ تک پہنچانے کی) وصیت کی تھی، سواری کی قیمت اور اس کے علاوہ دیگر مال (ناحیہ تک) پہنچا دیا گیا لیکن تلوار نہیں بھیجی گئی۔ پس جواب آیا: جو تم نے بھیجا ہے اس کے ساتھ ایک تلوار تھی جو کہ نہیں پہنچی۔ او کما قال[2]

جنید کی وفات کی خبر

حسین بن محمد اشعری کہتے ہیں کہ جنید قاتلِ فارس اور ابی الحسن اور ایک اور کے وظیفے کے بارے میں امام حسن العسکریؑ کا خط آتا تھا جب امام حسن العسکریؑ کی شہادت ہوئی تو الصاحب عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ کی طرف سے ابی الحسن اور اس کے ساتھی کے وظیفے کو پھر سے جاری کرنے کے بارے میں خط آیا لیکن جنید کے بارے میں کوئی چیز نہ آئی، جس کی وجہ سے میں غمزدہ ہو گیا پس اس کے بعد جنید کی خبر وفات آ گئی۔

اللہ جو چاہے گا وہ کرے گا

محمد بن صالح کہتے ہیں کہ میری ایک کنیز تھی جسے میں پسند کرتا تھا میں نے اس سے اولاد حاصل کرنے کے بارے میں خط لکھ کر مشورہ طلب کیا۔ پس جواب آیا کہ اس سے اولاد حاصل کرو اور اللہ نے جو چاہا وہ کرے گا۔ پس میں نے اس کے ساتھ ہم بستری کی، وہ حاملہ ہو گئی پھر اس کے بعد اس نے بچہ گرا

[2] راوی کی طرف سے شک ہے کہ مضمون اور مفہوم تو یہی ہے لیکن الفاظ شاید مختلف ہو سکتے ہیں۔

Made with Xodo PDF Reader and Editor

دیا اور وہ مرگئی۔

وہ مال کہاں ہے جسے تم نے الگ کیا تھا؟

علی بن محمد کہتے ہیں کہ ابن العجمی نے اپنے (مال کا) تیسرا حصہ ناحیہ کے لئے قرار دیا اور اس کے بارے میں (ناحیہ مقدسہ کی جانب خط) لکھا، لیکن تیسرا حصہ بھیجنے سے پہلے اس نے اپنے بیٹے ابی المقدام کو کچھ مال دیا اور کسی کو اس بات کی اطلاع نہ دی پس آپ جنابؑ نے اس کی جانب لکھا کہ:

وہ مال کہاں ہے جسے تو نے ابی المقدام کے لئے الگ کیا؟ (یعنی اس مال کا ثلث نہیں نکالا)

سن ۸۰ میں تمہیں اس کی ضرورت پڑے گی

ابی عقیل عیسیٰ بن نصر کہتے ہیں کہ علی بن زیاد الصیمری نے خط لکھ کر کفن کا سوال کیا آپ جنابؑ نے اس کی جانب لکھا کہ سن ۸۰ میں تمہیں اس کی ضرورت پڑے گی۔ پس وہ سن ۸۰ میں وفات پا گیا اور آپ جنابؑ نے اس کی موت سے چند دن پہلے اس کی طرف کفن بھیج دیا تھا۔

دکانیں قبضے میں لے لو!

محمد بن ہارون بن عمران الہمدانی کہتے ہیں ناحیہ کے پانچ سو دینار مجھ پر ادھار تھے جس کی وجہ سے میں دلبرداشتہ ہوگیا۔ پھر میں نے دل ہی دل میں کہا کہ میری دکانیں ہیں جنہیں میں نے پانچ سو تیس دینار میں خریدا تھا۔ میں پانچ

سو دینار کے بدلے میں انہیں ناحیہ کے لئے قرار دیتا ہوں، میں نے یہ زبان سے نہیں کہا:

آپؑ نے محمد بن جعفر کی طرف لکھا کہ محمد بن ہارون پر جو ہمارے پانچ سو دینار ہیں اس کے بدلے میں ان دکانوں کو اپنے قبضے میں لے لو۔

تمام وکلاء کسی سے کوئی شئے نہ لیں

حسین بن حسن العلوی کہتے ہیں ہے روز حسنیٰ کے ہم نشینوں میں سے ایک شخص تھا اور اس کے ساتھ ایک اور دوسرا شخص تھا اس نے اس سے کہا کہ وہ (مولا امام زمانہؑ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کی طرف اشارہ ہے) مال اکٹھا کر رہا ہے اور اس کے وکیل ہیں اور انہوں (ان دونوں شخصوں) نے گردونواح میں موجود تمام وکلاء کے نام لئے۔ یہ معاملہ عبید اللہ بن سلیمان جو کہ وزیر تھا اس تک پہنچایا گیا۔ وزیر نے ان سب (وکیلوں) کو پکڑنے کا ارادہ کیا تو سلطان نے اس سے کہا:

"یہ شخص (مولا امام زمانہؑ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ) کہاں ہے اسے تلاش کرو کیونکہ یہ سخت معاملہ ہے"

عبید اللہ بن سلیمان نے کہا ہم وکلاء کو پکڑ لیں؟

سلطان نے کہا: نہیں، لیکن کچھ لوگوں کو (جاسوسی کے لئے) اموال کے ساتھ خفیہ طور پر ان میں داخل کرو جنہیں پہچانا نہ جائے۔ پس ان وکیلوں میں سے جس نے کوئی شئے لے لی اسے پکڑ لیا جائے گا۔

راوی کہتا ہے پس توقیع صادر ہوئی کہ تمام وکلاء کو یہ حکم دیا جائے کہ وہ کسی سے کوئی شئے نہ لیں اور وہ اس سے رک جائیں اور اس معاملے سے لاعلمی کا اظہار کریں۔

Made with Xodo PDF Reader and Editor

محمد بن احمد کے لئے ایک شخص کو جاسوس بنا کر بھیجا گیا جسے وہ پہچانتے نہیں تھے۔ وہ اکیلے میں ان سے ملا اور کہا میرے پاس مال ہے اور میں اسے (امام عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ تک) پہنچانا چاہتا ہوں۔

محمد نے اس سے کہا تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے میں اس بارے میں کوئی شئے نہیں جانتا۔ وہ شخص پیار اور نرمی سے ان سے کہتا رہا اور محمد اس کے سامنے لاعلمی کا اظہار کرتے رہے۔

انہوں نے بہت سے جاسوس پھیلا دیے جبکہ تمام وکلاء (مال جمع کرنے سے) رک گئے کیونکہ انہیں اس کا حکم دیا گیا تھا۔

کاظمین اور کربلاء کی زیارت سے روکنا

علی بن محمد کہتے ہیں کہ مقابر قریش (کاظمین) اور حیر (کربلاء) کی زیارت کے بارے میں نہی صادر ہوئی جب کچھ مہینے گزرے تو وزیر نے الباقطائی کو بلایا اور اس سے کہا کہ بنی فرات اور برسیین سے ملو اور ان سے کہو کہ وہ مقابر قریش (کاظمین) کی زیارت نہ کریں کیونکہ خلیفہ نے حکم دیا ہے کہ جو بھی زیارت کرے اس کی جانچ پڑتال کی جائے اور اسے پکڑ لیا جائے۔

مولا علیؑ کے حق کی قسم!

ابی نعیم محمد بن احمد الانصاری کہتے ہیں کہ مفوضہ اور مقصرہ کے ایک گروہ نے کامل بن ابراہیم المدنی کو حضرت ابومحمدؑ (امام حسن العسکریؑ) کی طرف بھیجا۔

کامل کہتے ہیں کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں ان سے سے پوچھوں گا کہ (کیا) جنت میں صرف وہ داخل ہوگا جو میری طرح معرفت رکھے گا اور

میرے قول (اور عقیدہ کی طرح عقیدے) کا قائل ہوگا۔

وہ کہتا ہے کہ جب میں اپنے سردار حضرت ابومحمدؑ (امام حسن العسکریؑ) کے پاس حاضر ہوا تو میں نے انہیں سفید ملائم لباس میں دیکھا۔ میں نے دل میں کہا اللہ کے ولیؑ اور اس کی حجتؑ کپڑوں میں سے نرم و ملائم لباس پہنتے ہیں اور ہمیں (غریب مومن) بھائیوں کے ساتھ مواسات کا حکم دیتے ہیں اور اس جیسا لباس پہننے سے ہمیں منع کرتے ہیں!

آپ جنابؑ نے مسکراتے ہوئے فرمایا: اے کامل! اور آپ جنابؑ نے اپنی کلائیوں سے کپڑا ہٹایا تو (میں نے دیکھا کہ) آپ جنابؑ کے جسم پر کھردرا، سیاہ، بالوں سے بنا لباس ہے۔

آپ جنابؑ نے فرمایا: یہ اللہ کے لئے ہے اور یہ تمہارے لئے ہے۔

میں نے سلام کیا اور ایک دروازے کے پاس بیٹھ گیا جس پر ایک پردہ تنا ہوا تھا پس ہوا آئی اور اس نے پردے کا ایک کونہ اٹھایا تو اچانک میں نے ایک چار سال کا یا چار سالوں جتنا شہزادہؑ دیکھا گویا وہ چاند کا ٹکڑا ہو اس نے مجھ سے کہا: اے کامل بن ابراہیم! یہ سن کر میں کانپنے لگا مجھے الہام ہوا کہ کہوں: لبیک یا سیدیؑ!

انہوں نے کہا: تو اللہ کے ولیؑ اور اس کی حجتؑ اور باب کے پاس یہ پوچھنے آیا ہے کہ کیا جنت میں صرف وہ داخل ہوگا جو تیری طرح معرفت رکھے گا اور تیرے قول (اور عقیدہ کی طرح عقیدے) کا قائل ہوگا؟

میں نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں (ایسا ہی ہے)۔

آپ جنابؑ نے فرمایا: پھر تو جنت میں داخل ہونے والے بہت کم ہوں گے، اللہ کی قسم! جنت میں ایسے لوگ بھی داخل ہوں گے جنہیں حقیہ کہا جائے گا۔

Made with Xodo PDF Reader and Editor

میں نے کہا : میرے آقاؑ! وہ کون ہیں؟

آپ جنابؑ نے فرمایا : ایک گروہ ہے جو علیؑ سے محبت کی وجہ سے ان جنابؑ کے حق کی قسم تو اٹھاتے ہیں لیکن وہ یہ نہیں جانتے کہ ان جنابؑ کا حق اور فضل کیا ہے۔

پھر آپ جنابؑ نے کچھ دیر مجھ سے کوئی بات نہیں کی کچھ دیر بعد فرمایا: تو امامؑ سے مفوضہ کے قول کے بارے میں پوچھنے کے لئے آیا ہے۔ انہوں نے جھوٹ کہا ہے، (ایسا نہیں ہے) بلکہ ہمارے دل اللہ تعالیٰ کی مشیئت کے لئے ظرف ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم نہیں چاہتے مگر یہ کہ اللہ چاہے۔

اس کے بعد پردہ اپنی حالت پر لوٹ آیا میں اسے ہٹا نہ سکا، پس حضرت ابو محمدؑ (امام حسن العسکریؑ) نے میری طرف مسکراتے ہوئے دیکھا اور فرمایا: اے کامل! بیٹھے کیوں ہو؟ جبکہ میرے بعد جو حجت عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ ہے اس نے تمہیں تمہاری ضرورت (کے مسائل کے جواب کی) خبر دے دی ہے۔

پس میں کھڑا ہوا اور نکل آیا اس کے بعد میں نے انہیں نہیں دیکھا۔

ابو نعیم کہتے ہیں میں کامل سے ملا اور ان سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے مجھے یہ حدیث بیان کی۔

احمد بن اسحاق کے سوالوں کے جواب

سعد بن عبداللہ القمی الاشعری کہتے ہیں کہ میں ناصبیوں میں سے سب سے سخت منازعہ (مناظرہ) کرنے والے کے ساتھ (بحث کرنے) میں مبتلاء ہوا۔ ایک دن اس کے ساتھ مناظرہ کرنے کے بعد اس نے مجھ سے کہا تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا ستیاناس ہو اے رافضیو! تم مہاجرین وانصار پر طعن

کے قصد کرتے ہو اور ان کی نبیؐ سے محبت کا انکار کرتے ہو، صدیق جو ہیں وہ اسلام میں سبقت کی وجہ سے سب صحابہ سے بلند ہیں۔ کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہؐ شبِ غار (شبِ ہجرت) صرف انہیں ساتھ لے گئے تھے کیوں کہ انہیں ان کی (جان جانے کا) اسی طرح خوف تھا جس طرح اپنی جان جانے کا تھا۔ جب آپ جنابؐ کو معلوم تھا کہ وہ ان جنابؐ کی امت میں ان جنابؐ کے خلیفہ ہیں۔ پس آپ جنابؐ نے ان کی جان بچانی چاہی، جس طرح انہوں نے خاص اپنی جان کی حفاظت فرمائی تا کہ ان جنابؐ کے بعد دین کا حال درہم برہم نہ ہو جائے اور تا کہ اسلام منظم رہ سکے، اور علیؑ کو انہوں نے اپنے بستر پر ٹھہرایا کیونکہ آپؐ کے علم میں تھا اگر وہ قتل ہو گئے تو ان کے قتل کی وجہ سے اسلام کے نظام میں کوئی خلل نہیں آئے گا۔ لامحالہ انہوں نے پرواہ نہیں کی کہ کون انہیںؑ قتل کرے۔

سعد کہتے ہیں کہ میں نے اس بارے میں کئی جواب دیے لیکن وہ خاموش کرا دینے والے نہیں تھے اس کے بعد اس نے کہا:

اے رافضیو! تم کہتے ہو کہ اول اور ثانی منافقت رکھتے تھے اور عقبہ کی رات کو اس کی دلیل بناتے ہو۔ اس کے بعد اس نے مجھ سے کہا مجھے ان دونوں کے اسلام کے بارے میں بتاؤ آیا وہ ان کی مرضی اور رغبت سے تھا یا جبر و اکراہ کی وجہ سے تھا؟ میں نے اس کا جواب دینے سے پرہیز کیا اور اپنے دل میں کہا اگر میں اسے یہ جواب دیتا ہوں کہ ان دونوں کا اسلام جبر و اکراہ اور قہر و غلبہ کی وجہ سے تھا تو اس وقت اسلام اتنی قوت و طاقت میں نہیں تھا کہ جس کی وجہ سے ان دونوں کا اسلام جبر و اکراہ اور قہر کی وجہ سے ہو۔ میں اس دشمن مدمقابل سے اس حالت میں واپس آیا کہ میرا کلیجہ کٹ رہا تھا میں نے

Made with Xodo PDF Reader and Editor

ایک طومار (کاغذ) لیا اور ۴۰ سے کچھ زائد مشکل مسائل میں سے مسئلے لکھے جن کا میرے پاس کوئی جواب نہیں تھا میں نے کہا:

میں اپنے مولا ابی محمد حسن بن علیؑ کے ساتھی کو یہ مسائل دیتا ہوں جو قم میں تھے جن کا نام احمد بن اسحاق تھا جب میں نے انہیں تلاش کیا تو وہ جا چکے تھے میں ان کے پیچھے چلا اور انہیں جا کر ملا ، میں نے سارا حال انہیں بتایا انہوں نے مجھے کہا:

میرے ساتھ سرمن رائے چلو تا کہ ہم اپنے مولا حسن بن علیؑ سے ان مسائل کے بارے میں سوال کریں۔

پس میں ان کے ساتھ سرمن رائے گیا۔اس کے بعد ہم اپنے مولاؑ کے گھر کے دروازے پر آئے۔ ہم نے اجازت مانگی ،ہمیں اذن مل گیا اور ہم گھر میں داخل ہوئے۔ احمد بن اسحاق کے پاس ایک تھیلا تھا جسے انہوں نے طبری چادر کے ساتھ ڈھانپ رکھا تھا اس میں ۱۶۰ سونے اور چاندی کی تھیلیاں تھیں اور ان میں سے ہر ایک پر اس کے مالک کی طرف سے مہر لگی ہوئی تھی جنہوں نے ان تھیلیوں کو احمد بن اسحاق کو دیا تھا۔ جب ہم داخل ہوئے تو ہماری نظر حضرت ابو محمد حسن العسکریؑ پر پڑی گویا ان کا چہرا چودھویں رات کے چاند کی طرح ہو ،اور ہم نے ان کے زانو اقدس پر ایک شہزادےؑ کو دیکھا جو حسن و جمال میں مشتری کے مشابہ تھا۔اس کے سر پر دولٹیں (گیسو) تھیں ان کے سامنے ایک سونے کا انار تھا جس پر نگینے اور قیمتی جواہر سجے ہوئے تھے۔ بصرہ کے رئیسوں میں سے ایک نے اسے آپ جناب عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کو ہدیہ کیا تھا ۔آپ جنابؑ کے دست مبارک میں قلم تھی جس کے ساتھ آپ جنابؑ ایک کاغذ پر کوئی تحریر لکھ رہے تھے۔ جب بھی مولاؑ کچھ لکھنا چاہتے تو شہزادہؑ ان

جنابؑ کے ہاتھ کو پکڑ لیتا۔ پس آپ جنابؑ انار کو پھینکتے تا کہ شہزادہؑ اس کی طرف جائے اور اسے لے کر آئے۔ جب شہزادہؑ آپ جنابؑ کے ہاتھ کو چھوڑ دیتا تو آپ جنابؑ جو چاہتے تحریر فرماتے۔ اس کے بعد احمد بن اسحاق نے چادر کھولی اور تھیلا امام العسکریؑ کے سامنے رکھ دیا امام العسکریؑ نے شہزادےؑ کی طرف دیکھا اور فرمایا:

اپنے شیعوں اور موالیوں کے تحفوں کی مہریں توڑیں!

انہوںؑ نے فرمایا: اے میرے مولاؑ! کیا یہ جائز ہے کہ میں اپنا طاہر ہاتھ ان غلیظ اور نجس اموال کی طرف بڑھاؤں؟

اس کے بعد (امام حسن العسکریؑ نے) فرمایا: اے ابن اسحاق! تھیلے میں جو ہے اسے نکالو تا کہ یہ (میرا فرزند مولا امام زمانہؑ) حلال اور حرام کو الگ الگ کرے۔

اس کے بعد احمد بن اسحاق نے ایک تھیلی نکالی ،فرزند امام العسکریؑ نے فرمایا: یہ فلاں ابن فلاں کی ہے،قم میں فلاں محلہ سے (اس کا تعلق) ہے۔ یہ بہتر دینار پر مشتمل ہے۔اس میں اس حجرہ کی قیمت ۴۵ دینار شامل ہے جسے اس نے بیچا ہے جو کہ اسے اس کے والد کی میراث سے ملا تھا ،اور اس میں دکانوں کی اجرت میں سے ۳ دینار ہیں۔ پھر ہمارے مولاؑ (امام حسن العسکریؑ) نے فرمایا: اے میرے بیٹے! آپ نے سچ کہا! اس شخص کو اس میں جو حرام ہے اس کی نشاندہی کیجیے۔ پس فرزند امام عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا: ان سکوں میں ایک دینار ہے جو رے کا سکہ ہے۔اس کی تاریخ فلاں سن ہے اس کا آدھا نقش اس سے مٹ چکا ہے۔ تین کٹے ہوئے کپڑے کے پارچے ہیں جن کا وزن دانق اور نصف ہے، اس تھیلی میں حرام کی مقدار یہ ہے

Made with Xodo PDF Reader and Editor

کہ اس تھیلی کے مالک کی فلاں سن فلاں مہینے میں ایک جولاہا کے پاس سوامَن کا تا ہوا سوت (روئی) پڑی تھی جو کہ اس کے پڑوسیوں میں سے تھا۔ کافی عرصہ وہ اسی طرح پڑی رہی۔ ایک چور نے اس کے پاس سے اس کو چوری کر لیا۔ جولاہے نے اسے اس بارے میں خبر دی تو اس نے اس کی بات کو سچ نہ مانا اور اور اس سے ڈیڑھ من اس سے زیادہ باریک (کاتی ہوئی) روئی جرمانے کے طور پر لی۔ اس کے بعد (کپڑا بننے) کا حکم دیا یہاں تک کہ کپڑا تیار ہو گیا اور یہ دینار اور کپڑے کا پارچہ اسی کی قیمت میں سے ہے۔ اس کے بعد جب اس نے تھیلی کو کھولا تو جیسے بتایا گیا تھا اسی طرح اس میں دینار اور کپڑے کو پایا۔

اس کے بعد ایک اور تھیلی نکالی گئی تو فرزندِ امام عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا: یہ فلاں بن فلاں کی ہے جو قم میں فلاں محلہ سے ہے اور اس میں سکے پچاس دینار ہیں اور ہمیں اپنے ہاتھوں کو اس کے قریب نہیں کرنا چاہیے۔

اس نے کہا: کیوں؟

آپ جنابؑ نے فرمایا: وہ اس لئے کہ یہ دینار گندم کی قیمت ہیں۔ یہ گندم اس شخص اور اور اس کے ایک مزارع کے درمیان (تقسیم) تھی۔ اس نے اپنا حصہ تو پورے پیمانہ کے ساتھ لیا لیکن اس مزارع کو ناقص پیمانہ کے ساتھ اس کا حصہ دیا۔

پس ہمارے مولا حسنؑ بن علیؑ نے فرمایا: اے میرے فرزندؑ! آپ جنابؑ نے سچ کہا اور فرمایا: اے ابن اسحاق! یہ تھیلیاں اٹھاؤ اور ان کے مالکوں کو خبر دو اور انکو انکے مالکوں تک پہنچانے کی وصیت کرو کیونکہ ہمیں ان کی ضرورت نہیں ہے۔

اس کے بعد فرمایا کہ میرے پاس اس بوڑھی عورت کا کپڑا لے کر آؤ۔

احمد بن اسحاق نے کہا کہ وہ ایک بستے میں تھا جسے میں بھول گیا تھا اس کے بعد احمد بن اسحاق اسے لینے کے لئے چلے تو ہمارے مولا ابومحمد العسکریؑ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا: اے سعد تم کس لئے آئے ہو؟

میں نے کہا مجھے احمد بن اسحاق نے اپنے مولاؑ (کی زیارت) کا شوق دلایا۔

آپؑ نے فرمایا: وہ مسئلے جن کے بارے میں تم سوال کرنا چاہتے ہو (ان کا کیا بنا)؟

میں نے کہا: اے میرے مولاؑ! وہ اپنے حال پر باقی ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: جو تمہارا دل چاہے میری آنکھوں کی ٹھنڈک عجل اللہ فرجہ الشریف و صلوۃ اللہ علیہ وآلہ سے پوچھ لو اور آپ جنابؑ نے اس شہزادےؑ کی طرف اشارہ فرمایا۔

میں نے کہا اے میرے مولاؑ اور میرے مولاؑ کے فرزندؑ! ہمارے لئے روایت بیان ہوئی ہے کہ رسول اللہؐ نے اپنی بیویوں کی طلاق امیرالمومنینؑ کے ہاتھ میں قرار دی ہے یہاں تک کہ آپ جنابؑ نے جمل والے دن عائشہ کی طرف ایک پیغام رساں کو بھیجا اور فرمایا: تم نے اسلام اور اہلِ اسلام پر اس دھوکے سے ہلاکت کو داخل کیا ہے جو تم سے حاصل ہوا اور جہالت کی وجہ سے تو نے اپنی اولاد کو مقامِ ہلاکت میں وارد کر دیا ہے اگر تم رک جاؤ تو ٹھیک ہے وگرنہ میں تمہیں طلاق دے دوں گا۔ پس میرے مولاؑ! مجھے اس طلاق کے بارے میں بتایئے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیرالمومنینؑ کے سپرد فرمایا تھا؟

آپ جنابؑ نے فرمایا: بے شک اللہ تقدس اسمہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں کو بڑی شان عطا کی اور انہیں امہات کے شرف کے لئے مخصوص کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوالحسنؑ! جب تک یہ اللہ کی اطاعت پر باقی رہیں ان کا یہ شرف باقی رہے گا، پس ان میں سے جس نے میرے بعد تمہارے

Made with Xodo PDF Reader and Editor

خلاف خروج کر کے اللہ کی نافرمانی کی تم اسے بیویوں سے آزاد کر دینا (طلاق دے دینا) اور مومنین کی ماں ہونے کے شرف اس سے ساقط کر دینا۔

اس کے بعد میں نے کہا: مجھے فاحشہ مبینہ کے بارے میں بتایئے کہ جس کا اگر کوئی عورت ارتکاب کرے تو اس کے شوہر کے لئے جائز ہے کہ وہ اس کی عدت کے دنوں میں اسے اپنے گھر سے نکال دے؟

آپ جنابؑ نے فرمایا: وہ فاحشہ سحق ہے نہ کہ زنا کیونکہ اگر عورت زنا کرے تو اس پر حد جاری ہوتی ہے اور جو اس سے نکاح کا ارادہ کرتا ہے اس کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ اس حد کی وجہ سے جو اس پر جاری کی گئی ہے اس سے عقد کرنے سے رک جائے جبکہ اگر عورت سحق کا ارتکاب کرے تو اس پر رجم (کی سزا) واجب ہے اور رجم رسوائی ہے اور اللہ تعالیٰ نے جسے رجم کرنے کا حکم دیا تو اس نے اسے رسوا کیا اور کسی ایک کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اس کے قریب جائے۔

اس کے بعد میں نے کہا: اے فرزندِ رسول اللہؐ! مجھے نبی موسیٰؑ سے اللہ کے اس کلام کے بارے میں بتایئے کہ فاخلع نعلیك انك بالواد المقدس طوی کہ اپنے جوتے اتار دو کیونکہ تم مقدس وادیِ طویٰ میں ہو، کیونکہ فریقین کے فقہاء یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ جوتے مردار کی جلد کے تھے۔

آپ جنابؑ نے فرمایا: جس نے ایسا کہا اس نے جناب موسیٰؑ پر بہتان باندھا اور ان کی نبوت میں انہیں لاعلم جانا، کیونکہ ان جوتوں کا معاملہ دو باتوں سے خالی نہیں ہے یا تو جناب موسیٰؑ کی نماز اس میں جائز تھی یا نہیں تھی۔ اگر جناب موسیٰؑ کی نماز اس میں جائز تھی تو جناب موسیٰؑ کے لئے ان جوتوں کو اس بقعہ (وادی طویٰ) میں پہننا بھی جائز ہونا چاہیے وہ مقدس مطہر وادی ہو اور اگر ان کی

نماز ان جوتوں میں جائز نہیں تھی تو اس (قول کے کہنے والے نے) جناب موسیٰؑ پر یہ لازم قرار دیا کہ وہ حلال و حرام کو نہیں جانتے تھے اور انہیں اس کا علم نہیں تھا کہ کس میں نماز جائز ہے اور کس میں نماز جائز نہیں ہے اور ایسا کہنا کفر ہے

میں نے کہا میرے مولاؑ! مجھے اس کی تاویل کے بارے میں بتایئے۔

آپ جنابؑ نے فرمایا: جناب موسیٰؑ وادی مقدس میں تھے اور انہوں نے کہا اے میرے رب میں نے اپنی طرف سے تیری محبت کو خالص کیا اور تیرے سوا ہر ایک سے اپنے دل کو دھو ڈالا، جبکہ جناب موسیٰؑ اپنے اہل و عیال سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے۔

پس اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: اپنے جوتے اتارو یعنی اپنے دل سے اپنے اہل و عیال کی محبت کو اتارو اگر تمہاری مجھ سے محبت خالص ہے اور میرے سوا کسی کی طرف میلان سے تمہارا دل دھلا ہوا ہے۔

پھر میں نے کہا: مجھے کھیعص کی تاویل بتایئے۔

آپ جنابؑ نے فرمایا: یہ حروف غیب کی خبروں میں سے ہیں، جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے زکریاؑ کو مطلع فرمایا اور اس کے بعد حضرت محمدؐ کو یہ واقعہ بیان کیا، اور یہ اس طرح ہے کہ جناب زکریاؑ نے اپنے رب سے سوال کیا کہ وہ اسے اسمائے خمسہ کا علم عطا کرے۔ پس جناب جبریلؑ ان پر نازل ہوئے اور انہیں اسمائے خمسہ کی تعلیم عطا کیا جب جناب زکریاؑ حضرت محمدؐ، علیؑ، سیدہؑ اور حسنؑ کے نام کا ذکر کرتے تو ان کا ھم و غم دور ہو جاتا اور ان کی تکلیف دور ہو جاتی اور جب وہ حسینؑ کا ذکر کرتے تو ان کے آنسو نکل آتے اور ان کی سانسیں اکھڑنے لگتیں ایک دن انہوں نے کہا: الٰہی! مجھے کیا ہے کہ جب میں ان میں سے چار کا ذکر کرتا ہوں تو مجھے اپنے غموں سے تسلی ملتی ہے اور جب میں حسینؑ کا

Made with Xodo PDF Reader and Editor

ذکر کرتا ہوں تو میری آنکھیں آنسو بہانے لگ جاتی ہیں اور میری سانسیں تیز ہو جاتی ہیں، پس اللہ تبارک وتعالیٰ نے انہیں امام حسینؑ کے واقعہ کی خبر دی اور فرمایا: کھیعص، پس کاف کربلا کا نام ہے اور ھاء عترت کی ہلاکت وشہادت ہے اور یاء (سے مراد) یزید ہے اور حسینؑ پر ظلم کرنے والا ہے اور عین سے مراد ان کی عطش اور پیاس ہے اور صاد سے مراد ان کا صبر ہے۔ جب جناب زکریاؑ نے یہ سنا تو تین دن اپنی مسجد سے نہ نکلے اور لوگوں کو اندر آنے سے منع کر دیا اور گریہ و بکاء کرنے لگ پڑے اور وہ ان کا مرثیہ پڑھتے تھے: الٰہی! اپنی تمام مخلوق میں سے سب سے بہتر کو تو ان کے بیٹے کے غم میں مبتلاء کرے گا؟ تو انہیں ختم کر کے اس مصیبت کے امتحان کو نازل کرے گا؟ الٰہی! تو علیؑ اور سیدہؑ کو یہ لباسِ مصیبت پہنائے گا؟ اور اس مصیبت کے کرب کو ان کی بارگاہ میں ٹھہرائے گا؟ اس کے بعد آپ فرماتے: الٰہی! مجھے ایک بیٹا عطا فرما کہ بڑھاپے میں جو میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہو جب تو مجھے وہ بیٹا عطا کرے گا تو مجھے اسے کی محبت کے امتحان میں مبتلاء کرنا اس کے بعد مجھے اس کے (مرنے کے) غم میں اسی طرح مبتلاء کرنا جس طرح تو اپنے حبیب محمدؐ کو ان کے بیٹےؑ کے غم میں مبتلاء کرے گا یحییٰؑ کا حمل چھ ماہ تھا اسی طرح امام حسینؑ کا حمل تھا۔

میں نے کہا: اے میرے مولاؑ! مجھے اس علت کے بارے میں بتائیں جو کسی قوم کا اپنے لئے امام اختیار کرنے سے روکتی ہے؟ آپ جنابؑ نے فرمایا: (وہ امام) مصلح ہو گا یہ مفسد؟

میں نے کہا: مصلح (اصلاح کرنے والا)

آپ جنابؑ نے فرمایا: کیا ایسا ممکن ہے کہ ان کا اختیار مفسد پر آ کر ٹھہر جائے کیونکہ ان میں سے کوئی ایک بھی دوسرے کے ذہن میں آنے والی بھلائی

اور فساد کو نہیں جانتا۔

میں نے کہا: ہاں ایسا ہو سکتا ہے۔

آپ جنابؑ نے فرمایا: یہ وہ علت اور وجہ ہے میں نے ایک برہان کے ساتھ تمہارے لئے اس کی تائید کر دی ہے جسے تمہاری عقل قبول کرے گی۔

میں نے کہا: جی ہاں

آپ جنابؑ نے فرمایا: مجھے ان رسولوںؑ کے بارے میں بتاؤ جنہیں اللہ تعالیٰ نے چنا اور ان پر کتابیں نازل فرمائیں اور وحی و عصمت سے ان کی تائید فرمائی۔ کیونکہ وہ سردارانِ امت تھے، اس لئے ثبوتِ انتخاب اور چناؤ کی طرف وہ ان سے زیادہ صاحبِ ہدایت تھے، اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ انہی انبیاءؑ میں سے تھے۔ کیا ایسا ممکن ہے کہ ان کی اتنی وافر عقل اور کمالِ علم کے باوجود جب وہ چناؤ اور اختیار کا ارادہ کریں تو ان کا انتخاب منافق پر آ ٹھہرے؟ جبکہ وہ گمان کر رہے ہوں کہ وہ مومن ہے؟

میں نے جواب دیا: نہیں

آپ جنابؑ نے فرمایا: یہ جناب موسیٰؑ کلیم اللہ اتنی وافر عقل اور کمالِ علم اور ان پر وحی کے نزول کے ہونے کے باوجود بھی جب انہوں نے اپنی قوم اور لشکر کے بزرگوں اور سرداروں میں سے اپنے رب کی ملاقات کے لئے ستر بندوں کو چنا جن کے ایمان اور اخلاص پر شک نہیں کیا جا سکتا تھا؛ تو ان کا اختیار اور چناؤ منافقین پر آ ٹھہرا۔ اللہ عزوجل نے فرمایا: **واختار موسیٰ من قومہ سبعین رجلا لمیقاتنا** موسیٰؑ نے اپنی قوم میں سے ستر مردوں کو ہماری ملاقات کے لئے چنا۔ جب ہم نے اس بات کو پایا کہ جسے اللہ تعالیٰ نے نبوت کے لئے چنا، اس کا انتخاب اصلح کی بجائے افسد ہو سکتا ہے جبکہ وہ گمان کر رہے

Made with Xodo PDF Reader and Editor

تھے یہ افسد نہیں بلکہ اصلح ہے؛ تو ہمیں معلوم ہوگیا کہ وہ صاحب اختیار وانتخاب نہیں ہوسکتا جو یہ نہیں جانتا کہ سینوں میں کیا مخفی ہے اور ضمیروں میں کیا چھپا ہوا ہے اور یہ راز اس پر عیاں نہ ہو جائیں؛ اور جب اہلِ صلاح کے انتخاب کا ارادہ کرتے ہوئے انبیاء کا چناؤ اور اختیار صاحبانِ فساد پر واقع ہوگیا تو اس کے بعد اب مہاجرین اور انصار کے انتخاب و چناؤ کی کوئی اہمیت نہیں رہتی۔

اس کے بعد ہمارے مولاؑ نے فرمایا: اے سعد! جس نے یہ دعویٰ کیا (یعنی تمہارے مدمقابلہ مناظر نے) کہ نبی ﷺ اس امت میں سے چنے ہوئے کو اپنے ساتھ غار میں لے گئے کیونکہ جب انہیں معلوم ہوا کہ وہ ان کے بعد ان کی امت میں خلیفہ ہوں گے تو جس طرح انہیں اپنی جان کا ڈر تھا اسی طرح اس (کی جان جانے) کا خوف تھا، کیونکہ یہ چھپنے کی حکمت میں سے نہیں تھا کہ وہ (بغیر اس وجہ کے) اپنے ساتھ کسی اور کو لے جاتے، اور علیؑ کو اپنے سونے کی جگہ پر اس لئے ٹھہرایا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اگر آپ جنابؑ قتل ہو بھی گئے تو ان کے قتل سے ایسا خلل پیدا نہیں ہوگا جیسا خلل ابوبکر کے قتل سے پیدا ہوسکتا ہے کیونکہ ان امور میں علیؑ کی جگہ ایسا شخص موجود ہے جو امور میں ان کے مقام پر کھڑا ہوسکتا ہے۔

(اس ناصبی کے اس دعویٰ کا) تم یہ کہہ کر رد کیوں نہیں کرتے کہ کیا تم لوگ یہ نہیں کہتے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میرے بعد تیس سال خلافت ہوگی اور اس مدت کو ان چاروں ابوبکر، عمر، عثمان اور علیؑ کی زندگیوں پر موقوف قرار دیا۔ پس کیا وہ تمہارے مذہب کے مطابق اللہ کے رسولؐ کے خلیفہ (نہیں) تھے؟ تمہارے مدمقابل (ناصبی مناظر) کے لئے سوائے ہاں کہنے کے اور کوئی چارہ نہیں ہوگا۔ تو تم اس سے کہنا اگر بات اسی طرح ہے تو پھر جس طرح ابوبکر ان

کے بعد خلیفہ ہے یہ تینوں بھی ان کے بعد ان کی امت میں ان کے خلیفہ ہیں تو پھر وہ کیوں ایک خلیفہ ابوبکر کو غار میں لے گئے اور ان تینوں کو نہیں لے گئے؟ اس بنیاد پر تو رسول اللہؐ نے ابوبکر کو چھوڑ کر باقیوں کو کوئی اہمیت نہیں دی جبکہ ان پر واجب تھا کہ وہ ان کے ساتھ ایسا ہی کرتے جیسا انہوں نے ابوبکر کے ساتھ کیا ہے۔ جب انہوں نے ایسا نہیں کیا تو (گویا وہ) ان کے حقوق کی تحقیر کرنے والے اور ان پر شفقت کو چھوڑنے والے تھے؛ جبکہ ان پر واجب تھا کہ وہ ان سب کے ساتھ خلافت کی ترتیب کے مطابق ایسا ہی کرتے جیسا انہوں نے ابوبکر کے ساتھ کیا۔

رہ گیا یہ سوال کہ تمہارے مدمقابل مناظر نے تم سے یہ کہا کہ (آیا) ان دونوں نے اسلام اپنی مرضی سے قبول کیا تھا یا اپنی مرضی کے بغیر (جبراً) قبول کیا تھا؟ تم نے اس کے جواب میں یہ کیوں نہیں کہا کہ انہوں نے اسلام طمع اور لالچ میں قبول کیا۔ وہ اس طرح کہ وہ دونوں یہودیوں کے ساتھ میل جول رکھتے تھے اور وہ (ان سے) عرب پر محمد ﷺ کے خروج اور غلبے کی خبریں اور حضرت محمدؐ کا واقعات اور جنگوں (کی خبریں) توارت اور کتب مقدس سے لیتے تھے یہودی ان سے کہتے تھے کہ حضرت محمدؐ کا عرب پر غلبہ اسی طرح ہوگا جس طرح بخت نصر کا بنی اسرائیل پر غلبہ تھا سوائے اس کے کہ آپ جنابؐ مدعی نبوت ہوں گے جب کہ بخت نصر کے پاس نبوت میں سے کچھ نہ ہوگا، جب امرِ رسولؐ ظاہر ہوا تو ان دونوں نے آپ جنابؐ کا شہادتِ لا الہٰ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ساتھ اس لالچ میں دیا کہ جب امرِ رسولؐ منظم ہو جائے گا اور ان کے حالات بہتر ہو جائیں گے اور ان کی حکومت قائم ہو جائے گی تو رسول اللہؐ کی حکومت کی طرف سے انہیں بھی کسی شہر کی حکومت مل جائے گی اور ان کے حالات بہتر ہو

Made with Xodo PDF Reader and Editor

جائیں۔ جب وہ (حکومت ملنے سے) مایوس ہو گئے تو انہوں نے اپنے جیسوں کے ساتھ عقبہ کی رات میں اتفاق کیا اور ان کی طرح چہرے پر نقاب کیا اور جب رسول اللہؐ عقبہ پر چڑھے تو انہوں نے رسول اللہؐ کی سواری کو بھڑکایا تا کہ آپؐ گر جائیں اور گرنے کی وجہ سے ہلاک ہو جائیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کو ان کے مکروفریب سے محفوظ رکھا اور وہ کچھ نہ کر سکے۔ ان دونوں کا حال طلحہ اور زبیر کی طرح تھا جب وہ دونوں حضرت علیؑ کے پاس آئے اور انہوں نے آپ جنابؑ کی بیعت اس لالچ میں کی کہ ان میں سے ہر ایک کے لئے (کسی علاقے کی) حکومت ہو گی جب ایسا نہ ہوا اور وہ حکومت ملنے سے مایوس ہو گئے تو انہوں نے اپنی بیعت توڑ دی اور ان جنابؑ پر خروج و بغاوت کی۔ پس ان دونوں کا انجام وہی ہوا جو ہر اس شخص کا ہوتا ہے جو وعدے اور میثاق کو توڑتا ہے۔

اس کے بعد ہمارے مولا حسنؑ بن علیؑ (امام حسن العسکریؑ) نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو مولا قائم عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ بھی ان جنابؑ کے ساتھ کھڑے ہو گئے میں ان دونوںؑ سے رخصت ہو کر پلٹا اور احمد بن اسحاق کو تلاش کیا وہ روتے ہوئے میرے سامنے آئے میں نے کہا:

کیوں تاخیر کی اور کس نے تمہیں رلایا ہے؟

انہوں نے کہا جس کپڑے کو لانے کا مجھے میرے مولاؑ نے فرمایا تھا وہ گم ہو گیا ہے۔

میں نے کہا کوئی حرج نہیں آپ انہیں بتا دیں۔

پس وہ اندر گئے اور واپس مسکراتے ہوئے اور محمدؐ و اہلبیتِ محمدؐ پر صلوات پڑھتے ہوئے آئے۔

میں نے کہا کیا بات ہے؟

انہوں نے کہا میں نے اس کپڑے کو اپنے مولاؑ کے قدموں میں بچھا ہوا دیکھا آپ جنابؑ اس پر نماز پڑھ رہے ہیں۔

سعد کہتے ہیں کہ پھر ہم نے اللہ جل ذکرہ کی اس (نعمت) پر حمد و ثناء کی اور اس دن کے بعد کچھ دن اور ہم اپنے مولاؑ کے گھر آتے جاتے رہے۔ جس دن یومِ وداع تھا میں اور احمد بن اسحاق اور ہمارے شہر کے رہنے والے دو بزرگ اندر داخل ہوئے احمد بن اسحاق آپ جنابؑ کے سامنے سیدھے کھڑے ہوئے اور کہا: اے رسول اللہؐ کے فرزندؑ! روانگی کا وقت آ گیا ہے اور مصیبت و امتحان سخت ہو گیا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ آپ جنابؑ کے جد جناب مصطفیٰؐ پر اور آپ جنابؑ کے بابا جناب مرتضیٰؑ پر اور آپ جنابؑ کی مادر گرامی سیدۃ النساءؑ پر اور جوانانِ جنت کے سرداران آپ جنابؑ کے چچا اور والد پر اور ان کے بعد آپ کے آباء ائمہؑ پر صلوات بھیجے اور آپ جنابؑ پر اور آپ جنابؑ کے فرزندؑ پر صلوات بھیجے؛ اور اس سے امید رکھتے ہیں کہ وہ آپ جنابؑ کی شان بلند فرمائے اور آپ جنابؑ کے دشمنوں کو ذلیل و خوار کرے اور اللہ اسے ہماری آپ جنابؑ سے آخری ملاقات قرار نہ دے۔

جب احمد بن اسحاق نے یہ جملہ کہا تو ہمارے مولاؑ کے آنکھیں تر ہوئیں اور آنسوؤں کی لڑی بہنے لگی اس کے بعد آپ جنابؑ نے فرمایا:

اے ابن اسحاق اپنی دعا میں حد سے آگے بڑھنے کا تکلف نہ کرو، کیونکہ تم اس واپسی کے سفر میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے والے ہو۔

پس احمد بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ جب ہوش آیا تو انہوں نے کہا: میں آپ جنابؑ سے اللہ اور آپ جنابؑ کی جد امجدؐ کی حرمت کے واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے ایک کپڑے سے نوازیں جسے میں کفن قرار دوں۔ ہمارے

Made with Xodo PDF Reader and Editor

مولا عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ نے چٹائی کے نیچے ہاتھ بڑھایا اور اس میں سے تیرہ درہم نکالے اور فرمایا: انہیں رکھ لو اور اپنے آپ پر ان کے علاوہ (درہم) خرچ نہ کرنا؛ کیونکہ بے شک جس کا تو نے سوال کیا ہے تم اس سے محروم نہ رہو گے اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔

سعد کہتے ہیں کہ اپنے مولاؑ کی بارگاہ سے جانے کا بعد جب ہم حلوان سے تین فرسخ دور پہنچے تو احمد بن اسحاق کو بخار ہوا اور سخت بیماری ان پر ٹوٹ پڑی اور اس کی وجہ سے وہ اپنی زندگی سے مایوس ہو گئے۔ جب ہم حلوان میں داخل ہوئے تو اس کے بعض مسافر خانوں میں ہم رہے۔ احمد بن اسحاق نے اپنے شہر کے ایک شخص کو بلایا جو یہاں رہائش رکھتا تھا۔ اس کے بعد کہا کہ آج کی رات مجھ سے دور ہو جاؤ اور مجھے اکیلا چھوڑ دو پس ہم ان سے دور ہو گئے اور ہر کوئی اپنے بستر پر چلا گیا سعد کہتے ہیں کہ جب رات ڈھلنے اور صبح ہونے کا وقت آیا تو مجھے ایک سوچ آئی میں نے آنکھ کھولی تو میں نے دیکھا کہ سامنے کافورؑ خادم جو کہ ہمارے مولاؑ کا خدمتگار رہے وہ کھڑا ہے اور وہ کہہ رہا ہے: احسن اللہ بالخیر عزاکم وختم بالمحبوب رزیتکم (احمد بن اسحاق کی موت پر تعزیت کی اور کہا) ہم تمہارے ساتھی کے غسل وکفن سے فارغ ہو چکے ہیں پس انہیں دفن کرنے کے لئے اٹھو کیونکہ تمہارے سردار کے نزدیک اس کا مقام تم سب سے زیادہ محترم تھا۔ اس کے بعد وہ ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔ پس ہم سب احمد بن اسحاق کے سرہانے اکٹھے ہو کر گریہ و بکاء کرنے لگے یہاں تک کے ہم نے ان کا حق ادا کیا اور ان کے امر سے فارغ ہو گئے (ان کی نماز جنازہ پڑھی اور دفن کر دیا) اللہ ان پر رحم فرمائے[1]۔

[1]۔ اس روایت کے متن اور راوی کے بارے میں علماء و محققیق کو کچھ تحفظات ہیں کیونکہ اس میں کچھ ایسے امور بیان کیے گئے ہیں جو صحیح روایات کے مخالف ہیں جیسے امامؑ کا انار سے کھیلنا، سحق کی حد کا زنا سے زیادہ ہونا وغیرہ ۔۔ البتہ علامہ مجلسی نے اس روایت کا دفاع کیا ہے۔

ہم اپنے رب کے پروردہ ہیں اور اسکے بعد مخلوق ہماری پروردہ ہے

الشیخ الموثوق ابی عمرو العمری سے روایت ہے ابن ابی غانم القزوینی اور شیعوں کی ایک جماعت کے درمیان (امام حسن العسکریؑ کے) خلف و جانشین کے بارے میں جھگڑا ہوا۔ ابن ابی غانم نے کہا کہ حضرت ابو محمدؑ (امام حسن العسکریؑ اس دنیا سے) پردہ فرما گئے اور ان جنابؑ کا کوئی جانشین نہیں ہے۔ اس کے بعد انہوں نے اس بارے میں ایک خط لکھا اور ناحیہ کی جانب بھیج دیا اور اپنے جھگڑے کے بارے میں اس میں بتایا۔ پس ان کے خط کا جواب آپ جنابؑ (مولا امام زمانہؑ) صلی اللہ علیہ وعلیٰ آباۂ کی تحریر میں صادر ہوا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں فتنوں سے محفوظ رکھے اور ہمیں اور تمہیں روح الیقین عطا فرمائے؛ اور برے انجام سے ہمیں اور تمہیں پناہ دے۔ تم میں سے ایک گروہ کا دین کے بارے میں شک میں مبتلاء ہونا اور اپنے والیانِ امرؑ کے بارے میں شک و حیرت کا ان پر وارد ہونا مجھ تک پہنچایا گیا۔ اس (بات) نے ہمیں غمزدہ کیا ہے۔ (یہ غم) تمہارے لئے ہے نہ کہ ہمارے لئے، اور یہ ہمیں ناگوار گزرا تمہارے بارے میں نہ کہ ہمارے بارے میں[2] کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے اور اس کے غیر کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے اور حق ہمارے ساتھ ہے۔ پس جو حق سے (دور) بیٹھ جائے (اس کا حق سے دور ہونا) ہمیں وحشت زدہ نہیں کرتا، ہم اپنے رب کے پروردہ ہیں اور اس کے

[2]۔ یعنی یہ غم اس لیے نہیں ہے کہ ہمیں کوئی نقصان ہوا ہے بلکہ یہ غم تمہارے لیے ہے کہ تم نے حق کا ساتھ چھوڑ کر اپنے لیے نقصان کیا۔

Made with Xodo PDF Reader and Editor

بعد مخلوق ہماری پروردہ ہے[1]۔

اے لوگو! تمہیں کیا ہے کہ تم شک میں پھر رہے ہو اور حیرت میں لپٹے ہوئے ہو؟ کیا تم نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ

اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور رسولؐ کی اور تم میں سے جو اولی الامرؑ ہیں ان کی۔

تمہارے ائمہؑ کے بارے میں جو کچھ ہوگا اور جو (حالات) پیش آئیں گے اس بارے میں جو احادیث آئی ہیں ان کو تم نہیں جانتے؟ جو اُن میں سے گزر گئے ہیں اور جو باقی ہیں ان پر سلام ہو؛ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ایسے قلعے بنائے ہیں جن میں تم پناہ لیتے ہو اور ایسے پرچم (نشاندہی اور رہبری کرنے والے) بنائے ہیں جن کے ذریعے تم ہدایت پاتے ہو۔ آدمؑ سے لے کر الماضیؑ (امام حسن العسکریؑ) کے ظاہر ہونے تک، جب بھی ایک پرچم غائب ہوتا ہے تو ایک دوسرا پرچم ظاہر ہو جاتا ہے۔ جب ایک ستارہ غروب ہوتا ہے تو ایک دوسرا ستارہ طلوع ہو جاتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے ان جنابؑ کی (امام حسن العسکریؑ کی روح کو) قبض کیا تو تم نے یہ گمان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو باطل کر دیا ہے اور اپنے اور مخلوق کے درمیان سبب کو کاٹ دیا ہے؟ ہرگز نہیں۔ ایسا نہیں تھا اور نہ ایسا ہوگا؛ یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے اور اللہ کا امر ظاہر ہو جائے اس حال میں کہ وہ (منافقین و کفار) اسے ناپسند کرتے ہوں۔

[1]۔ ہم صرف اپنے رب کے محتاج ہیں جب کہ مخلوق رب تک پہنچنے کے لیے ہماری محتاج ہے، اس جملہ کے دیگر کئی ممکنہ معانی کتب میں موجود ہیں۔ جیسے یہ کہ ہمیں اللہ عزوجل نے بنایا اور بعد میں بننے والی مخلوقات کو ہم نے بنایا

الماضیؑ (امام حسن العسکریؑ) اپنے آباءؑ کے منہاج اور راستے پر ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس دنیا سے سعادت کے ساتھ رخصت ہوئے اور ان کی وصیت اور علم ہم میں ہے؛ اور ان کا جانشین اور ان کی کمی کو پورا کرنے والا انہی میں سے ہے؛ اور ان کے مقام کے بارے میں ہم سے سوائے ظالم و گنہگار کے کوئی جھگڑا نہیں کرے گا؛ اور ہمارے علاوہ کوئی اس مقام کا دعویٰ نہیں کرے گا سوائے کافر و منکر کے، اگر اللہ کا مغلوب نہ ہونے والا امر اور ظاہر و منکشف نہ ہونے والا راز نہ ہوتا تو ہمارے حق میں سے وہ ظاہر ہو جاتا جس سے تمہاری عقلیں سلب ہو جاتیں اور تمہارے شک دور ہو جاتے لیکن جو اللہ چاہے گا وہی ہوگا اور ہر میعاد کے لئے ایک تحریر (مقررہ طے شدہ وقت) ہے۔ پس اللہ سے ڈرو اور اور ہمارے لئے سر تسلیم خم کرو اور اور ہماری طرف امر کو پلٹا دو؛ کیونکہ اصدار (حکم جاری کرنا) ہمارے ذمے ہے۔ جس طرح ایراد ہماری طرف سے تھا، جو تم سے چھپایا گیا ہے اس سے پردہ اٹھانے کی کوشش مت کرو اور دائیں جانب سے ہٹ کے بائیں جانب نہ مڑو اور ہماری طرف مودت کے ساتھ سنتِ واضحہ پر قصد کرو۔ ہمؑ نے تمہیں نصیحت کر دی اور اللہ ہمؑ پر اور تم پر گواہ ہے، تمہارے صاحب (یا تمہاری اصلاح) اور تمہارے لئے رحمت و شفقت سے ہماری محبت نہ ہوتی تو ہم تم سے مخاطب ہونے سے منصرف ہوتے کیونکہ ہم ظالم، اکھڑ مزاج، گمراہ، اپنی گمراہی پر مُصر، اپنے رب کی مخالفت کرنے والے، جس کا اہل نہیں اس کا دعویٰ کرنے والے اور جس کی اطاعت کو اللہ نے فرض کیا ہے اس کے حق کا انکار کرنے والے ظالم غاصب کے ساتھ تنازعہ کے امتحان میں مبتلاء ہیں، اور رسول اللہؐ کی دختر سلام اللہ علیہا (کے کردار) میں میرے لئے اسوۂ حسنہ ہے اور جاہل اپنے عمل کی چادر پہنے گا اور عنقریب کافر جان لے گا کہ دارِ عقبیٰ کس کے لئے ہے۔

Made with Xodo PDF Reader and Editor

اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں تمام مہلک اشیاء اور ناگواریوں، آفات و بیماریوں سے اپنی رحمت کے ساتھ محفوظ رکھے۔ بے شک وہ ان سب کا مالک ہے اور جو چاہے اسے کرنے پر قادر ہے؛ اور وہ ہمارا اور تمہارا ولی و محافظ ہو۔ والسلام علی جمیع الاوصیاء و الاولیاء و المومنین و رحمۃ اللہ و برکاتہ و صلی اللہ علی النبی محمد و آلہ و سلم تسلیما۔

احمد بن اسحاق کے نام خط

سعد بن عبد اللہ اشعری نے شیخ صدوق احمد بن اسحاق بن سعد اشعری سے روایت کی ہے کہ ہمارے ساتھیوں میں سے ایک نے آکر خبر دی کہ جعفر بن علیؑ[1] نے اس کی طرف ایک خط لکھا ہے جس میں وہ اپنا تعارف کرا رہے ہیں اور اسے بتا رہے ہیں کہ وہ اپنے بھائی (امام حسن العسکریؑ) کے بعد قیم و نگران ہیں اور حلال و حرام کے علم میں سے جس کی ضرورت ہو وہ ان کے پاس ہے اور اس کے علاوہ تمام علوم بھی ان کے پاس ہیں۔

احمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ جب میں نے یہ خط پڑھا تو میں نے صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کی طرف خط لکھا اور جناب جعفر کا خط اس کے درمیان میں رکھ دیا۔ پس اس کا جواب میری طرف صادر ہوا کہ:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

[1]۔ امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کے چچا جناب جعفر بن علیؑ جنہیں جعفر تواب یا کذاب کہا جاتا ہے بہت ساری روایات میں ان کی مذمت کی گئی ہے البتہ یہ بات بھی روایت میں آئی ہے کہ ان کا معاملہ جناب یوسفؑ کے بھائیوں کی طرح تھا اب آیا انہوں نے دعویٰ امامت تقیہ کی وجہ سے کیا تھا یا وہ یہ سب کچھ مولا امام زمانہؑ کی حفاظت کے پیش نظر کر رہے تھے اس بارے میں حقیقتِ حال جاننے کے لیے اس موضوع پر لکھی گئی کتب کی طرف رجوع کریں۔

اللہ تمہیں باقی رکھے تمہارا خط اور وہ خط جو تم نے اسکی تہہ میں رکھ کر بھجوایا تھا مجھ تک پہنچا اور جو کچھ اس میں ہے۔

میری معرفت اس سب کا احاطہ کئے ہوئے ہے یعنی جو اس میں اختلافِ الفاظ اور مکرر خطائیں ہیں (وہ سب میرے علم میں ہیں) اگر تم اس میں غور و تدبر کرو گے تو تم بھی ان میں سے بعض کو جان لو گے جن سے میں واقف ہوا ہوں۔ حمد ہے اللہ رب العالمین کے لئے کہ جو اس نے ہم پر احسان اور فضل کیا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اللہ عزوجل نے ناپسند فرمایا ہے حق کے لئے سوائے اس کے اتمام کے؛ اور باطل کے لئے سوائے اس کی ہلاکت و بربادی کے۔ جو میں ذکر کرنے لگا ہوں اس پر وہ گواہ ہے اور جو میں کہنے لگا ہوں اس پر تمہارے اوپر ولی ہے اور جب اس نے ہمیں اس دن اکٹھا کیا جس میں کوئی شک نہیں ہے تو وہ ہم سے اس بارے میں پوچھے گا جس میں ہم اختلاف کرتے ہیں۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے صاحب خط کے لئے نہ ہی مکتوب علیہ پر اور نہ تم پر اور نہ ہی تمام مخلوق میں سے کسی پر کوئی فرض امامت قرار دی اور نہ ہی کوئی اطاعت اور ذمہ قرار دیا ہے۔ میں مختصرا تمہارے لئے واضح کروں گا جو تمہارے لئے ان شاء اللہ کافی ہوگا۔

اے شخص اللہ تم پر رحم کرے! اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو بیکار خلق نہیں فرمایا اور نہ ہی انہیں ایسے ہی مہمل چھوڑ دیا ہے بلکہ اس نے انہیں اپنی قدرت سے خلق فرمایا اور ان کے لئے سماعت، بصارت، دلوں اور عقلوں کو بنایا۔ اس کے بعد بشارت دینے والے اور ڈرانے والے نبیوںؑ کو بھیجا جو انہیں اللہ کی اطاعت کا حکم دیتے اور اس کی نافرمانی سے منع کرتے۔ اور وہ (لوگ) اپنے خالق اور

Made with Xodo PDF Reader and Editor

دین کے جس معاملے سے جاہل ہوتے اس کی انہیں پہچان کرواتے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر کتابیں نازل فرمائیں اور ملائکہ کو ان کی طرف بھیجا اور لوگوں کے درمیان، اور ان کے درمیان جنہیں اس نے ان کی طرف بھیجا تھا، اس فضیلت کے ساتھ فرق کیا جو اس نے نبیوںؑ کے لئے ان لوگوں پر قرار دی ہے؛ اور جو اللہ تعالیٰ نے ان کو روشن دلائل اور لاجواب براھین اور غالب آجانے والی نشانیاں عطا فرمائیں (ان کے ساتھ نبیوں کو عام لوگوں پر فضیلت عطا کی)۔ پس ان میں سے کوئی ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے آگ کو ٹھنڈا اور سلامتی والا قرار دیا اور اسے اپنا خلیل بنایا۔ اور کوئی ان میں سے ایسا ہے جس کے ساتھ اللہ نے کلام فرمایا اور اس کے عصا کو ظاہری سانپ میں تبدیل کر دیا اور ان میں سے کوئی ایسا ہے جس نے اللہ کے اذن سے مردوں کو زندہ کیا اور اندھوں اور کوڑھوں کو اللہ کے اذن کے ساتھ شفاء دی۔ اور کوئی ان میں سے ایسا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے پرندوں کی زبان کا علم عطا کیا اور اور ہر شئے میں سے کچھ اسے دیا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا اور اپنی نعمت کو ان جنابؐ کے ساتھ مکمل فرمایا اور اپنے انبیاءؑ کا ان جنابؐ کے ذریعے اختتام فرمایا اور انہیں تمام لوگوں کی طرف بھیجا اور ان جنابؐ کی صداقت میں سے ظاہر کیا جو ظاہر کیا؛ اور ان جنابؐ کی آیات و علامات کو ظاہر کیا جو ظاہر کیا؛ اس کے بعد آپ ﷺ (کی روح کو) قبض کیا اس حال میں کہ آپ جنابؐ حمید و فقید و سعید تھے۔ اور آپ جنابؐ کے بعد اس امر کو ان جنابؐ کے بھائی اور چچازاد اور وصی و وارث علیؑ ابن ابی طالبؑ کے لئے قرار دیا اور پھر اس کے بعد ان کی اولاد میں سے ایک کے بعد ایک اوصیاءؑ کے لئے اس امر کو قرار دیا اور ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو زندہ فرمایا اور اپنے نور کو ان کے ساتھ مکمل فرمایا اور ان کے درمیان اور ان

کے بھائیوں اور چچازادوں اور ان سے ادنیٰ اور ان سے ادنیٰ (دور کے رشتہ داروں) کے درمیان واضح فرق رکھا ہے؛ جس کے ذریعے حجتؑ کی مجحوج سے اور امامؑ کی ماموم سے پہچان ہوتی ہے (دونوں میں فرق معلوم ہوتا ہے)۔ وہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں گناہوں سے محفوظ رکھا، اور عیوب سے پاک رکھا، اور ناپاکی سے پاک رکھا، اور التباس و اشتباہ سے منزہ رکھا، اور انہیں اپنے علم کا خزینہ دار اور اپنی حکمت کا امین اور اپنے رازوں کا مقام قرار دیا؛ اور دلائل (معجزات) کے ساتھ ان کی تائید فرمائی۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو سب لوگ برابر ہوتے اور اللہ عزوجل کے امرِ (امامت) کا ہر کوئی دعویٰ کرتا۔ حق کی باطل سے اور علم کی جہالت سے پہچان نہ ہوتی۔ اس مبطل نے اپنے دعویٰ کے ساتھ اللہ پر جھوٹ باندھا ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ کس حال میں یہ (امامت) اس کے لئے ہے؟ آیا وہ اس بات کا امیدوار ہے کہ اس کا دعویٰ اللہ کے دین میں فقہ و فہم کے ساتھ پورا ہو جائے گا؟ (ایسا ہرگز ممکن نہیں ہے کیونکہ) اللہ کی قسم وہ حرام میں سے حلال کو نہیں پہنچانتا اور نہ ہی صحیح اور غلط میں فرق کرتا ہے۔ نہ نماز کے حدود اور وقت کی معرفت رکھتا ہے۔

کیا وہ اپنا دعویٰ اپنی پرہیزگاری کے ذریعے پورا کرنے کی امید رکھتا ہے؟ (ایسا ہرگز ممکن نہیں ہے کیونکہ) اس کا فرض نماز کو چالیس دن چھوڑنے پر اللہ گواہ ہے۔ شعبذہ کے حصول کے گمان میں اس نے ایسا کیا۔ شاید اس کی خبر تم تک پہنچی ہو یہ شراب کے برتن نصب ہیں (انہیں دیکھو) اور اس کی اللہ کی نافرمانی کرنے کے آثار مشہور و قائم ہیں۔

کیا وہ اپنا دعویٰ کسی نشانی اور آیت کے ساتھ پورا کرنے کی امید رکھتا ہے؟ (اگر ایسا ہے تو) اسے چاہیئے کوئی نشانی لائے۔

Made with Xodo PDF Reader and Editor

کیا وہ اپنا دعویٰ کسی حجت و برہان کے ساتھ پورا کرنے کی امید رکھتا ہے؟ (اگر ایسا ہے تو) اسے چاہیے کہ حجت و برہان قائم کرے۔

کیا وہ اپنا دعویٰ کسی دلیل کے ساتھ پورا کرنے کی امید رکھتا ہے؟ (اگر ایسا ہے تو) اسے چاہیے کہ اس دلیل کو بیان کرے۔ اللہ عزوجل اپنی کتاب میں فرماتا ہے:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ حٰمٓ ۚ﴿۱﴾ تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ
الۡحَکِیۡمِ ﴿۲﴾ مَا خَلَقۡنَا السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ وَ مَا بَیۡنَہُمَاۤ اِلَّا بِالۡحَقِّ وَ اَجَلٍ
مُّسَمًّی ؕ وَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا عَمَّاۤ اُنۡذِرُوۡا مُعۡرِضُوۡنَ ﴿۳﴾ قُلۡ اَرَءَیۡتُمۡ مَّا تَدۡعُوۡنَ
مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ اَرُوۡنِیۡ مَاذَا خَلَقُوۡا مِنَ الۡاَرۡضِ اَمۡ لَہُمۡ شِرۡکٌ فِی السَّمٰوٰتِ ؕ
اِیۡتُوۡنِیۡ بِکِتٰبٍ مِّنۡ قَبۡلِ ہٰذَاۤ اَوۡ اَثٰرَۃٍ مِّنۡ عِلۡمٍ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۴﴾ وَ مَنۡ
اَضَلُّ مِمَّنۡ یَّدۡعُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ مَنۡ لَّا یَسۡتَجِیۡبُ لَہٗۤ اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ وَ ہُمۡ
عَنۡ دُعَآئِہِمۡ غٰفِلُوۡنَ ﴿۵﴾ وَ اِذَا حُشِرَ النَّاسُ کَانُوۡا لَہُمۡ اَعۡدَآءً وَّ کَانُوۡا
بِعِبَادَتِہِمۡ کٰفِرِیۡنَ ﴿۶﴾

حم، اس کتاب کا نزول بڑے غالب آنے والے حکمت والے اللہ کی طرف سے ہے، ہم نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے کو برحق اور ایک معینہ مدت کے لئے پیدا کیا ہے اور جو لوگ کافر ہو گئے ہیں وہ اس چیز سے منہ موڑے ہوئے ہیں جس کی انہیں تنبیہ کی گئی تھی۔ کہہ دیجیے یہ تو بتاؤ جنہیں اللہ کے سوا تم پکارتے ہو مجھے بھی تو دکھاؤ انہوں نے زمین کی کون سی چیز پیدا کی ہے یا آسمانوں میں ان کی شرکت ہے؟ اگر تم سچے ہو تو اس سے پہلے کی کوئی کتاب یا کوئی باقی ماندہ علمی (ثبوت) میرے سامنے پیش کرو، اس شخص سے بڑھ کر گمراہ کون ہوگا جو اللہ کے سوا ایسوں کو پکارے جو قیامت تک اسے جواب نہ دے سکیں بلکہ جو ان کے پکارنے تک سے بے خبر ہوں؟ اور

جب لوگ جمع کئے جائیں گے تو وہ ان کے دشمن ہوں گے اور ان کی پرستش سے انکار کریں گے۔

پس اللہ تمہیں توفیق عطا فرمائے تو اس ظالم سے وہ سب طلب کرو جس کا میں نے تمہارے ساتھ ذکر کیا ہے اور اس کا امتحان لو اور اس سے اللہ کی کتاب کی کسی آیت کا پوچھو کہ اس کی تفسیر کر دے اور کسی نماز کا پوچھو کہ اس کے حدود اور جو کچھ اس میں واجب ہے وہ بیان کر دے تا کہ تمہیں اس کا حال اور قدر معلوم ہو اور تمہارے لئے اس کا نقص اور عیب و کمزوریاں ظاہر ہو جائیں اور اللہ اس سے حساب لینے والا ہے۔ اللہ اہلِ حق پر حق کو محفوظ رکھے اور اسے اپنے مقام پر قرار دے۔ اللہ عزوجل نے اس کو ناپسند فرمایا کہ امامت دو بھائیوں میں ہو سوائے حسنؑ اور حسینؑ کے۔ جب اللہ ہمیں بولنے کا اذن دے گا تو حق ظاہر ہو جائے گا اور باطل ریزہ ریزہ ہو کر تم سے چھٹ جائے گا، اور کفایت و ولایت و نگہبانی کرنے اور اچھی طرح دیکھ بھال کرنے کے بارے میں میں اللہ کی طرف رغبت کرتا ہوں۔ حسبنا اللہ و نعم الوکیل و صلی اللہ علی محمد و آل محمد

اسحاق بن یعقوب کے نام مولا امام زمانہؑ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کا خط

اسحاق بن یعقوب کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن عثمان سے سوال کیا کہ وہ میرا ایک خط (امام عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ تک) پہنچا دیں جس میں میں نے ایسے مسائل پوچھے تھے جو میرے لئے پیچیدہ تھے۔ پس مولا صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کی تحریر میں توقیع مبارک صادر ہوئی کہ:

جہاں تک بات ہے تمہارے سوالوں کی؛ اللہ تمہیں رشد و ہدایت عطا فرمائے اور تمہیں ثابت قدم رکھے اور ہمارے گھر والوں اور چچا زادوں میں

Made with Xodo PDF Reader and Editor

سے جو میرے منکر ہیں ان کے معاملے سے تمہیں بچائے ،تو جان لو کہ اللہ عزوجل اور کسی شخص کے درمیان کوئی رشتہ داری نہیں ہے۔جس نے میرا انکار کیا وہ مجھ سے نہیں ہے اور اس کا راستہ نوحؑ کے بیٹے کی راہ (کی طرح) ہے۔ (اس کا حکم وہی ہے جو جناب نوحؑ کے بیٹے کے لئے ہے)اور جہاں تک بات ہے میرے چچا جعفر اور ان کی اولاد کے بارے میں حکم کی تو (ان کا راستہ اور ان کے لئے حکم) جناب یوسفؑ کے بھائیوں کے حکم (اور راہ جیسا) ہے۔

اور جہاں تک بات ہے فقاع کی تو اس کا پینا حرام ہے جبکہ شلماب (کے پینے) میں کوئی حرج نہیں۔

اور جو تمہارے اموال ہیں انہیں ہم صرف اس لئے قبول کرتے ہیں تا کہ تم پاک ہو جاؤ۔پس جو چاہے وہ پہنچائے اور جو چاہے وہ روک دے اور جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دیا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو اس نے تمہیں دیا ہے۔

اور جہاں تک بات ہے ظہورِ فرج کی تو بے شک اس کا معاملہ اللہ کی طرف ہے اور وقت معین کرنے والوں نے جھوٹ بولا ہے۔

اور جہاں تک اس شخص کے قول کی بات ہے کہ جو گمان کرتا ہے کہ حسینؑ قتل نہیں ہوئے تو (اس کا یہ کہنا) کفر،تکذیب اور گمراہی ہے۔

اور جہاں تک بات ہے حوادثِ واقعہ کی تو ان میں ہماری احادیث کی روایت کرنے والوں کی طرف رجوع کرو کیونکہ وہ تم پر میری حجت ہیں اور میں اللہ کی حجت ہوں۔

اور جہاں تک بات ہے محمد بن عثمان العمری کی تو اللہ ان سے اور ان سے پہلے جو انکے والد تھے ان سے راضی ہو۔وہ میرے ثقہ ہیں اور انکی تحریر ہماری تحریر ہے۔

اور جہاں تک بات ہے محمد بن علی بن مہز یار الاہوازی کی ؛تو عنقریب اللہ

تعالیٰ ان کے دل کی اصلاح فرمادے گا اور اسکے شک کو اس سے دور فرمادے گا۔

جبکہ جو (مال) تم نے ہم تک پہنچایا ہے تو ہمارے نزدیک کسی (مال) کی قبولیت نہیں سوائے جو طیب اور طاہر ہو۔

اور مغنیہ (گانا گانے والی) کی اجرت حرام ہے۔

جہاں تک بات ہے محمد بن شاذان بن نعیم کی تو وہ ہم اہلبیتؑ کے شیعوں میں سے ایک مرد ہے۔جبکہ ابوالخطاب محمد بن ابی زینب الاجدع ملعون ہے اور اس کے ساتھی بھی ملاعین ہیں۔پس ان کے قول کو کہنے والوں (ان جیسا عقیدہ رکھنے والوں) کے ساتھ نہ بیٹھنا کیونکہ ہمؑ ان سے بری ہیں اور میرے آباؤ اجدادؑ بھی ان سے بری ہیں۔ اور جہاں تک ہمارے اموال کو لینے والوں کی بات ہے تو جس نے ان میں سے کسی شئے کو (اپنے لئے) حلال سمجھ کر اسے کھایا تو بے شک وہ صرف وصرف آگ کھا رہا ہے۔

اور جہاں تک بات ہے خمس کی تو وہ ہمارے شیعوں کے لئے مباح کر دیا گیا ہے اور ہمارے ظہورِ امر تک ان کے لئے اسے حلال قرار دیا گیا ہے تا کہ ان کی ولادتیں پاک ہوں، ناپاک نہ ہوں[1]۔

اور جہاں تک بات ہے ان لوگوں کی جنھوں نے اللہ کے دین میں شک کیا اور انہوں نے جو (تحائف و مال وغیرہ) ہم تک پہنچائے ہیں اس پر وہ نادم ہیں تو جو معاملہ فسخ کرنا چاہتا ہے (اور اپنا دیا ہوا مال وغیرہ واپس لینا چاہتا ہے اس کے لئے) ہم نے معاملہ فسخ کر دیا ہے۔ہمیں شک کرنے والوں کے

۱۔فقہاء کرام کی اکثریت نے اس حدیث میں خمس کے مباح ہونے کے حکم کو غنیمت میں ملنے والی کنیزوں وغیرہ پر محمول کیا ہے نہ کہ مطلقاً خمس مباح کر دیا گیا ہے اور اس حدیث میں ولادت کے پاک ہونے کے الفاظ اس مطلب پر قرینہ ہیں کہ مراد کنیزیں ہی ہیں کیونکہ دیگر کئی احادیث میں خمس کا مال کھانے والے کے لیے سخت عذاب کی وعید سنائی گئی ہے۔

Made with Xodo PDF Reader and Editor

صلہ (تحائف و اموال) کی کوئی ضرورت نہیں۔

اور جہاں تک غیبت کے واقع ہونے کی علت اور وجہ کی بات ہے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے:

یَآاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ

اے ایمان والو! ایسی چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرو کہ اگر وہ تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بری لگیں۔

اور میرے آباءؑ میں سے ہر ایک کی گردن میں ان جنابؐ کے زمانہ کے سرکش کی بیعت پڑی تھی جبکہ میں جب خروج کروں گا (اللہ کرے ابھی سے بھی پہلے) تو سرکشوں میں سے کسی ایک کی بھی بیعت ہماری گردن پر نہیں ہوگی۔

اور جہاں تک ہماری غیبت میں ہمؑ سے نفع اور فائدہ لینے کی صورت ہے تو وہ سورج سے نفع اور فائدہ حاصل کرنے کی طرح ہے جب بادل اسے آنکھوں سے چھپا دیتے ہیں۔

اور بے شک ہمؑ اہلِ زمین کے لئے اسی طرح امان ہیں جس طرح ستارے آسمان والوں کے لئے امان ہیں۔

اور جس چیز کی تمہیں ضرورت نہیں اس کے بارے میں سوال کے دروازے بند کر دو اور اس چیز کو جاننے کا تکلف مت کرو جس سے تمہیں بے نیاز کر دیا گیا ہے۔

اور تعجیلِ فَرَج کی دعا کثرت سے کرو کیونکہ یہ تمہارے لئے فرج اور راحت (کا باعث) ہے۔

اور سلام ہو تم پر اے اسحاق بن یعقوب اور اس پر جس نے ہدایت کی پیروی کی۔

مفوضہ[۱] کے قول کو رد کرنا

ابو الحسن علی بن احمد الدلال القمی کہتے ہیں کہ شیعوں کے ایک گروہ میں اس بارے میں اختلاف ہوا کہ اللہ عزوجل نے آئمہ صلوات اللہ علیہم کو تفویض کر دیا ہے کہ وہ خلق کریں اور رزق دیں۔

ایک گروہ نے کہا کہ یہ محال ہے اور اللہ تعالیٰ کے لئے یہ جائز و ممکن نہیں ہے کیونکہ اجسام کو خلق کرنے پر اللہ عزوجل کے علاوہ کوئی قادر نہیں ہے جبکہ دوسروں نے کہا اللہ تعالیٰ نے آئمہؑ کو اس پر قادر کیا ہے اور ان کی طرف تفویض کر دیا ہے۔ پس انہوں نے خلق کیا اور رزق دیا۔

اس بارے میں ان کے درمیان سخت جھگڑا ہوا تو ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا: کیا وجہ ہے کہ تم ابی جعفر محمد بن عثمان کی طرف رجوع نہیں کرتے؟ تم ان سے اس بارے میں سوال کرو تا کہ وہ اس بارے میں جو حق ہے وہ تمہارے لئے واضح کر دیں کیونکہ وہ صاحب الامر عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ تک (پہنچنے کا) راستہ ہیں۔

پس وہ گروہ ابو جعفر (سے حق بات پوچھنے) پر راضی ہو گیا اور انہوں نے اس کی بات کو قبول و تسلیم کی اور مسئلہ لکھ کر ان کی طرف بھیج دیا۔ پس اس گروہ کی طرح آپؑ کی طرف سے توقیع صادر ہوئی۔

توقیع کا نسخہ

۱۔ مفوضہ کا یہ نظریہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے خلق و رزق اور دیگر امور ائمہ طاہرینؑ کے حوالے کر دیے ہیں اور وہ اپنی مرضی سے اب جو چاہیں کرتے ہیں جبکہ نعوذ باللہ خدا خود فارغ بیٹھا ہے، جبکہ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ ائمہ طاہرینؑ اللہ کی دی ہوئی قدرت اور اس کی مرضی اور منشاء سے پوری کائنات میں تصرف کر سکتے ہیں۔

Made with Xodo PDF Reader and Editor

بے شک اللہ تعالیٰ ہی وہ ہے جس نے اجسام کو خلق کیا اور ارزاق کو تقسیم کیا کیونکہ وہ نہ جسم ہے اور نہ کسی جسم میں حلول کئے ہوئے ہے اور اس کی مثل کوئی شئے نہیں اور وہ سمیع و بصیر ہے اور جہاں تک آئمہؑ کی بات ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں۔ پس وہ خلق کرتا ہے اور وہ اس سے سوال کرتے ہیں تو وہ رزق دیتا ہے ان کے سوال کے جواب میں اور ان کے حق کی تعظیم میں۔

حجتؑ سے سنا گیا ہے

ابی جعفر محمد بن علی بن حسین بن بابویہ قمی رہ کہتے ہیں کہ مجھے محمد بن ابراہیم بن اسحاق الطالقانی نے بیان کیا کہ میں شیخ ابو القاسم حسین بن روح رضی اللہ عنہ کے پاس ایک جماعت کے ساتھ بیٹھا تھا جن میں علی بن عیسیٰ القصری بھی تھے، ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے جناب حسین بن روح سے کہا: میں آپ سے ایک شئے کے بارے میں سوال کرنا چاہتا ہوں۔

انہوں نے اس شخص سے کہا: جو دل میں ہے پوچھو۔

اس شخص نے کہا: مجھے حسینؑ بن علیؑ کے بارے میں بتایئے کیا وہ اللہ کے ولی تھے؟

آپ نے کہا: جی ہاں۔

اس نے کہا: مجھے ان جنابؑ کے قاتل لعنہ اللہ کے بارے میں بتایئے کیا وہ اللہ کا دشمن تھا؟

آپ نے کہا: جی ہاں۔

اس شخص نے کہا: کیا ایسا جائز وممکن ہے کہ اللہ عزوجل اپنے دشمن کو اپنے ولی پر مسلط کر دے؟

یہ سن کر ابو القاسم (حسین بن روح) نے کہا: میں جو تم سے کہنے لگا ہوں

اسے (اچھی طرح) سمجھنا۔ جان لو کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ آنکھوں کے سامنے مخاطب نہیں ہوتا ہے اور نہ ان سے بالمشافہ کلام کرتا ہے لیکن اللہ جلت عظمتہ ان کی جنس اور صنف میں سے ان جیسے بشر ان کی طرف مبعوث فرماتا ہے؛ اور اگر وہ ان کی طرف ایسے رسولوںؑ کو بھیجتا جو ان کی صنف سے نہ ہوتے اور ان کی صورتوں میں نہ ہوتے تو وہ ان سے متنفر ہو جاتے اور ان سے (کوئی بات) قبول نہ کرتے۔ پس جب وہ (رسولؑ) ان کے پاس آئے اور وہ (اللہ کے بھیجے ہوئے) ان کی جنس میں سے تھے، کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے تھے تو ان لوگوں نے ان (پیغمبروںؑ) سے کہا کہ تم تو ہماری طرح بشر ہو ہم تم سے (کوئی بات) اس وقت تک قبول نہیں کریں گے جب تک کہ تم ہمارے پاس ایسی شئے نہ لے کر آؤ جس جیسی شئے لانے سے ہم عاجز ہوں تا کہ ہمیں علم ہو جائے کہ ہماری بجائے تم (اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی شئے کے ساتھ) مخصوص ہو جس پر ہم قادر نہیں ہیں۔ پس اللہ عزوجل نے ان کے لئے ایسے معجزات قرار دیے جن سے مخلوق عاجز تھی۔ پس ان میں سے کوئی اعذار وانذار کے بعد طوفان لے کر آیا۔ پس وہ تمام غرق ہو گئے جنہوں نے سرکشی اور حکم عدولی کی تھی۔ اور کوئی ان میں سے ایسا تھا جسے آگ میں پھینکا گیا تو وہ اس پر ٹھنڈک اور سلامتی بن گئی تھی۔ اور کوئی ان میں سے ایسا تھا جس نے سخت پتھر سے ناقہ کو نکالا اور اس کے تھنوں سے دودھ نکالا۔ اور کوئی ان میں سے ایسا تھا جس کے لئے سمندر کو چیرا گیا اور اس کے لئے چشمے جاری کئے گئے اور خشک عصاء کو اس کے لئے اژدھا بنا دیا گیا جو ان جادوگروں کے خود ساختہ جادو کا نگلتا تھا۔ اور ان میں سے کوئی ایسا تھا جس نے مادرزاد اندھوں اور برص زدوں کو شفاء دی اور مردوں کو باذن اللہ زندہ کیا، اور جو وہ کھاتے تھے اور جو وہ

Made with Xodo PDF Reader and Editor

گھروں میں ذخیرہ کرتے تھے اس کی انہیں خبر دی ۔ جب وہ (انبیاءؑ) اس طرح کے معجزے لے کر آئے تو تمام مخلوق جو ان کے امتی تھے اس بات سے عاجز آ گئی کہ وہ اس جیسی کوئی شیئے لے کر آئیں۔ اللہ جل جلالہ کی تقدیر میں یہ بات تھی اور بندوں کے ساتھ اس کے لطف اور حکمت میں سے تھا کہ اس نے ان انبیاءؑ کو ان معجزوں کے ساتھ ساتھ ایک وقت اور حالت میں غالب رکھا اور دوسرے میں مغلوب اور ایک حال میں قاہر اور دوسرے میں مقہور۔ اگر اللہ تعالیٰ انہیں ہر حال میں غالب اور قاہر رکھتا اور انہیں (مصیبتوں میں) مبتلاء نہ کرتا اور ان کا امتحان نہ لیتا تو لوگ اللہ عزوجل کو چھوڑ کر انہیں معبود بنا لیتے ، اور مصیبت و امتحانوں اور آزمائشوں پر ان کے صبر کرنے کی فضیلت کو پہچانا نہ جاتا۔لیکن اللہ تعالیٰ نے اس میں ان کے حالات کو ان کے غیر کے حالات کی طرح قرار دیا تا کہ وہ آزمائش و امتحان کی حالت میں صبر کرنے والے ہوں ؛اور عافیت اور دشمنوں پر غلبہ کی حالت میں میں شکرادا کرنے والے ہوں؛ اور ہر حال میں وہ متواضع (انکساری و عاجزی والے) ہوں، نہ کہ بڑائی جتانے والے اور تکبر کرنے والے ہوں، تا کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ ان (انبیاءؑ و رسلؑ) کا ایک معبود ہے جو ان کا خالق اور مدبر ہے۔پس وہ اس کی عبادت کریں اور اس کے رسولوںؑ کی اطاعت کریں ۔اور اس شخص پر اللہ کی حجت ثابت ہو جائے جو ان کے بارے میں حد سے تجاوز کرے اور ان کے لئے ربوبیت کا دعویٰ کرے یا جو کچھ انبیاءؑ لے کر آئے ہیں اس کی سرکشی و مخالفت کرے اور نافرمانی وانکار کرے، تا کہ ہلاک ہونے والا واضح دلیل کے ساتھ ہلاک ہو اور زندہ رہنے والا واضح دلیل کے ساتھ زندہ رہے۔

محمد بن ابراہیم بن اسحاق رح کہتے ہیں کہ اگلے دن میں شیخ ابوالقاسم

حسین بن روح کے پاس گیا میں اپنے دل میں کہہ رہا تھا کہ کیا خیال ہے جو کچھ انہوں نے کل ذکر کیا تھا وہ انہوں نے اپنے پاس سے ذکر کیا تھا؟

(میرے بولنے سے پہلے) انہوں نے ابتداء کی اور کہا اے محمد بن ابراہیم ! اگر میں آسمان سے گرایا جاؤں اور پرندے مجھے اُچک لیں یا ہوا مجھے اڑا کر کسی دور جگہ پر پھینک دے، یہ بات مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں اللہ کے دین میں اپنے رائے سے اور اپنے پاس سے کچھ کہوں، بلکہ (جو کچھ میں نے کہا) وہ اصل کی طرف سے تھا اور حجت صلوات اللہ علیہ وسلامہ سے سنا گیا تھا۔

غالیوں کا رد

صاحب الزمان صلوات اللہ علیہ وآلہ سے صادر ہونے والی توقیعات میں سے ایک توقیع غالیوں کی رد میں ہے جو اس خط کا جواب ہے جو محمد بن علی بن ہلال کرخی کے ہاتھوں سے آپ کی طرف لکھا گیا۔

اے محمد بن علی! جو کچھ لوگ بیان کرتے ہیں اللہ سبحانہ وبحمدہ اس سے بڑا اور بلند مرتبہ ہے، ہم اس کے شریک نہیں ہیں، نہ اس کے علم میں اور نہ اس کی قدرت میں، بلکہ اس کے علاوہ کوئی غیب نہیں جانتا جس طرح اللہ تبارکت اسماؤہ نے اپنی محکم کتاب میں فرمایا ہے کہ:

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ

کہہ دیجئے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ غیب نہیں جانتے سوائے اللہ کے۔

اور میں اور میرے تمام آباؤ اجدادؑ؛ اولین میں سے آدمؑ،نوحؑ، ابراہیمؑ،

Made with Xodo PDF Reader and Editor

موسیٰؑ اور ان کے علاوہ باقی انبیاءؑ اور آخرین میں سے محمدؐ رسول اللہ اور علیؑ ابن ابی طالبؑ اور ان کے علاوہ جو آئمہ صلوات اللہ علیہم اجمعین میں سے چلے گئے ہیں، میری دنوں کی حد اور میرے زمانہ کی انتہاء تک (جتنے ہیں) سب اللہ عزوجل کے عبد ہیں اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿١٢٤﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿١٢٥﴾ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ﴿١٢٦﴾

اور جو میرے ذکر سے منہ موڑے گا اسے یقیناً ایک تنگ زندگی نصیب ہوگی اور بروز قیامت ہم اسے اندھا محشور کریں گے اور وہ کہے گا میرے رب! تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا حالانکہ میں تو بینا تھا؟ جواب ملے گا: ایسا ہی ہے! ہماری نشانیاں تیرے پاس آئی تھیں تو نے انہیں بھلا دیا تھا اور آج تو بھی اسی طرح بھلایا جا رہا ہے۔

اے محمد بن علی! جاہل اور احمق شیعوں نے اور جس کے دین سے مچھر کا پر زیادہ وزنی ہے، نے ہمیں اذیت پہنچائی ہے۔ پس میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہ کے طور پر وہ کافی ہے، اور اس کے رسول محمد ﷺ اور اس کے ملائکہ اور انبیاءؑ اور اولیاءؑ کو گواہ بناتا ہوں اور تجھے گواہ بناتا ہوں اور ہر اس شخص کو گواہ بنا کر کہتا ہوں جو میرا یہ خط سنے کہ میں اللہ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ اس شخص سے بری ہوں جو کہتا ہے کہ ہم غیب کا علم رکھتے ہیں[1] اور اللہ کے مُلک میں اس کے شریک ہیں یا ہمیں ایسے مقام پر کھڑا کرے جو اس

۱۔ علمِ غیب کے بارے میں تفصیلی کتب لکھی گئی ہیں جس میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ یہاں علمِ غیب استقلالی کی نفی کی گئی ہے نہ کہ اس علمِ غیب کی جس پر اللہ تعالیٰ نے ائمہ طاہرینؑ کو مطلع کیا ہے مزید تشفی کے لئے اس موضوع پر لکھی گئی کتب کی طرف رجوع کریں۔

مقام کے علاوہ ہو جسے اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے پسند کیا اور ہمیں اس کے لئے خلق کیا۔ یا (وہ شخص) جو ہمیں اس (حد) سے بڑھائے جسے میں نے تمہارے لئے بیان کیا ہے اور اپنے خط کے شروع میں اسے تمہارے لئے واضح فرمایا ہے؛ اور میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ ہر وہ شخص، جس سے ہم برائت اختیار کریں، اللہ تعالیٰ بھی اس سے برائت اختیار کرتا ہے اور اس کے ملائکہؑ اور رسلؑ اور اولیاءؑ بھی۔

اور اس خط میں جو توقیع ہے وہ میں نے تمہاری گردن میں اور جس نے اسے سنا اس کی گردن میں امانت قرار دیا ہے کہ ہمارے کسی موالی اور شیعہ سے اسے نہ چھپائے یہاں تک کہ تمام موالیوں پر یہ توقیع ظاہر ہو جائے۔ ہوسکتا ہے کہ اللہ عزوجل ان (کی غلطیوں) کا تدارک اور تلافی کرے اور وہ اللہ کے دین حقہ کی طرف لوٹ آئیں اور اس سے رک جائیں جس کے امر کی نہ انتہاء کو وہ جانتے ہیں اور نہ اس کی انتہاء کو پہنچا جا سکتا ہے۔ پس ہر وہ شخص جو میری تحریر کو سمجھے اور جس کا میں نے حکم دیا ہے اور جس سے میں نے منع کیا ہے اس کی طرف نہ پلٹے تو اس پر اللہ کی اور اس کے صالح بندوں میں سے جن کا میں نے ذکر کیا ہے ان کی لعنت جائز ہوگئی۔

کچھ ملحدین اور مرتدین پر لعنت کے بارے میں توقیع

ہمارے اصحاب سے روایت ہے کہ محمد حسن السریعی جو کہ حضرت ابوالحسن علیؑ بن محمدؑ (امام علی نقیؑ) کے اصحاب میں سے تھا۔ سب سے پہلے اس نے صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کی جانب سے اس مقام کا دعویٰ کیا جس مقام پر اللہ نے اسے نہیں قرار دیا تھا (یعنی نیابتِ امامؑ کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا)

Made with Xodo PDF Reader and Editor

اوراس نے اللہ اوراس کی حجتوںؑ پر جھوٹ باندھا اوران کی طرف (ایسی چیزوں کو) منسوب کیا جوان کے شایانِ شان نہیں تھیں اور جس سے وہ منزہ اور بری تھے۔ پھراس کے بعداس شخص سے کفر والحاد کی باتیں ظاہر ہوئیں۔

اسی طرح محمد بن نصیر النمیری حضرت ابی محمد الحسنؑ (امام حسن العسکریؑ) کے اصحاب میں سے تھا جب آپ جنابؑ کی شہادت ہوئی تو اس نے صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ کی نیابت کا (جھوٹا) دعویٰ کیا۔ پس اس سے جو الحاد، غلو اور تناسخ (کا قول) ظاہر ہوا اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اسے آشکار و رسوا کیا۔ وہ دعویٰ کرتا تھا کہ وہ رسول اور نبی ہے اور اسے علیؑ بن محمدؑ (امام علی نقیؑ) نے بھیجا ہے اور وہ حرام اشیاء کے مباح ہونے کا قائل تھا۔

اور اسی طرح غالیوں میں سے ایک احمد بن ہلال الکرخی تھا، پہلے وہ حضرت ابی محمدؑ (امام حسن العسکریؑ) کے اصحاب میں شمار ہوتا تھا اس کے بعد وہ اس (عقیدے) سے بدل گیا جس پر وہ پہلے تھا اور اس نے ابی جعفر محمد بن عثمان کی بابیت (نیابت) کا انکار کیا۔ پس صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ کی جانب سے اس پر لعنت اور اس سے برائت کے ساتھ توقیع صادر ہوئی فی الجملہ جن پر (توقیع میں) لعنت کی گئی اور جن سے برائت کا اظہار کیا گیا (ان میں سے ایک یہ بھی تھا)۔

اور ابو طاہر محمد بن علی بن بلال اور حسین بن منصور الحلاج اور محمد بن علی الشلمغانی المعروف بابن ابی العزاقری بھی اسی طرح تھے اللہ کی ان پر لعنت ہو۔ پس ان پر لعنت اور ان سب سے برائت کے ساتھ شیخ ابی القاسم حسین بن روحؒ کے ہاتھ سے توقیع صادر ہوئی، جس کا نسخہ یہ ہے:

اللہ تمہاری بقا کو طویل کرے اور تمام خیر کی تمہیں پہچان کروائے اور خیر

کے ساتھ تمہارے عمل کا خاتمہ فرمائے۔ ہمارے بھائیوں، اللہ تعالیٰ ان کی سعادت کو قائم ودائم رکھے، میں سے جس کے دین کے بارے میں تمہیں بھروسہ ہو اور جس کی نیت کے بارے میں تمہیں سکون واطمینان ہو، اسے یہ بتاؤ کہ بے شک محمد بن علی المعروف بالشلمغانی، اللہ تعالیٰ اس کے لئے عذاب و سزا کو جلدی فرمائے اور اسے مہلت نہ دے۔ وہ اسلام سے مرتد ہو چکا ہے اور اسے چھوڑ چکا ہے اور اللہ کے دین میں ملحد ہو گیا ہے، اور اس نے ایسا دعویٰ کیا ہے کہ جس کے ساتھ اس نے خالق جل تعالیٰ کا انکار کیا ہے اور خود ساختہ جھوٹ اور بہتان باندھا، اور بہت بڑا گناہ کیا ہے، اور اللہ کے ساتھ عدل کرنے والوں کو جھٹلایا ہے؛ و ضلوا ضلالا مبیناً؛ اور وہ گمراہی میں دور تک نکل گئے اور انہوں نے صریح نقصان اٹھایا۔

اور ہم نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلوات اللہ علیہ وسلامہ ورحمتہ و برکاتہ کے ساتھ اس سے برائت اختیار کی اور ہم نے اس پر لعنت کی اللہ کی دائمی لگا تار لعنت، ظاہر اور باطن میں اور آہستگی سے اور اعلانیہ طور پر، ہر وقت اور ہر حال میں، اور ہر اس پر لعنت جس نے اس کی پیروی کی اور اس تک ہمارا یہ فرمان پہنچا لیکن وہ اس کے بعد بھی اس کی محبت پر قائم رہا۔

اور تم انہیں یہ بات بتا دو۔ اللہ تمہیں محفوظ رکھے کہ ہم اس سے بچاؤ اور احتیاط میں اسی طرح ہیں جس طرح اس سے پہلے اس جیسوں سے تھے۔ سریعی، نمیری، ہلالی، بلالی وغیرہ سے، اور اس کے ساتھ اس سے پہلے اور بعد میں اللہ جل ثناؤہٗ کی ہمارے پاس بہترین خوبصورت عادت ہے اور اسی پر ہم بھروسہ کرتے ہیں اور اسی سے مدد مانگتے ہیں اور ہمارے تمام امور میں وہ ہمیں کافی ہے اور وہ نعم الوکیل ہے۔

Made with Xodo PDF Reader and Editor

ابوالحسن السمری کی نام توقیع

جب ابوالحسن السمری کا وقتِ وفات قریب آیا تو ان سے کہا گیا کہ آپ کس کو اپنا جانشین بنائیں گے؟ تو انہوں نے لوگوں کو توقیع دکھائی جو اس طرح تھی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے علی بن محمد السمری اللہ تعالیٰ تمہارے بھائیوں کا اجر تمہارے بارے میں (تمہاری موت پر صبر کر کے) زیادہ کرے کیونکہ تم چھ دنوں کے اندر مرنے والے ہو۔ پس اپنے امور کو اکٹھا کرو اور کسی ایک کی طرف وصیت نہ کرنا کہ وہ تمہاری وفات کے بعد تمہاری جگہ کھڑا ہو۔ بتحقیق غیبتِ تامہ واقع ہو گئی ہے اور کوئی ظہور نہیں ہو گا مگر اللہ تعالیٰ ذکرُہ کے اذن کے بعد۔ اور یہ طویل مدت اور دلوں کی قساوت و سختی اور زمین کے ظلم و جور سے بھر جانے کے بعد ہو گا۔ عنقریب میرے شیعوں کے پاس ایسا شخص آئے گا جو مشاہدے کا دعویٰ کرے گا، آگاہ رہو کہ جس نے سفیانی کے خروج اور صیحہ (آسمانی نداء) سے پہلے مشاہدے کا دعویٰ کیا وہ جھوٹا اور من گھڑت باتیں بنانے والا ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

پس لوگوں نے اس توقیع کو اپنے پاس لکھ لیا اور چھٹے دن جب وہ آپ کے پاس واپس آئے تو آپ آخری سانسیں لے رہے تھے۔

عشاء کو مؤخر کرنے والا ملعون ہے

محمد بن یعقوب کلینی نے زہری سے مرفوعاً نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس امر کو بہت تلاش کیا یہاں تک کے میرا بہت سا مال صرف ہو گیا پس میں العمری کے پاس پہنچا اور ان کی خدمت کی اور ان کی صحبت اختیار کی، میں نے ان سے صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے کہا: ان تک پہنچنا ممکن نہیں۔ میں نے بہت منت سماجت کی تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ کل صبح آنا۔ میں صبح آیا تو انہوں نے میرا استقبال کیا۔ ان کے ساتھ ایک جوان تھا جو تمام لوگوں سے زیادہ حسین اور خوشبودار تھا۔ ان کی آستین میں تاجروں کی ہیئت کی طرح کوئی شئے تھی۔ جب میں نے آپ جنابؑ کو دیکھا تو میں العمری کے قریب ہوا۔ انہوں نے آپ جنابؑ کی طرف اشارہ کیا تو میں آپ جنابؑ کی طرف مڑ گیا۔ میں نے ان جنابؑ سے سوالات کئے۔ جو کچھ میں نے (پوچھنا) چاہا اس کے انہوںؑ نے جوابات عطا فرمائے۔ اس کے بعد وہؑ گھر میں داخل ہونے کے لئے چلے۔ وہ گھروں میں سے ایک معمولی گھر تھا (جس پر شک وشبہ نہیں ہوسکتا تھا)۔

العمری نے کہا: اگر تم کوئی سوال کرنا چاہتے ہو تو کرلو کیونکہ اس کے بعد تم انہیں نہیں دیکھ پاؤ گے۔

میں پوچھنے کے لئے گیا تو آپ جنابؑ نے سنا نہیں اور گھر میں داخل ہو گئے اور اس سے زیادہ مجھ سے کلام نہیں فرمایا کہ ملعون ہے ملعون ہے جس نے عشاء کو اتنا مؤخر کیا کہ ستاروں کا جال بن جائے اور ملعون ہے ملعون ہے

Made with Xodo PDF Reader and Editor

جس نے صبح کی نماز میں اتنی دیر کی کہ ستارے (غائب) ختم ہو جائیں[۱]، اور (یہ فرما کر) آپ جنابؐ گھر میں داخل ہو گئے۔

مسائل العمری

ابوالحسن محمد بن جعفر الاسدی کہتے ہیں کہ صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہؑ کی طرف میرے بھیجے گئے سوالوں کے جواب میں شیخ ابوجعفر محمد بن عثمان العمری قدس اللہ روحہ کے ذریعے میری طرف جواب آیا کہ:

" تم نے جو سورج کے طلوع ہوتے وقت اور غروب ہوتے وقت نماز کے بارے میں پوچھا ہے تو اگر ایسا ہی ہو جیسے لوگ کہتے ہیں کہ سورج شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے اور شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے تو نماز سے زیادہ کوئی شئے شیطان کی ناک نہیں رگڑتی۔ پس اس وقت نماز پڑھو اور شیطان کے ناک رگڑو"۔

اور جو تم نے ہماری ناحیہ پر وقف (کی گئی شئے) کے معاملہ کے بارے میں پوچھا ہے تو جس شئے کو ہمارے لئے (وقف) قرار دیا جائے اس کے بعد اس کے مالک کو اس کی ضرورت پڑ جائے تو ہر وہ شئے جو حوالے نہ کی گئی ہو (پہنچائی نہ گئی ہو یا قبضہ میں نہ دی گئی ہو) اس کے بارے میں اس کے مالک کو اختیار ہے؛ اور جو تسلیم (حوالے) کر دی گئی ہو (قبضہ میں دے دی گئی

[۱] ۔نماز کو اول وقت میں پڑھنا مومن کی نشانی ہے اور اس کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے لیکن قرآن مجید میں نماز کے وقت میں دی گئی وسعت کے باوجود اس حدیث میں تاخیر کرنے والے پر جولعنت کی گئی ہے اس کی چند وجوہات ہو سکتی ہیں مذہبِ ابی الخطاب کے مطابق تاخیر کرنا واجب ہے پس مومنین میں سے جس نے اس کے قول پر عمل کرتے ہوئے واجب سمجھ کر نماز میں تاخیر کی وہ ملعون ہے یا جس نے مقام تقیہ پر تقیہ چھوڑ کر نماز میں تاخیر کی وہ بھی ملعون ہے یا جس نے سنتِ رسولؐ کو اہمیت نہ دی اور اسے ہلکا جانا اور جان بوجھ کر نماز میں تاخیر کی۔

ہو) تو اس میں اس کے مالک کو کوئی اختیار نہیں ہے؛ چاہے اسے ضرورت پڑے یا نہ پڑے؛ چاہے وہ اس کا محتاج ہو یا اس سے بے نیاز ہو جائے۔

اور جو تم نے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا ہے جو اپنے پاس موجود ہمارے مال کو اپنے لئے حلال گردانتا ہے اور بغیر ہمارے حکم کے اس میں ایسے ہی تصرف کرتا ہے، جیسے اپنے مال میں کرتا ہے، تو جس شخص نے ایسا کیا وہ ملعون ہے اور قیامت کے دن ہم اس کے دشمن ہوں گے (اس سے مخاصمہ کریں گے)۔ بتحقیق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری عترت (کے ایسے اموال کو اپنے لئے) حلال گردانننے والا جسے اللہ نے حرام کیا ہے وہ میری زبان پر اور ہر صاحبِ اجابت نبیؑ کی زبان پر ملعون ہے۔ پس جس نے ہم پر ظلم کیا؛ وہ ہم پر ظلم کرنے والے ظالموں کے زمرہ میں ہوگا اور اس پر اللہ کی لعنت ہوگی۔ کیونکہ اللہ عزوجل نے فرمایا الا لعنۃ اللہ علی الظالمین جان لو کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

اور جو تم نے اس مولود کے بارے میں پوچھا ہے کہ جس کے ختنے کے بعد دوبارہ غلاف نکل آیا ہو تو اس کے غلاف کو کاٹنا واجب ہے، کیونکہ اغلف (جس کہ ختنہ نہ ہوا ہو) کے پیشاب سے زمین چالیس صبح اللہ تعالیٰ کے سامنے گڑگڑاتی ہے۔

اور جو تم نے ایسے نمازی کے بارے میں پوچھا ہے جس کے سامنے آگ، تصویر یا چراغ ہو کہ آیا اس کی نماز جائز ہے؟ کیونکہ تمہارے ہاں لوگوں میں اس بارے میں اختلاف پیدا ہوا ہے (تو اس کا جواب یہ ہے کہ) جو شخص بتوں اور آگ کی عبادت کرنے والوں کی اولاد میں سے نہ ہو اس کے لئے اس طرح نماز پڑھنا جائز ہے کہ وہ نماز پڑھ رہا ہو اور آگ اور چراغ اس کے سامنے ہوں اور جو شخص بتوں اور آگ کی پوجا کرنے والوں کی اولاد میں سے

Made with Xodo PDF Reader and Editor

ہواس کے لئے یہ جائز نہیں ہے۔

اور جو تم نے اس زمین کے معاملے کے بارے میں پوچھا ہے جو زمین ہماری ناحیہ کے لئے (وقف) ہو کہ آیا اس کو آباد کرنا اور اس سے خراج ادا کرنا اور جو اس کی آمدن میں سے بچ جائے اسے ناحیہ کی طرف بھیج دینا جائز ہے؟ (جبکہ ایسا) اجر وثواب اور آپ کی قربت کے حصول کے لئے (کیا جائے تو اس کا جواب یہ ہے کہ) کسی شخص کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے کے مال میں اس کی اجازت کے بغیر تصرف کرے تو پھر ہمارے مال میں ایسا کرنا کیسے جائز ہوسکتا ہے؟ جس نے بغیر ہمارے امر کے ایسا کیا اور اس نے ہمارے (اموال وغیرہ میں) سے اس کو اپنے لئے حلال گردانا جو اس کے لئے حرام تھا اور جس نے ہمارے اموال میں سے کوئی شئے کھائی تو وہ صرف اور صرف آگ اپنے پیٹ میں بھر رہا ہے اور وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں پھینکا جائے گا۔

اور جو تم نے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا ہے جو ہمارے ناحیہ کے لئے کوئی زمین (وقف) قرار دیتا ہے اور اسے ایک قیم (متولی) کے حوالے کرتا ہے جو اس کی دیکھ بھال کرتا ہے اور اسے آباد کرتا ہے اور وہ (متولی) اس زمین کی آمدن سے اس کے خراج اور خرچ اخراجات ادا کرتا ہے اور آمدن میں سے جو بچ جاتا ہے اسے ہمارے ناحیہ کے لئے قرار دیتا ہے تو ایسا کرنا جائز ہے؛ اس کے لئے جسے زمین کا مالک اس زمین پر قیم (متولی) بنا دے اس کے علاوہ دوسرے کے لئے ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔

اور جو تم نے ہمارے اموال میں سے ان پھلوں کے بارے میں پوچھا ہے کہ جن کے پاس سے کوئی گزرنے والا گزرتا ہے تو وہ اس کو توڑ کر کھا لیتا ہے آیا ایسا کرنا جائز ہے؟ (اس کا جواب یہ ہے کہ) اس کے لئے ان پھلوں کو کھانا

جائز ہے اور انہیں اٹھا کر (لے جانا) جائز نہیں ہے۔

جس نے ہمارے اموال میں سے ایک درہم بھی کھایا اس پر لعنت

ابی الحسین اسدی کہتے ہیں کہ بغیر کسی سوال کے میری جانب شیخ ابو جعفر محمد بن عثمان بن سعید العمری قدس اللہ روحہ کی جانب سے توقیع مبارک آئی جو اس طرح تھی:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کی اور تمام ملائکہ اور انسانوں کی اس پر لعنت ہے جس نے ہمارے اموال میں سے ایک درہم بھی اپنے لئے حلال گردانا۔

ابوالحسین اسدیؒ کہتے ہیں کہ میرے دل میں خیال آیا کہ یہ اس شخص کے بارے میں ہے جس نے ناحیہ کے مال میں سے ایک درہم اپنے لئے حلال گردانتے ہوئے کھایا نہ کہ اس کے بارے میں ہے کہ جس نے اسے بغیر حلال گردانتے ہوئے اسے کھایا، میں نے اپنے دل میں کہا ہر اس شخص کے لئے ایسا ہی ہے؛ جس نے کسی حرام کو اپنے لئے حلال گردانا تو پھر اس معاملے میں حجت عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ کی کسی دوسرے پر کونسی فضیلت ہے؟

اسدی کہتے ہیں کہ مجھے اس کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق کے ساتھ بشیر بنا کر بھیجا، کہ میں نے (اس خیال کے) بعد توقیع مبارک میں دیکھا تو اسے اسی طرح بدلا ہوا پایا جس طرح میرے دل میں تھا (توقیع اس طرح بدل گئی کہ)

Made with Xodo PDF Reader and Editor

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   اللہ کی اور تمام ملائکہ اور انسانوں کی اس پر لعنت ہے جس نے ہمارے مال سے حرام درہم کھایا (اس حال میں کہ وہ درہم اس پر حرام تھا)۔

جناب عثمان بن سعید کی وفات پر تعزیت

شیخ ابی جعفر محمد بن عثمان قدس اللہ روحہ کی طرف ان کے والد کی تعزیت کے بارے میں توقیع صادر ہوئی جس کے ایک حصہ اس طرح تھا:

انا للہ وانا الیہ راجعون تسلیما لامرہ و رضا بقضاءہ

تمہارے والد نے سعادت کے ساتھ زندگی گزاری اور قابل تعریف حالت میں وفات پائی۔

پس اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے اور انہیں ان کے اولیاءؑ اور آقاؤںؑ کے ساتھ ملحق فرمائے، وہ ان کے امر میں بہت زیادہ جدوجہد کرتے رہے اور ہمیشہ ایسے کاموں کی کوشش میں رہے جو انہیں اللہ عزوجل سے قریب کر دیں، اللہ تعالیٰ ان کے چہرے کو تروتازہ کرے اور ان کی خطائیں معاف فرمائے۔

توقیع مبارک کے ایک اور حصہ میں آپ جنابؑ فرماتے ہیں

اللہ تمہیں ثوابِ جزیل عطا فرمائے اور تمہارے لئے بہترین تعزیت کرے (صبر و تسلی کے بہترین اسباب پیدا فرمائے)۔ تم مصیبت زدہ ہوئے اور ہم بھی؛ اور تمہیں بھی ان کی جدائی نے وحشت زدہ کیا اور ہمیں بھی تنہا کر دیا ۔ پس اللہ تعالیٰ انہیں اگلے جہاں میں خوش کرے، اور ان کی کمالِ سعادت میں سے یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں تم جیسا بیٹا عطا کیا جو ان کے بعد ان کا جانشین بنے، اور ان کے امور کا قائم مقام بنے، اور ان کے لئے رحم کی دعا کرے، اور میں کہتا ہوں کہ الحمد للہ ۔ کیونکہ تمہارے ہونے کی وجہ سے اور جو کچھ اللہ

عزوجل نے تم میں اور تمہارے پاس قرار دیا ہے اس پر دل و نفس خوش و مطمئن ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے اور تمہیں قوت بخشے اور تمہاری حمایت کرے اور تمہیں توفیق عطا فرمائے، اور وہ تمہارے لئے ولی و محافظ اور رعایت و کفایت کرنے والا بنے۔

مسائلِ حمیری

ابی الحسن محمد بن احمد بن داؤد قمی کہتے ہیں کہ میں نے احمد بن ابراہیم نوبختی کے خط سے اور ابو القاسم حسین بن روح رضی اللہ عنہ کی املاء سے ایک خط کی پشت پر؛ کہ جس میں سوالات وجوابات تھے جو قم سے بھیجے گئے تھے؛ یہ (لکھا ہوا) پایا کہ ان (جوابوں کے بارے) میں پوچھا گیا کہ آیا یہ الفقیہؑ (مولاؑ) کے جوابات ہیں یا محمد بن علی شلمغانی کے جوابات ہیں کیونکہ اس سے یہ بات نقل ہوئی ہے کہ اس نے کہا ہے کہ ان سوالوں کے جواب میں نے دیے ہیں۔

پس (اس سوال کے جواب میں) ان کے خط کی پشت پر لکھا گیا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس رقعہ کو اور جو اس میں لکھا ہے اسے ہم نے دیکھا ہے تمام کے تمام خط (میں) ہمارے جواب ہیں؛ اور ضال، مضل اور رسوا، جو کہ عزاقری لعنہ اللہ کے نام سے معروف ہے، اس کا اس میں ایک حرف کا بھی دخل نہیں ہے۔ پہلے بھی تمہاری طرف کچھ اشیاء (خطوط) احمد ہلال اور اس جیسوں کے ہاتھ سے صادر ہوئی تھیں اور وہ بھی اسلام سے اسی طرح مرتد ہو گئے جس طرح یہ مرتد ہوا ہے ان سب پر اللہ کی لعنت اور غضب ہو۔

(یہ سوال کرنے والے کی عبارت ہے) اس بارے میں کافی پہلے سے دریافت

Made with Xodo PDF Reader and Editor

کر رہا ہوں۔

پس جواب آیا کہ جس نے دریافت کرنا چاہا (تحقیق کرنا چاہی کہ آیا یہ خطوط امامؑ کی طرف سے ہیں یا نہیں) تو وہ جان لے کہ جوان کے ہاتھوں سے صادر ہوا تھا اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور بے شک وہ صحیح ہے۔

اور بہت پہلے بھی کچھ علماء (آئمہ طاہرینؑ) سے (اسی طرح کی) روایت نقل ہوئی ہے کہ ان جنابؑ سے (امام عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ سے) کسی ایسے شخص کے بارے میں جس پر اللہ غضبناک ہوا تھا بالکل اس جیسا ہی سوال کیا گیا تو آپ جنابؑ نے فرمایا:

علم ہمارا علم ہے اور جس نے کفر اختیار کیا اس کا کفر تمہارے لئے کوئی شئے نہیں ہے۔ (اس کے کفر کا تمہیں کوئی نقصان نہیں ہے) اس کے ہاتھ سے نکلنے والی روایت اس کے علاوہ دیگر ثقات رحمھم اللہ کی روایت کے ذریعے تمہارے نزدیک صحیح ثابت ہو جائے، تو اللہ کی حمد کرو اور اسے قبول کر لو اور جس میں تم شک کرو یا وہ روایت تم تک صرف اس کے ہاتھ سے پہنچی ہو تو اسے ہماری طرف پلٹا دو تا کہ ہم اس کی تصحیح کریں یا اسے جھٹلا دیں، اور اللہ تقدست اسماؤہ وجل ثناؤہ تمہارا ولیِ توفیق ہو اور وہ ہمارے تمام امور میں ہمارا حسیب ہے اور وہ نعم الوکیل ہے۔

ابن نوح کہتے ہیں سب سے پہلے اس توقیع مبارک کے بارے میں ہمیں ابوالحسین محمد بن علی بن تمام نے بتایا اور انہوں نے ذکر کیا کہ انہوں نے اس توقیع مبارک کو ابوالحسین بن داؤد کے پاس موجود نوشتہ کے پشت سے لکھا ہے۔ پس جب ابوالحسن بن داؤد آئے اور میں نے یہ توقیع مبارک انہیں پڑھ کر سنائی تو انہوں نے کہا کہ اس نوشتہ کو بعینہ اہلِ قم نے شیخ ابی القاسم کی طرف

لکھا، اس میں کچھ سوال تھے۔ پس انہوں نے اس کی پشت پر احمد بن ابراہیم نوبختی کے خط سے جواب لکھا، وہ نوشتہ ابی الحسن بن داؤد کے پاس آ گیا۔

اس نوشتہ کا نسخہ اس طرح تھا

مسائل محمد بن عبداللہ بن جعفر الحمیری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

س: اللہ تعالیٰ آپ جناب عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ کی بقاء کو طویل فرمائے اور آپ جنابؑ کی عزت، تائید، سعادت اور سلامتی کو قائم و دائم فرمائے اور آپ جنابؑ پر اپنی نعمت کو تمام فرمائے اور آپ جنابؑ پر اپنے احسان اور اور اپنی طرف سے آپ جنابؑ کو بہترین مواہب عطا کرنے میں اور آپ جنابؑ پر اپنے فضل میں اضافہ فرمائے، اور تکلیفوں میں مجھے آپ جنابؑ کا فدیہ قرار دے، اور آپ جنابؑ سے مقدم فرمائے۔ لوگ آپ جنابؑ کی طرف سے درجات کے حصول کے بارے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس جسے آپ جنابؑ قبول کر لیتے ہیں وہ مقبول ہو جاتا ہے اور جسے آپ جنابؑ رد کرتے ہیں وہ پست ہو جاتا ہے اور پست ہے ہی وہ جسے آپ جنابؑ پست کر دیں اور ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ اللہ آپ جنابؑ کی تائید فرمائے ہمارے شہر میں ذی مرتبہ لوگوں کا ایک گروہ منزلت میں ایک دوسرے کے برابر ہونے اور آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے اور اللہ آپ جنابؑ کی تائید فرمائے۔ آپ کا ایک خط ان میں سے ایک گروہ کی طرف آیا جس میں آپ جنابؑ نے انہیں ص [1] کی معاونت کا حکم دیا، اس خط میں سے علی بن محمد بن حسین بن الملک المعرف بہ ملک بادوکہ کا نام نکال دیا گیا (ذکر نہیں ہوا)

۱۔ تقیہ کی وجہ سے ان رمزوں کے ساتھ مخصوص افراد کی طرف اشارہ کیا جاتا تھا

Made with Xodo PDF Reader and Editor

وہ ص کا داماد (یا بہنوئی) ہے۔ اللہ ان سب پر رحم کرے وہ اس وجہ سے (خط میں نام ذکر نہ کئے جانے کی وجہ سے) غمزدہ ہے اور اس نے مجھ سے سوال کیا ہے کہ اللہ آپ جنابؑ کی تائید فرمائے کہ اس وجہ سے اسے جو تکلیف پہنچی ہے اس کے بارے میں میں آپ جنابؑ کو خبر دوں اگر ایسا کسی گناہ کی وجہ سے ہوا ہے تو وہ اللہ سے اس کی معافی طلب کرے اور اگر کوئی اور وجہ ہے تو میں اسے وہ بات بتاؤں جس سے اس کے دل کو سکون ملے۔ ان شاء اللہ

التوقیع (جواب): ہم خط نہیں لکھتے مگر اسے جس نے ہمیں خط لکھا۔ (یعنی کیونکہ اس نے ہمیں خط نہیں لکھا تھا اس لئے اس کا نام ہم نے نہیں لکھا اور اس کا نام نہ لکھنا کسی گناہ یا غلطی کو وجہ سے نہیں تھا)۔

س: آپ جنابؑ نے مجھے اس کا عادی بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ جنابؑ کی عزت کو دائمی فرمائے؛ آپ جنابؑ کے فضل و مہربانی سے جس کے آپ اہل ہیں؛ کہ آپ جنابؑ مجھے حسبِ عادت جواب دیتے ہیں؛ اور آپ جنابؑ کی طرف سے؛ اللہ تعالیٰ آپ جنابؑ کو معزز فرمائے؛ ہمارے فقہاء ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ کچھ اشیاء کے بارے میں احتیاج ہے کہ آپ جنابؑ ان کے بارے میں میرے لئے پوچھیں۔

العالمؑ سے پوچھے گئے سوالوں کے جواب

العالمؑ (امام عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ) سے مروی ہے کہ آپ جنابؑ سے پوچھا گیا ایسے گروہ کے امام (پیش نماز) کے بارے میں جس نے کچھ نماز (کچھ رکعات) اس کے ساتھ ادا کر دی ہوں اور اس پر کوئی حادثہ واقع ہو جائے (موت واقع ہو جائے یا بے ہوش ہو جائے) تو جو اس کے پیچھے ہیں وہ

کیا کریں گے؟ تو آپ جنابؑ نے فرمایا کہ اسے پیچھے ہٹائیں گے اور ان میں سے کوئی ایک آگے بڑھے گا اور ان کے نماز مکمل کرائے گا اور جس نے اسے مس کیا ہو (مرنے کی صورت میں) وہ غسل کرے گا۔

التوقیع (جواب): جس نے اس کو ہٹایا اسے صرف ہاتھ دھونا پڑے گا، اور اگر ایسا حادثہ واقع نہ ہو جو نماز کو قطع کر دے تو وہ اس جماعت کے ساتھ اپنی نماز مکمل کرے گا۔

اور العالمؑ سے مروی ہے کہ جس نے میت کو اس کی حرارت کے ساتھ مس کیا وہ اپنے ہاتھ کو دھوئے گا اور جس نے اس کے ٹھنڈا ہونے کے بعد اسے مس کیا اس پر غسل واجب ہے، جبکہ یہ امام (پیش نماز) اس حالت میں حرارت کے ساتھ ہی ہوگا (موت کے فوراً بعد ابھی گرم ہی ہوگا) پس اس صورت میں اس طرح ہوگا جس طرح ہے اور ہو سکتا ہے وہ اسے اپنے کپڑوں کے ساتھ ہٹائے اور اسے مس نہ کرے پس اس پر کیسے غسل واجب ہوگا؟

التوقیع مبارک (جواب): اگر اس نے اس حالت میں اسے مس کیا ہو تو اسے صرف اپنا ہاتھ دھونا چاہیے۔

س: اور نمازِ جعفر (طیارؑ) کے بارے میں (سوال ہے کہ) اگر کوئی شخص قیام یا قعود یا رکوع یا سجود میں تسبیح کو بھول جائے اور اس نماز میں دوسری حالت میں پہنچ کر اسے یاد آئے آیا جو تسبیح چھوٹ گئی ہے اس حالت میں اس کا اعادہ کرے گا یا نماز میں آگے بڑھ جائے گا؟

توقیع مبارک: اگر وہ ان میں سے کسی حالت میں (تسبیح) بھول جائے اور دوسری حالت میں اسے یاد آئے تو جو چھوٹ گئی ہے وہ اس حالت میں قضاء کرے گا جس میں اسے یاد آیا ہے۔

Made with Xodo PDF Reader and Editor

س: (سوال ہے) اس عورت کے بارے میں کہ جس کا شوہر مرجائے آیا اس کے لئے جائز ہے کہ وہ شوہر کے جنازہ کے لئے نکلے یا جائز نہیں ہے؟

التوقیع: شوہر کے جنازے میں نکلے (جنازے کے لئے نکلنا جائز ہے)

س: اور کیا اس کے لئے جائز ہے کہ وہ عدت کے دوران اپنے شوہر کی قبر کی زیارت کے لئے جائے یا جائز نہیں ہے؟

التوقیع: اپنے شوہر کی قبر کی زیارت کرے اور اپنے گھر سے دور رات نہ گزارے

س: اور آیا اس حق کو ادا کرنے کے لئے اس کا نکلنا جائز ہے جو اس پر لازم ہو یا وہ اپنی عدت کے دوران گھر سے نہ نکلے؟

التوقیع: اگر وہ حق ہے تو وہ اس سلسلے میں نکلے اور اسے ادا کرے اور اگر اسے کوئی حاجت ہو اور کوئی ایسا اس کے پاس نہ ہو جو اس کو دیکھے (یعنی اس کی وہ ضرورت پوری کرے) تو وہ اس حاجت کو پورا کرنے کے لئے نکلے لیکن صرف اور صرف اپنے گھر میں ہی رات گزارے۔

س: اور فریضہ نمازوں اور اس کے علاوہ نمازوں میں قرآن کے ثواب کے بارے میں مروی ہے کہ العالمؑ نے فرمایا جو اپنی نماز میں انا انزلناہ فی لیلۃ القدر نہیں پڑھتا تعجب ہے اس کی نماز کیسے قبول ہوگی؟ اور روایت ہے کہ جو قل ھو اللہ احد نہیں پڑھتا اس کی نماز پاکیزہ اور صالح نہیں ہوتی اور روایت ہے کہ جس نے اپنی فرائض نمازوں میں الھمزۃ کی تلاوت کی اس پوری دینا کے برابر ثواب عطا کیا جائے گا، پس کیا ایسا کرنا جائز ہے کہ الھمزۃ کو پڑھے اور باقی جن (دو) سورتوں کا ذکر کیا ہے انہیں چھوڑ دے؟ جبکہ روایت میں یہ ہے کہ اس کی نماز قبول اور پاکیزہ نہیں ہوتی مگر ان دو سورتوں

کے ساتھ۔

التوقیع: سورتوں کا ثواب اسی طرح ہے جس طرح روایت میں آیا ہے؛ اور جب وہ ایسی سورت کو ترک کر دیتا ہے جس کا ثواب ذکر ہوا ہے اور قل ھو اللہ احد اور انا انزلناہ کو ان کی فضیلت کی وجہ سے پڑھتا ہے؛ تو اسے ان (دو سورتوں) کی تلاوت کا ثواب بھی ملتا ہے اور جن (سورتوں) کو اس نے چھوڑ دیا ہے اس کا ثواب بھی ملتا ہے۔ اور ان دو سورتوں کے علاوہ باقی سورتیں پڑھنا جائز ہے اور اس کی نماز مکمل ہوگی لیکن یہ ہے کہ اس نے فضیلت کر چھوڑ دیا۔

س: وداعِ ماہِ رمضان کے بارے میں (سوال ہے کہ) یہ کب ہوگا؟ اس بارے میں ہمارے اصحاب میں اختلاف ہے کچھ کہتے ہیں کہ ماہِ رمضان کی آخری رات کو پڑھا جائے گا اور کچھ کہتے ہیں کہ اس مہینہ کے آخری دن ہوگا جب وہ شوال کا چاند دیکھے

التوقیع: ماہِ رمضان میں عمل اس کی راتوں میں ہوتا ہے اور وداع اس کی آخری رات میں ہوتا ہے اگر اسے خوف ہو کہ مہینہ کم ہو جائے گا (29 کا ہوگا) تو وہ دو راتوں میں وداع کرلے

آپ جنابؑ کی رائے مطلوب ہے؛ اللہ تعالیٰ آپ جنابؑ کی عزت کو دائمی فرمائے؛ کہ آپ جنابؑ جن فقہاء پر بھروسہ فرماتے ہیں، ان سے ان مسائل کے بارے میں پوچھیں[1]۔ اور مجھ پر انعام فرماتے ہوئے ان مسائل کے بارے میں جواب عطا فرمائیں اور ساتھ علی بن محمد بن حسین بن ملک جس کا پہلے ذکر ہوا ہے اس کے معاملے کی تشریح و وضاحت بھی فرما دیں کہ جس پر وہ

۱۔ یہاں یا تو سائل اپنے اور امامؑ کے درمیان جو سفیر ہے اس سے مخاطب ہے یا امامؑ سے ہی مخاطب ہے لیکن تقیہ کی وجہ سے اس طرح جملہ لکھا تا کہ کسی دوسرے کو معلوم نہ ہو کہ کس سے مخاطب ہے

Made with Xodo PDF Reader and Editor

مطمئن ہو جائے اور اللہ کی نعمت جو اس کے پاس ہے اسے وہ شمار کرے، اور میرے لئے اور میرے بھائیوں کے لئے دنیا و آخرت میں (خیر و برکت کی) جامع دعا فرمائیں فعلت مثابا ان شاء اللہ

التوقیع: اللہ تمہارے لئے اور تمہارے بھائیوں کے لئے دنیا و آخرت کی خیر کو جمع فرمائے۔

محمد بن عبد اللہ الحمیری کا ایک اور خط

اسی جیسا ایک اور خط محمد بن عبد اللہ الحمیری سے منقول ہے کہ:

آپ جنابؑ کی رائے (مطلوب ہے) اللہ تعالیٰ آپ جنابؑ کی عزت کو دائمی فرمائے؛ میرے رقعہ پر غور و فکر کرنے میں، اور جو میں نے سوال کیا ہے اس بارے میں مہربانی مطلوب ہے تاکہ مجھ پر آپ جنابؑ کے تمام دستِ (شفقت) اور مجھ پر آپ کے جو احسان ہیں ان میں میں اس کا بھی اضافہ کر سکوں، اور مجھے احتیاج ہے اس کی کہ آپ جنابؑ، اللہ تعالیٰ آپ جنابؑ کی عزت دائمی فرمائے؛ میرے لئے کچھ فقہاء سے پوچھیں [1]۔

نمازی کے بارے میں (سوال ہے کہ) جب وہ پہلا تشہد پڑھ کر تیسری رکعت میں کھڑا ہو، کیا اس پر واجب ہے کہ وہ تکبیر کہے؟ کیونکہ ہمارے بعض اصحاب کہتے ہیں کہ اس پر تکبیر واجب نہیں ہے اور **بحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد** کہنا اس کے لئے کافی ہے

جواب: اس بارے میں دو حدیثیں ہیں ان میں سے ایک اس طرح ہے کہ

[1] یہاں بھی سائل یا تو اپنے اور امامؑ کے درمیان جو سفیر ہے اس سے مخاطب ہے یا امامؑ سے ہی مخاطب ہے لیکن تقیہ کی وجہ سے اس طرح جملہ لکھا تاکہ کسی دوسرے کو معلوم نہ ہو کہ کس سے مخاطب ہے

جب نمازی ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقل ہو تو اسے تکبیر کہنی چاہیے جبکہ دوسری حدیث میں مروی ہے کہ جب وہ اپنا سر دوسرے سجدے سے اٹھائے اور تکبیر کہے اس کے بعد بیٹھے اور پھر کھڑا ہو تو قعود کے بعد قیام میں اس پر تکبیر واجب نہیں ہے اور پہلے تشہد کا حکم بھی یہی ہوگا (اور یہ قاعدہ وہاں جاری ہوگا) اور تسلیم کی جہت سے ان میں سے جسے لے لو وہ صحیح ہوگا۔

س: اور خماھن (ایک پتھر) کی انگوٹھی کے بارے میں (سوال ہے کہ) آیا اگر وہ انگشت میں ہو تو اس میں نماز پڑھنا جائز ہے؟

جواب: اس میں نماز پڑھنے میں کراہت ہے، اور اس میں اطلاق (جواز) بھی ہے (دو روایتیں ہیں) اور عمل کراہت پر ہے۔

س: اور اس شخص کے بارے میں (سوال ہے کہ) جس نے کسی ایسے شخص کے لئے قربانی کا جانور خریدا جو اس سے (اب) دُور اور اوجھل ہو گیا ہے اور اس نے اس شخص سے کہا تھا کہ اس کی طرف سے منیٰ میں قربانی کے جانور کو نحر کر دے جب اس شخص نے قربانی کے جانور کو نحر کرنے کا ارادہ کیا تو وہ اس شخص کا نام بھول گیا، اس نے نحر کر دیا اس کے بعد اسے اس کا نام یاد آ گیا کیا اس شخص کی طرف سے قربانی ہو گئی یا نہیں؟

جواب: اس میں کوئی حرج نہیں اور اسکے ساتھی کی طرف سے قربانی ہو گئی ہے۔

س: ہمارے ہاں مجوسی جولا ہے ہیں جو مردار کھاتے ہیں اور جنابت کا غسل نہیں کرتے وہ ہمارے لئے کپڑے بُنتے ہیں آیا ان کپڑوں کو دھونے سے پہلے ان میں نماز پڑھنا جائز ہے؟

جواب: ان کپڑوں میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س: اس نمازی کے بارے میں کہ نماز شب اندھیرے میں پڑھ رہا ہے؛

Made with Xodo PDF Reader and Editor

جب وہ سجدہ کرے تو جائے سجدہ میں غلطی کر بیٹھے اور پیشانی بالوں سے بُنی ہوئی چٹائی یا چمڑے کی چٹائی پر رکھ دے جب وہ سر اٹھائے تو اسے سجدہ گاہ مل جائے کیا وہ اس سجدے کو شمار کرے گا یا نہیں؟

جواب: جب تک وہ سیدھا ہو کر نہ بیٹھ جائے خمرہ (کھجور سے بنے سجدہ گاہ) کی تلاش میں سر اٹھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س: محرم (حاجی) کے بارے میں کہ جو سایہ کو اٹھاتا ہے؛ کیا وہ عماری یا ھودج کی لکڑیوں کو اور دونوں بازؤں (پردوں) کو اٹھائے؟

جواب: لکڑیوں کو نہ ہٹانے میں اس کے لئے کوئی حرج نہیں ہے۔

س: محرم کے بارے میں کہ جو بارش سے بچنے کے لئے کھال کی چٹائی یا کسی اور چیز کے نیچے آتا ہے، اس خوف سے کہ کہیں اس کے کپڑے یا جو کچھ اس کے محمل میں ہے وہ گیلا نہ ہو جائے، کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

جواب: اگر اس نے ایسا محمل میں رستے میں کیا تو اس پر (جانور کا) خون بہانا ضروری ہے (کفارہ کے طور پر)۔

س: ایک شخص کسی کی (نیابت میں اس کی) طرف سے حج کرتا ہے آیا وہ جس کی طرف سے حج کر رہا ہے احرام باندھتے ہوئے اس کا نام لینا (ذکر کرنا) ضروری ہے یا نہیں؟ اور آیا اس پر اس شخص کی طرف سے جس کی نیابت میں حج کر رہا ہے اور اپنی طرف سے (الگ الگ) قربانی کرنا واجب ہے یا ایک قربانی ہی کافی ہے؟

جواب: اس کے لئے ایک قربانی کافی ہے اور اگر وہ مفصلاً (نام لے کر ذکر) نہ کرے تو کوئی حرج نہیں ہے (یعنی صرف ارادہ کافی ہے نام لینا ضروری نہیں)۔

س: کیا مرد کے لئے خز (اون اور ریشم سے بنے کپڑے) کی چادر کا احرام

باندھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور صالح و نیک افراد ایسا کر چکے ہیں۔

س: کیا کسی مرد کے لئے جائز ہے کہ وہ ایسے بطیط (جوتوں یا موزوں کی ایک قسم) میں نماز پڑھے جو پاؤں کے ابھرے ہوئے حصہ کو نہ ڈھانپے یا ایسا ناجائز ہے؟

جواب: جائز ہے۔

س: ایک شخص نماز پڑھتا ہے اور اس کی آستین یا شلوار میں چھری یا لوہے کی چابی ہے کیا یہ جائز ہے؟

جواب: جائز ہے۔

س: ایسے شخص کے بارے میں جوان لوگوں (عامہ) کے ساتھ ہو اور ان کے ساتھ (قافلے میں) ملا ہوا ہو، وہ حج (کا ارادہ) کرتا ہے اور (مکہ کے) راستے پر چل پڑتا ہے، وہ لوگ (عامہ، غیر شیعہ) المسلخ سے احرام نہیں باندھتے۔ پس آیا اس شخص کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنے احرام کو ذات عرق تک مئوخر کرے اور ان کے ساتھ ہی احرام باندھے کیونکہ وہ شہرت (راز افشاء ہو جانے) سے خوف کھاتا ہے یا ایسا کرنا جائز نہیں ہے صرف المسلخ سے ہی احرام باندھنا جائز ہے؟

جواب: وہ اپنے میقات (المسلخ) سے احرام باندھے اس کے بعد (دوسرا) لباس پہن لے۔ اور دل ہی میں تلبیہ کہے۔ اور جب ان لوگوں کے میقات تک پہنچے تو (احرام کو) ظاہر کر دے۔

س: معطون کے جوتے (چمڑے کے ایک خاص طریقے سے بنائے گئے جوتے) پہننے کے بارے میں (سوال ہے کہ) ہمارے بعض اصحاب کہتے ہیں کہ ان کو پہننا مکروہ ہے۔

Made with Xodo PDF Reader and Editor

جواب: جائز ہے کوئی حرج نہیں۔

س: ایسے شخص کے بارے میں (سوال ہے کہ) جو وقف (اوقاف) کے وکیلوں میں سے ایک ہے اور جو اس کے ہاتھ میں ہے اسے اپنے لئے حلال گردانتا ہے اور اس وقف کے مال کو ہتھیانے میں کوئی پرہیزگاری وتقویٰ اختیار نہیں کرتا۔ کبھی کبھار میں اس کے گاؤں میں جاتا ہوں جبکہ وہ وہاں ہی ہوتا ہے یا اس کے گھر جاتا ہوں جبکہ کھانا لگ چکا ہوتا ہے۔ پس وہ مجھے کھانے کی دعوت دیتا ہے اگر میں اس کا کھانا نہ کھاؤں تو وہ مجھ سے دشمنی کرے گا اور کہے گا کہ فلاں ہمارے کھانے کو جائز نہیں سمجھتا۔ پس کیا میرے لئے جائز ہے کہ میں اس کا کھانا کھاؤں اور (بعد میں) صدقہ دے دوں؟ صدقہ کی کتنی مقدار ہوگی؟ اگر یہ وکیل کسی دوسرے شخص کو کوئی شئے ہدیہ کرے جب وہ شئے اس شخص کے پاس پہنچے تو وہ مجھے بھی بلائے کہ میں اس سے کچھ لے لوں۔ جبکہ میں جانتا ہوں کہ یہ وکیل جو کچھ اس کے ہاتھ میں ہے اس سے (ناجائز طور پر مال) لینے میں کوئی پرہیزگاری اور تقویٰ اختیار نہیں کرتا۔ پس اگر میں اس ہدیہ میں سے کچھ لے لوں تو مجھ پر کوئی شئے (گناہ یا کفارہ وغیرہ) ہے؟

جواب: اگر اس شخص کے پاس جو کچھ اس کے ہاتھ میں (وقف شدہ مال) ہے اس کے علاوہ کوئی اور مال و معاش بھی ہے؛ تو پھر اس کا کھانا کھاؤ اور اس کی بھلائی (ہدیہ وغیرہ) کو قبول کرو، ورنہ نہیں (اس صورت کے علاوہ جائز نہیں ہے)

س: اس شخص کے بارے میں جو حق کا قائل ہے اور متعہ کو بھی جائز سمجھتا ہے اور رجعت پر بھی ایمان رکھتا ہے مگر یہ کہ اس کی زوجہ جو اس کے تمام امور میں اس کے موافق ہے اس سے اس شخص نے عہد کیا ہے کہ اس پر وہ دوسری شادی نہیں کرے گا اور نہ متعہ کرے گا اور نہ کنیز رکھے گا۔ اس شخص نے یہ (عہد)

19 سال سے کر رکھا ہے اور اپنے قول سے وفاء کی ہے۔ بعض اوقات وہ اپنے گھر سے مہینوں غائب رہتا ہے مگر وہ متعہ نہیں کرتا اور نہ اپنے آپ کو اس کی خاطر متحرک کرتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ اس کے ساتھ جو بھائی، بیٹے، غلام، وکیل اور حاشیہ بردار ہیں؛ ان کا اس بات سے واقف ہونا اس کی (شان کو) ان کی نظروں میں گھٹا دے گا، اور وہ اپنی زوجہ کی محبت اور اس کی طرف لگاؤ کی وجہ سے اپنی بات پر قائم رہنے کو پسند کرتا ہے، اپنے نفس کی اور اپنی زوجہ کی حفاظت کے لئے (وہ متعہ نہیں کرتا) نہ کہ اس وجہ سے کہ وہ متعہ کو حرام سمجھتا ہے بلکہ وہ سمجھتا ہے کہ یہ اللہ کے دین میں سے ہے۔ کیا متعہ کو ترک کرنے میں اس پر کوئی گناہ ہے یا نہیں؟

جواب: اس کے لئے مستحب ہے کہ وہ متعہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے اور معصیت میں جو حلف کیا ہے وہ اس سے زائل ہو جائے چاہے ایک مرتبہ ہی کیوں نہ ہو۔

محمد بن عبداللہ الحمیری کا صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کی طرف ایک اور خط سن 307ھ

س: محرم (احرام باندھنے والے) کے بارے میں سوال کیا کہ آیا جائز ہے کہ وہ چادر (دھوتی) کو پیچھے سے لمبائی میں اپنے عقب میں باندھے اور اس کے دونوں کناروں کو کولہوں کی طرف اٹھائے اور انہیں کولہوں پر اکٹھا کر کے گرہ لگا دے اور دوسرے دونوں کناروں کو دونوں پاؤں کے درمیان سے نکالے اور انہیں کمر کے وسط کی طرف اٹھائے اور اس کے دونوں کناروں کو کولہوں کی طرف باندھ دے۔ پس یہ شلوار کی طرح جو کچھ وہاں ہے اسے ڈھانپ دے

Made with Xodo PDF Reader and Editor

گا کیونکہ پہلے ہم جس طرح چادر باندھتے تھے اس میں جب کوئی شخص سوار ہوتا تھا تو بے پردگی ہوتی تھی جبکہ یہ ستر ہے۔

آپ جنابؑ نے جواب عطا فرمایا : انسان کے لئے جائز ہے کہ جس طرح چاہے چادر باندھے اگر وہ قینچی یا سوئی کے ساتھ چادر کے ساتھ کچھ ایسا نہ کرے جو اسے چادر کی حد سے نکال دے اور وہ اسے گاڑھے اور باندھے نہیں، اور بعض کو بعض کے ساتھ نہ باندھے، اور جب وہ اپنی ناف اور دونوں گھٹنوں کو ڈھانپ دے (تو ایسا کرنا صحیح ہے) کیونکہ ناف اور دنوں گھٹنوں کو ڈھانپنا، بلا خلاف مجمع علیہ، سنت ہے، اور ہمارے نزدیک پسندیدہ ترین ہے اور ہر ایک کے لئے سب سے بہتر یہ ہے کہ وہ چادر کو اس طرح باندھے جس طرح تمام لوگوں میں معروف اور متعارف ہے۔ ان شاء اللہ

اور اس نے سوال کیا کہ آیا گانٹھ باندھنے کی جگہ ازار بند باندھنا جائز ہے؟

آپ جنابؑ نے جواب عطا فرمایا کہ چادر کو اس کے علاوہ کسی شئے سے باندھنا جائز نہیں ہے، نہ ازار بند سے اور نہ کسی اور شئے سے۔

اس نے سوال کیا نماز کے لئے (دعائے) توجہ کے بارے میں کہ (آیا وہ) اس طرح کہے کہ: عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ وَ دِينِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ و آلہ کیونکہ ہمارے کچھ اصحاب نے ذکر کیا ہے کہ جب اس نے عَلَى دِينِ مُحَمَّدٍ کہا تو اس نے بدعت کہا کیونکہ ہم نماز کی کتابوں میں کہیں بھی اسے نہیں پاتے سوائے ایک حدیث کے جو القاسم بن محمد کی اپنے جد سے کتاب ہے کہ حسن بن راشد سے روایت ہے کہ امام الصادقؑ نے حسن سے فرمایا: تم نماز کے لئے کس طرح توجہ کرتے ہو؟

اس نے کہا میں کہتا ہوں: لبیک وسعدیک

امام جعفر الصادقؑ نے اس سے کہا : میں اس کے بارے میں تم سے نہیں پوچھ رہا، تم وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضَ حَنِيفاً مُسْلِماً کس طرح کہتے ہو؟

حسن نے کہا میں (ایسے ایسے) کہتا ہوں۔

امام صادقؑ نے فرمایا: اگر تم یہ کہو تو پھر اس طرح کہو: عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ وَ دِينِ مُحَمَّدٍ وَ مِنْهَاجِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَ الِائْتِمَامِ بِآلِ مُحَمَّدٍ حَنِيفاً مُسْلِماً وَ مَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ

امامؑ (مولا امام زمانہؑ) نے جواب دیا: (دعائے) توجہ تمام کی تمام فریضہ نہیں ہے اور اس میں سنت مئوکد ہے جو کہ ایسے اجماع کی طرح ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں کہ:

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضَ حَنِيفاً مُسْلِماً عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ وَ دِينِ مُحَمَّدٍ وَ هُدَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ مَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَ نُسُكِي وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ بِذَلِكَ أُمِرْتُ وَ أَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پھر اس کے بعد الحمد پڑھو

الفقیہؑ کہ جس کے علم میں شک نہیں نے فرمایا ہے کہ بے شک دین محمدؐ کے لئے ہے اور ہدایت علی امیر المومنینؑ کے لئے ہے کیونکہ یہ ان ﷺ کے لئے اور ان کے عقب میں روز قیامت تک کے لئے باقی ہے پس جو اس طرح ہو وہ ہدایت والوں میں سے ہے اور جس نے شک کیا اس کا کوئی دین نہیں اور

Made with Xodo PDF Reader and Editor

اور ہدایت کے بعد گمراہی سے ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔

اس نے فریضہ نماز میں قنوت کے بارے میں سوال کیا کہ جب وہ اس کی دعا سے فراغت پاتا ہے آیا اس کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں کو اپنے چہرے اور سینے پر پلٹائے؟ اس حدیث کی وجہ سے جو کہ مروی ہوئی ہے کہ بے شک اللہ عزوجل اس سے بلند ہے کہ وہ اپنے بندے کے ہاتھوں کو خالی پلٹائے بلکہ وہ انہیں اپنی رحمت سے بھر دیتا ہے (اس کے لئے ہاتھ چہرے اور سینے پر ملنا جائز ہے) یا جائز نہیں ہے؟ کیونکہ ہمارے کچھ اصحاب کہتے ہیں کہ یہ نماز میں (زائد و مبطل) عمل ہے۔

آپ جنابؑ نے جواب عطا فرمایا کہ فریضہ نمازوں میں ہاتھوں کو قنوت سے سر اور چہرے پر پلٹانا جائز نہیں ہے اور جو عمل (کا طریقہ کار) اس میں ہے (وہ یہ ہے کہ) جب وہ اپنے ہاتھوں کو فریضہ نماز کے قنوت سے پلٹائے جبکہ وہ دعا سے فراغت پا چکا ہو تو اسے چاہیے کہ اپنی ہتھیلیوں کے باطنی حصہ کو اپنے سینے کے ساتھ گھٹنوں کے مقابل میں آہستگی سے پلٹائے اور تکبیر کہے اور رکوع کرے، اور یہ روایت (کہ اللہ دعا کرنے والے کے ہاتھوں کو رحمت سے بھر دیتا ہے) صحیح ہے اور ایسا کرنا فرائض کے علاوہ دن اور رات کے نوافل میں (جائز) ہے اوران نوافل میں ایسا کرنا افضل ہے۔

س: اس نے فریضہ کے بعد سجدہ شکر کے بارے میں سوال کیا، کیونکہ ہمارے کچھ اصحاب کہتے ہیں کہ یہ بدعت ہے آیا اس شخص کے لئے جائز ہے کہ وہ فریضہ نماز کے بعد سجدہ شکر بجا لئے؟ اگر جائز ہے تو نمازِ مغرب میں یہ سجدہ شکر فریضہ نماز کے بعد ہے یا چار رکعت نوافل کے بعد؟

آپؑ نے جواب دیا کہ سجدہ شکر لازم اور اوجب ترین سنتوں میں سے ہے اس

سجدے کو بدعت کوئی نہیں کہتا سوائے اس کے جو اللہ کے دین میں بدعت پیدا کرنا چاہتا ہے۔

اور اسکے بارے میں جو خبر روایت کی گئی ہے وہ نمازِ مغرب کے بعد ہے اور (جو یہ) اختلاف ہے کہ آیا یہ 3 رکعات (فریضہ) کے بعد ہے یا 4 رکعات (نوافل) کے بعد؛ (تو جان لو) کہ فرائض کے بعد تسبیح و دعا کو نوافل کے بعد دعا پر اتنی ہی فضیلت حاصل ہے جتنی فرائض کی نوافل پر ہے؛ اور سجدہ دعا و تسبیح ہے پس افضل ہے کہ فرض کے بعد کیا جائے۔ اگر تم نے نوافل کے بعد کیا تو بھی جائز ہے۔

سوال: ہمارے بھائیوں میں سے ایک کہ جسے ہم پہچانتے ہیں؛ اس کی نئی زمین ہے ایک ویران زمین کے ساتھ کہ جس میں سلطان کا حصہ ہے اور اس (نئی زمین) کو کاشت کرنے والے بعض اوقات اس (ویران زمین) کی حدود میں کاشت کر دیتے ہیں اور بادشاہ کے کارندے انہیں تنگ کرتے ہیں اور اس کی زمین کے غلہ میں دراندازی کرتے ہیں؛ اور اس کے ویران ہونے کی وجہ سے اس کی کوئی قیمت نہیں ہے اور وہ بیس سالوں سے بے آب و گیاہ ہے، وہ شخص اسے خریدنے سے پرہیز کرتا ہے کیونکہ کہا جاتا ہے بہت عرصہ پہلے اس زمین کے اس حصے کو سلطان کے لئے وقف سے قبضہ کر کے لیا گیا تھا، اگر سلطان سے اسے خریدنا جائز ہو اور اس میں اس شخص کے لئے بہتری اور اس کی زمین کے لئے آبادکاری بھی ہو تو وہ آباد زمین کے فالتو پانی سے اس مقام کے اس (ویران) حصے پر کاشت کر لے گا (اور) بادشاہ کے پیروکار بھی اس سے ہٹ جائیں گے۔ اور اگر یہ جائز نہیں ہے تو وہ وہی کام کرے گا جس کا آپ جنابؑ حکم فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

Made with Xodo PDF Reader and Editor

آپؑ نے جواب دیا: اس زمین کو خریدنا جائز نہیں ہے سوائے اس کے مالک سے یا اس کے امر سے یا اس کی رضامندی سے۔

سوال: ایک شخص نے کسی عورت کو اپنے لئے حلال گردانا جو اپنے حجاب سے خارج تھی اس نے (نطفہ ٹھہرنے) بچہ ہونے سے احتیاط کی تھی (لیکن) وہ (کچھ عرصہ بعد) بیٹا لے کر آ گئی اس شخص نے اسے قبول نہ کرنے میں حرج محسوس کیا پس اس نے اسے قبول کر لیا جبکہ وہ اس کے بارے میں شک میں مبتلاء تھا (کہ آیا وہ اسی کا بیٹا ہے یا نہیں) اس نے اس کی ماں اور اس کے لئے نفقہ جاری کیا یہاں تک کہ اس کی ماں مر گئی، وہ ابھی تک اس پر نفقہ جاری رکھے ہوئے ہے مگر یہ کہ وہ اس کے بارے میں شک میں مبتلاء ہے وہ اسے اپنے ساتھ مخلوط نہیں کرتا، پس اگر وہ ان میں سے ہے جنہیں اپنے ساتھ ملانا (مخلوط کرنا) واجب ہے تو وہ اسے اپنی تمام اولاد جیسا قرار دے، تو وہ ایسا کر دے گا اور اگر یہ جائز ہو کہ وہ اپنے مال میں سے اس کے حق کے علاوہ کوئی شئے مقرر کر دے تو وہ ایسا ہی کرے گا۔

آپ جنابؑ نے جواب عطا فرمایا کہ :عورت کو حلال قرار دینے کی مختلف صورتیں ہیں اور ان میں جواب مختلف ہے اور شرح کے ساتھ اس طریقے کو ذکر کرے جس سے اس نے اسے حلال قرار دیا تا کہ جس بارے میں اس نے پوچھا ہے اس کا جواب جان لے اور بچے کے بارے میں بھی (جواب معلوم کر لے)۔ ان شاءاللہ

اس نے دعا کا سوال کیا تو جواب آیا:

اللہ اس پر اتنا فضل و کرم کرے جس کا وہ جل و تعالیٰ اہل ہے۔ ہماری اس کے حق کی رعایت کرنے کی وجہ سے اور اس کے والد رحمہ اللہ کی رعایت اور ہم

سے قرب کی وجہ سے۔ اس کی بہترین نیت کا جو ہمیں علم ہوا ہے اس کی وجہ سے ہم اس پر راضی ہیں؛ اور جو ہم واقف ہوئے ہیں اس کی مخاطبت (مخالطت) سے جو اسے اللہ سے قریب کرتی ہے، اور جو اللہ عزوجل اور اس کے رسولؐ اور اولیاءؑ کی رضا کا باعث ہے، اور جو رحمت اس نے ہم سے شروع کی ہے وہ اس پر نازل فرمائے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اس کے مسئلے کے بارے میں سوال کرتے ہیں جس کا وہ امیدوار ہے۔ ہر عاجل و آجل خیر میں سے، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے دین و دنیا کے امور کی اصلاح فرمائے جس کی اصلاح ضروری ہے اور بے شک وہ ولی و قدیر ہے۔

308 ھ میں حمیری نے ایک خط لکھا جس میں کچھ دوسرے مسائل کے بارے میں سوال کئے

احمد بن علی بن ابی طالب الطبرسی نے الاحتجاج میں محمد بن عبد اللہ بن جعفر الحمیری سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ و آلہ کی طرف لکھا کہ ہمارے ہاں کچھ بوڑھے مرد و زن ہیں جو رجب کے روزے تیس سال یا اس سے زیادہ عرصے سے رکھ رہے ہیں اور شعبان کے مہینے کو رمضان کے مہینے کے ساتھ (روزے رکھ کر) ملاتے ہیں ہمارے کچھ اصحاب نے ان کے لئے یہ روایت بیان کی ہے کہ اس کا روزہ معصیت و نافرمانی ہے؟

آپ نے (سفیرِ ثالث) نے جواب دیا کہ الفقیہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا ہے کہ 15 تک اس کے کچھ دن روزے رکھے اس کے بعد چھوڑ

Made with Xodo PDF Reader and Editor

دے مگر یہ کہ وہ تین گزرے ہوئے دنوں کے (قضاء کے) روزے رکھے کیونکہ حدیث ہے کہ قضاء کے لئے بہترین مہینہ رجب ہے۔۔۔۔

(اسی جیسا سوال دوبارہ ذکر ہوا ہے، از مترجم)

سوال: ایسے شخص کے بارے میں جو محمل میں ہو اور قدِ انسان کے برابر برف پڑی ہو، وہ ڈرتا ہے کہ اگر وہ نیچے اترا تو اس میں دب جائے گا بعض اوقات وہ اسی حال میں ہوتا ہے اور برف گرتی ہے اور اس کی کثرت اور آہستہ آہستہ گرنے کی وجہ سے وہ اسے (ایک طرف) اکٹھا بھی نہیں کرسکتا، آیا اس کے لئے جائز ہے کہ وہ فریضہ نماز محمل میں پڑھ لے؟ ہم نے کچھ دن ایسے ہی کیا ہے۔ کیا ہم پر ان نمازوں کا اعادہ کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: ضرورت اور شدت کے وقت اس میں کوئی حرج نہیں ہے

سوال: ایک شخص کے بارے میں جو اس حال میں امام (پیش نماز) کے ساتھ (نماز میں) شامل ہوتا ہے جب وہ رکوع میں ہو پس وہ اس کے ساتھ رکوع کرتا ہے اور اسے ایک رکعت شمار کرتا ہے، ہمارے کچھ اصحاب کہتے ہیں کہ اگر اس نے رکوع کی تکبیر نہیں سنی تو اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اس رکعت کو شمار کرے۔

جواب: اگر رکوع کی تسبیحات میں سے ایک تسبیح میں وہ امام (پیش نماز) کے ساتھ شامل ہو گیا تو وہ اس رکعت کو شمار کرے گا چاہے اس نے رکوع کی تکبیر نہ سنی ہو۔

سوال: ایسے شخص کے بارے میں جس نے نماز ظہر پڑھی ہو اور اس کے بعد نماز عصر شروع کر دی ہو جونہی اس نے نمازِ عصر کی دو رکعت پڑھی ہوں اسے یقین ہو گیا ہو کہ اس نے ظہر کی (صرف) دو رکعت پڑھی ہیں، اب وہ کیا کرے؟

جواب: اگر اس نے دونوں نمازوں کے درمیان کوئی ایسا کام کیا ہے جس سے نماز قطع ہو جاتی ہے تو وہ دونوں نمازیں دوبارہ پڑھے اور اگر اس نے کوئی ایسا کام نہیں کیا تو ان دو آخری رکعات کو وہ نمازِ ظہر کا تتمہ قرار دے اور اس کے بعد نمازِ عصر پڑھ لے۔

سوال: اہلِ جنت کے بارے میں (سوال ہے کہ) کہ جب وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے تو کیا وہ بچے پیدا کریں گے یا نہیں؟

جواب: جنت میں عورتوں کے لئے حمل نہیں ہے اور نہ ہی ولادت، حیض اور نفاس ہے اور نہ بچپنے کی آزمائش و مشقت ہے اور جنت میں وہ سب کچھ ہے جو نفس چاہیں گے اور جس سے آنکھیں لذت حاصل کریں گی۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ جب مومن بچہ چاہے گا تو اللہ تعالیٰ اسے بغیر حمل و ولادت کے اس صورت پر اسے خلق فرمائے گا جو وہ چاہتا ہے جس طرح اس نے جناب آدمؑ کو بطور عبرت خلق کیا۔

سوال: ایک شخص کے بارے میں جس نے ایک عورت کے ساتھ شئے معلوم (حق مہر) کے ساتھ وقت معلوم تک کے لئے نکاح کیا اس شخص کا اس عورت کے ساتھ (وقتِ معلوم میں سے) کچھ وقت باقی رہ گیا تو اس نے اس عورت کو اس باقی مدت میں آزاد قرار دے دیا (مدت بخش دی) جبکہ اس کی مدت بخشنے سے 3 دن پہلے وہ حیض سے تھی، کیا یہ جائز ہے کہ ایک معلوم شخص معلوم مدت کے لئے اس حیض سے پاک ہونے کے بعد اس سے نکاح کرے یا اس کے ایک اور حیض کا انتظار کرے گا؟

جواب: اس حیض کے علاوہ ایک اور حیض کا انتظار کرے کیونکہ اس کی کم سے کم عدت مکمل حیض اور طہر ہے۔

Made with Xodo PDF Reader and Editor

سوال: برص زدہ، مجذوم اور فالج والے کے بارے میں (سوال ہے کہ) کیا ان کی گواہی جائز ہے؟ کیونکہ ہم تک روایت پہنچی ہے کہ یہ لوگ صحیح (صحت مند) لوگوں کو امامت نہ کرائیں۔

جواب: جو کچھ انہیں (بیماری) ہے اگر یہ نئی ہو (پیدائشی نہ ہو) تو ان کی گواہی جائز ہے اور اگر پیدائشی ہو تو جائز نہیں ہے۔

سوال: کیا مرد کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنی بیوی کی بیٹی سے شادی کرے؟

جواب: اگر اس نے اس کی جھولی میں پرورش پائی ہو تو جائز نہیں ہے اگر اس نے اس کی جھولی میں پرورش نہ پائی ہو اور اس کی ماں اس کے عیال میں سے نہ ہو (اس کے نکاح میں نہ ہو) تو روایت کی گئی ہے کہ یہ جائز ہے۔

سوال: کیا جائز ہے کہ ایک شخص ایک عورت کی نواسی سے شادی کرے پھر اس کے بعد اس کی نانی سے شادی کرے؟

جواب: اس سے منع کیا گیا ہے۔

سوال: ایک شخص جس نے دوسرے شخص پر ہزار درہم کا دعویٰ کیا اور اس پر عادل بینہ بھی پیش کیا؛ اور اس کے ساتھ ساتھ اس پر ایک اور اقرار نامہ میں 500 درہم کا دعویٰ کیا؛ اور اس کے پاس اس پر بھی عادل بینہ موجود تھا اور ایک اور اقرار نامہ (رسید) میں اس پر 300 درہم کا دعویٰ کیا ہو اور 200 درہم کا ایک اور اقرار نامہ میں دعویٰ کیا ہو؛ اور ان سب پر اس کے پاس عادل بینہ موجود تھا جبکہ مدعیٰ علیہ خیال کرتا ہے کہ یہ تمام اقرار نامے (تحریریں) اس تحریر میں داخل ہیں جو ہزار درہم کی ہے جبکہ مدعی اس بات کا انکار کرتا ہے جس کا اس نے گمان کیا ہے پس کیا ایک مرتبہ ہی 1000 درہم واجب ہوں گے یا جب بھی اس پر بینہ قائم کیا جائے گا اس پر واجب ہوں گے؟ تحریر ناموں میں

کوئی استثناء نہیں ہے یہ اپنی صورت میں اقرار نامے ہیں۔

جواب: مدعا علیہ سے ایک دفعہ ہزار درہم لئے جائیں گے کہ جن میں کوئی شبہ نہیں ہے اور باقی کے ہزار میں مدعی پر قسم وارد کی جائے گی اگر وہ پیچھے ہٹ گیا تو پھر اس کا کوئی حق نہیں ہے۔

سوال: قبرِ (امام حسینؑ) کی مٹی کے بارے میں (سوال ہے کہ) اسے میت کے ساتھ اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: قبر میں میت کے ساتھ اسے رکھا جائے اور اس کے دھاگوں کے ساتھ اسے مخلوط کیا جائے۔ ان شاء اللہ

سوال: ہم سے روایت بیان کی گئی ہے کہ الصادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے فرزند اسماعیلؑ (کے کفن) کے حاشیہ پر لکھا یَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ ۔پس کیا جائز ہے کہ ہم اسی طرح قبر (قبرِ امام حسینؑ) کی مٹی یا اس کے علاوہ کسی شئے کے ساتھ لکھیں؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: کیا جائز ہے کہ انسان قبر (قبرِ امام حسینؑ) کی مٹی (کی تسبیح) کے ساتھ تسبیح پڑھے؟ اور کیا اس میں فضیلت ہے؟

جواب: انسان اس کے ساتھ تسبیح پڑھے، کیونکہ تسبیحوں میں سے کوئی تسبیح اس سے افضل نہیں ہے اور اس کی فضیلت میں سے ہے کہ جب کوئی شخص تسبیح پڑھنا بھول جاتا ہے اور تسبیح کو گھماتا رہتا ہے تو اس کے لئے تسبیح پڑھنے کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔

سوال: قبر (قبرِ امام حسینؑ) کی مٹی کی لوح (سجدہ گاہ) پر سجدہ کرنے کے بارے میں (سوال ہے کہ) آیا اس میں کوئی فضیلت ہے؟

Made with Xodo PDF Reader and Editor

جواب: یہ جائز ہے اور اس میں فضیلت ہے۔

سوال: اس شخص کے بارے میں جو آئمہؑ کی قبور کی زیارت کرتا ہے (سوال ہے کہ) آیا اس کے لئے جائز ہے کہ وہ قبر پر سجدہ کرے یا نہیں ہے؟ جو شخص آئمہؑ میں سے کسی کی قبر کے پاس نماز پڑھ رہا ہو اس کے لئے جائز ہے کہ وہ قبر کے پیچھے کھڑا ہو اور قبر کو قبلہ قرار دے اور اس کے سرہانے یا پائنتی کے پاس کھڑا ہے؟ کیا جائز ہے کہ قبر سے آگے بڑھے اور نماز پڑھے اور قبر کو اپنے پیچھے قرار دے (یہ جائز ہے) یا جائز نہیں؟

آپ جنابؑ نے جواب میں ارشاد فرمایا: جہاں تک بات ہے قبر مبارک کے اوپر سجدہ کرنے کی تو یہ جائز نہیں ہے نہ (نماز) نافلہ میں نہ (نماز) فریضہ میں اور نہ ہی (نماز) زیارت میں۔ اور جس (طریقہ) پر عمل ہے وہ یہ ہے کہ وہ اپنا دایاں رخسار قبر پر رکھے۔ (اس مقام پر اس حکم شرعی کی جانب اشارہ فرمایا گیا ہے کہ مقام سجدہ زمین سے تقریبا ایک انچ سے زیادہ اونچا نہ ہو۔ چونکہ قبر اقدس کی اونچائی زیادہ ہے اس لئے قبر مبارک کے اوپر سجدہ جائز نہیں) اور جہاں تک بات ہے نماز کی تو وہ اس کے پیچھے پڑھی جائے، اور وہ قبر کو اپنے سامنے رکھے، جائز نہیں ہے کہ وہ قبر کے آگے یا اس کے دائیں یا بائیں نماز پڑھے کیونکہ امامؑ سے نہ آگے بڑھا جاتا ہے نہ برابری کی جاتی ہے۔

سوال: کیا کسی شخص کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ فریضہ یا نافلہ نماز پڑھ رہا ہو اور نماز کے دوران اس کے ہاتھ میں تسبیح ہو جسے وہ گھما رہا ہو؟

جواب: جب اسے سہو یا غلطی کو خوف ہو تو یہ جائز ہے

سوال: تسبیح کرتے ہوئے بائیں ہاتھ سے تسبیح پھیرنا جائز ہے یا جائز نہیں ہے؟

جواب: یہ جائز ہے والحمدللہ رب العالمین۔

سوال: وقف کو فروخت کرنے کے بارے میں الفقیہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ و آلہ سے خبر ماثور روایت ہے کہ اگر کسی گروہ کے مشخص افراد اور ان کی اولاد پر (کوئی شئے) وقف کی گئی ہو اور اہلِ وقف اسے بیچنے پر مجتمع ہوں اور اسے بیچنے میں ان کے لئے بھلائی ہو، تو کیا ان میں کچھ افراد سے اسے خریدنا جائز ہے؟ اگر وہ سب بیچنے پر مجتمع نہ ہوں؛ یا جائز نہیں ہے یہاں تک تمام کے تمام بیچنے پر اکٹھے آمادہ ہو جائیں؟ اور اس وقف کے بارے میں جسے بیچنا جائز نہیں ہے؟

جواب: اگر امام المسلمینؑ پر وقف ہو تو اسے بیچنا جائز نہیں ہے۔ اور اگر مسلمانوں کے ایک گروہ پر وقف ہو تو ہر قوم جسے بیچنے پر قادر ہے اسے بیچے؛ مجتمع ہو کر یا متفرق ہو کر۔ ان شاء اللہ

سوال: کیا محرم کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنی بغل میں پسینے کی بدبو کے لئے مرتک اور توتیا (دواء کا نام) لگائے یا جائز نہیں ہے؟

جواب: یہ جائز ہے۔ و باللہ التوفیق

سوال: نابینا شخص کے بارے میں جس نے صحت کی حالت میں (نابینا ہونے سے پہلے) کسی (اقرار نامہ) پر گواہی دی تھی اس کے بعد اس کی نظر چلی گئی اب وہ اپنے خط کو دیکھ نہیں سکتا تا کہ اسے پہچانے، کیا اس کی گواہی جائز ہے یا نہیں؟ اگر اس نابینا کو اپنی گواہی یاد ہو تو کیا اسکے لئے اس شہادت کی گواہی دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر اسے گواہی (شہادت) یاد ہو اور وقت بھی یاد ہو تو اس کی گواہی جائز ہے۔

سوال: ایک شخص کے بارے میں جو کسی زمین یا جانور کو وقف کرتا ہے اور اپنے آپ پر وکلاء وقف میں سے کسی کے نام پر گواہ بناتا ہے۔ اس کے بعد یہ

Made with Xodo PDF Reader and Editor

وکیل مر جاتا ہے یا اس کا معاملہ تبدیل ہو جاتا ہے اور اس کے علاوہ کوئی اور متولی بن جاتا ہے کیا گواہ کے لئے جائز ہے کہ وہ اس (نئے وکیل) کے لئے گواہی دے جو کہ پہلے والے کا قائم مقام ہے جب کہ اصلِ وقف ایک شخص کے لئے تھی، یا ایسا کرنا جائز نہیں ہے؟

جواب: یہ جائز نہیں ہے کیونکہ گواہی وکیل کے لئے قائم نہیں ہوئی بلکہ مالک کے لئے قائم ہوئی تھی اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ واقیموا الشھادۃ للہ

سوال: آخری دو رکعتوں کے بارے میں کثرت سے روایات وارد ہوئی ہیں ۔کچھ روایات میں یہ ہے کہ صرف سورت الحمد کی قرائت افضل ہے اور کچھ میں ہے کہ ان دونوں رکعات میں تسبیح پڑھنا افضل ہے۔ پس ان دونوں میں سے فضیلت کسے حاصل ہے (ہمیں آگاہ فرمائیں) تا کہ ہم اس پر عمل کریں۔

جواب: ان دو رکعات میں ام الکتاب (سورت الحمد) کی قرائت نے تسبیح کو نسخ کر دیا ہے تسبیح کو جس نے نسخ کیا ہے وہ العالمؑ کا یہ فرمان ہے کہ ہر وہ نماز جس میں قرائت نہ ہو وہ نقصان ہے سوائے بیمار کے لئے یا جسے کثرت سے سہو ہوتا ہو اور نماز کے باطل ہو جانے کا خوف ہو۔

سوال: پکائے گئے اخروٹ کے بارے میں (جو) حلق کی تکلیف اور بحجہ (حلق کی بیماری) کے لئے (استعمال کیا جاتا ہے) تازہ و تر اخروٹ لیا جاتا ہے پکنے سے پہلے، اور اسے نرمی سے باریک پیس دیا جاتا ہے اور اس کا پانی نچوڑا جاتا ہے اور اسے صاف کر کے آدھی (آنچ) پر ایک دن اور رات پکایا جاتا ہے اس کے بعد اسے آگ پر ڈالا جاتا ہے اور اس کے ہر چھ رطل پر ایک رطل شہد ڈالا جاتا ہے اور اس کی جھاگ کو ابالا جاتا ہے، اور نصف مثقال نوشادر اور نصف مثقال الشب الیمانی کو پیسا جاتا ہے اور اس کے ساتھ پانی

میں مخلوط کر دیا جاتا ہے، اور اس میں پیسا ہوا زعفران ایک درہم ڈالا جاتا ہے اور اسے ابالا جاتا ہے۔ اور اس کی جھاگ کو نکال لیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ شہد کی طرح گاڑھا ہو جائے اس کے بعد اسے آگ سے اتارا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہو جائے پھر اس میں سے پیا جاتا ہے۔ پس کیا اسے پینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر اس کی کثیر مقدار نشہ دے یا (حالت) تبدیل کرے تو اس کا قلیل اور کثیر حرام ہے اگر کثیر نشہ نہ دے تو وہ حلال ہے۔

سوال: ایک شخص جسے کوئی حاجت (کام) پیش آتی ہے وہ نہیں جانتا کہ یہ کرے یا نہ کرے پس وہ دو انگوٹھیاں لیتا ہے ایک پر لکھتا ہے نعم افعل (یہ کام کرو) اور دوسرے پر لکھتا ہے لاتفعل (یہ کام نہ کرو)۔ اور پھر اللہ تعالیٰ سے بار بار استخارہ کرتا ہے (خیر کی طرف ہدایت طلب کرتا ہے) اس کے بعد ان دونوں کی طرف نظر کرتا ہے اور ان میں سے ایک کو نکالتا ہے اور جو نکلے اس پر عمل کرتا ہے۔ پس یہ جائز ہے یا نہیں؟ اس پر عمل کرنے والا اور اسے ترک کرنے والا، آیا وہ استخارہ کی طرح ہے یا یہ اس کے علاوہ ہے؟

جواب: العالمؑ کی جو سنت ہے وہ استخارہ بالرقاع (پرچیوں کے ساتھ استخارہ) اور نمازِ (استخارہ) ہے۔

سوال: نمازِ جعفرؑ بن ابی طالبؑ کو کس وقت پڑھنا افضل ہے اور کیا اس میں قنوت ہے؟ اگر ہے تو اس کی کس رکعت میں ہے؟

جواب: اس کا افضل ترین وقت جمعہ کے دن؛ دن کے شروع میں ہے اس کے بعد دن اور رات میں جس دن اور جس وقت چاہو اسے پڑھو یہ جائز ہے اور اس میں قنوت دو مرتبہ ہے ایک دوسری رکعت میں رکوع سے پہلے اور چوتھی

Made with Xodo PDF Reader and Editor

رکعت میں رکوع کے بعد۔

سوال: ایک شخص جو اپنے مال میں سے کسی شئے کو (صدقہ) نکالنے کی نیت کرتا ہے اور ارادہ کرتا ہے کہ اپنے (مومن) بھائیوں میں سے ایک شخص کو وہ شئے دے گا۔ اس کے بعد وہ اپنے قرابتداروں میں سے کسی کو محتاج پاتا ہے، آیا جسے دینے کی اس نے نیت و ارادہ کیا ہے اس سے پھر جائے اور اپنے قرابتدار کی طرف (نیت کو موڑ دے)؟

جواب: ان دونوں میں سے جو اس کے مذہب کے زیادہ نزدیک اور قریب ہے اسے دے۔ اگر وہ العالمؑ کے اس فرمان کی طرف جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس حال میں صدقہ قبول نہیں کرتا جبکہ کوئی رشتہ دار محتاج ہو تو پھر وہ اسے رشتہ دار اور اس کے درمیان جس کا اس نے ارادہ کیا تھا تقسیم کردے تاکہ وہ ساری فضیلت کو حاصل کر لے۔

سوال: ہمارے اصحاب کا عورت کے مہر کے بارے میں اختلاف ہوا ہے کچھ کہتے ہیں کہ جب دخول کرلے تو اس کا مہر ساقط ہو جاتا ہے اور اس کے لئے کوئی شئے نہیں اور بعض کہتے ہیں حق مہر دنیا اور آخرت میں لازم ہے۔ پس یہ (مسئلہ) کس طرح ہے؟ اور اس میں کیا واجب ہے؟

جواب: اگر اس شخص پر مہر (کے ذکر) ساتھ کتاب (اقرار نامہ) ہو جس میں دین (قرض) کا ذکر ہو تو وہ اسے دنیا اور آخرت میں لازم ہے اگر اس پر کتاب (اقرار نامہ) ہو جس میں صداق کا ذکر ہو تو وہ ساقط ہو جائے گا جب اس نے دخول کیا، اگر اس کے خلاف کوئی کتاب (تحریری اقرار نامہ) نہ ہو تو جب دخول ہوگا تو باقی صداق (حق مہر) ساقط ہو جائے گا۔

سوال: صاحب العسکرؑ سے روایت نقل ہوئی ہے کہ آپ جنابؑ سے خز (ریشم)

کے کپڑے کہ جس میں خرگوش کی اون کی ملاوٹ کی گئی ہو میں نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو جواب آیا کہ جائز ہے جبکہ انہی سے یہ بھی مروی ہے کہ جائز نہیں ہے۔ پس ان دونوں روایات میں سے کس پر عمل کیا جائے گا؟

جواب: آپ جنابؑ نے یہ اون اور چمڑے میں حرام قرار دیا۔ جہاں تک صرف اون کی بات ہے تو وہ سب حلال ہے۔

کچھ علماء نے امام صادقؑ کے اس فرمان کے معنی کے بارے میں پوچھا کہ لومڑی اور خرگوش (سے بنے لباس) میں نماز نہ پڑھی جائے اور نہ ہی اس لباس میں جو اس کے نیچے ہو، پس آپؑ نے فرمایا: امام صادقؑ کی مراد صرف جلد (چمڑا) تھی نہ کہ کوئی اور شئے۔

سوال: اصفہان میں ایک کپڑا بنایا جاتا ہے جسے عتابیہ کہتے ہیں؛ جس پر قز یا ابریشم کی کڑھائی کا عمل کیا جاتا ہے۔ کیا اس میں نماز جائز ہے یا نہیں؟

جواب: نماز جائز نہیں ہے، سوائے ایسے کپڑے کہ جس کہ تانے یا بانے روئی کے یا سوتی ہوں۔

سوال: دونوں پاؤں کے مسح کے بارے میں (سوال ہے کہ) کونسے پاؤں سے مسح شروع کرے، دائیں پاؤں سے یا دونوں پاؤں پر اکٹھا مسح کرے؟

جواب: دونوں پاؤں پر اکٹھا مسح کرے اگر ایک پاؤں پر دوسرے سے پہلے مسح کرے تو پھر صرف داہنے پاؤں سے (مسح کرنے کی) ابتداء کرے۔

سوال: سفر میں نماز جعفرؑ پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: تسبیح جناب سیدہؑ کے بارے میں سوال ہے کہ جو شخص بھول جائے اور تکبیر میں 34 بار سے آگے بڑھ جائے کیا وہ واپس 34 کی طرف پلٹے گا یا

Made with Xodo PDF Reader and Editor

دوبارہ ابتداء سے شروع کرے؟ اگر 67 تک مکمل تسبیح پڑھ دے تو آیا وہ 66 کی طرف واپس پلٹے یا دوبارہ شروع کرے؟ اس صورت میں کیا ضروری ہے؟

جواب: اگر تکبیر میں بھول جائے یہاں تک کہ 34 سے آگے بڑھ جائے تو 33 کی طرف واپس پلٹے اور اسی پر بناء رکھے۔ اور اگر تسبیح میں بھول جائے اور 67 سے تجاوز کر جائے تو 66 کی طرف واپس پلٹے اور اسی پر بناء رکھے، اور جب تحمید میں 100 سے تجاوز کر جائے تو اس پر کوئی شئے نہیں ہے۔

ملعون ہے ملعون ہے جس نے لوگوں کی محفل میں میرا نام لیا

علی بن عاصم کوفی کہتے ہیں کہ توقیعاتِ صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ میں یہ وارد ہوا کہ ملعون ہے ملعون ہے وہ شخص جس نے لوگوں کی محفل میں میرا نام لیا۔

ہمارے خادم

محمد بن صالح ہمدانی کہتے ہیں کہ میں نے صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف و صلوۃ اللہ علیہ وآلہ کی طرف لکھا کہ میرے گھر والے اس روایت کی وجہ سے مجھے اذیت دیتے ہیں اور مجھے ملامت کرتے ہیں (چوٹ لگاتے ہیں) کہ جو روایت آپ جنابؑ کے آباءؑ سے مروی ہوئی ہے کہ انہوںؑ نے فرمایا: ہمارے قوام (ہمارے امور وغیرہ انجام دینے والے) اور ہمارے خدام اللہ تعالیٰ کی بدترین مخلوق ہیں۔

آپؑ نے (جواب میں) لکھا، اللہ تم پر رحم کرے۔ کیا تم اللہ عزوجل کا

فرمان نہیں پڑھتے کہ

وَ جَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ الْقُرَى الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا قُرًى ظَاهِرَةً

اور ہم نے انکے اور جن بستیوں کو ہم نے برکت سے نوازا، کے درمیان کچھ ظاہر (کھلی) بستیاں قرار دی ہیں۔

اللہ کی قسم ہم وہ بستیاں ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے برکت کو نازل کیا اور تم ظاہری بستیاں ہو۔۔

جس نے لوگوں کے مجمع میں میرا نام لیا اس پر اللہ کی لعنت

ابو علی محمد بن ھمام کہتے ہیں کہ میں نے سنا کہ محمد بن عثمان العمری کہتے ہیں کہ ایک توقیع مبارک ایسے خط میں وارد ہوئی جسے میں پہچانتا ہوں کہ:

جس نے مجھے لوگوں کے مجمع میں میرے نام کے ساتھ ذکر کیا اس پر اللہ کی لعنت ہو۔

ابو علی محمد بن ھمام کہتے ہیں کہ میں نے (خط) لکھ کر آپ جنابؑ سے پوچھا کہ فرج کب ہوگی؟

پس جواب آیا کہ وقت مقرر کرنے والے جھوٹے ہیں۔

500 درہم

محمد بن شاذان بن نعیم نیشاپوری کہتے ہیں کہ میرے پاس الغریمؑ (مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ) کا مال (خمس، تحائف وغیرہ) 500 درہم جمع ہو گیا جس میں سے 20 درھم کم تھے میں نے ناپسند کیا کہ میں اسے

Made with Xodo PDF Reader and Editor

ناقص مقدار میں انہیں (آپ جناب عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کی طرف) بھیجوں۔ پس میں نے اپنے پاس سے (480 کو) مکمل کیا اور محمد بن جعفر کی طرف بھیج دیا اور اس میں اپنے مال (20 درہم) کا ذکر نہیں کیا محمد بن جعفر کی طرف (مال) کی وصولی کا حکم جاری ہوا جس میں تھا کہ پانچ سو درہم وصول ہو گئے جن میں سے تمہارے 20 درہم ہیں۔

18 قیراط اور ایک رتی

علی بن محمد الرازی کہتے ہیں کہ ہمارے اصحاب کی ایک جماعت نے بیان کیا ہے کہ ابوعبداللہ بن جنید کی طرف جو کہ واسط میں تھے ایک غلام بھیجا گیا اور اسے بیچنے کا کہا گیا۔ پس انہوں نے اسے بیچ کر اس کی قیمت وصول کی جب دیناروں کو تولا گیا تو پیمائش میں وہ 18 قیراط اور ایک رتی کم تھے۔ پس انہوں نے اپنی طرف سے 18 قیراط اور ایک رتی وزن کر کے اسے (امامؑ کی طرف) بھیج دیا۔ پس اس کی طرف ایک دینار لوٹا دیا گیا جس کا وزن 18 قیراط اور ایک رتی تھا۔

زمین حجت سے خالی نہیں رہ سکتی

محمد بن ابراہیم مہزیار سے روایت ہے کہ وہ عراق میں شک کی حالت میں تلاش و طلب میں آئے۔ پس ان کی طرف (ان کے نام توقیع مبارک آئمہؑ) وارد ہوئی کہ مہزیاری سے کہو کہ جو تم نے اپنے علاقے میں موجود ہمارے موالیوں کے بارے میں بیان کیا ہے اسے ہم سمجھ گئے ہیں ان سے کہو

کہ تم نے اللہ عزوجل کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ

اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو اس کے رسولؐ کی اور تم میں سے جو اولی الامرؑ ہیں ان کی۔

کیا حکم دیا گیا ہے سوائے اس کے کہ جو روزِ قیامت تک ہونے والا ہے (یعنی اولی الامرؑ قیامت تک رہیں گے اسی لئے تو ان کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے)۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ عزوجل نے تمہارے لئے ایسی پناہ گاہیں بنائی ہیں جن کی تم پناہ لیتے ہو اور ایسے پرچم (نشانِ ہدایت) بنائے ہیں جن کے ذریعے تم ہدایت پاتے ہو، آدمؑ سے لے کر الماضیؑ حضرتِ ابومحمدؑ (امام حسن العسکریؑ) کے ظہور تک جب بھی ایک علَم غائب ہوا دوسرا علَم ظاہر ہو گیا اور جب ایک ستارہ غروب ہوا تو دوسرا ستارہ طلوع ہو گیا۔ جب اللہ تعالیٰ نے (امام حسن العسکریؑ) کی روح قبض کی تو تم نے گمان کیا کہ اللہ عزوجل نے اپنے اور مخلوق کے درمیان سبب کو قطع کر دیا؟ ہرگز نہیں؛ ایسا نہیں ہوا اور نہ ہی قیامت قائم ہونے تک ایسا ہو گا۔ اور اللہ عزوجل کا امر ظاہر ہو گا جبکہ وہ اسے ناپسند کرتے ہوں گے۔

اے محمد بن ابراہیم جس کے لئے تم آئے ہو اس میں تمہارے اندر شک نہ داخل ہونے پائے کیونکہ اللہ عزوجل زمین کو حجت سے خالی نہیں چھوڑتا۔ کیا تمہارے والد نے وفات سے پہلے تم سے یہ نہیں کہا تھا کہ ابھی کسی کو لے آؤ جو اِن دیناروں کا ماپ تول کرے جو کہ میرے پاس ہیں؟ جب (اس شخص کے آنے میں) دیر ہوئی اور شیخ کو اپنی (جان) جلد (جانے) کا خوف ہوا تو اس نے تم سے کہا کہ تم خود ہی ان کو تولو۔ اور تمہارے لئے اس نے ایک بڑا

Made with Xodo PDF Reader and Editor

تھیلا نکالا اور تمہارے پاس تین تھیلیاں اور پوٹلی موجود تھی جس میں مختلف النقد اردینار تھے۔تم نے ان کی ناپ تول کی ان پر شیخ نے اپنی انگوٹھی سے مہر لگائی اور تم سے کہا کہ میری مہر کے ساتھ تم بھی مہر لگاؤ۔ اگر میں زندہ رہا تو میں اس (کو پہنچانے کا) زیادہ حقدار ہوں اور اگر میں مر گیا تو پہلے اپنے بارے میں اللہ سے خوف کھانا اور پھر میرے بارے میں، اور مجھے نجات دلانا، اور جو مجھے تم سے (حسنِ) ظن ہے اسی طرح ہونا۔

اللہ تم پر رحم کرے وہ دینار نکالو جو تم نے دونوں نقدیوں سے ہمارے حساب میں سے بقایا رکھے ہیں، جو کہ دس دینار اور کچھ ہیں اور جو تمہاری طرف ہیں اسے واپس لوٹاؤ، کیونکہ زمانہ پہلے سے زیادہ سخت ہے۔ وحسبنا اللہ ونعم الوکیل

محمد بن ابراہیم کہتے ہیں کہ میں زیارت کے لئے عسکر (سامراء) آیا۔ میں نے الناحیہ کا قصد کیا۔ مجھے ایک خاتون ملی۔ اس نے کہا تم محمد بن ابراہیم ہو۔ میں نے کہا ہاں۔ اس نے کہا ابھی لوٹ جاؤ کیونکہ اس وقت میں تم نہیں پہنچ پاؤ گے اور رات کو واپس آنا کیونکہ تمہارے لئے دروازہ کھلا ہوگا۔ پس دروازے سے داخل ہونا اور اس گھر کا رخ کرنا جس میں چراغ ہو۔ پس میں نے ایسے ہی کیا دروازے کا رخ کیا تو وہ کھلا ہوا تھا میں گھر میں داخل ہوا۔ اس گھر کا رخ کیا جس کے بارے میں اس نے بیان کیا تھا۔ میں ابھی دو قبروں کے درمیان گریہ و بکاء کر رہا تھا کہ میں نے ایک آواز سنی کہ اے محمد! اللہ عزوجل سے ڈرو اور جس پر تم تھے اس سے توبہ کرو کیونکہ تمہیں ایک عظیم امر سونپا گیا[1] ہے۔

[1] ۔اس سے ظاہر ہوتا ہے کے آپ کے والد کے بعد آپ کو وکالت کی ذمہ داری سونپی گئی۔

تم نے دوسو دینار بھیجے

نصر بن صباح بلخی کہتے ہیں کہ مَرو میں خوزستانی کا ایک کاتب تھا انہوں نے مجھے اس کا نام نصر بتایا، اس کے پاس ناحیہ کے 1000 دینار جمع ہو گئے۔ اس نے مجھ سے مشورہ کیا۔ میں نے کہا انہوں الحاجزی کی طرف بھیج دو۔ اس نے کہا کہ یہ تمہاری گردن پر ہیں اگر اللہ عزوجل نے بروزِ قیامت مجھ سے ان کے بارے میں پوچھا۔

میں نے کہا: ہاں ٹھیک ہے۔

نصر کہتے ہیں کہ میں نے انہیں اسی حال میں چھوڑا اس کے دو سال بعد میں ان سے ملا۔ میں نے مال کے بارے میں ان سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ اس نے مال میں سے 200 دینار الحاجزی کی طرف بھیجے۔ پس ان کے وصول ہونے اور اسکے لئے دعا کے ساتھ (وہاں سے) جواب آیا اور انہوں نے اس کی طرف تحریر فرمایا کہ مال 1000 دینار تھا تم نے 200 دینار بھیجے ہیں۔ اگر تم کسی کے ساتھ معاملہ کرنا چاہتے ہو تو رَے میں الاسدی[2] کے ساتھ معاملہ کرنا۔

نصر کہتے ہیں کے حاجز کی موت کی خبر مجھ تک پہنچی۔ میں اس کی وجہ سے شدید غم والم میں مبتلاء ہوا۔ میں نے اس سے کہا کیوں غم اور آہ و بکاء کرتے ہو جبکہ اللہ تعالیٰ نے دو نشانیاں (ظاہر کر کے) تم پر احسان فرمایا، انہوں نے تمہیں مکمل مال کے بارے میں بتایا اور ابتداء میں حاجز کی موت کی خبر بھی

[2] ۔مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کے مشہور چار سفراء کے علاوہ بھی مختلف علاقوں میں بہت سے وکلاء تھے محمد بن جعفر الاسدی اور حاجز الوشاء بھی آپجناب کے وکلاء میں سے تھے۔

Made with Xodo PDF Reader and Editor

دے دی۔[1]

خط پر کسی اور کا نام لکھنا

نصر بن صباح کہتے ہیں کہ اہلِ بلخ میں سے ایک شخص نے حاجز کی طرف پانچ دینار بھیجے اور ایک رقعہ لکھا جس میں اس نے اپنا نام تبدیل کر دیا۔

پس اس کی طرف مال وصول ہونے کا؛ اس کے نام اور نسب اور اس کے لئے دعا کے ساتھ جواب آیا۔

جس نے اس کا قصہ بتایا اسے مال دے دینا

محمد بن شاذان بن نعیم کہتے ہیں کہ اہلِ بلخ میں سے ایک شخص نے کچھ مال اور ایک رقعہ بھجوایا جس میں میں لکھائی نہیں کی گئی تھی۔ بلکہ بغیر کتابت کے جس طرح صرف انگلی پھیری جاتی ہے؛ اس طرح انگلی سے لکھا گیا تھا۔ اس شخص نے (مال لے جانے والے) شخص سے کہا کہ یہ مال لے جاؤ اور جس نے تمہیں اس کا قصہ بتایا اور رقعہ کا جواب دیا اس کو یہ مال دے دینا۔ وہ شخص عسکر (سامراء) آیا اور جناب جعفر کے پاس گیا اور انہیں ساری بات بتائی۔ جناب جعفر نے اس سے کہا تم بداء پر یقین رکھتے ہو؟ اس شخص نے کہا ہاں۔ جناب جعفر نے کہا تمہارے ساتھی کو بداء ہوئی ہے (اس کا ارادہ بدل گیا ہے) اور وہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ یہ مال مجھے دے دو۔ پیغام رساں نے اس سے کہا میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوا۔ وہ ان کے پاس سے نکلا اور ہمارے

۱۔ عربی عبارت میں کچھ ردوبدل ہے بعد میں تفصیلی روایت آئے گی جس سے مفہوم زیادہ واضح ہوجائے گا۔

اصحاب کے پاس چکر لگانے لگ پڑا۔ اس کی طرف ایک رقعہ صادر ہوا جس میں تھا؛ اس مال کے ضائع ہونے کا خطرہ ہوا، یہ مال صندوق کے اوپر تھا۔ چور گھر میں داخل ہوئے اور جو کچھ صندوق کے اندر تھا وہ لے گئے اور یہ مال بچ گیا، اور رقعہ کے جواب میں جو کہ (جس طرح انگلی گھومتی ہے اس طرح انگلی کو) گھما کر لکھا گیا تھا۔ یہ جواب آیا کہ تم نے دعا کا سوال کیا ہے اللہ تمہارے ساتھ ایسا ہی کرے اور ایسا ہی کرے (جس طرح تم نے سوال کیا ہے)

ایک جھوٹے صوفی کا معاملہ

محمد بن صالح کہتے ہیں کہ میں نے آپ جنابؑ کی طرف خط لکھا جس میں باداشالہ کے لئے دعا کی درخواست کی جسے ابن عبدالعزیز نے قید کر رکھا تھا۔ اور میں نے اپنی ایک کنیز کے بارے میں اجازت مانگی کہ اس سے اولاد حاصل کروں۔

پس توقیع مبارک صادر ہوئی کہ اس سے اولاد حاصل کرو اور اللہ وہ کرے گا جو وہ چاہے گا، اور جو قیدی ہے اسے اللہ نجات دلائے گا۔ پس میں نے کنیز سے اولاد حاصل کی اس نے ایک بچی کو جنم دیا اور وہ مرگئی۔ اور جس دن توقیع مبارک صادر ہوئی اسی دن قیدی کو رہا کر دیا گیا۔

اور ابوجعفر نے مجھے بیان کیا کہ میرا ایک بچہ پیدا ہوا میں نے (آپ جنابؑ کی جانب) ایک خط لکھا جس میں میں نے ساتویں یا آٹھویں دن اس کی تطہیر (ختنہ وموتراشی) کے بارے میں اجازت چاہی۔

آپ جنابؑ نے جواب میں کچھ نہیں تحریر فرمایا۔ پس وہ مولود آٹھویں دن مرگیا۔ اس کے بعد میں نے اس کی موت کے بارے میں لکھا تو جواب

Made with Xodo PDF Reader and Editor

عطا فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ تمہیں اس کے علاوہ اس کا بدل عطا فرمائے گا اور اسکے علاوہ (ایک اور بچہ عطا کرے گا) پس اس کا نام احمد رکھنا اور احمد کے بعد جعفر رکھنا۔

پس اسی طرح ہوا جس طرح آپ جنابؑ نے فرمایا تھا۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے ایک عورت سے پوشیدہ طور پر شادی کی جب میں نے اس کے ساتھ ازدواجی تعلقات استوار کئے تو اس کو حمل ٹھہر گیا اور (کچھ عرصہ بعد) ایک بیٹی کو لے کر آ گئی۔ میں غمزدہ ہوا اور میرا سینہ تنگ ہو گیا۔ میں نے (آپ جنابؑ کی جانب اس بارے میں) لکھا اور شکوہ کیا۔ پس جواب آیا اس کے بارے میں تمہاری کفایت و رعایت کی جائے گی۔ پس وہ چار سال زندہ رہی اور اس کے بعد مر گئی۔ پس جواب آیا کہ بے شک اللہ صاحب تحمل (ٹھہراؤ اور توقف) ہے؛ جبکہ تم عجلت چاہتے ہو۔

اور راوی کہتا ہے کہ جب ابن ہلال لعنہ اللہ[1] کی خبر وفات آئی تو میرے پاس شیخ آئے اور مجھ سے کہا تمہارے پاس جو تھیلی ہے اسے نکالو۔ پس میں نے اسے نکالا، انہوں نے ایک رقعہ نکالا جس میں یہ بات تھی کہ جو تم نے دھوکے باز صوفی کا ذکر کیا ہے یعنی الھلالی تو اللہ اس کی عمر قطع کر دے گا، اس کے بعد اس کی موت کے بعد میں (توقیع مبارک) صادر ہوئی کہ اس نے ہمارا قصد کیا تو ہم نے اس پر صبر کیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ہماری دعا سے اس کی عمر قطع کر دی۔

تمہیں خوشخبری ہو تم اسی سال حج کرو گے

۱۔ ائمہ طاہرینؑ کی طویل صحبت اختیار کرنے کے اور ظاہری زہد و تقویٰ کے باوجود آخری عمر میں ابن ہلال نے مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کی نیابت کا جھوٹا دعویٰ کیا اور ملعون ٹھہرا

حسن بن فضل کہتے ہیں کہ میں نے سامراء کا ارادہ کیا پس میری لئے ایک تھیلی آئی جس میں کچھ دینار اور دو کپڑے تھا، میں نے اسے واپس کر دیا[2] اور اپنے آپ سے کہنے لگا کہ اس گروہِ (اہلبیت اطہارؑ) کے نزدیک میری یہ منزلت ہے؟ میں غفلت کا شکار ہو گیا کچھ دیر بعد (میں اپنے کئے پر) نادم ہوا اور میں نے ایک رقعہ لکھا جس میں اس بات پر معذرت کی اور معافی طلب کی۔ میں (بیت) الخلاء میں گیا اور اپنے آپ سے باتیں کرنے لگا اور کہنے لگا کہ اگر تھیلی مجھے لوٹا دی گئی تو میں اسے نہ ہی کھولوں گا اور نہ اسے خرچ کروں گا۔ یہاں تک کہ اسے اپنے والد کے پاس پہنچا دوں کیونکہ وہ اس بارے میں مجھ سے زیادہ علم رکھنے والے ہیں۔ جس نے مجھ سے رقعہ لیا اس نے مجھے کسی شئے کی طرف اشارہ نہیں کیا اور نہ ہی مجھے اس سے منع کیا۔

پس اس شخص کے نام (خادم کے نام جس نے آ کر دینار دیے تھے) توقیع مبارک صادر ہوئی کہ تم نے خطا کی کہ تم نے اس شخص کہ یہ نہیں بتایا کہ ہم اپنے موالیوں کے ساتھ بعض اوقات ایسا کرتے ہیں (کہ انہیں کچھ درہم و دینار بطور ہدیہ عطا فرماتے ہیں) اور بعض اوقات وہ ہم سے اس کی درخواست کرتے ہیں وہ اس کے ذریعے برکت حاصل کرتے ہیں۔

اور میری طرف توقیع مبارک صادر ہوئی کہ تم نے ہماری عطا کو رد کر کے غلطی کی۔ پس جب تم نے اللہ عزوجل سے مغفرت طلب کی ہے تو اللہ تمہیں معاف فرمائے گا۔ اب اگر تم نے یہ تہیہ کر لیا ہے اور تمہاری نیت اس بات پر قائم ہو گئی ہے کہ تم اس (دیناروں کی تھیلی) میں کچھ نہیں کرو گے اور نہ اپنے رستے میں اسے خرچ کرو گے تو ہم نے اس تھیلی کو تم سے ہٹا دیا ہے (تمہیں دینار نہیں دیں گے)

۲۔ یہ واقعہ پہلے بھی ذکر ہوا ہے وہاں اس کی وجہ بھی بتائی گئی ہے

Made with Xodo PDF Reader and Editor

رہ گئی بات دو کپڑوں کی تو وہ ضروری ہے تا کہ تم اس میں احرام باندھو۔

حسن بن فضل کہتے ہیں کہ میں نے دو معنوں (مسائل کے بارے) میں خط لکھا تھا میں نے تیسرے معنی (مسئلہ) کے بارے میں لکھنے کا ارادہ کیا لیکن اس خوف سے کہ کہیں وہ اسے ناپسند نہ فرمائیں میں رک گیا۔ پس دونوں معنوں (مسائل) کا جواب آیا اور تیسرا مسئلہ جسے میں نے چھپایا تھا اس کا بھی جواب آیا۔

حسن کہتے ہیں کہ میں نے خوشبو(عطر) کی درخواست کی۔پس آپ جنابؑ نے میری طرف سفید کپڑے میں عطر بھیجا وہ میرے پاس محمل میں تھا۔عسفان میں میری ناقہ بدک کر بھاگی تو میرا محمل گر گیا اور جو کچھ اس میں تھا سب بکھر گیا۔ میں نے سارا مال ومتاع جمع کیا تو مجھے وہ تھیلی نظر نہ آئی جو میرے پاس تھی۔ میں نے اسے ڈھونڈنے کی بہت کوشش کی یہاں تک کہ جو میرے ساتھی تھے ان میں سے ایک نے کہا کہ کیا تلاش کر رہے ہو؟ میں نے کہا وہ تھیلی تلاش کر رہا ہوں جو میرے پاس تھی۔ اس نے پوچھا اس میں کیا تھا میں نے بتایا کہ میرا نفقہ تھا۔اس نے کہا کہ میں نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے اسے اٹھا لیا ہے۔میں اس کے بارے میں پوچھتا رہا یہاں تک کہ میں اس سے مایوس ہو گیا۔ جب میں مکہ پہنچا اور میں نے اپنے سامان کی گرہ کھولی اور سب سے پہلے جس پر میری نظر پڑی وہ وہی تھیلی تھی۔ وہ محمل سے باہر تھی جب مال ومتاع بکھر گیا تھا اس وقت گر گئی تھی، (لیکن آپ جنابؑ کی توقیع مبارک کی کرامت سے دوبارہ سامان میں آ گئی)۔

حسن کہتے ہیں کہ بغداد میں ٹھہر کر میرا دل تنگ پڑ گیا میں نے دل میں کہا کہ مجھے ڈر ہے کہ اس سال حج نہیں کر پاؤں گا اور نہ اپنے گھر کی طرف لوٹوں

گا۔ میں ابوجعفر کے کے پاس گیا اور ان سے اس رقعہ کا جواب طلب کیا جو میں نے لکھا تھا۔انہوں نے کہا کہ اس مسجد میں چلے جاؤ جو فلاں فلاں مقام پر ہے وہاں تمہارے پاس ایک شخص آئے گا جو تمہیں وہ بتائے گا جس کی تمہیں ضرورت ہے۔ پس میں مسجد گیا۔مسجد میں اچانک ایک شخص آیا جب اس نے مجھے دیکھا تو اس نے سلام کیا اور مسکرایا اور کہا تمہیں بشارت ہو تم اس سال حج بھی کرو گے اور اپنے اہلخانہ کے پاس بھی صحیح وسالم پہنچو گے۔ان شاء اللہ تعالیٰ

حسن کہتے ہیں کہ میں ابن وجناء کے پاس آیا کہ اس سے کہوں کہ وہ میرے لئے سواری کرائے پر لے اور میرا (سواری پر) ساتھی تلاش کرے۔ میں نے اسے دیکھا کہ اسے یہ ناگوار گزرا ہے۔اس کے کچھ دنوں بعد میں اس سے ملا تو اس نے مجھ سے کہا کہ میں کئی دن سے تمہیں تلاش کر رہا ہوں۔آپ جنابؑ نے (بغیر میرے بتائے) میری طرف لکھا ہے اور مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں تمہارے لئے سواری کرائے پر لوں اور تمہارے لئے ایک ساتھی تلاش کروں۔

حسن کہتے ہیں کہ اس سال وہ دس نشانیوں (معجزوں) سے واقف ہوا۔
والحمد للہ رب العالمین

اس قافلے کے ساتھ مت نکلنا

علی بن محمد شمشاطی جو کہ جعفر بن ابراہیم یمانی کے پیغام رساں تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں بغداد میں مقیم تھا۔ یمنیوں کا قافلہ نکلنے کے لئے تیار تھا۔ میں نے ان کے ساتھ جانے کی اجازت طلب کرنے کے لئے (آپ جنابؑ کی طرف) لکھا۔پس توقیع مبارک آئی کہ:

ان کے ساتھ مت نکلنا کیونکہ جانے میں تمہارے لئے بہتری نہیں ہے

Made with Xodo PDF Reader and Editor

اور کوفہ میں ٹھہرو۔

پس قافلہ نکل گیا اور ان پر بنو حنظلہ نے حملہ کیا اور انہیں لوٹ لیا۔

علی بن محمد کہتے ہیں کہ میں نے پانی کے سفر کی اجازت لینے کے لئے لکھا تو جواب آیا کہ ایسا نہ کرنا۔

پس اس سال جو کشتی بھی گئی اس پر بوارج (ڈاکوؤں) نے حملہ کیا اور ان کو روک کر لوٹ لیا۔

میں عسکر (سامراء) زیارت کے لئے آیا میں مغرب کے وقت جامع مسجد میں تھا کہ میرے پاس ایک غلام آیا اور اس نے کہا اٹھو! میں نے کہ میں کون ہوں (مجھے پہچانتے ہو؟) اور میں اٹھ کر کہاں جاؤں؟ اس نے کہا تم علی بن محمد ہو اور جعفر بن ابراہیم الیمانی کے پیغام رساں ہو۔ پس اٹھو اور منزل کی طرف جاؤ۔

علی بن محمد کہتے ہیں کہ ہمارے اصحاب میں سے کسی کو میرے آنے کا علم نہیں تھا۔ پس میں کھڑا ہوا اور منزل (آپ جنابؑ کے گھر) کی طرف گیا۔ میں نے گھر کے اندر سے زیارت کرنے کا اذن مانگا۔ پس مجھے اجازت عطا فرما دی گئی۔

مجھے اپنے باپ کا نام نہیں پتہ تھا

ابو رجاء مصری کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو محمدؑ (امام حسن العسکریؑ) کی وفات کے بعد 2 سال (ان کے وارث کی) تلاش میں نکلا ان دو سالوں میں مجھے کچھ نہ ملا۔ جب تیسرا سال آیا تو میں مدینہ میں صریاء کے مقام پر حضرت ابو محمدؑ (امام حسن العسکریؑ) کے بیٹے کی تلاش میں تھا۔ ابو غانم نے مجھ سے درخواست کی کہ میں رات کا کھانا اس کے پاس کھاؤں۔ میں بیٹھا دل میں سوچ

رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ اگر کوئی شئے ہوتی تو تین سال بعد ظاہر ہو ہی جاتی۔ اچانک میں نے ایک آواز سنی۔ میں آواز کو سن رہا تھا لیکن بولنے والا نظر نہیں آ رہا تھا۔ وہ کہہ رہا تھا اے نصر بن عبد ربہ! اہل مصر سے کہو کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے جبکہ (آیا) تم نے انہیں دیکھا تھا؟ نصر کہتے ہیں مجھے اپنے والد کا نام نہیں پتہ تھا کیونکہ میں مدائن میں پیدا ہوا۔ مجھے نوفلی نے اٹھا لیا میرا باپ مر گیا تھا۔ پس میری وہاں ہی پرورش ہوئی جب میں نے آواز سنی تو میں جلدی سے اٹھا اور ابی غانم کے پاس نہیں گیا بلکہ مصر کے راستے پر چل پڑا۔

آپ کہتے ہیں کہ اہل مصر میں سے دو اشخاص نے بیٹوں کے لئے (آپ جنابؑ کی جانب) لکھا پس جواب آیا کہ جہاں تک اے فلاں تمہاری بات ہے تو اللہ تمہیں اجر عطا فرمائے، اور دوسرے کے لئے آپ جنابؑ نے دعا فرمائی۔

پس جس سے آپ جنابؑ نے تعزیت کی تھی اس کا بیٹا مر گیا

500 دینار اور دکانیں

محمد بن ہارون کہتے ہیں کہ الغریمؑ (مولا مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ) کے مجھ پر 500 دینار تھے (جو میں نے دینے تھے) ایک رات میں بغداد میں تھا اندھیرا تھا اور تیز ہوا چل رہی تھی میں سخت خوفزدہ ہو گیا۔ مجھ پر جو قرض تھا اور جو میں نے لینے تھے ان کے بارے میں میں سوچنے لگا۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ جو دکانیں میں نے 530 دینار میں خریدی ہیں انہیں میں نے الغریم عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ کے 500 دینار کے بدلے میں قرار دیا۔ یہ الفاظ زبان سے کہنے سے پہلے ہی میرے پاس ایک شخص ان دکانوں کو وصول کرنے کے لئے آ گیا۔ حالانکہ میں نے اس بارے میں اس سے پہلے آپ جنابؑ کی طرف کچھ نہیں لکھا تھا اور نہ کسی کو خبر کی تھی۔

Made with Xodo PDF Reader and Editor

ابوالقاسم بن ابی حلیس کا واقعہ

ابو القاسم بن ابی حلیس کہتے ہیں کہ میں 15 شعبان کو امام حسینؑ کی زیارت کیا کرتا تھا۔ انہی سالوں میں سے ایک سال میں شعبان سے پہلے عسکر (سامراء) آیا میں نے ارادہ کیا کہ (اس سال) شعبان میں زیارت نہیں کرتا۔ جب شعبان شروع ہوا تو میں نے کہا کہ (میں ہر سال) جو زیارت کیا کرتا تھا (اس بار بھی) اسے نہیں چھوڑوں گا۔ پس میں زیارت کے لئے نکل پڑا میں جب بھی عسکر (سامراء) آتا تھا تو میں ان جناب عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ کو کسی رقعہ یا رسالہ کے ذریعے خبر دیتا تھا لیکن اس بار میں نے ابوالقاسم حسن بن احمد الوکیل سے کہا کہ آپ جنابؑ کو میرے آنے کی خبر نہ دینا کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ میں اسے خالص زیارت قرار دوں۔

میرے پاس ابوالقاسم (بن احمد الوکیل) مسکراتے ہوئے آئے اور کہا میری طرف یہ دو دینار بھیجے گئے ہیں اور مجھے کہا گیا ہے کہ انہیں الحلیسی کو دے دینا اور اس سے کہنا کہ جو اللہ عزوجل کے کاموں میں مصروف ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت (کو پورا کرنے) میں مصروف ہوتا ہے۔

حلیسی کہتے ہیں کہ میں سرمن رائے میں شدید بیمار ہو گیا اور میں اس مرض سے خوفزدہ ہو گیا اور موت کے لئے تیار ہو گیا۔ ان جناب عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ نے میرے لئے ایک برتن بھیجا جس میں بنفسجین تھی اور اسے لینے کا مجھے حکم دیا گیا۔ میں اسے پینے سے ابھی فارغ نہیں ہوا تھا کہ میں اپنی بیماری سے شفایاب ہو گیا۔ والحمد للہ رب العالمین

حلیسی کہتے ہیں کہ ایک قرضدار فوت ہو گیا (جس نے میرا قرضہ دینا تھا)

میں نے واسط میں اس کے وارثوں کے پاس (قرض واپس لینے کے لئے) جانے کا اذن مانگا۔ میں نے کہا کہ اس کے مرنے کے بعد جلدی ان کے پاس جاؤں تا کہ اپنے حق تک پہنچ سکوں، لیکن مجھے اجازت نہیں دی گئی۔ اس کے بعد میں نے دوبارہ (آپ جنابؑ کی طرف) لکھا لیکن پھر بھی مجھے اذن نہیں ملا۔ جب دو سال ہو گئے تو انہوں نے بغیر میرے سوال کے میری طرف لکھا کہ ان لوگوں کے پاس جاؤ۔ پس میں ان کی طرف گیا تو مجھے میرا حق مل گیا۔

ابوالقاسم کہتے ہیں کہ ابورمیس نے دس دینار حاجز تک پہنچائے۔ ان دیناروں کو (امامؑ تک) پہنچانے کے بارے میں حاجز بھول گیا۔ پس آپ جنابؑ نے اس کی طرف لکھا کہ ابورمیس کے دینار بھیج دو۔

ہارون بن موسی بن فرات نے کچھ اشیاء کے بارے میں بغیر سیاہی کے قلم سے (آپ جنابؑ کی طرف خط) لکھا اور اپنے دونوں بھتیجوں کے لئے دعا کی درخواست کی جو کہ قید میں تھے۔ پس اس کے خط کا جواب آیا جس میں دونوں قیدیوں کے لئے ان کے نام کے ساتھ دعا فرمائی گئی تھی۔

ربض حمید سے ایک شخص نے اپنے ہونے والے بچے کے بارے میں دعا کے لئے لکھا۔ حمل کے چار مہینے ہونے سے پہلے اس کی طرف اس بارے میں دعا کے ساتھ جواب آیا کہ تمہاری بیٹی پیدا ہوگی۔ پس ایسا ہی ہوا جیسا آپ جنابؑ نے فرمایا تھا۔

محمد بن محمد البصری نے خط لکھا جس میں دعا کی التماس کی کہ اس کی بیٹیوں کے معاملہ کی کفایت کی جائے اور اسے حج کرنے (کی توفیق) عطا ہو اور اس کا مال واپس ہو جائے۔ پس اس کا جواب آیا جس طرح اس نے سوال کیا تھے۔ پس اسی سال اس نے حج کیا اس کی چھ بیٹیاں تھیں جن میں سے چار

Made with Xodo PDF Reader and Editor

مرگئیں اوراس کا مال اسے واپس مل گیا۔

محمد بن یزداد نے (آپ جنابؑ کی طرف خط) لکھا جس میں اپنے والدین کے لئے دعا کی درخواست کی۔ پس جواب عطا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہارے والدین کو اور تمہاری فوت ہونے والی بہن جس کا لقب کلکی تھا معاف فرمائے۔ وہ ایک صالح خاتون تھی جو ایک جوار(کاشتکار) کے ساتھ شادی شدہ تھی۔

میں نے مومنین کے ایک گروہ کے پچاس دینار کو بھیجنے کے بارے میں آپ جنابؑ کو (خط) لکھا جس میں سے 10 دینار میرے چچا کی بیٹی کے تھے جو ایمان میں سے کسی شئے پر نہیں تھی (مومنہ نہیں تھی)۔ میں نے اس کا نام رقعہ کے آخر میں آخری لائن میں لکھا۔ اس طرح لکھ کر میں اس کے لئے دعا ترک کرنے کے بارے میں نشانی و دلالت (آپ جنابؑ کی کرامت) دیکھنا چاہتا تھا۔ پس مومنین کے (ناموں والی) سطر میں جواب آیا کہ تقبل اللہ منھم و احسن الیھم و اثابك جبکہ میرے چچا کی بیٹی کے لئے کوئی دعا نہیں کی گئی۔

اسی طرح میں نے مومنین کے ایک گروہ کے کچھ دینار آپ جنابؑ کی طرف بھجوائے ایک شخص نے جس کا نام محمد بن سعید تھا کچھ دینار مجھے دیے۔ میں نے جان بوجھ کر اس کے باپ کے نام سے وہ دینار (آپ جنابؑ کی طرف) بھجوائے جو اللہ کے دین میں سے کسی شئے پر نہیں تھا(مومن نہیں تھا)۔ پس اس خط کا جواب (سعید باپ کی بجائے بیٹے) محمد کے نام سے عطا فرمایا۔

اسی سال جس میں میرے لئے یہ نشانی ظاہر ہوئی میں ایک ہزار دینار جو کہ ابوجعفر نے بھجوائے تھے انہیں اٹھا کر چل پڑا۔ میرے ساتھ ابوالحسین محمد بن محمد

بن خلف اور اسحاق بن جنید تھے۔ ابوالحسین بوری (تھیلا) اٹھا کر گھروں کی طرف چلے۔ ہم نے تین گدھے کرائے پر لئے، جب ہم قاطول پہنچے تو ہمیں (اس سے آگے جانے کے لئے) گدھے نہ ملے۔ میں نے ابوالحسین سے کہا کہ بوری اٹھاؤ جس میں مال ہے اور قافلے کے ساتھ نکل جاؤ۔ میں پیچھے رکتا ہوں اور اسحاق بن جنید کے لئے گدھا تلاش کرتا ہوں تاکہ وہ اس پر سوار ہوں کیونکہ وہ بزرگ تھے۔ پس میں نے ان کے لئے گدھا کرائے پر لیا اور ابوالحسین کے ساتھ الحیر (سرمن رائے میں ایک قصر کا نام) پر مل گیا۔ میں رات میں اس سے باتیں کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ جس مقام پر تم ہو اس پر اللہ کی حمد کرو۔ اس نے کہا میں چاہتا ہوں کہ یہ عمل میرے لئے برقرار رہے۔ ہم سرمن رائے پہنچے اور جو کچھ ہمارے پاس (امانت) تھی وہ پہنچائی۔ میرے پاس سے وکیل نے اسے لیا اور اسے رومال میں رکھا اور ایک سیاہ غلام کے ذریعے اسے بھجوا دیا۔ جب عصر کا وقت آیا تو وہ میرے پاس ایک چھوٹے سے کپڑے کی گٹھڑی لے آیا۔ جب صبح ہوئی تو ابوالقاسم میرے ساتھ تنہا ہوئے ابوالحسین اور اسحاق آگے بڑھ گئے۔ ابوالقاسم غلام میرے پاس یہ درہم لے کر آیا ہے اور مجھ سے کہا ہے کہ اسے اس پیغام رساں کو دوں جو گٹھڑی (بوری) اٹھا کر لایا تھا۔ میں نے اس سے درہم لئے جب میں گھر کے دروازے سے نکلا تو میرے بولنے سے پہلے اور اس سے پہلے کہ اسے علم ہو کہ میرے پاس کوئی شئے ہے۔ اس نے مجھ سے کہا؛ کہ جب میں الحیر میں تمہارے ساتھ تھا تو میں نے تمنا کی تھی کہ (امام عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ کی طرف سے) میرے پاس درہم

۱۔ یہاں پر عبارت تھوڑی واضح نہیں ہے مراد یہ ہے کہ آپ جنابؑ کی طرف سے بوری اٹھانے والے ابوالحسین کی طرف درہم بھجوائے گئے۔

Made with Xodo PDF Reader and Editor

آئیں جن سے میں برکت حاصل کروں۔ اسی طرح پچھلے سال بھی جب میں عسکر میں تمہارے ساتھ تھا (میں نے یہی تمنا کی تھی) میں نے اس سے کہا یہ لو درہم اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کر دیے ہیں۔ والحمدللہ رب العالمین

محمد بن کشمرد نے آپ جنابؑ کی طرف خط لکھا جس میں دعا کی درخواست کی کہ اس کی ام ولد (کنیز) سے اس کے بیٹے احمد کو جائز اور حلال قرار دیں۔ پس جواب آیا کہ اللہ اس کے لئے الصقری کو حلال و مباح قرار دے پس آپ جنابؑ نے اسے یہ بتا دیا کہ اس کی کنیت ابوالصقر ہے۔

علی بن قیس نے ابوسعید غانم ہندی سے روایت کہ ہے اور ایک اور جماعت نے محمد بن محمد سے اور انہوں نے غانم سے روایت کہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(ابوسعید غانم ہندی کا تفصیلی واقعہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کتاب کے شروع میں رجوع کریں)

جو تم نے مانگا وہ تمہیں عطا کر دیا گیا ہے

علی بن اسحاق کہتے ہیں کہ کنیزوں میں سے میری ایک زوجہ تھی جسے میں نے ایک عرصہ سے چھوڑ دیا تھا، وہ میرے پاس آئی اور کہنے لگی کہ اگر تم مجھے طلاق دے چکے ہو تو مجھے بتاؤ۔ میں نے کہا میں نے تمہیں طلاق نہیں دی۔ پھر اسی دن میں نے اس کے ساتھ ازدواجی تعلقات استوار کئے۔ کچھ مہینوں بعد اس نے میری طرف لکھا کہ وہ حاملہ ہے۔ پس میں نے اس کے بارے میں اور ایک گھر کے بارے میں جسے میرے داماد نے الغریم عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کو دینے کی وصیت کی تھی۔ آپ جنابؑ کی طرف خط لکھ کر سوال کیا کہ اسے

مجھے بیچ دیا جائے اور اس کی قیمت قسط وار لی جائے۔ پس گھر کے بارے میں جواب آیا کہ جو تم نے مانگا وہ تمہیں عطا کر دیا گیا اور اس عورت اور اس کے حمل کے ذکر سے رک جاؤ۔ پس اس کے بعد اس عورت نے مجھے خط لکھ کر بتایا کہ اس نے جھوٹ لکھا تھا اور حمل کی کوئی اصل نہیں ہے۔

والحمدللہ رب العالمین

جس نے اجازت لینے سے انکار کیا

جعفر بن عمرو کہتے ہیں کہ میں عسکر (سامراء) گیا اس وقت امام حسن العسکریؑ کی والدہ (مخدومہ ام ابی محمدؑ) زندہ تھیں۔ میرے ساتھ ایک جماعت تھی جب ہم عسکر (سامراء) پہنچے تو میرے ساتھی (گھر کے) اندر سے زیارت کی اجازت طلب کرنے کے لئے ایک ایک شخص کا نام لکھنے لگے۔ میں نے ان سے کہا کہ میرا نام نہ لکھنا کیونکہ کہ میں اجازت نہیں لیتا۔ انہوں نے میرا نام چھوڑ دیا۔ پس اجازت کا جواب آیا کہ سب داخل ہو جاؤ اور وہ بھی جس نے اجازت لینے سے انکار کیا تھا۔

مجلس کا احوال بتانا

ابراہیم بن محمد بن فرج الرخجی نے آپ جنابؑ کی طرف چند اشیاء کے بارے میں لکھا اور ایک اپنے پیدا ہونے والے بچے کے بارے میں بھی لکھ کر سوال کیا کہ اس کا نام رکھا جائے۔ پس جو کچھ اس نے سوال کئے تھے اس کی طرف ان کا جواب آیا لیکن آپ جنابؑ نے بچے کے بارے میں کچھ نہیں

Made with Xodo PDF Reader and Editor

لکھا۔ پس وہ بچہ مر گیا۔ والحمد للہ رب العالمین

ہمارے اصحاب میں سے ایک گروہ ایک مجلس میں اکٹھے تھے ان کے درمیان (کسی موضوع پر) بات چل پڑی۔ پس آپ جنابؑ نے ان میں سے ایک کی طرف مجلس میں جس کا ذکر ہوا اس کی شرح و تفصیل لکھ بھیجی۔

جو تمہارے پاس ہے وہ حاجز کو بھجوا دو

عاصمی کہتے ہیں کہ کسی شخص نے اس شخص (امامؑ کے وکیل) کے بارے میں سوچا کہ جو کچھ جناب غریم عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ کے لئے واجب ہوتا تھا (یعنی خمس وغیرہ) وہ اس تک پہنچایا جاتا ہے۔ اس سوچ کی وجہ سے اس کا سینہ تنگ ہو گیا۔ اس نے ایک غیبی آواز سنی جو کہہ رہی تھی کہ جو کچھ تمہارے پاس ہے اسے حاجز (وکیلِ امامؑ) تک پہنچا دو۔

ابو محمد السروی اپنے ساتھ مال (مالِ امامؑ) لے کر سر من رائے کی طرف نکلے۔ پس اس کی طرف (بغیر اس کے کچھ کہے) ابتداءً جواب آیا کہ ہم میں شک نہیں؛ اور جو ہمارے قائم مقام ہیں، ان میں بھی شک نہیں اور جو کچھ تمہارے پاس ہے اسے حاجز کی طرف پلٹا دو۔

پس اللہ کی لعنت ہو اس پر جو اللہ کے اولیاءؑ کے حقوق کا انکار کرے

ابو جعفر کہتے ہیں کہ ہمارے ثقہ بھائیوں میں سے ایک قابلِ بھروسہ ثقہ بھائی کے ذریعہ ہم نے عسکر (سامراء) کی طرف کوئی شئے بھجوائی۔ اس شخص

نے بغیر ہمارے علم کے، جان بوجھ کر اس شئے میں ایک رقعہ چھپا دیا۔ پس اس کا رقعہ بغیر جواب کے اسے واپس کر دیا گیا۔

ابو عبد اللہ الحسین بن اسماعیل کندی نے مجھے بتایا کہ ابو طاہر بلالی نے مجھے کہا ہے کہ حضرت ابو محمدؑ (امام حسن العسکریؑ) سے جو توقیع مبارک میری طرف صادر ہوئی تھی؛ جسے ان کے بعد ان کے خلف کے ساتھ جوڑا گیا وہ توقیع مبارک تمہارے گھر میں (میری دوسری اشیاء کے ساتھ) امانت پڑی ہوئی ہے۔ میں نے ابن اسماعیل کندی سے کہا میں چاہتا ہوں کہ توقیع مبارک کے الفاظ کو تم میرے لئے نقل کر دو (مجھے اس کا ایک نسخہ بنا دو)۔ ابن اسماعیل نے یہ بات ابو طاہر کو بتائی تو انہوں نے کہا کہ اسے میرے پاس لے آؤ تاکہ میرے اور اس کے درمیان سلسلہ اسناد (کی ضرورت) نہ رہے۔ (انہوں نے بتایا کہ) حضرت ابو محمدؑ (امام حسن العسکریؑ) کی شہادت سے دو سال پہلے ان جنابؑ کی طرف سے میری طرف (توقیع مبارک) صادر ہوئی جس میں ان جنابؑ نے اپنے بعد اپنے خلف و جانشین عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ کے بارے میں مجھے بتایا۔ پھر ان کی شہادت کے تین دن بعد (ایک اور توقیع مبارک) میری طرف صادر ہوئی جس میں مجھے اس بارے میں بتایا گیا۔ پس اللہ کی لعنت ہو اس پر جو اللہ کے اولیاءؑ کے حقوق کا انکار کرے اور لوگوں کو انؑ کے کندھوں پر چڑھائے۔ والحمد للہ کثیرا

جو میں نے کیا ہے اسکے بارے میں میری رہنمائی فرمائیں

جعفر بن حمدان نے (کچھ مسائل کے بارے میں آپ جنابؑ کو خط) لکھا پس اس کی جانب ان مسائل (کے جواب) آئے۔

Made with Xodo PDF Reader and Editor

س: میں نے ایک کنیز کے ساتھ ازدواجی تعلقات استوار کئے اس شرط پر کہ میں اس سے اولاد طلب نہیں کروں گا اور نہ اسے اپنے گھر ٹھہراؤں گا جب اس بات کو ایک عرصہ ہوا تو اس نے مجھ سے کہا کہ وہ حاملہ ہو چکی ہے میں نے کہا کس طرح ؟ میں نہیں جانتا کہ میں نے تم سے اولاد چاہی ہو۔ اس کے بعد کچھ عرصہ میں غیر حاضر رہا اور (کہیں) چلا گیا۔ اس نے ایک لڑکے کو جنم دیا۔ میں نے اس کا انکار نہیں کیا اور نہ ہی اس کے نان ونفقہ کو روکا۔ میری ایک زمین ہے۔ اس عورت کے میرے پاس آنے سے پہلے میں نے اسے اپنے وصایا اور اپنی تمام اولاد پر وقف کر دیا تھا اس شرط کے ساتھ کہ میری زندگی کے دنوں تک کمی وبیشی کا امر اسی میں سے ہوگا۔ یہ عورت اس بچے کو لے کر آئی۔ میں نے اس بچے کو اس پہلے ذکر کئے گئے وقف مئوبد میں شامل نہیں کیا۔ میں نے وصیت کی کہ اگر مجھے موت آ گئی تو جب تک یہ چھوٹا ہے اس پر نفقہ جاری کیا جائے جب یہ بڑا ہو جائے تو اسے اس زمین سے جملہ 200 دینار غیر مئوبد دیے جائے۔ اس کے بعد اس کے لئے یا اس کی اولاد کے لئے اس وقف میں سے کچھ نہ ہوگا۔ پس اللہ آپ جنابؑ کو معزز فرمائے جو کچھ میں نے کیا ہے اور اس بچے کے بارے میں میری رہنمائی کے لئے اپنی فیصلے سے آگاہ فرمائیں جس پر میں عمل کرسکوں اور میرے لئے عافیت اور دنیا وآخرت کی خیر کی دعا فرمادیں۔

جواب: جہاں تک بات ہے اس شخص کی جس نے ایک کنیز کے ساتھ ازدواجی تعلقات استوار کئے اس شرط پر کہ اس سے اولاد نہیں چاہے گا تو سبحان من لا شريك له في قدرته اس کی کنیز پر یہ شرط اللہ عزوجل پر شرط ہے؛ اس کے ہونے سے مامون ومحفوظ نہیں رہا جا سکتا۔ جب اس بچہ میں اس نے شک کو

پہچان لیا ہے (اس کے بارے میں اسے شک ہوا ہے) اور وہ اس وقت کو نہیں جانتا جس وقت اس نے اس کے ساتھ شب بسری کی تھی۔ پس یہ شک اس کے بچے میں برائت کا موجب نہیں ہے اور جہاں تک ان 200 دیناروں کو اس بچے کو دینے کا اور اس بچے اور اس کی نسل کو اس وقف سے نکالنے کا معاملہ ہے تو مال اس کا ہے جو چاہے اس میں کرے۔

ابوحسین کہتے ہیں بچے کے پیدا ہونے سے پہلے مدت کا حساب کیا گیا تو بچہ صحیح نکلا (یعنی حمل کی مدت پوری تھی)

اور کہتے ہیں کہ ابی الحسن ہمدانی کے نسخہ میں میں نے یہ بات بھی پائی کہ: اللہ تمہیں باقی رکھے میرے پاس تمہارا خط آیا اور جس خط کو تم نے بھیجا تھا، اور اس توقیع مبارک کو حسن بن علی بن ابراہیم نے السیاری سے روایت کیا ہے۔

عنقریب اس کا بابرکت فرزند پیدا ہوگا

ابوجعفر محمد بن علی الاسود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ علی بن حسین بن موسی بن بابویہ[1] رضی اللہ عنہ نے محمد بن عثمان العمری رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد مجھ سے کہا کہ میں ابوالقاسم الروحی (حسین بن روح) سے کہوں کہ وہ ہمارے مولاً صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ سے درخواست کریں کہ وہ اللہ عزوجل سے یہ دعا فرمائیں کہ اللہ انہیں اولاد نرینہ عطا فرمائے۔ پس میں نے ابوالقاسم الروحی سے یہ گزارش کی۔ انہوں نے یہ بات (امامؑ) تک پہنچائی اور تین دن بعد انہوں نے مجھے بتایا کہ آپ جنابؑ نے علی بن حسین کے لئے دعا فرمائی ہے اور عنقریب اس کا بیٹا پیدا ہوگا جو مبارک ہوگا جس کے ذریعے اللہ نفع پہنچائے گا ۔اور اس کے بعد بھی بیٹے پیدا ہوں گے۔ ابوجعفر محمد بن علی الاسود رضی اللہ عنہ

ا۔ شیخ صدوق رح کے والد

Made with Xodo PDF Reader and Editor

کہتے ہیں کہ میں نے اپنے بارے میں آپ جنابؑ سے سوال کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ مجھے اولاد نرینہ عطا فرمائے۔ پس آپ نے مجھے اس بات کا جواب نہیں دیا اور کہا کہ یہ نہیں ہوسکتا (اس کی کوئی سبیل نہیں)۔

وہ کہتے ہیں کہ علی بن حسین رضی اللہ عنہ کے فرزند محمد بن علی (شیخ صدوق) پیدا ہوئے اور ان کے بعد بھی بیٹے پیدا ہوئے لیکن میری کوئی اولاد نہ ہوئی۔ اس کتاب کے مصنف (شیخ صدوق) کہتے ہیں کہ ابوجعفر محمد بن علی الاسود رضی اللہ عنہ کثیرا، جب بھی مجھے اپنے شیخ محمد بن حسن بن احمد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس آتا جاتا دیکھتے اور یہ دیکھتے کہ میں کتب علم اور انہیں حفظ کرنے کی طرف راغب ہوں تو وہ فرماتے کہ علم میں تمہاری اس رغبت کا ہونا عجیب نہیں ہے جبکہ تم امامؑ کی دعا سے پیدا ہوئے ہو۔

500 درہم میں سے 20 درہم تمہارے ہیں

محمد بن شاذان بن نعیم الشاذانی کہتے ہیں کہ میرے پاس 20 کم 500 درہم (مالِ امامؑ میں سے) اکٹھے ہو گئے۔ میں نے خود وزن کر کے بیس درہم اپنے پاس سے شامل کر دیے اور انہیں ابی الحسین اسدی رضی اللہ عنہ (وکیلِ امامؑ) کو دے دیا اور بیس درہموں کے بارے میں انہیں کچھ نہ بتایا۔ پس جواب آیا کہ پانچ سو درہم وصول ہو گئے ہیں جن میں سے بیس درہم تمہارے ہیں۔

محمد بن شاذان کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے کچھ مال بھجوایا اور یہ نہیں بتایا کہ یہ کس کا ہے پس جواب عطا فرمایا کہ۔

درہم وصول ہو گئے ہیں۔ جن میں سے فلاں کے اتنے اور فلاں کے اتنے ہیں۔

اور ابوالعباس کوفی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے مال پہنچانے کے لئے لدوایا

اور اس نے چاہا کہ وہ کسی نشانی پر مطلع ہو۔ پس توقیع مبارک آئی کہ اگر تم ہدایت حاصل کرنا چاہتے ہو تو تمہیں ہدایت دی جائے گی۔ اور اگر تم طلب کرو گے تو پا لو گے۔ تمہارے لئے تمہارے مولاؑ فرماتے ہیں کہ جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ پہنچاؤ۔

وہ شخص کہتا ہے کہ جو کچھ میرے پاس تھا میں نے بغیر وزن کئے اس میں سے چھ دینار نکال لئے اور باقی بھجوا دیا پس توقیع مبارک آئی کے اے فلاں! وہ چھ دینار جو تم نے بلاوزن نکالے تھے وہ واپس کرو اور ان کا وزن چھ دینار، پانچ دانق اور حبہ ونصف ہے۔ وہ شخص کہتا ہے کہ میں نے ان دیناروں کا وزن کیا تو اتنا ہی تھا جتنا آپ جنابؑ نے فرمایا تھا۔

الاسدی کو وکیل مقرر کرنا

ابو صالح کہتے ہیں کہ سن 290ھ میں کچھ افراد نے کسی شئے کو وصول کرنے (اور اسے امامؑ تک پہنچانے) کے بارے میں پوچھا تو میں اس سے رک گیا اور میں نے مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ کی طرف خط لکھا تا کہ ان کی رائے سے مطلع ہوسکوں۔ پس میرے پاس جواب آیا کہ رَے میں محمد بن جعفر العربی ہیں پس (یہ مالِ امامؑ) ان کو دیا جائے کیونکہ وہ ہمارے ثقات میں سے ہیں۔

اسی طرح ابوجعفر محمد بن علی بن نوبخت سے روایت ہے کہ جس کے آخر میں ہے: (آپ جنابؑ کی طرف سے) جواب آیا کہ الاسدی بہترین ساتھی ہیں پس اگر وہ آ گئے تو پھر ان پر کسی اور کو نہ چننا (کسی اور کو مقدم نہ کرنا)۔

Made with Xodo PDF Reader and Editor

مالِ مرجئ کی ہمیں ضرورت نہیں

اسحاق بن حامد الکاتب کہتے ہیں کہ قم میں ایک مومن کپڑا فروش تھا جس کے ساتھی مرجئ[۱] تھا۔ ایک قیمتی کپڑا ان دونوں کے پاس آیا تو مومن نے کہ یہ لباس تو میرے مولاؑ کو زیب دیتا ہے۔ تو اس کے ساتھی نے کہا میں تمہارے مولاؑ کو نہیں جانتا؛ لیکن کپڑے کے ساتھ جو تمہارا دل ہے کرو۔ پس جب وہ کپڑا آپ جنابؑ تک پہنچا تو آپ جنابؑ نے لمبائی میں اس کو دو حصوں میں چیرا اور اس کا آدھا حصہ لے لیا اور آدھا واپس کر دیا اور فرمایا مرجئ کے مال کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں۔

العمری اور انکے فرزند کی طرف امام زمان عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کی توقیع مبارک

اللہ تم دونوں کو اپنی اطاعت کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے دین پر تمہیں ثابت قدم رکھے اور اپنی مرضیوں سے تمہیں بامراد و مسعود فرمائے۔ جو تم نے ذکر کی ہے وہ بات ہم تک پہنچی ہے کہ میثمی نے تمہیں مختار اور ہر ملنے والے سے اس کے مناظروں اور احتجاج کے بارے میں بتایا ہے کہ (وہ اس بات پر بحث کرتا ہے کہ) جعفر بن علیؑ کے علاوہ (امام حسن العسکریؑ) کا کوئی خلف و جانشین نہیں ہے اور وہ اس کی تصدیق کرتا ہے۔ اس کے بارے میں جو تم نے لکھا ہے وہ میں نے سمجھ لیا ہے۔ اور جو تمہارے ساتھیوں نے اس کے بارے

[۱] ۔ مرجئہ ایک فرقہ کا نام ہے جن کے نزدیک ایمان قول بلاعمل ہے، یا ایمان کے ساتھ معصیت ضرر نہیں دیتی یا ایمان کے ساتھ عذاب نہیں آئے گا، یا جو لوگ امیر المومنینؑ کو یا ان کے معاملہ کو مؤخر کرتے ہیں انہیں مرجئہ کہا جاتا ہے اس کے علاوہ ان کے بارے میں دیگر آراء بھی ہیں

میں کہا ہے اسے بھی اور میں جلاء اور واضح ہونے کے بعد اندھے پن سے اور ہدایت کے بعد گمراہی سے اور باعثِ ہلاکت اعمال اور مہلک فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں کیونکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ:

الم أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُون

کیا لوگوں نے یہ خیال کر رکھا ہے کہ وہ صرف اتنا کہنے سے چھوڑ دیے جائیں گے کہ ہم ایمان لے آئے اور یہ کہ وہ آزمائے نہیں جائیں گے۔

وہ کیسے فتنوں میں گر رہے ہیں اور حیرت میں گرے جا رہے ہیں اور دائیں اور بائیں جا رہے ہیں۔ اور کیا انہوں نے اپنے دین کو چھوڑ دیا ہے یا شک میں پڑ گئے ہیں، یا حق سے عناد کر رہے ہیں، یا اس سے جاہل ہیں جو روایات صادقہ اور اخبار صحیحہ میں آیا ہے؛ یا انہیں علم تو ہے لیکن جو جانتے ہیں اسے بھولنے کا ڈرامہ کر رہے ہیں؛ کہ بے شک زمین حجتؑ سے خالی نہیں ہوتی چاہے وہ ظاہر ہو یا غائب۔

کیا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ایک کے بعد ایک امامؑ کے انتظام کو وہ نہیں جانتے یہاں تک کہ امر (امر امامت) اللہ کے حکم سے الماضیؑ یعنی حسنؑ بن علیؑ تک پہنچا۔ پس وہ اپنے آباءؑ کے مقام پر کھڑے ہوئے اور حق کی طرف اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرنے لگے۔ وہ سبؑ روشن نور اور چمکتے ہوئے ستارے اور روشن چاند تھے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے وہ چنا جو اس کے پاس تھا۔ پس وہ اپنے آباءؑ کے منہاج پر (اس دنیا سے) چلے گئے ان کے نقش قدم پر (ایک کے بعد ایک) اس عہد پر جو انہوں نے کیا اور اس وصیت پر جو انہوں نے اپنے وصی کو کی، جسے اللہ عزوجل نے اپنے امر سے اپنی مشیئت کے ساتھ قضائے سابق اور قدرِ نافذ کے لئے ایک مدت کے لئے

Made with Xodo PDF Reader and Editor

چھپا دیا ہے اور اس کی جگہ کو مخفی رکھا ہے، اور ہم میں اس کا مقام ہے اور اس کا فضل ہمارے لئے ہے۔ اگر اللہ عزوجل اس کا اذن دے دے جس سے اس نے منع کر رکھا ہے اور اسؑ (حجتؑ) سے اس کو ہٹا دے جس کے بارے میں اس کا حکم جاری ہو چکا ہے (یعنی غیبت کے پردہ کو ہٹا دے) تو وہ (حجتؑ) انہیں حق ظاہراً بہترین حلیہ، روشن دلالت اور واضح علامت کے ساتھ دکھا دے ۔اور اپنے آپؑ کو ظاہر فرما دے اور اپنی حجت کو قائم کرے۔ لیکن اللہ عزوجل کی تقدیروں پر غالب نہیں آیا جا سکتا۔ اور اسکے ارادے کو رد نہیں کیا جا سکتا اور اس کی توفیق پر سبقت نہیں کی جا سکتی۔ پس ہوس وخواہشاتِ نفس کے پیروکاروں کو وہ (مومنین) اپنے سے دور کریں اور اپنی اصل پر قائم ہو جائیں جس پر وہ پہلے تھے۔ اور جو ان سے چھپایا گیا ہے اسے تلاش مت کریں ورنہ وہ گناہگار ہوں گے۔ اور اللہ عزوجل کے پردے کو نہ اٹھائیں ورنہ وہ پشیمان ہوں گے۔ اور وہ جان لیں کہ حق ہمارے ساتھ اور ہم میں ہے۔ ہمارے سوا کوئی یہ نہیں کہہ سکتا سوائے جھوٹے بہتان باندھنے والے کے اور ہمارے سوا کوئی اس کا دعویٰ نہیں کرسکتا سوائے گمراہ بھٹکے ہوئے کے۔ پس تفسیر کی بجائے اس جملہ (مختصر بات) پر اقتصار کرو اور اس تصریح کی بجائے اس اشارہ پر قناعت کرو۔ ان شاء اللہ

سلائی اور مولود کا واقعہ

ابوجعفر محمد بن علی بن احمد البزرجی کہتے ہیں کہ میں نے سرمن رائے میں شارع السوق میں واقع مسجد جو مسجد زبیدہ کے نام سے معروف ہے وہاں ایک جوان شخص کو دیکھا اس نے بتایا کہ وہ ہاشمی ہے اور وہ موسیٰ بن عیسیٰ کی اولاد میں

سے ہے (راوی کہتا ہے کہ) ابوجعفر نے مجھے اس کا نام نہیں بتایا، میں نماز پڑھ رہا تھا۔ جب میں نے سلام کیا تو اس نے مجھ سے پوچھا کہ تم قمی ہو یا رازی؟ میں نے کہا میں قمی ہوں اور کوفہ میں مسجد امیرالمومنینؑ کا مجاور ہوں (اس کے جوار میں رہتا ہوں)۔ اس نے مجھے کہا کہ تم موسیٰ بن عیسیٰ کے گھر کو پہنچانتے ہو جو کوفہ میں ہے؟ میں نے کہا ہاں، اس نے کہا کہ میں اس کی اولاد میں سے ہوں۔ میرے والد کے دو بھائی تھے۔ دونوں بھائیوں میں سے جو بڑا تھا وہ صاحبِ مال تھا جبکہ چھوٹے بھائی کے پاس مال دولت نہیں تھی چھوٹا بھائی بڑے بھائی کے پاس گیا اور اس کے 600 دینار اس نے چُرا لئے، بڑے بھائی نے (دل میں) کہا کہ میں حسنؑ بن علیؑ بن محمدؑ بن رضاؑ علیہم الصلوۃ والسلام (امام حسن العسکریؑ) کے پاس جاتا ہوں اور ان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ چھوٹے کے ساتھ پیار اور نرمی سے پیش آئیں ہوسکتا ہے کہ وہ (نرمی و پیار سے) میرا مال لوٹا دے کیونکہ آپ جنابؑ شیریں بیاں تھے۔ جب وقتِ سحر ہوا تو میرا حسنؑ بن علیؑ بن محمدؑ بن رضاؑ علیہم الصلواۃ والسلام کے پاس جانے کا ارادہ تبدیل ہو گیا۔ میں نے کہا کہ میں بادشاہ کے ساتھی اشناس ترکی کے پاس جاتا ہوں اور اس سے جا کر شکایت کرتا ہوں۔ جب میں اشناس ترکی کے پاس گیا تو دیکھا کہ اس کے سامنے نرد پڑی ہے (لڈو نما ایک کھیل) اور وہ کھیل رہا ہے میں اس کے فارغ ہونے کے انتظار میں بیٹھ گیا۔ میرے پاس امام حسنؑ بن علیؑ العسکریؑ کا پیغام رساں آیا اور اس نے مجھ سے کہا کہ (مولاؑ) بلاتے ہیں۔ پس میں اس کے ساتھ کھڑا ہوا جب میں امام حسنؑ بن علیؑ العسکریؑ کے پاس آیا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ رات کی ابتداء میں تمہیں ہم سے کوئی حاجت تھی پھر سحر کے وقت اس بارے میں تمہارا ارادہ تبدیل ہو گیا۔ جاؤ کیونکہ اس نے (تمہارے چھوٹے

Made with Xodo PDF Reader and Editor

بھائی نے) تمہارے مال سے جو تھیلی اٹھائی تھی وہ واپس آ گئی ہے۔ اپنے بھائی پر شک نہ کیا کرو اور اس کے ساتھ حسن سلوک کیا کرو، اور اسے عطا کیا کرو، اگر تم ایسا نہ کرو تو اسے ہمارے پاس بھیج دیا کرو تا کہ ہم اسے عطا فرمائیں۔ جب وہ باہر آیا تو اسے ایک غلام ملا جس نے بتایا کہ تھیلی (اپنی جگہ پر) موجود ہے۔

ابو جعفر البزرجی کہتے ہیں کہ اگلے دن وہ ہاشمی مجھے اپنے گھر لے گیا اور اس نے میری مہمان نوازی کی اس کے بعد کنیز کو آواز دی کہ اے غزال یا (اس نے ایسے کہا کہ) اے زلال، اتنے میں ایک بوڑھی کنیز سامنے آ گئی۔ اس ہاشمی نے اس سے کہا کہ اے کنیز اپنے آقا کو سلائی (سرمہ دانی والی سلائی) اور مولود والی بات سناؤ۔

کنیز نے کہا کہ ہمارا ایک بچہ بیمار ہو گیا میری مالکن نے مجھ سے کہا کہ امام حسنؑ بن علیؑ (حسن العسکریؑ) کے گھر جاؤ اور ان جنابؑ کی پھپھو جانؑ سے عرض کرنا کہ کوئی شئے عطا فرمائیں جس کے ذریعے ہم اپنے بچہ کے لئے شفاء حاصل کریں۔ پس میں گئی اور جس طرح مالکن نے مجھ سے کہا تھا ویسے ہی کہا۔ مخدومہؑ نے فرمایا: وہ سلائی لے کر آؤ جس کے ذریعے اُس مولود کو سرمہ لگایا گیا ہے جس کی کل ولادت ہوئی ہے۔ مخدومہؑ کی مراد امام حسنؑ بن علیؑ العسکریؑ کے فرزند تھے۔ پس آپ جنابؑ دعا کے پاس وہ سلائی لائی گئی پس آپ جنابؑ نے وہ سلائی مجھے دی میں اسے لے کر اپنی مالکن کے پاس آئی۔ مالکن نے اس سلائی کے ساتھ بچے کو سرمہ لگایا۔ پس وہ ٹھیک ہو گیا۔ وہ سلائی ہمارے پاس باقی رہی ہم اس کے ذریعے شفاء حاصل کرتے تھے اس کے بعد وہ ہم سے کھو گئی۔

ابو جعفر بزرجی کہتے ہیں کہ میں مسجد کوفہ میں ابوالحسن بن برھون البرسی

سے ملا اور انہیں اس ہاشمی کی بات سنائی تو انہوں نے کہا کہ اس ہاشمی نے مجھے بھی یہ بات بالکل حرف بحرف بغیر کسی کمی بیشی کے اسی طرح سنائی تھی جس طرح تم نے ذکر کی ہے۔

سونے کی تختی جو گم ہو گئی تھی وہ ہم تک پہنچ گئی ہے

حسین بن علی بن محمد قمی المعروف ابو علی بغدادی کہتے ہیں کہ میں بخارا میں تھا مجھے ابن جاوشیر کے نام سے معروف شخص نے دس سونے کی تختیاں (اینٹ کی صورت میں ڈھلا ہوا سونا) دیا اور مجھے حکم دیا کہ میں انہیں مدینۃ السلام (بغداد) میں جا کر شیخ ابوالقاسم حسین بن روح قدس اللہ روحہ کے حوالے کروں۔ پس میں انہیں اٹھا کر چل پڑا جب میں آمویہ پہنچا تو ان اینٹوں میں سے ایک اینٹ مجھ سے گم ہو گئی۔ مدینۃ السلام (بغداد) پہنچنے تک مجھے اس کا پتہ نہیں چلا (بغداد پہنچ کر) میں نے وہ اینٹیں (حسین بن روح کے) حوالے کرنے کے لئے نکالیں تو دیکھا کہ ان میں سے ایک کم ہے۔ پس میں نے اس کی جگہ اس کے وزن کے برابر ایک اینٹ خریدی اور ان باقی نو اینٹوں کے ساتھ اسے رکھ دیا۔ اس کے بعد میں شیخ ابوالقاسم حسین بن روح قدس اللہ روحہ کے پاس گیا اور ان کے سامنے سب اینٹیں رکھ دیں۔ آپ نے مجھ سے کہا کہ وہ اینٹ اٹھا لو جو تم نے خریدی تھی اور آپ نے اس اینٹ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ جو اینٹ تم سے گم ہو گئی تھی وہ ہم تک پہنچ گئی ہے اور وہ یہ ہے۔ اس کے بعد انہوں نے وہ اینٹ نکالی جو آمویہ کے مقام پر مجھ سے گم ہو گئی تھی میں نے اسے دیکھا تو پہچان لیا۔

حسین بن علی بن محمد قمی المعروف ابو علی بغدادی کہتے ہیں کہ اسی سال میں

Made with Xodo PDF Reader and Editor

نے مدینۃ السلام (بغداد) میں ایک عورت کو دیکھا اس نے مجھ سے ہمارے مولاؑ کے وکیل کے بارے میں پوچھا کہ وہ کون ہے؟ کچھ قمی لوگوں نے اسے بتایا کہ آپ جنابؑ کے وکیل ابوالقاسم حسین بن روح ہیں اور آپ کی طرف اشارہ کیا۔ وہ عورت آپ کے پاس آئی تو میں آپ کے پاس ہی تھا اس عورت نے آپ سے کہا کہ اے شیخ میرے پاس کیا شئے ہے؟

آپ نے کہا جو کچھ تمہارے پاس ہے اسے دجلہ میں پھینک آؤ اس کے بعد میرے پاس آنا تاکہ میں تمہیں بتاؤں (کہ وہ کیا شئے ہے)۔

وہ عورت گئی اور جو کچھ تھا اسے اٹھایا اور اسے دجلہ میں پھینک دیا اس کے بعد واپس آئی اور ابوالقاسم الروحی قدس اللہ روحہ (حسین بن روح) کے پاس آئی۔ ابوالقاسم (حسین بن روح) نے اپنی ایک کنیز سے کہا کہ وہ صندوقچہ لانا۔ پس وہ ایک صندوقچہ لے آئی آپ نے اس عورت سے کہا کہ یہ صندوقچہ ہے جو تمہارے پاس تھا اور تم نے اسے دجلہ میں پھینک دیا تھا میں تمہیں بتاؤں کہ اس میں کیا ہے یا تم مجھے بتاؤ گی؟

اس عورت نے کہا: آپ بتایئے۔

آپ نے کہا اس صندوقچہ میں سونے کے دو کنگن ہیں اور بڑا ہار ہے جس میں ایک موتی ہے اور دو چھوٹے ہار ہیں جن میں موتی ہیں اور دو انگوٹھیاں ہیں ایک فیروزہ کی اور دوسری عقیق کی ہے۔

پس جس طرح آپ نے کہا ہر شئے اسی طرح تھی کوئی بھی شئے رہ نہیں گئی تھی۔ اس کے بعد آپ نے صندوقچہ کھولا اور اس میں جو کچھ تھا وہ مجھے دکھایا۔ پس عورت نے اس کی طرف دیکھا تو کہا: یہ تو بعینہ وہی ہے جسے میں نے دجلہ میں پھینکا تھا۔ پس اس نشانی اور دلالت کی سچائی کو دیکھ کر خوشی سے

مجھے بھی غش آ گیا اور وہ عورت بھی بے ہوش ہو گئی۔

الحسین نے مجھے یہ حدیث سنانے کے بعد کہا کہ جو کچھ میں نے کہا ہے اس پر میں روزِ قیامت اللہ کے ہاں گواہی دوں گا کہ وہ اسی طرح تھا جس طرح میں نے ذکر کیا ہے۔ میں نے اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی اور اس نے بارہ اماموںؑ کی قسم بھی اٹھائی، بے شک جو اس نے بتایا وہ سچ بتایا؛ اور اس نے کوئی کمی بیشی اس میں نہیں کی۔

جب کوئی ھم وغم ہو تو اس رومال کو چہرے پر ملنا

ابوالحسن علی بن احمد بن علی العقیقی سن 298 ھ میں بغداد میں علی بن عیسیٰ بن الجراح کے پاس اپنی ایک زمین کے معاملے میں آئے جو کہ ان دنوں وزیر تھے۔ پس آپ نے آ کر وزیر سے سوال کیا تو اس نے جواب دیا کہ اس شہر میں تمہارے گھر والے بہت ہیں۔ اگر جب بھی وہ ہم سے (زمین کے کاغذات) مانگیں اور ہم انہیں دینا شروع ہو جائیں تو (کام) لمبا ہو جائے گا، یا جس طرح اس نے کہا (یعنی اس سے ملتے جلتے الفاظ کہے)۔ العقیقی نے اس سے کہا (اگر تم میری بات نہیں سنتے) تو پھر میں اس سے مانگتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری حاجت روائی ہے۔ علی بن عیسیٰ نے اس سے پوچھا وہ کون؟ آپ نے کہا اللہ عزوجل یہ کہہ کر آپ غصے سے نکل آئے (آپ کہتے ہیں کہ) میں یہ کہتے ہوئے نکلا کہ ہر ہلاک اور ضائع ہونے والی (شئے) کی تسلی و عزاء، ہر مصیبت کا تدارک اللہ (کی یاد) میں ہے (اور اللہ کی طرف سے ہے)۔ میں چلا گیا تو میرے پاس حسین بن روح رضی اللہ عنہ وارضاہ کا پیغام رساں آیا۔ میں نے اس سے شکایت کی۔ پس وہ میرے پاس سے اٹھا اور اس

Made with Xodo PDF Reader and Editor

نے ساری بات حسین بن روح تک پہنچا دی۔اس کے بعد وہ پیغام رساں عدد و وزن کے لحاظ سے 100 درہم، ایک رومال، تھوڑا سا حنوط اور کفن لے کر میرے پاس آیا اور کہا تمہارے مولا عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ تمہیں سلام ارشاد فرماتے ہیں اور تم سے کہتے ہیں کہ جب کوئی معاملہ (بات) یا غم تمہیں پریشان کرے تو اس رومال کو چہرے پر مَلنا۔کیونکہ یہ تمہارے مولا کا رومال ہے اور یہ درہم اور یہ حنوط اور یہ کفن بھی لے لو تمہاری حاجت اسی رات میں پوری ہو جائے گی۔اور جب تم مصر میں پہنچو گے تو محمد بن اسماعیل تم سے دس دن پہلے فوت ہو جائیں گے اور اس کے (کچھ عرصہ) بعد تم فوت ہو جاؤ گے۔پس یہ تمہارا کفن اور یہ تمہارا حنوط اور یہ تمہارا سامان ہے۔میں نے وہ اٹھایا اور اسے محفوظ کر لیا اور وہ پیغام رساں چلا گیا۔ اچانک میرے دروازے پر مشعلیں (لے کر سپاہی) آ گئے اور دروازہ کھٹکھٹانے لگے۔ میں نے اپنے غلام خیر سے کہا اے خیر دیکھو یہ کیا ہے؟ خیر نے کہا کہ یہ حمید بن محمد الکاتب جو کہ وزیر کے چچا کا بیٹا ہے اس کا غلام آیا ہے۔خیر اسے میرے پاس لے کر آیا ۔اس نے کہا کہ تمہیں وزیر نے بلایا ہے اور آپ سے میرے آقا حمید نے کہا ہے کہ میرے پاس سوار ہو کر آیئے، پس میں سوار ہوا اور شاہراہیں اور دروازے (میرے لئے) کھول دیے گئے ،اور جب میں شارع الرزازین پہنچا تو دیکھا کہ حمید میرے انتظار میں بیٹھا ہے، جب اس نے مجھے دیکھا تو اس نے میرا ہاتھ پکڑا۔ہم سوار ہوئے اور وزیر کے پاس چلے گئے۔وزیر نے مجھ سے کہا اے شیخ اللہ نے تمہاری حاجت پوری کر دی ہے اور اس نے مجھ سے معذرت کی اور مجھے کتابیں (زمینوں کے کاغذات وغیرہ) لکھے ہوئے اور مہر لگے ہوئے دیے جن سے وہ فارغ ہو چکا تھا میں نے وہ لئے اور نکل پڑا۔

حضرت ابو محمد حسن بن محمد (راوی) کہتے ہیں کہ ابوالحسن علی بن احمد العقیقی رحمہ اللہ نے نصیبین میں ہمیں یہ واقعہ سنایا۔اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ یہ حنوط صرف میری فلاں چچی کے لئے آیا تھا۔انہوں نے اس کا نام نہیں بتایا اور مجھے میرے مرنے کی خبر دی گئی (یعنی اصل میں میری چچی کو حنوط دیا گیا پھر میں نے بھی طلب کیا تو مجھے بھی عطا کیا گیا)۔مجھ سے حسین بن روح رضی اللہ عنہ نے کہہ دیا تھا کہ میں زمین کا مالک بن جاؤں گا اور جس کا میں نے ارادہ کیا ہے وہ لکھ دیا گیا ہے(یعنی اس کے کاغذات لکھ دیے گئے ہیں اور ان پر مہر لگا دی گئی ہے)۔(راوی کہتا ہے کہ) میں اٹھا اور میں نے ان کے سر اور آنکھوں کا بوسہ لیا اور کہا اے سیدی مجھے وہ کفن، حنوط اور درہم تو دکھایئے۔انہوں نے کفن نکالے تو اس میں ایک دھاری دار یمن کی بُنی ہوئی چادر تھی اور تین مروی کپڑے تھے اور ایک عمامہ تھا، حنوط چمڑے کی ایک تھیلی میں تھا۔انہوں نے درہم نکال کر دکھائے۔ میں نے انہیں گنا تو وہ 100 تھے اور ان کا وزن بھی 100 درہم تھا۔ میں نے کہا اے سیدی ان میں سے ایک درہم مجھے عطا کیجیے میں اس کی انگوٹھی بنواؤں گا، انہوں نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے۔میرے پاس جو کچھ ہے وہ لے لو (سوائے ان درہموں کے)۔ میں نے کہا میں ان درہموں میں سے ایک چاہتا ہوں۔ میں نے بہت اصرار کیا اور ان کے سر اور آنکھوں کو بوسا دیا۔پس آپ نے مجھے ایک درہم عطا کیا۔پس میں نے اسے ایک رومال میں باندھا اور اسے اپنی آستین میں رکھا۔ جب میں سرائے میں پہنچا تو میں نے اپنی زنبیل (تھیلا) کھولا اور اس رومال کو اس زنبیل میں رکھ دیا درہم (رومال کے اندر گانٹھ لگا کر) بندھا ہوا تھا۔ میں نے اپنی کتابیں کا پیاں اس کے اوپر رکھ دیں میں کچھ دن ٹھہرا رہا۔اس کے بعد میں اس درہم لینے آیا دیکھا

Made with Xodo PDF Reader and Editor

تو تھیلی اپنی جگہ پر موجود ہے اور اس میں کوئی شئے نہیں ہے۔ مجھے شک و شبہ ہوا۔ میں العقیقی کے دروازے پر گیا۔ میں نے ان کے غلام خیر کو کہا کہ میں اندر شیخ کے پاس جانا چاہتا ہوں۔ پس وہ مجھے آپ کے پاس لے گیا انہوں نے مجھ سے کہا کیا بات ہے؟ میں نے کہا کہ اے سیدی جو درہم آپ نے مجھے عطا کیا تھا وہ مجھے تھیلی میں نہیں ملا۔ انہوں نے اپنا تھیلا منگوایا اور درہم نکالے تو وہ پورے سو تھے، تعداد بھی اور وزن بھی۔ میرے پاس کوئی ایسا شخص نہیں تھا جس پر میں شک کرتا (کہ وہ یہ درہم اٹھا کر لایا ہے)۔ میں نے اس درہم کو واپس کرنے کی درخواست کی تو انہوں نے انکار کر دیا۔ پھر وہ مصر چلے گئے اور زمین لے لی اس کے بعد ان سے دس دن پہلے محمد بن اسماعیل کی وفات ہوئی جس طرح انہیں بتایا گیا تھا اور پھر خود ان کی وفات ہوگئی اور انہیں وہی کفن دیا گیا جو انہیں عطا کیا گیا تھا۔

احمد بن ابراہیم کہتے ہیں کہ میں مخدومہؑ بنت محمدؑ بن علی الرضاؑ، صاحب العسکر امام ابوالحسنؑ (علی نقیؑ) کی ہمشیرہ کے پاس سن 262ھ میں گیا۔ میں نے پردے کے پیچھے سے ان کے ساتھ گفتگو کی۔ میں نے ان سے ان کے دین کے بارے میں پوچھا۔ تو انہوں نے جن کی وہ اقتداء کرتی تھیں (جن کو وہ امامؑ مانتی تھیں) انؑ کے نام میرے لئے دہرائے، اس کے بعد فرمایا والحجۃؑ ابن الحسنؑ بن علیؑ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ۔ پس مخدومہؑ نے ان جنابؑ کا نام لیا، میں نے ان سے کہا کہ اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے (آیا مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ کے بارے میں جو آپ جنابؑ نے بات کی ہے یہ) آنکھوں دیکھا ہے یا خبر ہے؟ آپ جنابؑ نے فرمایا خبر ہے حضرت ابو محمدؑ (امام حسن العسکریؑ) سے جو انہوں نے اپنی والدہ کی طرف لکھا تھا۔ میں نے کہا وہ فرزند

کہاں ہیں؟ آپ جنابؑ نے فرمایا وہ پردے میں ہے (غائب ہیں)۔ میں نے کہا تو پھر شیعہ کس کی طرف رخ کریں (کس کی پناہ لیں، کس سے مسائل دین میں رہنمائی لیں)؟ آپ نے فرمایا: الجدۃؑ ام ابی محمدؑ (امام حسن العسکریؑ کی والدہ) کی۔ میں نے کہا کہ میں اس کی اقتداء کروں جس کی وصیت ایک خاتون کی طرف ہے؟ آپ جنابؑ نے فرمایا: (ہاں) امام حسینؑ بن علیؑ کی اقتداء میں، کیونکہ امام حسینؑ بن علیؑ نے اپنی ہمشیرہ مادر عون و محمد صلوۃ اللہ علیہام اجمعین کی طرف ظاہر میں وصیت فرمائی تھی اور جو علم امام علیؑ بن حسینؑ سے صادر ہوتا تھا وہ امام علیؑ بن حسینؑ کو چھپانے کے لئے (ان کی حفاظت کی خاطر) جناب مخدومہؑ کی طرف منسوب ہوتا تھا۔ اس کے بعد آپ جنابؑ نے فرمایا: تم اصحابِ اخبار ہو (روایات جانتے ہو) کیا تم لوگوں یہ روایت نہیں کی کہ امام حسینؑ بن علیؑ کی اولاد میں سے نویںؑ کی میراث تقسیم ہو جائے گی جبکہ وہ زندہ ہوں گے۔

یعقوب بن یوسف الضراب کے نام توقیع مبارک

یعقوب بن یوسف الضراب الغسانی کہتے ہیں کہ میں نے 281ھ میں مخالفین (غیر شیعہ) کی ایک جماعت کے ساتھ حج کیا جو کہ ہمارے شہر کے تھے جب ہم مکہ پہنچے تو ان میں سے ایک آگے بڑھا اور اس نے سوق اللیل کے درمیان ایک گلی میں ہمارے لئے ایک گھر کرائے پر لیا، وہ دارِ ملیکۃ العربؑ تھا جسے دار الرضاؑ کہتے ہیں اس میں ایک سانولے رنگ کی بڑھیا تھی، جب مجھے معلوم ہوا کہ یہ دار الرضاؑ ہے تو میں نے اس سے پوچھا کہ اس گھر والوں سے تم کون ہو؟ (تمہارا ان سے کیا تعلق ہے) اور اس کو دار الرضاؑ کیوں کہتے ہیں؟ اس

Made with Xodo PDF Reader and Editor

نے کہا میں ان کے خدمت گزاروں میں سے ہوں اور یہ حضرت علیؑ بن موسیٰؑ الرضاؑ کا گھر ہے اور حضرت حسنؑ بن علیؑ (امام حسن العسکریؑ) نے مجھے اس گھر میں ٹھہرایا تھا کیونکہ میں ان کے خدمت گزاروں میں سے تھی جب میں نے یہ بات سنی تو میں اس سے مانوس ہوا۔ میں نے یہ بات اپنے مخالفین ساتھیوں سے چھپائی۔ جب میں رات کو طواف کر کے واپس آتا تو ان کے ساتھ گھر کے ایک برآمدے میں سوتا، ہم دروازہ بند کر دیتے اور دروازے کے پیچھے ایک بڑا پتھر رکھ دیتے جسے ہم گھما کر دروازے کے پیچھے لاتے تھے۔

جس برآمدے میں ہم تھے اس میں کئی راتوں میں میں نے مشعل کی روشنی جیسی چراغ کی روشنی دیکھی۔ اور میں نے دیکھا کہ دروازہ کھل گیا ہے جبکہ گھر میں رہنے والوں میں سے کسی کو اسے کھولتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اور میں نے ایک گندمی رنگت والے کسی قدر مائل بہ زرد معتدل قدوقامت کے متوسط جسم والے مرد کو دیکھا۔ ان کے چہرے پر سجدے کا نشان تھا؛ اور ان پر دو قمیضیں اور باریک چادر تھی جسے انہوں نے نقاب بنایا ہوا تھا۔ اور ان کے پاؤں میں بغیر جرابوں کے جوتے تھے۔ وہ گھر میں موجود ایک کمرے میں (اوپر) چڑھے جہاں وہ بوڑھی عورت رہتی تھی، وہ ہم سے کہا کرتی تھی کہ اس کمرے میں اس کی بیٹی ہے۔ وہ کسی کو اس کمرے میں جانے نہیں دیتی تھی، وہ روشنی جسے میں نے دیکھا تھا اسے میں برآمدے میں سیڑھیوں پر اس شخص کے چڑھتے وقت روشن ہوتے دیکھتا تھا اور اس کے بعد اس روشنی کو اس کمرے میں دیکھتا۔ جبکہ بعینہ چراغ مجھے نظر نہ آتا، جو میرے ساتھ تھے، انہیں بھی اسی طرح نظر آتا جس طرح مجھے نظر آتا تھا۔ وہ شک کرتے کہ یہ شخص اس بوڑھی عورت کی بیٹی کے پاس آتا جاتا ہے اور ہوسکتا ہے اس نے اس کے ساتھ

ازواج مئوقت کیا ہو۔ وہ کہنے لگے کہ یہ علوی لوگ متعہ کو حلال جانتے ہیں جبکہ یہ حرام ہے؛ اس طرح نہیں ہے جس طرح وہ خیال کرتے ہیں۔ ہم اس شخص کو داخل ہوتے اور نکلتے دیکھتے تھے ہم دروازے کے پاس آتے تو وہ پتھر اسی حال میں پڑا ہوا ہوتا تھا جس حال میں ہم اسے چھوڑ کر گئے تھے۔ ہم اپنے سامان کے چوری ہوجانے کے خوف سے دروازہ بند کر دیتے تھے۔ ہمیں کوئی دروازہ کھولنے والا اور بند کرنے والا نظر نہیں آتا تھا، جبکہ وہ شخص داخل بھی ہوتا اور باہر بھی نکلتا تھا۔ اس حال میں کہ وہ پتھر دروزے کے پیچھے ہی پڑا ہوتا، اس وقت تک کہ جب تک ہم باہر نکلتے ہوئے اسے ہٹا نہ دیتے تھے۔ جب میں نے یہ اسباب دیکھے تو اس بات نے میرے دل پر دستک دی اور میرے دل میں فتنہ واقع ہوا۔ میں اس بوڑھی عورت کے ساتھ نرمی کے ساتھ پیش آیا۔ میں چاہتا تھا کہ اس شخص کی خبر معلوم ہو۔ میں نے اس سے کہا اے فلانہ میں چاہتا ہوں کہ جو میرے ساتھی ہیں ان کی غیر موجودگی میں تم سے کچھ پوچھوں اور بات چیت کروں لیکن کر نہیں پاتا۔ میں چاہتا ہوں کہ جب تم مجھے گھر میں اکیلا دیکھو تو میرے پاس آجانا تاکہ میں تم سے کسی معاملے کے بارے میں پوچھ سکوں۔ اس نے جلدی سے مجھ سے کہا؛ میں بھی تم سے کسی شئی کے بارے میں اسرار بتانا چاہتی ہوں، لیکن جو تمہارے ساتھ ہیں ان کی وجہ سے موقع نہیں ملتا۔ میں نے کہا تم کیا کہنا چاہتی ہو؟ اس نے کہا وہؑ تم سے فرماتے ہیں۔ اس نے کسی کا نام نہیں لیا۔ اپنے ساتھیوں اور شریکوں کے ساتھ سختی سے پیش نہ آؤ اور ان کے ساتھ لڑائی جھگڑا نہ کیا کرو کیونکہ وہ تمہارے دشمن ہیں۔ ان کے ساتھ (ظاہری) رواداری (نرمی) سے پیش آیا کرو۔ میں نے اس سے کہا: کون کہتا ہے؟ اس نے کہا میں کہتی ہوں۔ میرے دل میں جو ہیبت بیٹھ گئی تھی

Made with Xodo PDF Reader and Editor

اس کی وجہ سے میں اسے دوبارہ کہنے کا نہ کہہ سکا۔ میں نے اس سے کہا میرے کون سے ساتھی مراد ہیں؟ میں نے خیال کیا کہ اس کی مراد میرے وہ ساتھی ہیں جو میرے ساتھ حج پر تھے۔ اس نے کہا: تمہارے وہ ساتھی جو تمہارے شہر میں ہیں اور جو تمہارے ساتھ گھر میں ہیں۔ گھر میں موجود ساتھیوں کے ساتھ دین کے بارے میں میرا لڑائی جھگڑا ہوا تھا وہ میرے پیچھے دوڑے تو میں بھاگ گیا اور اس وجہ سے چھپ گیا۔ مجھے معلوم ہو گیا کی اس کی مراد میرے وہ ساتھی ہیں۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تم الرضاؑ کی کیا لگتی ہو؟ اس نے کہا کہ میں جناب حسنؑ بن علیؑ کی خادمہ ہوں جب مجھے اس کا یقین ہو گیا تو میں نے چاہا کہ میں اس سے الغائبؑ (مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ) کے بارے میں ضرور پوچھتا ہوں۔ میں نے کہا تمہیں اللہ کی قسم کیا تم نے انہیں (مولا امام زمانہؑ) کو اپنی آنکھوں کے ساتھ دیکھا ہے۔ اس نے کہا اے میرے بھائی میں نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا کیونکہ میری بہن حاملہ تھی اس لئے وہاں سے میں چلی گئی تھی۔ مجھے امام حسنؑ بن علیؑ نے بشارت دی تھی کہ میں انہیں اپنی آخری عمر میں دیکھوں گی۔ اور انہوں نے مجھ سے فرمایا تھا کہ تم ان کے لئے بھی اسی طرح (خدمت گزار) ہو گی جس طرح تم میرے لئے (خدمت گزار) ہو۔ اور آج میں فلاں مدت سے مصر میں ہوں میرے پاس ابھی ایک خط اور نفقہ بھیجا گیا ہے جو میری طرف اہل خراسان کے ایک شخص کے ہاتھوں سے بھجوایا گیا ہے۔ جو صحیح عربی نہیں جانتا اور یہ تیس دینار ہیں اور مجھے حکم ہوا ہے کہ میں اس سال حج کروں۔ پس اسے دیکھنے کی رغبت میں میں نکل پڑی

میرے دل میں یہ بات بیٹھ گئی کہ جس شخص کو میں آتے جاتے دیکھتا ہوں

وہ وہی ہیں (یعنی مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ ہیں)

میں نے دس صحیح درہم لئے جن میں سے چھ امام رضاؑ کے رضوی درہم تھے (جن پر آپ جنابؑ کے نام کی مہر تھی) میں نے انہیں چھپایا ہوا تھا تاکہ میں انہیں مقام ابراہیم میں ڈال سکوں۔ میں نے یہ نذر مانی تھی اور اس کی نیت وارادہ کیا تھا۔ میں نے یہ درہم اس بوڑھی عورت کو دیئے اور دل میں کہا کہ مقام ابراہیم پر ڈالنے کی بجائے اگر انہیں میں اولادِ جناب سیدہؑ میں سے کسی کو دوں تو یہ زیادہ افضل ہے اور اس کا ثواب بھی زیادہ اور عظیم ہوگا۔ میں نے اس عورت سے کہا کہ اولادِ جناب سیدہؑ میں سے جو مستحق ہو اسے یہ درہم دے دینا۔ میری نیت میں وہی شخصیتؑ تھی جن کو میں نے دیکھا تھا، اور وہ عورت اسی کو درہم دے گی۔ اس نے درہم لئے اور اوپر چلی گئی۔ کچھ دیر وہاں ٹھہری اس کے بعد نیچے اتری اور کہنے لگی وہ تم سے کہتے ہیں کہ اس میں ہمارا کوئی حق نہیں ہے۔ انہیں اسی جگہ پر قرار دو جس کی تم نے نیت کی تھی۔ لیکن یہ جو رضوی درہم ہیں، ہم سے ان کے بدل میں درہم لے لو اور انہیں اس مقام پر ڈال دو جس کی تم نے نیت کی تھی۔ میں نے ایسے ہی کیا اور دل میں کہا کہ جس کا مجھے حکم دیا گیا ہے وہ (حکم) اسی ہستیؑ کی طرف سے ہے۔

میرے پاس ایک توقیع مبارک کا نسخہ تھا جو آذر بائیجان میں موجود قاسم بن علاء کی طرف صادر ہوا تھا۔ میں نے اس عورت سے کہا کہ کیا تم اس نسخہ کو کسی ایسے انسان کو دکھا سکتی ہو جس نے جناب الغائبؑ (مولا امام زمانہؑ) کی توقیعات دیکھی ہوں؟۔ اس نے کہا مجھے دو میں انہیں پہچانتی ہوں۔ میں نے اسے نسخہ دکھایا میں نے خیال کیا کہ یہ عورت اچھی طرح پڑھنا جانتی ہے۔ اس نے کہا کہ میں اس جگہ پڑھ نہیں سکتی۔ پس وہ اوپر کمرے میں گئی اس کے بعد نیچے اتری

Made with Xodo PDF Reader and Editor

اور اس نے کہا کہ صحیح ہے اور توقیع مبارک میں (یہ بات بھی) ہے کہ میں تمہیں ایسی بشارت دیتا ہوں کہ جس کی بشارت تمہارے علاوہ کسی نہیں دی گئی۔

اس کے بعد اس عورت نے کہا کہ جب تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ پر صلوات بھیجتے ہو تو کس طرح صلوات پڑھتے ہو میں نے کہا میں کہتا ہوں:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ كَأَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ وَ بَارَكْتَ وَ تَرَحَّمْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيد

اس نے کہا نہیں، جب تم ان پر صلوات بھیجو تو ان سب پر صلوات بھیجو اور ان کے نام لو میں نے کہا ٹھیک ہے، جب اگلا دن آیا تو وہ نیچے آئی اور اس کے پاس ایک چھوٹی کاپی تھی۔ اس نے کہا وہ تم سے کہتے ہیں کہ جب تم نبیؐ پر صلوات بھیجو تو ان پر اور ان کے اوصیاء پر اس نسخہ کے مطابق صلوات بھیجا کرو۔ میں نے اس نسخہ کو لیا۔ میں اسی نسخہ پر عمل کیا کرتا تھا میں نے کئی راتوں میں دیکھا کہ وہ کمرے سے اترے ہیں اور چراغ کی روشنی قائم ہے۔

میں دروازہ کھولتا اور اس روشنی کے اثر میں نکلتا۔ میں اس کو یعنی روشنی کو دیکھتا لیکن کسی (شخص) کہ نہ دیکھ پاتا یہاں تک کہ وہ مسجد میں داخل ہو جاتا۔ میں نے مختلف شہروں کے کئی مردوں کے گروہ دیکھے جو اس گھر کے دروازے پر آتے۔ ان میں سے کچھ اپنے پاس موجود رقعے اس بوڑھی عورت کو دیتے۔ اور میں نے دیکھا کہ وہ بوڑھی عورت بھی ان کو رقعے دیتی تھی۔ وہ اس سے گفتگو کرتے اور وہ بھی ان سے کلام کرتی ۔لیکن میں ان کی بات نہ سمجھ پاتا۔ اپنی واپسی پر راستے میں میں نے ان میں سے ایک گروہ کو دیکھا، یہاں تک کہ میں بغداد پہنچ گیا۔

صلوات والا نسخہ جو آپ جنابؑ نے عطا فرمایا

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَ حُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الْمُنْتَجَبِ فِي الْمِيْثَاقِ الْمُصْطَفٰى فِي الظِّلَالِ الْمُطَهَّرِ مِنْ كُلِّ آفَةٍ الْبَرِيءِ مِنْ كُلِّ عَيْبٍ الْمُؤَمَّلِ لِلنَّجَاةِ الْمُرْتَجٰى لِلشَّفَاعَةِ الْمُفَوَّضِ إِلَيْهِ دِيْنُ اللهِ اللّٰهُمَّ شَرِّفْ بُنْيَانَهٗ وَ عَظِّمْ بُرْهَانَهٗ وَ أَفْلِجْ حُجَّتَهٗ وَ ارْفَعْ دَرَجَتَهٗ وَ أَضِئْ نُوْرَهٗ وَ بَيِّضْ وَجْهَهٗ وَ أَعْطِهِ الْفَضْلَ وَ الْفَضِيلَةَ وَ الدَّرَجَةَ وَ الْوَسِيلَةَ الرَّفِيعَةَ وَ ابْعَثْهُ مَقَاماً مَحْمُوداً يَغْبِطُهُ بِهِ الْأَوَّلُونَ وَ الْآخِرُونَ وَ صَلِّ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ وَارِثِ الْمُرْسَلِينَ وَ قَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ وَ سَيِّدِ الْوَصِيِّينَ وَ حُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ صَلِّ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ إِمَامِ الْمُؤْمِنِينَ وَ وَارِثِ الْمُرْسَلِينَ وَ حُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ صَلِّ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ إِمَامِ الْمُؤْمِنِينَ وَ وَارِثِ الْمُرْسَلِينَ وَ حُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ صَلِّ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ إِمَامِ الْمُؤْمِنِينَ وَ وَارِثِ الْمُرْسَلِينَ وَ حُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ إِمَامِ الْمُؤْمِنِينَ وَ وَارِثِ الْمُرْسَلِينَ وَ حُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ صَلِّ عَلَى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ إِمَامِ الْمُؤْمِنِينَ وَ وَارِثِ الْمُرْسَلِينَ وَ حُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ صَلِّ عَلَى مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ إِمَامِ الْمُؤْمِنِينَ وَ وَارِثِ الْمُرْسَلِينَ وَ حُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ صَلِّ عَلَى عَلِيِّ بْنِ مُوسَى إِمَامِ الْمُؤْمِنِينَ وَ وَارِثِ الْمُرْسَلِينَ وَ حُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ إِمَامِ الْمُؤْمِنِينَ وَ وَارِثِ الْمُرْسَلِينَ وَ حُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ صَلِّ عَلَى عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ إِمَامِ الْمُؤْمِنِينَ وَ وَارِثِ الْمُرْسَلِينَ وَ حُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ- وَ صَلِّ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ إِمَامِ الْمُؤْمِنِينَ وَ وَارِثِ الْمُرْسَلِينَ وَ حُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ صَلِّ عَلَى الْخَلَفِ الصَّالِحِ الْهَادِي الْمَهْدِيِّ إِمَامِ الْمُؤْمِنِينَ وَ وَارِثِ الْمُرْسَلِينَ وَ حُجَّةِ رَبِّ

Made with Xodo PDF Reader and Editor

الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ الْأَئِمَّةِ الْهَادِينَ الْمَهْدِيِّينَ الْعُلَمَاءِ الصَّادِقِينَ الْأَبْرَارِ الْمُتَّقِينَ دَعَائِمِ دِينِكَ وَ أَرْكَانِ تَوْحِيدِكَ وَ تَرَاجِمَةِ وَحْيِكَ وَ حُجَجِكَ عَلَى خَلْقِكَ وَ خُلَفَائِكَ فِي أَرْضِكَ الَّذِينَ اخْتَرْتَهُمْ لِنَفْسِكَ وَ اصْطَفَيْتَهُمْ عَلَى عِبَادِكَ وَ ارْتَضَيْتَهُمْ لِدِينِكَ وَ خَصَصْتَهُمْ بِمَعْرِفَتِكَ وَ جَلَّلْتَهُمْ بِكَرَامَتِكَ وَ غَشَّيْتَهُمْ بِرَحْمَتِكَ وَ رَبَّيْتَهُمْ بِنِعْمَتِكَ وَ غَذَّيْتَهُمْ بِحِكْمَتِكَ وَ أَلْبَسْتَهُمْ نُورَكَ وَ رَفَعْتَهُمْ فِي مَلَكُوتِكَ وَ حَفَفْتَهُمْ بِمَلَائِكَتِكَ وَ شَرَّفْتَهُمْ بِنَبِيِّكَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَيْهِمْ صَلَاةً كَثِيرَةً دَائِمَةً طَيِّبَةً لَا يُحِيطُ بِهَا إِلَّا أَنْتَ وَ لَا يَسَعُهَا إِلَّا عِلْمُكَ وَ لَا يُحْصِيهَا أَحَدٌ غَيْرُكَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى وَلِيِّكَ الْمُحْيِي سُنَّتَكَ الْقَائِمِ بِأَمْرِكَ الدَّاعِي إِلَيْكَ الدَّلِيلِ عَلَيْكَ وَ حُجَّتِكَ عَلَى خَلْقِكَ وَ خَلِيفَتِكَ فِي أَرْضِكَ وَ شَاهِدِكَ عَلَى عِبَادِكَ اللَّهُمَّ أَعِزَّ نَصْرَهُ وَ مُدَّ فِي عُمُرِهِ وَ زَيِّنِ الْأَرْضَ بِطُولِ بَقَائِهِ اللَّهُمَّ اكْفِهِ بَغْيَ الْحَاسِدِينَ وَ أَعِذْهُ مِنْ شَرِّ الْكَائِدِينَ وَ ادْحَرْ عَنْهُ إِرَادَةَ الظَّالِمِينَ وَ تَخَلَّصْهُ «2» مِنْ أَيْدِي الْجَبَّارِينَ اللَّهُمَّ أَعْطِهِ فِي نَفْسِهِ وَ ذُرِّيَّتِهِ وَ شِيعَتِهِ وَ رَعِيَّتِهِ وَ خَاصَّتِهِ وَ عَامَّتِهِ وَ عَدُوِّهِ وَ جَمِيعِ أَهْلِ الدُّنْيَا مَا تُقِرُّ بِهِ عَيْنَهُ وَ تَسُرُّ بِهِ نَفْسَهُ وَ بَلِّغْهُ أَفْضَلَ أَمَلِهِ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ جَدِّدْ بِهِ مَا مُحِيَ مِنْ دِينِكَ وَ أَحْيِ بِهِ مَا بُدِّلَ مِنْ كِتَابِكَ وَ أَظْهِرْ بِهِ مَا غُيِّرَ مِنْ حُكْمِكَ حَتَّى يَعُودَ دِينُكَ بِهِ وَ عَلَى يَدَيْهِ غَضّاً جَدِيداً خَالِصاً مُخْلَصاً لَا شَكَّ فِيهِ وَ لَا شُبْهَةَ مَعَهُ وَ لَا بَاطِلَ عِنْدَهُ وَ لَا بِدْعَةَ لَدَيْهِ اللَّهُمَّ نَوِّرْ بِنُورِهِ كُلَّ ظُلْمَةٍ وَ هُدَّ بِرُكْنِهِ كُلَّ بِدْعَةٍ وَ اهْدِمْ بِعِزَّتِهِ كُلَّ ضَلَالَةٍ وَ اقْصِمْ بِهِ كُلَّ جَبَّارٍ وَ أَخْمِدْ بِسَيْفِهِ كُلَّ نَارٍ وَ أَهْلِكْ بِعَدْلِهِ كُلَّ جَبَّارٍ وَ أَجْرِ حُكْمَهُ عَلَى كُلِّ حُكْمٍ

وَ أَذِلَّ لِسُلْطَانِهِ كُلَّ سُلْطَانٍ اللَّهُمَّ أَذِلَّ كُلَّ مَنْ نَاوَاهُ وَ أَهْلِكْ كُلَّ مَنْ عَادَاهُ وَ امْكُرْ بِمَنْ كَادَهُ وَ اسْتَأْصِلْ مَنْ جَحَدَ حَقَّهُ وَ اسْتَهَانَ بِأَمْرِهِ وَ سَعَى فِي إِطْفَاءِ نُورِهِ وَ أَرَادَ إِخْمَادَ ذِكْرِهِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفَى وَ عَلِيٍّ الْمُرْتَضَى وَ السَّيِّدَةِ النِّسَاءِ وَ الْحَسَنِ الرِّضَا وَ الْحُسَيْنِ الْمُصْطَفَى وَ جَمِيعِ الْأَوْصِيَاءِ مَصَابِيحِ الدُّجَى وَ أَعْلَامِ الْهُدَى وَ مَنَارِ التُّقَى وَ الْعُرْوَةِ الْوُثْقَى وَ الْحَبْلِ الْمَتِينِ وَ الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ وَ صَلِّ عَلَى وَلِيِّكَ وَ وُلَاةِ عَهْدِهِ وَ الْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِهِ وَ مُدَّ فِي أَعْمَارِهِمْ وَ زِدْ فِي آجَالِهِمْ وَ بَلِّغْهُمْ أَقْصَى آمَالِهِمْ دِيناً دُنْيَا وَ آخِرَةً إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

تمہاری اس بیوی سے اولاد نہیں ہوگی

محمد بن سورۃ القمی رحمہ کہتے ہیں کہ مجھے علی بن حسن الصائغ، محمد بن احمد الصیرفی اوران کے علاوہ مشائخ قم نے یہ بتایا ہے کہ علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ[1] کی زوجیت میں ان کے چچا محمد بن موسیٰ بن بابویہ کی بیٹی تھی اس سے آپ کی کوئی اولاد نہ ہوئی تو آپ نے شیخ ابوالقاسم حسین بن روح رضی اللہ عنہ کی جانب لکھا کہ وہ الحضرۃؑ (مولا امام زمانہؑ) سے سوال کریں کہ وہ اللہ سے دعا فرمائیں کہ اللہ انہیں فقیہ بیٹے عطا فرمائے۔ پس جواب آیا کہ اس (بیوی) سے تمہاری اولاد نہیں ہوگی عنقریب ایک دیلمی کنیز تمہاری ملکیت میں آئے گی اوراس سے تمہیں دو فقیہ بیٹے عطا ہوں گے۔

ابوعبداللہ بن سورۃ حفظہ اللہ کہتے ہیں کہ ابوالحسن بن بابویہ رحمہ اللہ کے تین بیٹے تھے، محمد اور حسین فقیہ تھے اور حفظ میں ماہر تھے آپ دونوں وہ کچھ

[1] شیخ صدوق کے والد

Made with Xodo PDF Reader and Editor

یاد کر لیتے تھے جو اہل قم میں سے دوسرے یاد نہ کر پاتے ان کا ایک اور بھائی تھا جس کا نام حسن تھا وہ درمیانہ تھا اور عبادت اور زہد میں مشغول رہتا اور لوگوں کے ساتھ گھلتا ملتا نہیں تھا اور اس کے پاس فقہ بھی نہیں تھی۔ ابن سورۃ کہتے ہیں کہ جب بھی علی بن حسین کے دونوں بیٹے ابو جعفر اور ابو عبداللہ کوئی روایت بیان کرتے تو لوگ ان کے حافظے سے حیران ہوتے اور کہتے تم دونوں کی جو یہ شان ہے یہ خصوصیت تمہارے لئے امام عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کی دعا کی وجہ سے ہے، اہل قم میں یہ بات مشہور و مستفیض ہے۔

میں گونگا تھا اور بول نہیں سکتا تھا

ابو عبداللہ بن سورۃ کہتے ہیں کہ میں نے سرور کو جو کہ عابد مجتہد شخص تھا جس سے میری اہواز میں ملاقات ہوئی تھی لیکن میں اس کے نسب کو بھول گیا ہوں ۔میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں گونگا تھا بول نہیں سکتا تھا، میرے والد اور چچا مجھے میرے بچپن میں شیخ ابوالقاسم حسین بن روح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لے گئے اس وقت میری عمر 13 یا 14 سال تھی۔ انہوں نے آپ سے گزارش کی کہ آپ حضورؑ (مولا امام زمانہؑ) سے درخواست کریں کہ اللہ تعالیٰ میری زبان کو کھول دے۔ شیخ ابوالقاسم حسین بن روح نے کہا کہ تمہیں الحائر کی طرف جانے کا حکم ہوا ہے۔ پس میں اور میرے والد اور چچا الحائر کی طرف نکلے ہم نے غسل کیا اور زیارت کی اس کے بعد میرے والد اور چچا نے مجھے آواز دی کہ اے سرور! میں نے فصیح زبان میں کہا: لبیک! انہوں نے کہا اللہ تم پر رحمت کرے تم بول پڑے ہو میں نے کہا ہاں۔

ابو عبداللہ بن سورۃ کہتے ہیں یہ سرور جو شخص تھا وہ جھوری الصوت (بلند

آواز) نہیں تھا۔

ابراہیم بن مہز یار[۱] سے ملاقات

شیخ صدوق نے ابراہیم بن مہز یار کا طویل واقعہ ذکر کیا ہے جس میں وہ امام حسن العسکریؑ کی شہادت کے بعد امام صاحب الامر عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کی تلاش میں نکلتے ہیں یہاں تک کہ ان کی آپ جنابؑ سے ملاقات ہوتی ہے جس میں ابراہیم بن مہز یار آپ جنابؑ کے اوصاف اور خدوخال کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ آپ جنابؑ کا صاف نکھرا ہوا رنگ، واضح روشن جبین، دونوں ابروؤں کے درمیان فاصلہ، ملائم سپاٹ لمبے رخسار، ستواں اٹھا ہوا ناک۔ گویا کہ وہ بان کی ٹہنی ہو، اور گویا ان جنابؑ کی روشن پیشانی کوکب دری ہو اور ان جنابؑ کے دائیں رخسار پر ایک تل ہے گویا وہ چاندی کی سفیدی پر مسک کا نقطہ ہو اور ان جنابؑ کے سر پر کانوں تک بڑھی ہوئی سیاہ ملائم سیدھی زلفیں ہیں، اور ان جنابؑ کی ایسی نیک ہیئت وصورت ہے کہ آنکھوں نے اس سے معتدل نہیں دیکھا اور نہ ہی ان سے زیادہ صاحبِ حسن و وقار و حیاء دیکھا ہے۔

جب وہ میرے سامنے تشریف فرما ہوئے تو میں آپ جنابؑ سے ملاقات کے لئے جلدی سے بڑھا اور ان پر گر پڑا اور ان جنابؑ کے ہر عضو کو بوسے دینے لگ پڑا۔ آپ جنابؑ نے مجھ سے فرمایا: اے ابو اسحاق! ایام تم سے جلد ملاقات کی مجھے امید دلاتے تھے؛ اور میرے اور تمہارے درمیان گھر کی دوری؛ رضائیں ہیں۔ اور ملاقات میں تاخیر میرے خیال میں تمہاری صورت

[۱]۔ ابراہیم بن مہز یار اور ان کے فرزند علی بن ابراہیم دونوں کی مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ سے ملاقات ہوئی اور دونوں آپ جنابؑ کے وکلاء تھے۔

Made with Xodo PDF Reader and Editor

بناتی ۔ یہاں تک کہ گویا ہم پلک جھپکنے (کی دیر جتنا بھی) بہترین گفتگو اور خیالِ مشاہدہ سے خالی نہیں رہے۔ اور میں اپنے رب اللہ کی حمد کرتا ہوں جو ولی الحمد ہے کہ اس نے میرے لئے ملاقات کو آسان فرمایا اور کربِ اشتیاق و استشراف سے خوشحال کیا ہے۔

اس کے بعد آپ جنابؑ نے مجھ سے میرے (تمام) متقدم و متاخر بھائیوں کے بارے میں پوچھا میں نے کہا میرے ماں باپ آپ جنابؑ پر قربان! جب سے اللہ تعالیٰ نے میرے سردار حضرت ابو محمدؑ (امام حسن العسکریؑ) کو اپنے ساتھ خاص فرمایا ہے (شہادت ہوئی ہے) اس وقت سے میں شہر شہر میں آپ جنابؑ کے امر کے بارے میں تلاش وجستجو کرتا رہا۔ مجھ پر یہ (آپ سے ملاقات کا راستہ) بند ہو گیا تھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے ساتھ (ملاقات کرا کے) مجھ پر احسان فرمایا۔ جس نے میری آپ جنابؑ کی طرف ہدایت فرمائی اور آپ جنابؑ کی طرف رہنمائی فرمائی اور تمام شکر اللہ عزوجل کے لئے ہے کہ جس نے آپ جنابؑ (سے ملاقات کے بارے) میں مجھ پر اپنے دستِ کرم وشفقت کا الہام فرمایا۔ اس کے بعد آپ جنابؑ نے اپنا نسب اور اپنے بھائی موسیٰ کا نسب بیان کیا[۱] اس کے بعد آپ جنابؑ مجھے ایک طرف اکیلے میں لے گئے اور اس کے بعد فرمایا میرے والد (امام حسن العسکریؑ) نے مجھے یہ وصیت کی تھی کہ میں زمین میں سے صرف اس جگہ کو وطن بناؤں جو ان میں سے زیادہ پوشیدہ اور زیادہ دور ہو۔ میرے امر کو پوشیدہ رکھنے کے لئے اور میرے مقام کو اہلِ ضلالت و سرکشی کے

[۱]۔ یہ بات تمام شیعہ کتبِ حدیث وتاریخ اور محققین کی رائے کے خلاف ہے کہ آپ جنابؑ کا کوئی حقیقی بھائی بھی تھا۔ عین ممکن ہے کہ کسی مومن کو دینی یا معنوی بھائی کہہ کر شرف بخشا ہو۔

جالوں سے محفوظ رکھنے کے لئے۔ اور ان گمراہ امتوں کی مصیبتوں (سے حفاظت کے لئے آپ جنابؑ نے مجھے یہ وصیت کی تھی)۔ پس انہوں نے مجھے اس بالائی (نجد کی طرف موجود) ریگستان کی طرف بھیج دیا۔ پس میں نے کٹی ہوئی زمین کو طے کیا اور اس مدت کا مجھے انتظار کا کہا گیا جب امر کا وقت ہوگا اور غم والم ختم ہو جائے گا۔

اور آپ جنابؑ نے (امام حسن العسکریؑ نے) میرے لئے حکمت کے خزانوں اور پوشیدہ علوم کے (ایسے چشمے) جاری فرمائے کہ اگر میں اس کے ایک جزء کی شعاع تم سے نشر کروں تو وہ تمہیں جملہ (علوم) سے بے نیاز کر دے۔

آپ جنابؑ (امام حسن العسکریؑ) نے فرمایا: ۔ اے میرے بیٹے اللہ جل ثناؤہ طبقاتِ ارض کو اور اس کی اطاعت اور عبادت میں کوشش کرنے والوں کو بغیر ایسی حجت کے خالی نہیں رکھے گا کہ جس کے ذریعے وہ ان پر غالب آئے (اور انہیں خالی نہیں چھوڑے گا بغیر) ایسے امامؑ کے جس کی وہ پیروی کریں۔ اور جس کی سنتوں کی وہ اقتداء کریں۔ اور جس کے قصد کی راہ کی پیروی کریں۔ میں امید کرتا ہوں اے میرے بیٹے، کہ تم وہ ایک ہو جسے اللہ تعالیٰ نے حق کو نشر کرنے کے لئے اور باطل کو لپیٹنے کے لئے اور حق کو بلند کرنے کے لئے اور گمراہی کو بجھانے کے لئے تیار کیا ہے۔

پس اے میرے بیٹے تمہارے لئے زمین کے مخفی (مقامات) کا اختیار کرنا لازم ہے اور تمہیں چاہیے کہ تم مسلسل دور دراز (مقامات) کے پیچھے رہو؛ کیونکہ اللہ عزوجل کے تمام اولیاء میں سے ہر ولی کے لئے اس کے ساتھ ساتھ ایک دشمن اور نزاع کرنے والا مدمقابل ہوتا ہے۔ کیونکہ اہل نفاق و اختلاف اور صاحبانِ الحاد وعناد سے جہاد فرض کیا گیا ہے پس یہ بات تمہیں

Made with Xodo PDF Reader and Editor

پریشان نہ کرے۔

اور جان لو کہ بے شک اہلِ اطاعت و اخلاص کے دل تمہاری طرف اسی طرح مشتاق ہوتے ہیں جس طرح پرندے جب اپنے گھونسلوں کا رخ کرتے ہیں۔ وہ (اہل اطاعت و اخلاص) ایسے لوگ ہیں جو ذلت و عاجزی کے مقامات میں داخل ہوتے ہیں جبکہ وہ اللہ کے نزدیک نیک اور معزز ہیں۔ وہ محتاج و مضطرب نفوس کے ساتھ ظاہر ہوتے ہیں جبکہ وہ اہلِ اطاعت و اعتصام ہیں (دین کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے اور محفوظ ہیں)۔ انہوں نے دین کا استنباط کیا۔ پس مدمقابل (ضدوں) سے جہاد میں اس کی (دین کی) معاونت کی (اور اس کے ساتھ رہے) اللہ تعالیٰ نے انہیں ظلم سہنے کے ساتھ خاص کیا تا کہ دار القرار (جنت) میں انہیں وسعتِ عزت میں شامل کرے اور انہیں صبر کی طبیعت و عادت والا خلق کیا تا کہ ان کے لئے حسنِ عاقبت اور حسنِ عقبیٰ کی کرامت ہو۔

پس اے میرے بیٹےؑ اپنے امور کے موارد میں نورِ صبر سے روشنی حاصل کرو۔ (اگر تم نے ایسا کیا) تو (مصیبتوں میں صبر کے) مقامات پر تم (اللہ تعالیٰ کی اس مصیبت کو دور کرنے میں تمہارے لئے کی جانے والی) بھلائی کو پانے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ اور جو مصیبت تم پر آئے اس میں عزت (و نصرت و غلبہ) کو محسوس کرو۔ (اور دل میں اس کا خیال کرو) تو تمہیں وہ نصیب ہوگا جس پر تم ان شاء اللہ محمود ہو گے (تمہاری تعریف کی جائے گی)۔

اے میرے بیٹے گویا کہ اللہ کی نصرت کی تائید کے ساتھ تم آ چکے ہو (ظہور فرما چکے ہو) اور کامیابی کے لئے آسانی اور عظمت و سربلندی کا وقت آ گیا ہے اور گویا کہ تم زرد جھنڈوں اور سفید علموں کے ساتھ ہو جو حطیم اور زمزم

کے مابین تمہارے اردگرد لہرا رہے ہیں۔ گویا کہ یکے بعد دیگرے بیعت (کرنے والے) اور خالص ولاء (والے) تمہارے پاس بالترتیب (ایسے) جڑے ہوئے ہیں جیسے بندھی ہوئی لڑی میں موتی اکٹھے ہوتے ہیں۔ اور حجرِ اسود کے پاس (بیعت کے لئے) ہاتھ پڑ رہے ہیں اور لوگوں میں سے ایسے لوگ تمہارے آستانے کی پناہ لے رہے ہیں کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے طہارتِ ولاء اور نفاستِ تربت سے خلق فرمایا ہے۔ ان کے دل نفاق کی آلودگی سے پاک ہیں۔ اور ان کے دل رجسِ شقاوت سے صاف ہیں۔ اور ان کے مزاج دین کے لئے نرم ہیں۔ اور ظلم و زیادتی سے ان کی طبیعتیں سخت ہیں۔ اور قبول کے ساتھ ان کے چہرے واضح و روشن ہیں۔ اور فضل کے ساتھ ان کے درخت ہرے ہیں (ان کی گردنیں خوشی سے اٹھی ہوئی ہیں)۔ وہ دینِ حق اور اہلِ حق کی پیروی کرتے ہیں۔

جب ان کی جڑیں مضبوط ہو جائیں گی؛ اور ان کے اعمال صحیح ہو جائیں گے (جب ان کے ستون استوار ہو جائیں گے)؛ طبقاتِ امم ان کے معاونت سے (تمہاری طرف) دوڑیں گے؛ جب ایک عظیم شجر کے سائے میں وہ تمہاری بیعت کر لیں گے اور (تمہاری اتباع کریں گے) تو اس کی شاخیں بحیرۂ طبریہ کے کناروں تک پہنچ جائیں گی۔

پس اس وقت صبحِ حق چمکے گی اور باطل کے اندھیرے چھٹ جائیں گے؛ اور طغیان و سرکشی کو اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعے پاش پاش کر دے گا؛ اور آثارِ ایمان کو واپس پلٹائے گا اور تمہارے ذریعے آفاق کی بیماریوں کو اور رفقاء کی سلامتی کو ظاہر فرمائے گا (یعنی بتائے گا کہ دنیا والے روحانی بیماریوں میں مبتلاء تھے اور صرف مومن ہی ان بیماریوں سے محفوظ تھے)۔ جھولے میں پڑا بچہ

Made with Xodo PDF Reader and Editor

چاہے گا کہ تمہاری طرف اٹھ (کر آ) سکے اور بے لگام وحشی جانور (سرکش بیل) چاہیں گے کہ انہیں تمہارے پاس آنے کا راستہ مل جائے۔

تمہاری وجہ سے دنیا کے کونے کونے خوشی سے لرزیں گے اور عزت کی شاخیں شادابی سے جھومیں گی، اور عزت کی بنیادیں اپنے مقام پر کھڑی اور قائم ہو جائیں گی اور دین سے بھاگے ہوئے اپنے گھونسلوں کی طرف لوٹ آئیں گے۔ کامیابی کے بادل تم پر موسلا دھار بارش برسائیں گے تو ہر دشمن کی سانس اٹک جائے گی، اور ہر ولی کامیاب ہوگا اور سطح زمین پر کوئی جبار ومنحرف باقی نہ رہے گا۔ اور نہ ہی کوئی احسان فروش، منکر اور نہ ہی کوئی بغض رکھنے والا عیب گو (دشمن) اور نہ ہی کوئی عناد رکھنے والا اور دل میں دشمنی رکھنے والا (باقی رہے گا)۔

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا

اور جو اللہ پر بھروسہ کرتا ہے پس اس کے لئے اللہ کافی ہے، اللہ اپنا امر پورا کرنے والا ہے، بتحقیق اللہ نے ہر چیز کے لئے ایک اندازہ مقرر فرمایا ہے۔

اس کے بعد آپ جنابؑ (مولاامام زمانہؑ) نے فرمایا: اے ابو اسحاق (ابراہیم بن مہزیار) یہ میرا تمہارے ساتھ بیٹھنا پوشیدہ رہے سوائے اہلِ صدق اور سچے دینی بھائی چارے والوں سے، جب ظہور وتمکین کی علامتیں تمہارے لئے ظاہر ہوں تو اپنے بھائیوں کے ساتھ ہمارے (پاس آنے میں) دیر نہ کرنا۔ اور یقین کے مناروں اور دین کے چراغوں کی ضیاء کی طرف تیزی سے آنے والوں (کے ساتھ ہم تک پہنچنے میں دیر نہ کرنا، یا یقین کے مناروں اور دین کے چراغوں کی ضیاء کی طرف ایک دوسرے سے جلد پہنچنے کی کوشش کرنا، اگر ایسا کیا تو) رشد وہدایت پالو گے ان شاء اللہ

ابراہیم بن مہزیار کہتے ہیں: جب میرے جانے کا وقت قریب ہوا اور میرا دل کا عزم وارادہ جانے پر آمادہ ہوا تو میں الوداع کرنے اور تجدید عہد کرنے کے لئے صبح آپ جنابؑ کے پاس گیا۔ اور میرے پاس کچھ مال تھا جو کہ پچاس ہزار درہم سے زائد تھا۔ وہ میں نے آپ جنابؑ کی خدمت میں پیش کیا اور درخواست کی کہ اسے مجھ سے قبول فرما کر فضل واحسان فرمائیں۔ آپ جنابؑ مسکرائے اور فرمایا اے ابو اسحاق اپنی واپسی (کی راہ) میں اس سے مدد حاصل کرنا کیونکہ (تمہارا) دور دراز (منزل کی طرف) سفر ہے اور تمہارے سامنے بہت سارے بیابان ہیں اس (مال) سے ہمارے رخ پھیرنے پر غمزدہ نہ ہونا۔ کیونکہ ہم نے تمہارے لئے اس کے شکر اور نشر کو ایجاد کیا ہے اور اسے اپنے پاس تذکرہ (یادگار) اور حسن سلوک کو قبولیت کے ساتھ ٹھہرایا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے جو تمہیں عطا کیا ہے اس میں برکت عطا فرمائے اور جو کچھ تمہیں بخشا ہے اسے قائم ودائم فرمائے اور تمہارے لئے ثواب محسنین میں سے احسن اور اطاعت کرنے والوں کے آثار میں سے اکرم لکھے کیونکہ فضل اسی کے لئے ہے اور اسی کی طرف سے ہے۔

اور میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ تمہیں تمہارے ساتھیوں کی طرف پلٹائے سب سے وافر نصیب کے ساتھ؛ واپسی کی سلامتی اور خوشی وسرور کے سائے اور واپسی کی آسانی اور فراخی کے ساتھ، اور اللہ تمہارے لئے راستے کو دشوار نہ کرے اور اور کسی دلیل کو تمہارے لئے متحیر نہ کرے اور میں تمہاری جان اسے امانت سونپتا ہوں جو اس کے لطف واحسان سے ان شاء اللہ زائل اور ضائع نہیں ہوگی۔

اے ابو اسحاق بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے احسان کی مہربانیوں اور اپنے

Made with Xodo PDF Reader and Editor

لطف و کرم کے فوائد سے ہمیں قانع اور راضی فرمایا ہے۔ اور ہمارے نفوس کو اپنے اولیاء کی معاونت سے محفوظ فرمایا ہے؛ سوائے جو خلوصِ نیت اور خالص نصیحت و اطاعت کے ساتھ ہو اور جو زیادہ تقویٰ اور زیادہ باقی رہنے والے اور ذکر کے لحاظ سے ارفع کی محافظت کے ساتھ ہو۔

ابراہیم بن مہز یار کہتے ہیں میں ان سے رخصت ہوا اللہ عزوجل کی حمد کرتے ہوئے کہ جو اس نے مجھے ہدایت دی اور میری رہنمائی فرمائی[۱]۔

علی بن ابراہیم بن مہز یار اہوازی سے ملاقات

حبیب بن محمد بن یونس بن شاذان الصنعانی کہتے ہیں کہ میں علی بن ابراہیم بن مہز یار اہوازی کے پاس گیا اور ان سے حضرت ابو محمدؑ (امام حسن العسکریؑ) کی آل پاکؑ کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے کہا اے میرے بھائی تم نے ایک عظیم امر کے بارے میں سوال کیا ہے میں نے بیس حج کئے۔ تمام حج امام عالی مقامؑ کی شخصیت کو تلاش کرنے کے لئے کئے لیکن مجھے اس کی کوئی راہ نہ ملی۔

ایک رات میں اپنے بستر پر سویا ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ ایک کہنے والا کہہ رہا ہے کہ اے علی بن ابراہیم! اللہ نے تجھے حج کا اذن دے دیا ہے۔ مجھے پوری رات سمجھ نہ آئی یہاں تک کہ صبح ہوئی۔ میں اپنے معاملے کے بارے میں غور و فکر کرنے لگا اور (حج کے) موسم کا دن رات انتظار کرنے لگ پڑا۔ جب حج کا موسم آیا تو میرے امور ٹھیک ہوئے میں مدینہ کی طرف نکلا۔ میں سفر میں رہا یہاں تک کہ یثرب میں پہنچا۔ میں نے حضرت ابو محمدؑ (امام حسن

۱۔ اس حدیث میں بعض مقامات پر انتہائی ثقیل اور مشکل عربی الفاظ و تراکیب استعمال ہوئی ہیں جن کا اردو میں ترجمہ کرنا آسان نہ تھا امام زمانہؑ کے حضور اور قارئین سے کمی بیشی پر معذرت کا طلبگار ہوں

العسکریؑ) کی آل پاکؑ کے بارے میں پوچھا تو مجھے اس کا کوئی نشان نہ ملا اور نہ اس کی کوئی خبر ملی۔ میں اپنے امر پر فکر کرتے ہوئے ٹھہرا رہا یہاں تک کہ مکہ جانے کے لئے میں مدینہ سے نکلا۔ میں جحفہ پہنچا اور کچھ دن وہاں رکا۔ پھر وہاں سے غدیر کی طرف نکلا۔ غدیر جحفہ سے چار میل کے فاصلے پر ہے جب میں (غدیر کی) مسجد میں پہنچا تو میں نے نماز پڑھی پیشانی خاک پر رکھی اور کثرت سے دعا کی اور ان کے لئے (آلِ ابی محمدؑ کے لئے) زار و قطار رو کر دعائیں کیں۔ میں وہاں سے عسفان جانے کے لئے نکلا۔ میں اسی طرح سفر کرتا رہا یہاں تک کہ میں مکہ پہنچا۔ کچھ دن وہاں ٹھہرا۔ بیت اللہ کے طواف کئے اور اعتکاف میں بیٹھا۔ ایک رات میں طواف کر رہا تھا کہ میں نے ایک خوبصورت چہرے اور بہترین خوشبو والے جوان کو دیکھا جو خراماں خراماں چل رہا ہے اور بیت اللہ کا طواف کر رہا ہے۔ میرے دل کو وہ اچھا لگا میں اس کی طرف بڑھا میں اس کے پاس سے گزرا اس نے مجھ سے پوچھا اے شخص تم کہاں سے ہو؟

میں نے کہا: میں اہلِ عراق میں سے ہوں۔

اس نے کہا عراق کے کس علاقے سے؟

میں نے کہا: اہواز سے۔

اس نے کہا تم الخصیب کو جانتے ہیں؟

میں نے کہا: رحمہ اللہ۔ اسے بلایا گیا اور اس نے لبیک کہا (یعنی اس کی وفات ہو چکی ہے)۔

اس نے کہا: رحمہ اللہ، اس کی راتیں (عبادت میں) کتنی طویل ہوتی تھیں اور اور اللہ کی طرف اس کا انقطاع اور فریاد و بکاء کتنا کثیر تھا اور اس کے آنسو کتنے زیادہ ہوتے تھے۔

Made with Xodo PDF Reader and Editor

کیا تم علی بن ابراہیم بن مازیار کو جانتے ہو؟

میں نے کہا : میں ہی علی بن ابراہیم ہوں۔

اس نے کہا حیاک اللہ۔ اے ابوالحسن! تم نے اس علامت و نشانی کے ساتھ کیا کیا جو تمہارے اور حضرت ابو محمد حسنؑ بن علیؑ (امام حسن العسکریؑ) کے درمیان تھی؟

میں نے کہا: وہ میرے پاس ہے۔

اس نے کہا: اسے باہر نکالو!

میں نے جیب میں اپنا ہاتھ ڈالا اور اسے باہر نکالا۔ جب اس نے اس نشانی کو دیکھا تو وہ اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگ پڑے اور وہ آہ و پکار کے ساتھ رونے لگ پڑا؛ یہاں تک کے اس کا لباس تر ہو گیا۔ اس کے بعد اس نے کہا کہ اے ابن مازیار اب تمہارے لئے اذن ہو گیا ہے۔ اپنے پڑاؤ میں جاؤ اور اپنے امور کو تیار رکھو۔ جب رات اپنی چادر اوڑھ لے اور لوگوں پر اس کا اندھیرا چھا جائے تو اس وقت شعب بنی عامر کی طرف چلنا کیونکہ مجھے وہاں ملو گے۔

پس میں اپنی منزل کی طرف چلا جب مجھے اس وقت کا احساس ہوا تو میں نے اپنی سواری کی زین کو تیار کیا اور سواری کے پاس آیا اور اس پر اسے سختی سے باندھا اور اسے اوپر رکھا اور میں اس پر بیٹھ کر چل پڑا۔ میں جلدی جلدی چلا یہاں تک کہ شعب پہنچ گیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ جوان کھڑا ہے اور نداء دے رہا ہے کہ اے ابوالحسن یہاں میرے پاس آؤ۔ میں اس کی طرف بڑھنے لگا۔ جب میں قریب پہنچا تو اس نے پہلے مجھے سلام کیا اور مجھ سے کہا اے بھائی میرے ساتھ چلو۔ وہ میرے ساتھ باتیں کرنے لگ پڑا اور میں اس کے ساتھ

یہاں تک کہ ہم عرفات کے پہاڑوں میں سے نکلے اور منیٰ کے پہاڑوں کی جانب چل پڑے۔ فجر اول پھوٹ پڑی اس وقت ہم طائف کے پہاڑوں کے درمیان تھے۔ جب ہم وہاں تھے تو اس نے مجھے نیچے اترنے کا کہا اور مجھ سے کہا کہ اترو اور نمازِ شب پڑھو۔ پس میں نے نماز پڑھی اس نے مجھے وتر پڑھنے کا کہا، میں نے وتر پڑھا اور یہ اس کی طرف سے فائدہ تھا۔ اس کے بعد اس نے مجھے سجود اور تعقیب کا کہا۔ اس کے بعد وہ اپنی نماز سے فارغ ہو کر سوار ہوا اور مجھے بھی سوار ہونے کا کہا۔ وہ چلا اور میں اس کے ساتھ چل پڑا یہاں تک کہ وہ طائف کی چوٹی کے اوپر پہنچا۔ اس نے کہا تم نے کوئی شئے دیکھی؟ میں نے کہا ہاں میں ایک ریت کا ٹیلا دیکھ رہا ہوں جس پر بالوں سے بنا ایک گھر (خیمہ) ہے وہ گھر نور سے چمک رہا ہے۔ جب میں نے اس کو دیکھا تو میرے دل کو سکون ملا اس نے مجھ سے کہا: امید اور رجاء وہاں ہی ہیں۔ اس کے بعد اس نے کہا اے بھائی میرے ساتھ چلو۔ پس وہ چلا اور میں اس کے ساتھ چل دیا یہاں تک کہ وہ چوٹی سے اترا اور اس کے نیچے پہنچ گیا۔ اور اس نے کہا نیچے اترو کیونکہ یہاں پر ہی ہر سخت و مشکل ذلیل ہوتی ہے اور ہر جبار و سرکش عاجز و سرنگوں ہوتا ہے۔ اس کے بعد اس نے کہا اونٹنی کی لگام چھوڑ دو۔ میں نے کہا اپنے پیچھے اسے کس کے حوالے کروں؟ اس نے کہا (یہ) حرم القائم عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ ہے اس میں کوئی داخل نہیں ہوتا سوائے مومن کے اور اس سے کوئی نہیں نکلتا سوائے مومن کے۔ پس میں نے اپنی سواری کی مہار چھوڑ دی اور وہ چل پڑا اور میں اس کے ساتھ چل پڑا۔ یہاں تک کہ وہ خیمہ کے دروازہ کے قریب پہنچا۔ مجھ سے پہلے وہ داخل ہوا اور اس نے مجھے کہا کہ میں اس کے نکلنے تک کھڑا رہوں۔ اس کے بعد اس نے مجھ سے کہا داخل ہو جاؤ

Made with Xodo PDF Reader and Editor

تمہیں سلامتی (آسانی سے) مل گئی ہے۔پس میں داخل ہوا تو دیکھا کہ ایک (ہستی) تشریف فرما ہے جنہوں نے ایک (سیاہ) چادر (احرام کی طرح) اوڑھی ہوئی ہے اور دوسری چادر باندھی ہوئی ہے اور انہوں نے چادر اپنے کندھے پر باندھی ہوئی ہے۔آپ گلِ داؤدی وارجوان (سرخ) کی طرح ہیں کہ جس پر شبنم پڑی ہوئی ہے اور اسے (گرم) ہوا کی تکلیف پہنچی ہے (یعنی سرخی کم ہے یا سرخ و سفید مخلوط ہے) اور گویا کہ آپ بان کی شاخ یا ریحان کی ٹہنی ہوں۔سخی، عطا کرنے والے، تقی اور نقی ہیں؛ نہ ہی بہت زیادہ طویل اور نہ ہی زیادہ قصیر (زمین سے لگے ہوئے) قد والے، بلکہ معتدل قد و قامت، گول سر والے، کشادہ ملائم پیشانی، کمان کی طرح ابرو، باریک ستواں ناک، نرم اور کم گوشت والے رخسار، اور ان کے دائیں رخسار پر ایک تل ہے۔گویا کہ پسے ہوئے عنبر پر مسک کا نقطہ (ٹکڑا) ہو۔جیسے ہی میں نے آپ جنابؑ کو دیکھا تو جلدی سے سلام عرض کیا۔میرے سلام سے زیادہ احسن انہوں نے جواب دیا۔انہوں نے مجھے دیکھا اور اہلِ عراق کے بارے میں مجھ سے سوال کیا۔

میں نے کہا : سیدیؑ! انہیں ذلت کے لباس پہنا دیے گئے ہیں اور وہ لوگوں کے درمیان ذلیل وخوار (اور کمتر) ہیں۔

آپ جنابؑ نے مجھ سے فرمایا: اے ابن مازیار! تم ضرور ان پر حکومت کرو گے جس طرح انہوں نے تم پر حکومت کی ہے اور وہ اس دن ذلیل ہوں گے۔

میں نے کہا : اے میرے سردار! وطن دور ہو گیا ہے اور مطلوب ومقصد طویل ہو گیا ہے۔

آپ جنابؑ نے فرمایا : اے ابن مازیار! میرے والد حضرت ابو

محمدؑ (امام حسن العسکریؑ) نے مجھے وصیت فرمائی تھی کہ میں اس قوم کے جوار میں نہ رہوں جن پر اللہ نے غضب کیا اور جن پر اس نے لعنت کی ہے؛ اور دنیا وآخرت کی رسوائی (اور ذلت وعذاب) انہی کے لئے ہے اور انہی کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اور آپ جنابؑ نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں پہاڑوں میں نہ ٹھہروں مگر (صرف) دشوار گزار پہاڑوں میں اور شہروں میں نہ ٹھہروں مگر (صرف) ویرانوں میں (خاک زدہ علاقوں میں) اور اللہ کی قسم! تمہارے مولاؑ نے تقیہ کو ظاہر کیا اور اسے میرے سپرد و حوالے کیا ۔پس میں تقیہ میں ہوں اس دن تک (جس دن) مجھے اذن دیا جائے گا پس میں خروج کروں گا۔

میں نے کہا: سیدیؑ! یہ امر (خروج) کب ہوگا؟

آپ جنابؑ نے فرمایا: جب تمہارے اور کعبہ کی راہ میں حائل ہو جایا جائے گا (رکاوٹ ڈال دی جائے گی) اور سورج اور چاند جمع ہو جائیں گے اور ان دونوں کے گرد کواکب ستارے چکر لگائیں گے۔

میں نے کہا: اے ابن رسول اللہؐ کب (ایسا ہوگا)؟

آپ جنابؑ نے مجھ سے فرمایا: فلاں وفلاں سال میں دابۃ الارض[1] اصفا اور مروہ کے درمیان سے خروج کرے گا اور اس کے ساتھ عصائے موسیٰؑ اور سلیمانؑ کی انگوٹھی ہوگی اور وہ لوگوں کو محشر کی طرف ہنکائے گا۔

ابن مہزیار کہتے ہیں کہ میں آپ جنابؑ کے پاس چند دن رہا اور اپنے نفس کے لئے مکمل طور پر غایت و مراد حاصل کرنے کے بعد پھر آپ جنابؑ نے مجھے جانے کی اجازت عطا فرمائی اور میں اپنی منزل کی طرف نکل پڑا۔اللہ کی قسم میں مکہ سے کوفہ تک چلا۔میرے ساتھ ایک غلام تھا جو میری خدمت کرتا۔پس میں

۱۔بہت سی احادیث میں یہ بات موجود ہے کہ دابۃ الارض سے مراد مولا امیر کائناتؑ ہیں

Made with Xodo PDF Reader and Editor

نے سوائے خیر کے کچھ نہ دیکھا وصلی اللہ علی محمد وآلہ وسلم تسلیما۔

گھر پر جو حادثہ پیش آیا اس کی تفصیل بتادی

ابو علی المتیلی کہتے ہیں کہ میرے پاس ابو جعفر آئے اور مجھے لے کر عباسیہ کی طرف چل دیے اور ایک خرابہ میں داخل ہوئے۔ایک خط نکالا اور میرے سامنے اسے پڑھا؛ اس میں اس سب کی تفصیل تھی جو گھر پر پیش آیا۔اس میں تھا کہ فلانہ یعنی ام عبداللہ کو بالوں سے پکڑا جائے گا اور اسے گھر سے نکالا جائے گا اور بغداد میں اسے لایا جائے گا اور وہ سلطان کے سامنے بیٹھے گی اور (اس خط میں اسی طرح کی) کچھ اشیاء تھیں جو پیش آئیں گی۔اس کے بعد انہوں نے مجھ سے کہا کہ یاد کرلو۔ پھر آپ نے اس خط کو پھاڑ دیا، یہ سب کچھ واقعہ پیش آنے سے کچھ مدت پہلے ہوا۔

(مصنف کہتے ہیں کہ ابو جعفر سے مراد محمد بن عثمان بن سعید ہیں اور معاملہ یہ ہے کہ عثمان بن سعید نے اس شخص کو اس واقعہ کے بارے میں خبر دی کہ حکومتی کارندے امام حسن العسکری ؑ کی شہادت کے بعد مولا امام زمانہ ؑ کی تلاش میں ان جنابؑ کے گھر پر ہجوم کریں گے اور ایک عورت کے بارے میں شک کریں گے کہ یہ مولا امام زمانہ ؑ کی والدہ ؑ ہیں۔ پس خلیفہ انہیں بلوائے گا اور وہ اس عورت کو لے کر بغداد جائیں گے۔

جبکہ پہلے یہ بات گزر چکی ہے کہ امام حسن العسکری ؑ نے مولا امام زمانہ ؑ کی والدہ ؑ کو آنے والے حالات کی خبر دی تو انہوں نے درخواست کی کہ آپ جنابؑ اللہ تعالیٰ سے سوال کریں کہ مجھے آپ جنابؑ سے پہلے موت آجائے۔ پس آپؑ نے دعا کی تو مولا امام زمانہ ؑ کی والدہ کی وفات آپ جنابؑ سے پہلے

ہوگئی اور آپ جنابؑ نے ان کی قبر پر یہ لکھا کہ ھذا قبر ام محمد عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ، صلواۃ اللہ علیہا)

اے جعفر میرے حقوق میں کیوں تعرض کرتے ہو؟

محمد بن صالح بن علی بن محمد بن قنبر الکبیر مولا امام رضاؑ کے خادم کہتے ہیں کہ مولا صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ، جعفر الکذاب کے سامنے ایسی جگہ سے ظاہر ہوئے جس کا اسے علم نہیں تھا۔(یہ اس وقت ہوا) جب اس نے حضرت ابو محمدؑ (امام حسن العسکری ؑ) کے جانے کے بعد میراث کے بارے میں جھگڑا کیا۔

آپ جنابؑ نے جعفر سے کہا: اے جعفر! تمہیں کیا ہے کہ تم میرے حقوق میں تعرض کرتے ہو؟

جعفر حیران ہوگئے اور دنگ رہ گئے اس کے بعد آپ جنابؑ اس کے سامنے سے غائب ہو گئے۔جعفر نے اس کے بعد لوگوں میں آپ جنابؑ کو تلاش کیا لیکن آپ کو نہ دیکھ پایا۔جس وقت الجدہ ؑ (ام حسن العسکری ؑ کی والدہ ماجدہ) کی وفات ہوئی تو انہوں نے حکم دیا تھا کہ انہیں گھر میں دفن کیا جائے۔ پس جعفر نے ان سے جھگڑا کیا اور کہا یہ میرا گھر ہے وہ اس میں دفن نہیں ہوں گی پس آپ جنابؑ نکلے اور فرمایا: اے جعفر یہ تمہارا گھر ہے؟ اس کے بعد آپ جنابؑ غائب ہوگئے اس کے بعد جعفر نے آپ جنابؑ کو نہیں دیکھا۔

بغیر کتابت کے رقعہ

Made with Xodo PDF Reader and Editor

(یہ واقعہ اس کتاب میں پہلے ذکر کیا جا چکا ہے)

تمہارے اور صاحب الامر عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کے درمیان حسین بن روح سفیر ہوں گے

ابو ابراہیم جعفر بن احمد النوبختی کہتے ہیں کہ مجھے میرے والد احمد بن ابراہیم اور چچا ابوجعفر عبداللہ بن ابراہیم اور بنونو بخت کی ایک جماعت نے بتایا کہ جب ابوجعفر العمری (محمد بن عثمان بن سعید) کی حالت خراب ہوئی تو معززین واکابرین شیعہ کی ایک جماعت آپ کے پاس اکٹھی ہوئی۔ ان میں ابوعلی بن ہمام، ابوعبد اللہ بن محمد الکاتب، ابوعبد اللہ الباقطانی، ابوسھل بن اسماعیل النوبختی، ابوعبد اللہ بن وجنا اور ان کے علاوہ دیگر معززین واکابرین شامل تھے۔ وہ جناب ابوجعفر (محمد بن عثمان بن سعید) علیہ السلام کے پاس آئے اور انہوں نے آپؑ سے کہا: اگر امر واقع ہو جائے (یعنی آپ کی وفات ہو جائے) تو آپؑ کی جگہ کون ہوگا؟

آپؑ نے ان سے کہا: یہ ابوالقاسم حسین بن روح بن ابی بحر النوبختی میرے قائمقام ہیں اور تمہارے اور صاحب الامر عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کے درمیان سفیر ہیں، اور وکیل اور امین ثقہ ہیں۔ پس اپنے امور میں انؑ کی طرف رجوع کرو اور اپنی مہمات (ضروری امور) میں انؑ پر تکیہ کرنا (ان سے مدد لینا اور ان پر اعتماد کرنا) مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں نے پہنچا دیا ہے۔

مجھے حکم ہوا ہے کہ میں اپنے امور کو یکجا کرلوں

ابوجعفر محمد بن علی الاسود کہتے ہیں کہ ابوجعفر العمری نے اپنے لئے ایک قبر کھودی اور اسے ساج (ساگوان کی لکڑی) سے برابر کر دیا۔ میں نے اس بارے میں ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: لوگوں کے لئے (اپنے کاموں کے) اسباب ہوتے ہیں اس کے بعد میں نے پھر پوچھا تو انہوں نے فرمایا: مجھے حکم ہوا ہے کہ میں اپنے امر کو جمع کروں (یعنی اپنے امور کو سمیٹ کر نمٹا لوں) اس سے دو ماہ بعد آپؒ کی وفات ہوگئی رضی اللہ عنہ۔

تم پر اور تمہارے لئے واجب ہے کہ تم کہو

یوسف بن السخت البصری کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن محمد بن علی[۱] کی تحریر میں ایک توقیع مبارک دیکھی جس میں تھا کہ جو بات تم پر اور تمہارے لئے واجب ہے وہ یہ ہے کہ تم کہو : بے شک ہم (یعنی ہم اہلبیتؑ) اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیشواء ہیں اور آئمہؑ ہیں اور اللہ عزوجل کے خلفاءؑ ہیں؛ اس کی زمین میں اور اس کی مخلوق میں اس کے امین ہیں۔ اور اس کے شہروں میں اس کی حجتیں ہیں۔ ہم حلال اور حرام کی پہچان رکھتے ہیں اور تاویلِ کتاب اور فصلِ خطاب کی معرفت رکھتے ہیں۔

اگر تم نے انہیں نام کا بتایا تو وہ اسے نشر کر دیں گے

۱۔ ظاہراً محمدؑ بن حسنؑ بن علیؑ یعنی مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کا اسم گرامی ہونا چاہیے تھا کاتب کی غلطی سے حسنؑ کی جگہ بھی محمدؑ لکھ دیا گیا

Made with Xodo PDF Reader and Editor

ابوعبد اللہ الصالحی کہتے ہیں کہ میرے اصحاب نے حضرت ابومحمدؑ (امام حسن العسکریؑ) کی شہادت کے بعد مجھے کہا کہ میں نام اور مکان کے بارے میں پوچھوں۔

پس جواب آیا کہ اگر تم نے انہیں نام کا بتایا تو وہ اسے پھیلا دیں گے اور اگر انہیں مکان کا علم ہوگیا تو وہ اس کی نشاندہی کر دیں گے۔

تلاش کرنے سے رک گیا اور واپس لوٹ گیا

احمد بن خضر بن ابوصالح الجندی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب وہ (آپ جنابؑ کی) تلاش اور طلب کی طرف راغب ہوئے (اور اس کوشش میں لگ گئے) اور اپنے وطن سے چل پڑے تا کہ آپ پر وہ شئے واضح ہو جائے جس پر وہ عمل کریں تو ان کی طرف مولا صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ کی طرف سے توقیع مبارک صادر ہوئی توقیع مبارک کا نسخہ اس طرح تھا کہ:

جس نے تلاش کیا اس نے طلب کیا اور جس نے طلب کیا اس نے نشاندہی کر دی اور جس نے نشاندہی کر دی اس نے خون بہایا (یعنی آپ جنابؑ یا آپ جناب کے محبوں کے خون بہائے جانے کا باعث بنا) اور جس نے خون بہایا، اس نے شرک کیا[1]۔

پس وہ تلاش وطلب سے رک گئے اور واپس لوٹ گئے۔

اے چچا! پیچھے ہٹ جائیں

۱۔ یہ واقعہ غیبت صغریٰ کا ہے

ابوالادیان کہتے ہیں کہ میں مولا امام حسنؑ بن علیؑ بن محمدؑ بن علیؑ بن موسیٰؑ بن جعفرؑ بن محمدؑ بن علیؑ بن حسینؑ بن علیؑ بن ابی طالبؑ صلواۃ اللہ علیہم اجمعین کی خدمت کیا کرتا تھا اور مختلف ممالک میں آپ جنابؑ کے خط لے کر جاتا تھا۔ پس میں آپ جنابؑ کے پاس آپ جنابؑ کی اس بیماری کی حالت میں گیا جس میں آپ جناب صلوات اللہ علیہ کی شہادت ہوئی آپ جنابؑ نے کچھ خط مجھے لکھ کر دیے اور فرمایا:

انہیں لے کر مدائن چلے جاؤ اور بے شک تم پندرہ دن غائب رہو گے (اس سفر میں رہو گے) پندرہویں دن تم سرمن رائے میں داخل ہو گے تو تم میرے گھر میں چیخ و پکار (رونے پیٹنے کی آواز) سنو گے اور تم مجھے غسل والے تختے پر پاؤ گے۔

ابوادیان کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے میرے سردار! جب ایسا ہو تو (امرِ امامت) کس کے لئے ہوگا؟ (آپ جنابؑ کے بعد کون امام ہوگا؟)

آپ جنابؑ نے فرمایا: جس نے تم سے میرے خطوں کا جواب طلب کیا وہی میرے بعد قائمؑ ہوگا۔

میں نے عرض کیا: مجھے مزید (کوئی نشانی) بتایئے۔

آپ جنابؑ نے فرمایا: جس نے مجھ پر نماز پڑھی (جس نے میری نماز جنازہ پڑھائی) وہی میرے بعد قائم عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ ہوگا۔

میں نے گذارش کی: مجھے مزید (کوئی نشانی) بتایئے۔

آپ جنابؑ نے فرمایا: تھیلی میں جو کچھ ہوگا، جس نے اس کے بارے میں بتایا وہی میرے بعد قائم عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ ہوگا۔

اس کے بعد آپ جنابؑ کی ہیبت نے یہ پوچھنے سے روک دیا کہ تھیلی میں

Made with Xodo PDF Reader and Editor

کیا ہوگا میں خط لے کر مدائن کی طرف نکل پڑا اور ان کے جوابات لئے اور پندرہویں دن سرمن رائے میں داخل ہوا۔جس طرح آپ جنابؑ نے مجھے خبر دی تھی؛ اچانک میں نے آپ جنابؑ کے گھر میں گریہ و بکاء کی آواز سنی۔ میں نے دیکھا تو آپ جنابؑ غسل والے تختہ پر ہیں اور میں نے دیکھا کہ آپ جنابؑ کے بھائی جعفر بن علی گھر کے دروازے پر ہیں اور ان کے اردگرد شیعہ ہیں جو ان سے تعزیت کر رہے ہیں اور انہیں (آپ جنابؑ کے بعد امام بننے پر) مبارک باد دے رہے ہیں۔میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر یہ امام ہیں تو پھر امامت باطل ہوگئی ۔کیونکہ میں انہیں جانتا تھا کہ وہ نبیذ پیتے ہیں اور جوسق (قصر) میں جوا کھیلتے ہیں اور طنبور (ستار) بجاتے ہیں۔ میں آگے بڑھا میں نے تعزیت کی اور مبارک باد دی تو انہوں نے مجھ سے کسی شیئے کے بارے میں نہیں پوچھا۔اس کے بعد عقید (آپ جنابؑ کا خادم) نکلا اس نے کہا اے سیدی! آپ کے بھائی کو کفن دیا جا چکا ہے، پس اٹھیں اور ان کی نماز جنازہ پڑھیں۔پس جعفر بن علیؑ اٹھے۔شیعہ ان کے اردگرد تھے۔جن میں سے سب سے آگے السمان اور حسن بن علی قتیلِ معتصم ،المعروف بہ سلمہ تھے۔ جب ہم گھر میں آئے تو دیکھا کہ امام حسن بن علی صلوات اللہ علیہم تابوت میں پڑے ہیں آپ جنابؑ کو کفن پہنایا جا چکا ہے۔پس جعفر بن علی بڑھے تا کہ وہ اپنے بھائی کی نماز جنازہ پڑھائیں۔ جب آپ نے تکبیر کا ارادہ کیا تو ایک بچہؑ تشریف لایا؛ جس کے چہرے پر سانولا پن تھا اور اس کے بال گھنگریالے تھے اور اس کے دانتوں میں فاصلہ تھا۔ پس اس نے جعفر بن علی کی چادر سے پکڑ کے کھینچا اور فرمایا: اے چچا! ہٹیں کیونکہ میں اپنے بابا جانؑ کی نماز جنازہ پڑھانے کا زیادہ حقدار ہوں۔پس جعفر پیچھے ہٹ گئے۔ ان کے چہرے کا

رنگ تبدیل ہوگیا اور زرد پڑ گیا۔پس وہ کمسنؑ آگے بڑھے اور انہوں نے آپ جنابؑ کی نماز جنازہ پڑھائی اور آپ جنابؑ کو آپ جنابؑ کے والدؑ کے پہلو میں سپرد عرش کیا۔ اس کے بعد فرمایا: اے بصری! جو خطوط کے جوابات تمہارے پاس ہیں وہ مجھے دو۔پس میں نے وہ انہیں دے دیے اور اپنے دل میں کہا کہ یہ دو نشانیاں ہوگئیں ایک تھیلی (والی نشانی) رہ گئی ہے۔اس کے بعد میں جعفر بن علیؑ کے پاس آیا تو وہ آہیں بھر رہے تھے (ٹھنڈی سانسیں لے رہے تھے) حاجز الوشاء نے ان سے کہا اے سیدی! یہ کون کمسنؑ تھا؟ (ہمیں بتائیے) تا کہ ہم اس پر حجت قائم کریں۔ انہوں نے کہا اللہ کی قسم! میں نے اسے کبھی نہیں دیکھا اور نہ اس کو پہچانتا ہوں۔ہم بیٹھے ہوئے ہی تھے کہ کچھ لوگ قم سے آئے انہوں نے امام حسنؑ بن علیؑ کا پوچھا تو انہیں آپ جنابؑ کی شہادت کی خبر ہوئی۔انہوں نے کہا ہم کس سے تعزیت کریں لوگوں نے جعفر بن علیؑ کی طرف اشارہ کیا۔پس انہوں نے آپ کو سلام کیا اور تعزیت کی اور مبارک باد دی انہوں نے کہا ہمارے پاس کچھ خط اور مال ہے۔پس آپ بتائیں کہ خط کس کے ہیں اور مال کتنا ہے؟ (یہ سن کر) جعفر بن علیؑ اٹھ کر کپڑے جھاڑنے لگے اور کہنے لگے تم ہم سے چاہتے ہو کہ ہم غیب کا علم رکھیں۔

ابوالادیان کہتے ہیں کہ خادم باہر نکلا اور اس نے کہا کہ تمہارے پاس فلاں وفلاں کے خط ہیں اور ایک تھیلی ہے جس میں 1000 دینار ہیں ان میں سے دس دینار مطلی (پالش شدہ) ہیں۔پس انہوں نے اس کو وہ خطوط اور مال دے دیا اور کہنے لگے جس نے تمہیں یہ لینے کے لئے بھیجا ہے وہی امامؑ ہے۔پس جعفر بن علی معتمد کے پاس گئے اور اسے اس بات سے آگاہ کیا۔پس معتمد نے اپنے خادم بھیجے انہوں نے صقیل کنیز کو اپنے قبضہ میں لے لیا اور اس

Made with Xodo PDF Reader and Editor

سے بچہ طلب کیا۔ اس نے انکار کر دیا اور دعویٰ کیا کہ وہ حاملہ ہے تا کہ بچے کے حالات پر پردہ ڈال سکے۔ پس اسے قاضی ابن ابی شوارب کے حوالے کر دیا گیا۔ یکا یک انہیں عبداللہ بن خاقان کی اچانک موت اور بصرہ میں صاحب الزنج کے خروج نے آ گھیرا۔ پس وہ اس میں مشغول ہو کر کنیز کے معاملہ سے بے خبر ہو گئے۔ پس وہ ان کے ہاتھوں سے آزاد ہو گئی۔ والحمدللہ رب العالمین۔

ہمیں کوئی ثبوت دو ورنہ ہم یہ مال انکے مالکوں کو لوٹا دیں گے

ابوالحسن علی بن سنان الموصلی کہتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بتایا کہ جب امام حضرت ابو محمد حسنؑ بن علیؑ العسکری صلوات اللہ علیہما کی شہادت ہوئی تو قم اور پہاڑوں سے کچھ وفد اموال لے کر آئے جو رسم و عادت (اور معمول) کے مطابق (وہاں سے امامؑ کی بارگاہ میں) لائے جاتے تھے۔ امام حسن العسکریؑ کی شہادت کا انہیں علم نہیں تھا۔ جب وہ سرمن رائے پہنچے تو انہوں نے سیدنا امام حسنؑ بن علیؑ العسکریؑ کے بارے میں پوچھا۔ انہیں بتایا گیا کہ وہ تو (اس دنیا سے) رخصت ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا تو ان کے وارث کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ ان کے بھائی جعفر بن علیؑ ہیں۔ انہوں نے ان کے بارے میں پوچھا تو لوگوں نے بتایا کہ وہ سیر کے لئے نکلے ہیں اور دجلہ میں کشتی پر سوار ہو کر (نبیذ وغیرہ) پی رہے ہیں اور ان کے ساتھ گویے ہیں۔

ان لوگوں نے آپس میں مشورہ کیا اور کہا یہ امامؑ کی صفت نہیں ہے اور ایک دوسرے سے کہا کہ چلیں واپس چلیں اور یہ اموال ان کے مالکوں کو لوٹا دیں۔

ابو العباس محمد بن جعفر حمیری القمی نے کہا ٹھہر جاؤ یہاں تک کہ یہ شخص

(جعفر بن علیؑ) واپس آ جائے تا کہ اس کے معاملے کی صحت کو ہم جانچ سکیں۔

جب جعفر بن علیؑ واپس آئے تو وہ سب ان کے پاس گئے اور سلام کیا اور کہا اے ہمارے سردار ہم قم کے رہنے والے ہیں۔ ہمارے ساتھ شیعوں اور دیگر لوگوں کا ایک گروہ ہے۔ ہم اپنے آقا حضرت ابو محمد حسنؑ بن علیؑ العسکریؑ کے پاس اموال لایا کرتے تھے۔

جعفر بن علی نے کہا وہ اموال کہاں ہیں؟

انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس ہیں۔

جناب جعفر نے کہا انہیں لے آؤ۔

انہوں نے کہا کہ ان اموال کی ایک دلچسپ اور انوکھی خبر ہے۔

آپ نے کہا وہ کیا؟

انہوں نے کہا کہ یہ اموال جمع ہوتے ہیں۔ اس میں عوامِ شیعہ کے ایک ایک دو دو دینار ہوتے ہیں۔ اس کے بعد وہ ان اموال کو ایک تھیلے میں ڈالتے ہیں اور اس پر مہر لگا دیتے ہیں۔ جب ہم اپنے آقا حضرت ابو محمدؑ امام حسن العسکریؑ کے پاس مال لے کر آتے تو وہ فرماتے تھے کہ کل مال اتنے اور اتنے دینار ہے اور اس میں فلاں کے اتنے ہیں اور فلاں کے اتنے ہیں یہاں تک کہ آپ جنابؑ ان سب کے ناموں ذکر فرماتے اور مہروں کے اوپر جو نقش ہوتا وہ بھی بتاتے۔

(یہ سن کر) جناب جعفر نے کہا: تم نے جھوٹ کہا تم میرے بھائی کے بارے میں وہ غلط بیانی کرتے ہو جو وہ کرتے نہیں تھے یہ علمِ غیب ہے اور اسے صرف اللہ جانتا ہے۔

جب ان لوگوں نے جناب جعفر کی بات سنی تو ایک دوسرے کو دیکھنے لگ

Made with Xodo PDF Reader and Editor

پڑے۔

جناب جعفر نے ان سے کہا کہ وہ مال میرے پاس لے آؤ۔

انہوں نے کہا کہ ہم صاحبانِ مال کے وکیل واجیر ہیں، اور ہم مال حوالے نہیں کریں گے مگر ان نشانیوں کے ساتھ جنہیں ہم سیدنا حسنؑ بن علیؑ العسکریؑ سے جانتے تھے۔ اگر تم امام ہو تو ہمیں ثبوت دو نہیں تو ہم اس مال کو ان کے مالکوں کو واپس کردیں گے اور پھر وہ اس بارے میں اپنی رائے دیں گے۔

جناب جعفر خلیفہ کے پاس گئے وہ سرمن رائے میں ہی تھا۔ آپ نے ان لوگوں کے مقابل میں مدد مانگی۔ پس جب وہ آئے تو خلیفہ نے کہا کہ وہ مال جعفر کے پاس لے آؤ۔ انہوں نے کہا امیرالمومنین اللہ تمہارا بھلا کرے ہم ان اموال کے مالکوں کے وکیل اور اجیر ہیں اور یہ اموال اس جماعت کی امانت ہیں اور انہوں نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اسے (کسی کے) حوالے نہ کریں مگر نشانی اور دلیل کے ساتھ، جس طرح حضرت ابومحمد حسنؑ بن علیؑ کے ساتھ معمول تھا۔

خلیفہ نے کہا وہ علامت کیا تھی جو حضرت ابومحمدؑ کے ساتھ تھی؟ اس گروہ نے کہا کہ آپ ہمیں دیناروں کے بارے میں بتاتے اور ان کے مالکوں کے بارے میں بتاتے اور یہ بھی بتاتے کہ وہ کتنے ہیں۔ جب وہ ایسا کرتے تو ہم ان اموال کو ان کے حوالے کردیتے تھے۔ ہم کئی مرتبہ ان کے پاس آئے اور ہمارے اور ان کے درمیان یہ علامت اور دلیل ہوتی تھی۔ اب جب کہ ان کی وفات ہوگئی ہے تو اگر یہ شخص اس امر (امر امامت) کا مالک ہے تو پس (اس نشانی و علامت) کو ہمارے لئے قائم کرے جو ان کے بھائی ہمارے لئے قائم کرتے تھے ورنہ ہم یہ مال ان کے مالکوں کو لوٹا دیں گے۔

جناب جعفر نے کہا کہ اے امیرالمومنین یہ لوگ جھوٹے ہیں اور میرے بھائی پر جھوٹ باندھتے ہیں یہ تو علمِ غیب ہے۔

خلیفہ نے کہا کہ یہ قوم تو قاصد اور پیام رساں ہے اور پیام رساں پر کچھ نہیں ہے سوائے بلاغ مبین کے (کہ جس طرح انہیں پیغام ملا ہے اسی طرح اسے پہنچادیں)۔

پس (یہ سن کر) جناب جعفر مبہوت ہوگئے اور انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔

ان لوگوں نے کہا کہ امیرالمومنین محافظوں کو ہمیں حفاظت و امان کے ساتھ پہنچانے کا حکم دے کر احسان کریں تاکہ ہم اس شہر سے نکل سکیں۔ پس خلیفہ نے ایک نقیب کو حکم دیا پس اس نے انہیں شہر سے باہر نکالا جب وہ شہر سے باہر نکلے تو ان کے پاس ایک خوبصورت ترین چہرے والا نوجوان آیا گویا کہ وہ خادم ہو۔ اس نے ندا دی اے فلاں بن فلاں اور اے فلاں بن فلاں اپنے مولاؑ (کے حکم کا) جواب دو۔ انہوں نے کہا تم ہمارے مولا ہو؟ اس نے کہا معاذ اللہ میں تو تمہارے مولا کا عبد ہوں پس ان کے پاس چلو۔

وہ کہتے ہیں کہ ہم اس کے ساتھ آپ جنابؑ کی طرف چل پڑے یہاں تک کہ ہم سیدنا امام حسنؑ بن علیؑ العسکریؑ کے گھر اطہر میں داخل ہوئے۔ اچانک ہم نے دیکھا کہ آپ جنابؑ کے فرزند ہمارے آقا حضرتِ قائم عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ ایک بستر پر تشریف فرما ہیں گویا کہ وہ چاند کا ٹکڑا ہو۔ آپ جنابؑ نے سبز لباس زیب تن فرما رکھا ہے۔ ہم نے انہیں سلام پیش کیا۔ انہوں نے ہمیں سلام کا جواب دیا اور اس کے بعد فرمایا کل جملہ مال اتنے اور اتنے دینار ہے اور فلاں نے اتنے بھجوائے ہیں اور فلاں نے اتنے بھجوائے ہیں۔ یہ

Made with Xodo PDF Reader and Editor

بیان کرتے رہے یہاں تک کہ سب کا ذکر کیا۔ اس کے بعد انہوں نے ہمارے کپڑوں اور ہمارے سامان و منزل اور جو کچھ ہمارے پاس سواریاں تھیں ان کے بارے میں بتایا۔ پس ہم شکرانے کے طور پر اللہ عزوجل کے سجدے میں گر پڑے کہ جو اس نے ہمیں پہچان کروائی ہے؛ اور ہم نے آپ جنابؑ کے سامنے زمین کو بوسہ دیا اور جو کچھ ہم نے چاہا اس کے بارے میں پوچھا تو آپ جنابؑ نے جوابات عطا فرمائے۔ پس ہم نے اموال آپ جنابؑ تک پہنچا دیے اور جناب قائم عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ نے ہمیں حکم دیا کہ اس کے بعد مال وغیرہ میں سے کوئی شئے سرمن رائے نہ لائی جائے کیونکہ وہ ہمارے لئے بغداد میں ایک شخص کو مقرر فرمائیں گے کہ جس کے پاس مال پہنچایا جائے گا اور اسی کے پاس سے توقیعات صادر ہوں گی۔ ان لوگوں نے کہا کہ ہم آپ جنابؑ کے پاس سے واپس چل دیے اور آپ جنابؑ نے ابو العباس محمد بن جعفر القمی الحمیری کو کچھ حنوط اور کفن دیا اور ان سے فرمایا کہ اللہ تمہارے نفس (جان کے بارے) میں تمہارے اجر کو زیادہ فرمائے (تعزیت کے کلمات ارشاد فرمائے)۔ ابھی ابوالعباس ہمدان کی چوٹی پر پہنچنے بھی نہ پائے تھے کہ آپ کی وفات ہوگئی۔ اللہ ان پر رحم فرمائے، اور اس کے بعد ہم اموال بغداد میں منصوب نائبین تک پہنچاتے تھے اور انہی کے پاس سے توقیعات صادر ہوتی تھیں۔

میں ہی ہوں جو اس زمین کو عدل سے بھروں گا

علی بن ابراہیم الفدکی (ابوجعفر) الازدی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں طواف میں مشغول تھا۔ چھ طواف میں نے مکمل کر

لئے تھے اور ساتویں طواف کا ارادہ ہی کیا تھا کہ میں نے اچانک کعبہ کے دائیں جانب ایک حلقہ کو دیکھا؛ اور ایک خوبصورت چہرے اور بہترین خوشبو والے جوان کو دیکھا؛ جو کہ اپنی ہیبت کے ساتھ ساتھ لوگوں کے قریب بھی تھا (گھل مل جانے والا تھا)۔ اس جوانؑ نے کلام فرمایا تو میں نے کسی کو ان جنابؑ سے بہتر کلام کرنے والا خیال نہ کیا؛ اور نہ ہی ان جنابؑ کی گفتگو اور حسنِ نشست میں کسی کو ان جنابؑ سے زیادہ شیریں پایا۔ پس میں ان جنابؑ کے پاس گیا تاکہ بات چیت کروں تو لوگوں نے مجھے روکا۔ میں نے ان میں سے ایک سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ اس نے کہا: یہ فرزندِ رسول اللہ ﷺ ہیں لوگوں میں سے اپنے خواص کے لئے یہ ہر سال ایک دن ظاہر ہوتے ہیں اور ان سے گفتگو کرتے ہیں اور لوگ ان جنابؑ سے بات چیت کرتے ہیں۔ پس میں نے کہا ہدایت کا طلبگار آیا ہے۔ پس مجھے ہدایت فرمائیے۔ اللہ تعالیٰ آپ جنابؑ کو ہدایت پر قائم رکھے۔ پس انہوں نے مجھے ایک کنکر (پتھر) دیا۔ پس میں نے اپنا رخ موڑا تو ان کے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک نے مجھ سے کہا کہ فرزندِ رسول اللہ ﷺ نے تمہیں کیا دیا؟ میں نے کہا کنکر (پتھر) میں نے ہاتھ کھولا تو دیکھا کہ وہ تو سونے کا ایک ڈھلا ہوا ٹکڑا ہے پس میں چل پڑا۔ اچانک وہ میرے پاس آئے اور انہوں نے فرمایا: حجت تجھ پر ثابت ہو گئی ہے اور حق تم پر ظاہر ہو گیا ہے اور اندھا پن (گمراہی) تجھ سے دور ہو گئی ہے۔ کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ میں نے کہا نہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں مہدیؑ ہوں، میں قائم الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ ہوں، میں وہ ہوں جو اسے عدل سے ایسے بھروں گا جیسے وہ ظلم و جور سے بھری ہے۔ بے شک زمین حجتؑ سے خالی نہیں ہوتی اور لوگ (حالتِ) فترۃ میں بنی اسرائیل کی سرگردانی و

Made with Xodo PDF Reader and Editor

حیرانگی سے زیادہ نہیں رہیں گے اور میرے خروج کے دن ظاہر ہو گئے ہیں۔ پس یہ (بات) تمہاری گردن میں امانت ہے پس اپنے اہلِ حق بھائیوں سے اسے بیان کرو۔

تم میرے گھر میں کیا کر رہے ہو

علی بن قیس نے عراق و کوفہ کے سپاہیوں میں سے بعض سے روایت کی ہے کہ وہ کہتا ہے کہ میں نے ابھی ابھی نسیم یا سیماء (بادشاہ کے سپاہیوں میں سے ایک) کو سرمن رائے میں دیکھا اور اس نے (امام حسن العسکریؑ کے) گھر کا دروازہ توڑ دیا ہے۔ پس اس کی طرف آپ جنابؑ (مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ) نکلے۔ آپ جنابؑ کے ہاتھ میں طبرزین (ایک ہتھیار) تھا آپ جنابؑ نے فرمایا:

تم میرے گھر میں کیا کر رہے ہو؟

نسیم نے کہا: جعفر یہ گمان کرتے ہیں کہ آپ جنابؑ کے والد اس دنیا سے چلے گئے اور ان کا کوئی بیٹا نہیں ہے۔ اگر یہ آپ جنابؑ کا گھر ہے تو میں آپ سے دور چلا جاتا ہوں پس وہ گھر سے نکل گیا۔

علی بن قیس کہتے ہیں کہ اس گھر کے خادموں میں سے ایک غلام ہمارے پاس آیا ہم نے اس خبر کے بارے میں اس سے پوچھا۔ اس نے کہا تمہیں یہ بات کس نے بتائی؟ میں نے کہا کہ کوفہ وعراق کے سپاہیوں میں سے ایک نے مجھے یہ بات بتائی ہے۔ اس نے مجھ سے کہا: لوگوں سے کوئی شئے مخفی نہیں رہتی۔

آپ جنابؑ نے مجھ سے فرمایا: میں تمہارے پیچھے ہوں

ابی ذر احمد بن ابی سورۃ (محمد بن حسن تمیمی جو کہ زیدی تھے) کہتے ہیں کہ یہ واقعہ میں نے ایک جماعت سے سنا جو اسے میرے والد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ الحیر (کربلاء) کی طرف گئے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں الحیر پہنچا تو اچانک دیکھا کہ ایک خوبصورت چہرے والا جوان ہے جو نماز پڑھ رہا ہے۔ اس کے بعد اس نے وداع کیا اور میں نے بھی وداع کیا اور ہم دونوں (باہر) نکلے۔ ہم نہر کے طرف پہنچے تو اس نے مجھ سے کہا اے ابوسورۃ کہاں کا ارادہ ہے؟

میں نے کہا کوفہ۔ انہوں نے مجھ سے کہا کس کے ساتھ؟ میں نے کہا لوگوں کے ساتھ۔ انہوں نے مجھ سے کہا تم نہیں چاہتے کہ ہم سب (اکٹھے) جائیں۔ میں نے کہا (اور) کون ہمارے ساتھ ہے؟ انہوں نے کہا ہم اپنے ساتھ کسی ایک کو بھی نہیں چاہتے۔ ابوسورۃ کہتے ہیں کہ ہم وہ رات چلے۔ اچانک ہم مقابرِ مسجدِ سہلہ کے پاس پہنچ گئے۔ انہوں نے مجھ سے کہا یہ تمہاری منزل ہے اگر تم چاہتے ہو تو جاؤ۔ اس کے بعد انہوں نے مجھ سے کہا کہ ابن الزراری علی بن یحییٰ کے پاس جانا اور اس سے کہنا۔

وہ تمہیں مال دے گا جو اس کے پاس ہے۔ میں نے آپ جنابؑ سے کہا کہ وہ مجھے مال نہیں دے گا (یعنی ایسے ہی میرے کہنے پر مال مجھے کیسے دے گا)۔ آپ جنابؑ نے مجھ سے کہا تم اس سے کہنا، اس علامت ونشانی کے ساتھ کہ وہ اتنے اور اتنے دینار اور اتنے اور اتنے درہم ہیں اور وہ فلاں وفلاں جگہ پر ہیں اور ان پر فلاں وفلاں غلاف ہے۔ میں نے ان سے کہا آپ جنابؑ کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں محمدؑ بن الحسنؑ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ

Made with Xodo PDF Reader and Editor

ہوں۔ میں نے ان سے کہا کہ اگر وہ میری بات قبول نہ کرے اور مجھ سے دلالت طلب کی جائے؟ آپ جنابؑ نے فرمایا: (تو) میں تمہارے پیچھے ہوں۔ میں ابن الزراری کے پاس آیا اور اس سے کہا۔ انہوں نے مجھے مال دے دیا۔ میں نے انہیں وہ علامات بتائیں جو آپ نے مجھے بتائی تھیں۔ اور میں نے اس سے کہا کہ آپ جنابؑ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ میں تمہارے پیچھے ہوں۔ اس نے کہا کہ اس کے بعد کسی شئے کی ضرورت نہیں اور اس نے کہا کہ اس (مال) کے بارے میں کوئی نہیں جانتا تھا سوائے اللہ تعالیٰ کے اور اس نے وہ مال مجھے دے دیا۔

آپ سے ہی ایک اور حدیث مروی ہے جس میں یہ اضافہ ہے کہ ابوسورۃ کہتے ہیں کہ اس شخص نے مجھ سے میرے حالات کے بارے میں پوچھا تو میں نے انہیں اپنی تنگدستی اور غربت کے بارے میں بتایا۔ پس وہ میرے ساتھ چلتے رہے یہاں تک کہ ہم سحر کے وقت النواویس پہنچے۔ پس ہم بیٹھ گئے اس کے بعد انہوں نے اپنے ہاتھ سے ایک گڑھا کھودا تو اس میں سے پانی نکل آیا۔ پس آپ جنابؑ نے اس سے وضو کیا اور پھر 13 رکعت نماز پڑھی اس کے بعد مجھ سے کہا کہ ابی الحسن علی بن یحییٰ (الزراری) کے پاس جاؤ اور اسے سلام کہنا اور اس سے کہنا کہ وہ شخص تم سے کہتا ہے کہ ابی سورۃ کو وہ سات سو دینار میں سے سو دینار دے دو جو فلاں وفلاں مقام پر دفن ہیں۔

پس میں اسی وقت اس کے گھر گیا اور دروازہ کھٹکھٹایا اس نے (کنیز نے) پوچھا کون ہے؟ میں نے کہا ابی الحسن سے کہو کہ ابوسورۃ آیا ہے۔ میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا کہ ابی سورۃ کا مجھ سے کیا واسطہ۔ اس کے بعد وہ نکلا تو میں نے اسے سلام کیا اور اسے سارا واقعہ بیان کیا۔ پس وہ اندر گیا اور سو دینار

لے کر آ گیا۔ پس میں نے وہ اپنے قبضے میں لے لئے۔ اس نے مجھ سے کہا تم نے ان سے مصافحہ کیا ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ پس اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنی آنکھوں پر رکھا اور اسے اپنے چہرے پر پھیرا۔

وہ تم سے کہتے ہیں کہ اس شخص کو تھیلی دے دو[1]

ابن ابی سورۃ کہتے ہیں کہ میں عرفہ کی شام الحائر (کربلاء) میں زیارت کے لئے موجود تھا، پس میں وہاں سے نکلا خشکی والے راستے (پر چل پڑا)۔ جب میں المسناۃ پہنچا تو اس کے پاس آرام کے لئے بیٹھ گیا کچھ دیر بعد کھڑا ہوا اور چل دیا۔ اچانک سرِ راہ ایک شخص کو پایا اس نے مجھ سے کہا ساتھ چاہتے ہو (سفر میں اکٹھا چلنا چاہتے ہو)؟ میں نے کہا ہاں۔ پس ہم اکٹھے چل پڑے۔ وہ مجھ سے باتیں کرتے رہے اور میں ان سے، انہوں نے مجھ سے میرا حال پوچھا تو میں نے انہیں بتایا کہ میں تنگدست ہوں اور نہ میرے پاس کوئی شئے ہے اور نہ میرے ہاتھ میں کچھ ہے۔ پس وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور انہوں نے مجھ سے کہا جب تم کوفہ میں داخل ہو گے تو ابو طاہر الزراری کے پاس جانا اور اس کا دروازہ کھٹکھٹانا۔ وہ تمہارے لئے اس حال میں (گھر سے) نکلے گا کہ اس کے ہاتھ پر قربانی کے جانور کا خون ہوگا۔ پس تم اس سے کہنا کہ تم سے کہا جاتا ہے (تمہیں حکم دیا جاتا ہے) کہ اس شخص کو وہ دیناروں کی تھیلی دے دو جو بستر کے پائے کے پاس ہے۔ میں اس بات سے متعجب ہوا، اس کے بعد وہ مجھ سے جدا ہو گئے اور اپنی منزل کی طرف چلے گئے۔ میں نہیں جانتا کہ وہ کہاں گئے۔

[1] بظاہر ایک ہی واقعہ ہے جو دو تین مختلف طریقوں سے وارد ہوا ہے

Made with Xodo PDF Reader and Editor

میں کوفہ میں داخل ہوا اور ابو طاہر محمد بن سلیمان الزرازی کے پاس گیا اور اس کا دروازہ کھٹکھٹایا جس طرح آپ جنابؑ نے مجھ سے کہا تھا وہ باہر نکلا تو اس کے ہاتھ پر قربانی کے جانور کا خون تھا میں نے اس سے کہا تم سے کہا جاتا ہے (تمہیں حکم دیا جاتا ہے) کہ اس شخص (یعنی مجھے) دیناروں کی وہ تھیلی دے دو جو بستر کی پائنتی کے پاس ہے۔ اس نے کہا: سرآنکھوں پر (سمعا و طاعۃ) وہ اندر گیا اور میرے پاس تھیلی لے آیا اور اسے میرے حوالے کیا میں نے تھیلی لی اور واپس چل دیا۔

نیمہ شعبان کی رات

موسیٰ بن محمد بن قاسم بن حمزہ بن موسیٰؑ بن جعفرؑ بن محمدؑ بن علیؑ بن حسینؑ بن علیؑ بن ابی طالبؑ کہتے ہیں کہ مجھے مخدومہ بنت محمدؑ بن علیؑ بن موسیٰؑ بن جعفرؑ بن محمدؑ بن علیؑ بن حسینؑ بن علیؑ بن ابی طالبؑ نے بتایا کہ حضرت ابو محمدؑ امام حسنؑ بن علیؑ العسکریؑ نے میری طرف پیغام بھجوایا کہ اے پھپھو جانؑ! آج کی رات افطاری ہمارے پاس کریں؛ کیونکہ آج نیمہ شعبان کی رات ہے اور بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ اس رات میں اپنی حجتؑ کو ظاہر فرمائے گا اور وہ زمین پر اللہ کی حجتؑ ہوگی۔

جناب مخدومہؑ نے آپ جنابؑ سے فرمایا ان کی والدہ کون ہیں؟

آپ جنابؑ نے فرمایا: ملکہء رومؑ۔

میں نے آپ جنابؑ سے کہا اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان فرمائے انؑ میں تو (ولادت کے) کوئی آثار نہیں ہیں۔

آپ جنابؑ نے فرمایا اسی طرح ہوگا جس طرح میں نے آپ کو بتایا ہے۔

پس میں (آپ جنابؑ کے گھر) آئی جب میں نے سلام کیا اور بیٹھ گئی تو جناب ملکہ رومؑ آئیں اور میرے موزے اتارنے لگیں اور مجھ سے کہا سیدتی! شام کیسے گزری؟

میں نے کہا (میں نہیں) بلکہ آپ جنابؑ میری اور میرے اہلِ خانہ کی سردار ہیں۔ جناب ملکہء رومؑ نے اس کا انکار کیا (ناپسند کیا) اور فرمایا پھپھوؑ جان یہ کیا (بات) ہے؟ میں نے ان سے کہا اے بیٹی بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں آج کی رات ایک بیٹاؑ عطا فرمائے گا جو دنیا و آخرت میں سردار ہوگا۔ پس (یہ بات سن کر) آپ جنابؑ شرما گئیں۔ جب میں آخر عشاء کی نماز سے فارغ ہوئی تو میں نے افطاری کی اور اپنے بستر پر چلی گئی۔ پس مجھے نیند آ گئی۔ جب آدھی رات ہوئی تو میں نماز کے لئے اٹھی۔ میں نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تو ابھی تک آپؑ سوئی ہوئی تھیں اور آپؑ میں کوئی نئی تبدیلی نہیں تھی (کوئی آثار ظاہر نہیں ہوئے تھے)۔ اس کے بعد میں بیٹھ کر تعقیبات پڑھنے لگ پڑی۔ پھر میں لیٹ گئی۔ کچھ دیر بعد میں اچانک اٹھی تو ابھی بھی آپؑ سو رہی تھیں۔ کچھ دیر بعد آپؑ اٹھیں اور آپؑ نے نماز پڑھی اور اس کے بعد (پھر) سو گئیں۔ میں فجر کے بارے میں معلوم کرنے کے لئے باہر نکلی تو ذنب سرحان کی طرح فجر اول (صبح کاذب کی روشنی) کو دیکھا۔ آپؑ ابھی تک سوئی ہوئی تھیں۔ پس میرے دل میں شکوک داخل ہوئے تو حضرت ابو محمدؑ (امام حسن العسکریؑ) نے اپنی بیٹھک سے مجھے پکار کر فرمایا: اے پھپھوؑ جان! جلدی نہ کیجیے۔ وہ امر قریب ہو گیا ہے۔ پس میں بیٹھی اور میں نے الم سجدہ اور یس کی تلاوت کی میں ابھی تلاوت میں مشغول تھی کہ آپؑ اچانک اٹھیں۔ میں جلدی سے آپؑ کے پاس گئی اور کہا اسم اللہ علیک (اللہ کا اسم کا ان پر دم کیا)۔ اس

Made with Xodo PDF Reader and Editor

کے بعد میں نے ان سے کہا کیا آپؑ کسی شئے کو محسوس کرتی ہیں؟ آپؑ نے کہا جی ہاں پھپھو جان۔ میں نے کہا اپنی خاطر جمع رکھیں اور دل مضبوط رکھیں۔ یہ وہی ہے جس کے بارے میں میں نے آپؑ کو بتایا تھا۔ جناب پھپھو جانؑ فرماتی ہیں کہ مجھے اونگھ آ گئی اور آپؑ کو بھی اونگھ آ گئی۔ پس میں اپنے آقا عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ (کی موجودگی) کے احساس سے بیدار ہوئی۔ میں نے کپڑا ہٹایا تو آپ جنابؑ کو سامنے سجدے کی حالت میں پایا۔ آپ جنابؑ زمین پر اعضائے سجدہ رکھے ہوئے ہیں۔ پس میں نے انہیںؑ اٹھایا تو آپ جنابؑ نظیف و پاک صاف تھے۔ پس حضرت ابو محمدؑ (امام حسن العسکری ؑ) نے مجھے پکار کر کہا اے پھپھوؑ جان میرے فرزندؑ کو میرے پاس لے آیئے۔ پس میں انہیں لے کر آپ جنابؑ کے پاس گئی آپ جنابؑ نے اپنے ہاتھ ان کی پشت اور کمر پر رکھے اور اپنے فرزند کے پاؤں اپنے سینے پر رکھے؛ اور اس کے بعد اپنی زبان مبارک ان جنابؑ کے دہن مبارک میں رکھی اور اپنا ہاتھ ان کی آنکھوں کانوں اور دیگر مفاصل و اعضاء پر پھیرا۔ اس کے بعد فرمایا: اے میرے فرزندؑ کلام کریں۔ پس آپ جنابؑ نے فرمایا:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ و آلہ، اسکے بعد امیر المومنینؑ اور تمام آئمہؑ پر صلوات پڑھی یہاں تک کہ اپنے والد گرامی پر آ کر رک گئے اور اسے کے بعد خاموش ہو گئے۔

اس کے بعد حضرت ابو محمدؑ (امام حسن العسکری ؑ) نے فرمایا اے پھپھوؑ جان؛ انہیںؑ ان کی ماںؑ کے پاس لے جایئے تا کہ یہ اپنی مادرِ گرامی کو سلام پیش کر سکیں اور پھر میرے پاس لے آیئے۔ پس میں انہیںؑ لے کر ان کی والدہؑ کے پاس گئی۔ آپ جنابؑ نے پنی مادرِ گرامی کو سلام کیا اور پھر میں انہیں واپس

لے آئی اور انہیں (امام حسن العسکری ؑ) کی بیٹھک میں رکھ دیا۔ اس کے بعد آپ جنابؑ نے فرمایا اے پھپھوؑ جان! جب ساتواں دن آئے تو پھر ہمارے پاس تشریف لانا۔ جناب مخدومہؑ فرماتی ہیں کہ جب صبح ہوئی تو میں حضرت ابو محمدؑ (امام حسن العسکری ؑ) کو سلام کرنے کے لئے آئی۔ میں نے اپنے آقا (مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ) کو دیکھنے کے لئے پردہ ہٹایا تو آپ جنابؑ کو نہ دیکھا میں نے کہا میں آپ جنابؑ پر قربان جاؤں میرے آقا کے ساتھ کیا ہوا (وہ کہاں ہیں)؟ امام حسن العسکری ؑ نے فرمایا: اے پھپھوؑ جان ہم نے انہیںؑ اس کے سپرد کر دیا ہے کہ جناب موسیٰؑ کی والدہ نے جس کے حوالے جناب موسیٰؑ کو کیا تھا۔

جناب مخدومہؑ فرماتی ہیں جب ساتواں دن ہوا تو میں سلام کرنے کے لئے آئی اور آ کر بیٹھ گئی۔ آپ جنابؑ نے فرمایا میرے پاس میرے فرزند کو لے آیئے۔ پس میں اپنے آقا کو لے کر آئی تو آپ جنابؑ ایک کپڑے میں (لپٹے ہوئے) تھے۔ امام حسن العسکری ؑ نے ان جنابؑ کے ساتھ اسی طرح کیا جس طرح پہلی دفعہ کیا تھا۔ اس کے بعد اپنی زبان مبارک ان جنابؑ کے دہن مبارک میں رکھی۔ گویا کہ آپ جنابؑ انہیںؑ دودھ یا شہد کی غذا دے رہے ہوں۔ اس کے بعد فرمایا: اے میرے فرزندؑ کلام کیجیے پس آپ جنابؑ نے فرمایا:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ اور اس کے بعد آپ جنابؑ نے حضرت محمدؐ اور حضرت علی امیر المومنینؑ اور تمام آئمہ طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین پر صلوات پڑھی یہاں تک کہ اپنے والد گرامیؑ پر آ کر رک گئے۔

اس کے بعد آپ جنابؑ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

Made with Xodo PDF Reader and Editor

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ وَ نُرِیۡدُ اَنۡ نَّمُنَّ عَلَی الَّذِیۡنَ اسۡتُضۡعِفُوۡا فِی الۡاَرۡضِ وَ نَجۡعَلَہُمۡ اَئِمَّۃً وَّ نَجۡعَلَہُمُ الۡوٰرِثِیۡنَ وَ نُمَکِّنَ لَہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ وَ نُرِیَ فِرۡعَوۡنَ وَ ہَامٰنَ وَ جُنُوۡدَہُمَا مِنۡہُمۡ مَّا کَانُوۡا یَحۡذَرُوۡنَ

جناب موسیٰ (اس حدیث کے راوی) کہتے ہیں کہ میں نے عقبہ جو کہ خادم تھا اس سے اس بارے میں پوچھا تو اس نے کہا کہ جناب مخدومہؑ نے سچ فرمایا ہے۔

سابقہ حدیث کے بعد مصنف نے اسی طرح کی ایک اور تفصیلی حدیث نقل کی ہے جس میں جناب مخدومہؑ مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کی آمد کے احوال بیان فرماتی ہیں۔اس حدیث میں سابقہ حدیث کے علاوہ کچھ اضافی باتیں بھی ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ جب آپ جنابؑ کی آمد ہوئی تو آپ جنابؑ نے حالت سجدہ میں فرمایا کہ:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَنَّ جَدِّي مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ وَ أَنَّ أَبِي أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ

اس کے بعد ایک ایک امامؑ کا ذکر فرمایا یہاں تک کہ اپنے نام تک پہنچے اس کے بعد فرمایا:

اللَّهُمَّ أَنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي وَ أَتْمِمْ لِي أَمْرِي وَ ثَبِّتْ وَطْأَتِي وَ امْلَأِ الْأَرْضَ بِي عَدْلًا وَ قِسْطاً

اے اللہ میرے لئے وہ پورا فرما جس کا تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے اور میرے امر کا اتمام فرما اور میرے قدموں کو ثبات عطا فرما اور میرے ذریعے زمین کو عدل وانصاف سے پُر فرما۔۔۔۔

اگر ہمیں بولنے کی اجازت مل جائے تو شک دور ہو جائے

السیاری کہتے ہیں کہ مجھے نسیم اور ماریہ نے بتایا کہ جب صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ پہلوءِ مادر سے رونقِ زمین ہوئے تو دونوں گھٹنوں پر بیٹھ کر انگشت شہادت آسمان کی طرف بلند فرمائی اس کے بعد آپ جنابؑ کو چھینک آئی تو آپ جنابؑ نے فرمایا الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ علی محمد و آلہ ؛ ظالموں نے خیال کیا کہ اللہ کی حجت بے اثر اور ٹوٹنے والی ہے اگر ہمیں کلام کا اذن دیا جائے تو شک دور ہو جائے۔

امام حسن العسکریؑ کی خادمہ نسیم کا بیان ہے کہ جب آپ جنابؑ (مولا امام زمانہؑ) کی آمد سے اگلی رات آپ جنابؑ کے پاس گئی تو مجھے آپ جنابؑ کے پاس چھینک آئی تو مولا صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ نے مجھ سے کہا: اللہ تم پر رحم فرمائے، نسیم کہتی ہے کہ یہ سن کر میں خوش ہوئی تو آپ جنابؑ نے مجھ سے فرمایا کیا میں تمہیں چھینک کے بارے میں خوشخبری نہ دوں؟

میں نے کہا اے میرے مولاؑ کیوں نہیں۔

تو آپ جنابؑ نے فرمایا یہ موت سے تین دن کے لئے امان ہے۔

نور روشن ہوا

غیاث بن اسید کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن عثمان العمری قدس اللہ روحہ کو یہ فرماتے ہوئے دیکھا کہ جب الخلف المہدی عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کی ولادت ہوئی تو آپ جنابؑ کے سر کے اوپر سے ایک نور دامنِ آسمان (آسمان کے ہر جانب) تک بلند و روشن ہوا۔اس کے بعد آپ جنابؑ چہرے کے بل

Made with Xodo PDF Reader and Editor

اپنے رب تعالیٰ ذکرہ کے سجدے میں گرے اوراس کے بعد یہ کہتے ہوئے سر اٹھایا کہ:

شَهِدَ اللهُ أَنَّهُ لا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَ الْمَلائِكَةُ وَ أُولُوا الْعِلْمِ قائِماً بِالْقِسْطِ لا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللهِ الْإِسْلامُ

اور آپ جنابؑ کی آمد بروزِ جمعہ ہوئی۔

باب دوم

مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ سے منقول دعائیں

دعا الندبہ

یہ امام قائم عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کی زیارت ہے جو ندبہ کے نام سے مشہور ہے یہ زیارت؛ ناحیہ مقدسہ سے ابو جعفر محمد بن عبد اللہ الحمیری ؒ کی طرف وارد ہوئی اور حکم ہوا کہ سرداب مقدس میں اس کی تلاوت کی جائے شیخ مشہدی

نے اپنی کتاب المزار میں ان لفظوں کے ساتھ اسے نقل کیا ہے کہ دعا الندبہ، محمد بن ابی قرۃ نے کہا ہے کہ میں نے یہ دعا ابو جعفر محمد بن حسین بن سفیان البزوفریؒ کی کتاب سے نقل کی ہے اور اس میں انہوں نے ذکر کیا ہے کہ یہ دعا صاحب الزمانؑ کی دعا ہے (صلوات اللہ علیہ وعجل فرجہ وفرجنا بہ اور مستحب ہے کہ چاروں عیدوں پر اس دعا کو پڑھا جائے)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّهٖ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا ۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَا جَرٰى بِهٖ قَضَآؤُكَ فِيْۤ اَوْلِيَآئِكَ الَّذِيْنَ اسْتَخْلَصْتَهُمْ لِنَفْسِكَ وَدِيْنِكَ اِذْ اخْتَرْتَ لَهُمْ جَزِيْلَ مَا عِنْدَكَ مِنَ النَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ الَّذِیْ لَا زَوَالَ لَهٗ وَلَا اضْمِحْلَالَ بَعْدَ اَنْ شَرَطْتَّ عَلَيْهِمُ الزُّهْدَ فِيْ دَرَجَاتِ هٰذِهِ الدُّنْيَا الدَّنِيَّةِ وَزُخْرُفِهَا وَزِبْرِجِهَا فَشَرَطُوْا لَكَ ذٰلِكَ وَعَلِمْتَ مِنْهُمُ الْوَفَآءَ بِهٖ فَقَبِلْتَهُمْ وَقَرَّبْتَهُمْ وَقَدَّمْتَ لَهُمُ الذِّكْرَ الْعَلِيَّ وَالثَّنَآءَ الْجَلِيَّ وَ اَهْبَطْتَّ عَلَيْهِمْ مَلَآئِكَتَكَ وَ كَرَّمْتَهُمْ بِوَحْيِكَ وَرَفَدْتَّهُمْ بِعِلْمِكَ وَجَعَلْتَهُمُ الذَّرِيْعَةَ اِلَيْكَ وَالْوَسِيْلَةَ اِلٰى رِضْوَانِكَ فَبَعْضٌ اَسْكَنْتَهٗ جَنَّتَكَ اِلٰۤى اَنْ اَخْرَجْتَهٗ مِنْهَا وَبَعْضٌ حَمَلْتَهٗ فِيْ فُلْكِكَ وَنَجَّيْتَهٗ وَمَنْ اٰمَنَ مَعَهٗ مِنَ الْهَلَكَةِ بِرَحْمَتِكَ وَبَعْضٌ اِتَّخَذْتَهٗ لِنَفْسِكَ خَلِيْلًا وَّسَئَلَكَ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ فَاَجَبْتَهٗ وَجَعَلْتَ ذٰلِكَ عَلِيًّا وَّبَعْضٌ كَلَّمْتَهٗ مِنْ شَجَرَةٍ تَكْلِيْمًا وَّجَعَلْتَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ رِدْءً وَّ وَزِيْرًا وَّبَعْضٌ اَوْلَدْتَّهٗ مِنْ غَيْرِ اَبٍ وَّاٰتَيْتَهُ الْبَيِّنَاتِ وَاَيَّدْتَّهٗ بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَكُلٌّ شَرَعْتَ لَهٗ شَرِيْعَةً وَّنَهَجْتَ لَهٗ مِنْهَاجًا وَتَخَيَّرْتَ لَهٗۤ اَوْصِيَآءَ مُسْتَحْفِظًا بَعْدَ مُسْتَحْفِظٍ مِّنْ مُّدَّةٍ اِلٰى مُدَّةٍ اِقَامَةً لِّدِيْنِكَ وَحُجَّةً عَلٰى عِبَادِكَ وَلِئَلَّا يَزُوْلَ الْحَقُّ عَنْ مَّقَرِّهٖ وَيَغْلِبَ الْبَاطِلُ عَلٰۤى اَهْلِهٖ وَلَا يَقُوْلُ

Made with Xodo PDF Reader and Editor

اَحَدٌ لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا مُّنْذِرًا وَّ اَقَمْتَ لَنَا عَلَمًا هَادِيًا فَنَتَّبِعَ
اٰيَاتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى اِلٰٓى اَنِ انْتَهَيْتَ بِالْاَمْرِ اِلٰى حَبِيْبِكَ
وَنَجِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ فَكَانَ كَمَا انْتَجَبْتَهٗ سَيِّدَ مَنْ خَلَقْتَهٗ
وَصَفْوَةَ مَنِ اصْطَفَيْتَهٗ وَاَفْضَلَ مَنِ اجْتَبَيْتَهٗ وَاَكْرَمَ مَنِ اعْتَمَدْتَّهٗ
قَدَّمْتَهٗ عَلٰٓى اَنْبِيَآئِكَ وَبَعَثْتَهٗٓ اِلَى الثَّقَلَيْنِ مِنْ عِبَادِكَ وَاَوْطَاْتَهٗ
مَشَارِقَكَ وَمَغَارِبَكَ وَسَخَّرْتَ لَهُ الْبُرَاقَ وَعَرَجْتَ بِرُوْحِهٖ اِلٰى سَمَآئِكَ
وَاَوْدَعْتَهٗ عِلْمَ مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ اِلَى انْقِضَآءِ خَلْقِكَ ثُمَّ نَصَرْتَهٗ بِالرُّعْبِ
وَحَفَفْتَهٗ بِجَبْرَآئِيْلَ وَمِيْكَآئِيْلَ وَالْمُسَوِّمِيْنَ مِنْ مَلَآئِكَتِكَ وَوَعَدْتَّهٗٓ اَنْ
تُظْهِرَ دِيْنَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ وَذٰلِكَ بَعْدَ اَنْ بَوَّأْتَهٗ مُبَوَّءَ
صِدْقٍ مِّنْ اَهْلِهٖ وَجَعَلْتَ لَهٗ وَلَهُمْ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ
مُبَارَكًا وَّهُدًى لِّلْعَالَمِيْنَ فِيْهِ اٰيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ اِبْرَاهِيْمَ وَمَنْ دَخَلَهٗ
كَانَ اٰمِنًا وَّقُلْتَ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ
وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ثُمَّ جَعَلْتَ اَجْرَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ مَوَدَّتَهُمْ فِيْ
كِتَابِكَ فَقُلْتَ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى وَقُلْتَ مَا
سَئَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ وَقُلْتَ مَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ
شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا فَكَانُوْا هُمُ السَّبِيْلَ اِلَيْكَ وَالْمَسْلَكَ اَلٰى
رِضْوَانِكَ فَلَمَّا انْقَضَتْ اَيَّامُهٗ اَقَامَ وَلِيَّهٗ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ صَلَوَاتُكَ
عَلَيْهِمَا وَاٰلِهِمَا هَادِيًا اِذْ كَانَ هُوَ الْمُنْذِرَ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ فَقَالَ وَالْمَلَاَ
اَمَامَهٗ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَّالِ مَنْ وَّالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ
وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهٗ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهٗ وَقَالَ مَنْ كُنْتُ اَنَا نَبِيَّهٗ فَعَلِيٌّ اَمِيْرُهٗ
وَقَالَ اَنَا وَعَلِيٌّ مِنْ شَجَرَةٍ وَاحِدَةٍ وَسَآئِرُ النَّاسِ مِنْ شَجَرٍ شَتّٰى وَاَحَلَّهٗ مَحَلَّ

هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى فَقَالَ لَهٗٓ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰٓى اِلَّآ اَنَّهٗ لَا
نَبِيَّ بَعْدِيْ وَزَوَّجَهُ ابْنَتَهٗ سَيِّدَةَ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ وَاَحَلَّ لَهٗ مِنْ مَّسْجِدِهٖ
مَا حَلَّ لَهُ وَسَدَّ الْاَبْوَابَ اِلَّا بَابَهٗ ثُمَّ اَوْدَعَهٗ عِلْمَهٗ وَحِكْمَتَهٗ فَقَالَ اَنَا
مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا فَمَنْ اَرَادَ الْمَدِيْنَةَ وَالْحِكْمَةَ فَلْيَأْتِهَا مِنْ بَابِهَا
ثُمَّ قَالَ اَنْتَ اَخِيْ وَوَصِيِّيْ وَوَارِثِيْ لَحْمُكَ مِنْ لَحْمِيْ وَدَمُكَ مِنْ دَمِيْ وَسِلْمُكَ
سِلْمِيْ وَحَرْبُكَ حَرْبِيْ وَالْاِيْمَانُ مُخَالِطٌ لَّحْمَكَ وَدَمَكَ كَمَا خَالَطَ لَحْمِيْ وَدَمِيْ
وَاَنْتَ غَدًا عَلَى الْحَوْضِ خَلِيْفَتِيْ وَاَنْتَ تَقْضِيْ دَيْنِيْ وَتُنْجِزُ عِدَاتِيْ
وَشِيْعَتُكَ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ مُبْيَضَّةً وُّجُوْهُهُمْ حَوْلِيْ فِي الْجَنَّةِ وَهُمْ
جِيْرَانِيْ وَلَوْلَآ اَنْتَ يَا عَلِيُّ لَمْ يُعْرَفِ الْمُؤْمِنُوْنَ بَعْدِيْ وَكَانَ بَعْدَهٗ هُدًى
مِنَ الضَّلَالِ وَنُوْرًا مِنَ الْعَمٰى وَحَبْلَ اللّٰهِ الْمَتِيْنَ وَصِرَاطَهُ الْمُسْتَقِيْمَ لَا
يُسْبَقُ بِقَرَابَةٍ فِيْ رَحِمٍ وَّلَا بِسَابِقَةٍ فِيْ دِيْنٍ وَلَا يُلْحَقُ فِيْ مَنْقَبَةٍ مِّنْ مَّنَاقِبِهٖ
يَحْذُوْ حَذْوَ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمَا وَاٰلِهِمَا وَيُقَاتِلُ عَلَى التَّاْوِيْلِ وَلَا
تَاْخُذُهٗ فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لَآئِمٍ قَدْ وَتَرَ فِيْهِ صَنَادِيْدَ الْعَرَبِ وَقَتَلَ اَبْطَالَهُمْ
وَنَاوَشَ ذُؤْبَانَهُمْ فَاَوْدَعَ قُلُوْبَهُمْ اَحْقَادًا بَدْرِيَّةً وَّخَيْبَرِيَّةً وَّحُنَيْنِيَّةً
وَّغَيْرَهُنَّ فَاَضَبَّتْ عَلٰى عَدَاوَتِهٖ وَاَكَبَّتْ عَلٰى مُنَابَذَتِهٖ حَتّٰى قَتَلَ
النَّاكِثِيْنَ وَالْقَاسِطِيْنَ وَالْمَارِقِيْنَ وَلَمَّا قَضٰى نَحْبَهٗ وَقَتَلَهٗ اَشْقَى
الْاٰخِرِيْنَ يَتْبَعُ اَشْقَى الْاَوَّلِيْنَ لَمْ يُمْتَثَلْ اَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ فِي الْهَادِيْنَ بَعْدَ الْهَادِيْنَ وَ الْاُمَّةُ مُصِرَّةٌ عَلٰى مَقْتِهٖ مُجْتَمِعَةٌ عَلٰى
قَطِيْعَةِ رَحِمِهٖ وَاِقْصَآءِ وُلْدِهٖ اِلَّا الْقَلِيْلَ مِمَّنْ وَّفٰى لِرِعَايَةِ الْحَقِّ فِيْهِمْ فَقُتِلَ
مَنْ قُتِلَ وَسُبِيَ مَنْ سُبِيَ وَاُقْصِيَ مَنْ اُقْصِيَ وَجَرَى الْقَضَآءُ لَهُمْ بِمَا يُرْجٰى
لَهٗ حُسْنُ الْمَثُوْبَةِ اِذْ كَانَتِ الْاَرْضُ لِلّٰهِ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ

Made with Xodo PDF Reader and Editor

وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَسُبْحَانَ رَبِّنَا اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا وَلَنْ يُخْلِفَ
اللهُ وَعْدَهٗ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ فَعَلَى الْاَطَآئِبِ مِنْ اَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمَا وَاٰلِهِمَا فَلْيَبْكِ الْبَاكُوْنَ وَاِيَّاهُمْ فَلْيَنْدُبِ النَّادِبُوْنَ
وَلِمِثْلِهِمْ فَلْتَذْرِفِ الدُّمُوْعُ وَلْيَصْرُخِ الصَّارِخُوْنَ وَيَضِجَّ الضَّاجُّوْنَ
وَيَعِجَّ الْعَاجُّوْنَ اَيْنَ الْحَسَنُ اَيْنَ الْحُسَيْنُ اَيْنَ اَبْنَآءُ الْحُسَيْنِ صَالِحٌ بَعْدَ
صَالِحٍ وَصَادِقٌ بَعْدَ صَادِقٍ اَيْنَ السَّبِيْلُ بَعْدَ السَّبِيْلِ اَيْنَ الْخِيَرَةُ بَعْدَ
الْخِيَرَةِ اَيْنَ الشُّمُوْسُ الطَّالِعَةُ اَيْنَ الْاَقْمَارُ الْمُنِيْرَةُ اَيْنَ الْاَنْجُمُ الزَّاهِرَةُ
اَيْنَ اَعْلَامُ الدِّيْنِ وَقَوَاعِدُ الْعِلْمِ اَيْنَ بَقِيَّةُ اللهِ الَّتِيْ لَا تَخْلُوْ مِنَ الْعِتْرَةِ
الْهَادِيَةِ اَيْنَ الْمُعَدُّ لِقَطْعِ دَابِرِ الظَّلَمَةِ اَيْنَ الْمُنْتَظَرُ لِاِقَامَةِ الْاَمْتِ
وَالْعِوَجِ اَيْنَ الْمُرْتَجٰى لِاِزَالَةِ الْجَوْرِ وَالْعُدْوَانِ اَيْنَ الْمُدَّخَرُ لِتَجْدِيْدِ
الْفَرَائِضِ وَالسُّنَنِ اَيْنَ الْمُتَخَيَّرُ لِاِعَادَةِ الْمِلَّةِ وَالشَّرِيْعَةِ اَيْنَ الْمُؤَمَّلُ
لِاِحْيَآءِ الْكِتَابِ وَحُدُوْدِهٖ اَيْنَ مُحْيِيْ مَعَالِمِ الدِّيْنِ وَاَهْلِهٖ اَيْنَ قَاصِمُ
شَوْكَةِ الْمُعْتَدِيْنَ اَيْنَ هَادِمُ اَبْنِيَةِ الشِّرْكِ وَالنِّفَاقِ اَيْنَ مُبِيْدُ اَهْلِ
الْفُسُوْقِ وَالْعِصْيَانِ وَالطُّغْيَانِ اَيْنَ حَاصِدُ فُرُوْعِ الْغَيِّ وَالشِّقَاقِ اَيْنَ
طَامِسُ اٰثَارِ الزَّيْغِ وَالْاَهْوَآءِ اَيْنَ قَاطِعُ حَبَآئِلِ الْكِذْبِ وَالْاِفْتِرَآءِ اَيْنَ
مُبِيْدُ الْعُتَاةِ وَالْمَرَدَةِ اَيْنَ مُسْتَاْصِلُ اَهْلِ الْعِنَادِ وَالتَّضْلِيْلِ وَالْاِلْحَادِ
اَيْنَ مُعِزُّ الْاَوْلِيَآءِ وَمُذِلُّ الْاَعْدَآءِ اَيْنَ جَامِعُ الْكَلِمَةِ عَلَى التَّقْوٰى اَيْنَ
بَابُ اللهِ الَّذِيْ مِنْهُ يُؤْتٰى اَيْنَ وَجْهُ اللهِ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ يَتَوَجَّهُ الْاَوْلِيَآءُ اَيْنَ
السَّبَبُ الْمُتَّصِلُ بَيْنَ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ اَيْنَ صَاحِبُ يَوْمِ الْفَتْحِ وَنَاشِرُ
رَايَةِ الْهُدٰى اَيْنَ مُؤَلِّفُ شَمْلِ الصَّلَاحِ وَالرِّضَا اَيْنَ الطَّالِبُ بِذُحُوْلِ
الْاَنْبِيَآءِ وَاَبْنَآءِ الْاَنْبِيَآءِ اَيْنَ الطَّالِبُ بِدَمِ الْمَقْتُوْلِ بِكَرْبَلَآءَ اَيْنَ

الْمَنْصُوْرُ عَلٰى مَنِ اعْتَدٰى عَلَيْهِ وَافْتَرٰى اَيْنَ الْمُضْطَرُّ الَّذِيْ يُجَابُ اِذَا
دَعٰٓى اَيْنَ صَدْرُ الْخَلَآئِقِ ذُو الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى اَيْنَ ابْنُ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى وَابْنُ
عَلِيٍّ الْمُرْتَضٰى وَابْنُ مَلِيْكَةَ الْغَرَّآءِ وَابْنُ سَيِّدَةِ الْكُبْرٰى بِاَبِيْٓ اَنْتَ وَاُمِّيْ
وَنَفْسِيْ لَكَ الْوِقَآءُ وَالْحِمٰى يَابْنَ السَّادَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ يَابْنَ النُّجَبَآءِ
الْاَكْرَمِيْنَ يَابْنَ الْهُدَاةِ الْمَهْدِيِّيْنَ يَابْنَ الْخِيَرَةِ الْمُهَذَّبِيْنَ يَابْنَ الْغَطَارِفَةِ
الْاَنْجَبِيْنَ يَابْنَ الْاَطَآئِبِ الْمُطَهَّرِيْنَ يَابْنَ الْخَضَارِمَةِ الْمُنْتَجَبِيْنَ يَابْنَ
الْقَمَاقِمَةِ الْاَكْرَمِيْنَ يَابْنَ الْبُدُوْرِ الْمُنِيْرَةِ يَابْنَ السُّرُجِ الْمُضِيْئَةِ يَابْنَ
الشُّهُبِ الثَّاقِبَةِ يَابْنَ الْاَنْجُمِ الزَّاهِرَةِ يَابْنَ السُّبُلِ الْوَاضِحَةِ يَابْنَ
الْاَعْلَامِ اللَّائِحَةِ يَابْنَ الْعُلُوْمِ الْكَامِلَةِ يَابْنَ السُّنَنِ الْمَشْهُوْرَةِ يَابْنَ
الْمَعَالِمِ الْمَأْثُوْرَةِ يَابْنَ الْمُعْجِزَاتِ الْمَوْجُوْدَةِ يَابْنَ الدَّلَآئِلِ الْمَشْهُوْدَةِ
يَابْنَ الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ يَابْنَ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ يَابْنَ مَنْ هُوَ فِيْٓ اُمِّ الْكِتَابِ
لَدَى اللهِ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ يَابْنَ الْاٰيَاتِ وَالْبَيِّنَاتِ يَابْنَ الدَّلَآئِلِ الظَّاهِرَاتِ
يَابْنَ الْبَرَاهِيْنِ الْوَاضِحَاتِ الْبَاهِرَاتِ يَابْنَ الْحُجَجِ الْبَالِغَاتِ يَابْنَ النِّعَمِ
السَّابِغَاتِ يَا ابْنَ طٰهٰ وَالْمُحْكَمَاتِ يَابْنَ يٰسٓ وَالذَّارِيَاتِ يَابْنَ الطُّوْرِ
وَالْعَادِيَاتِ يَابْنَ مَنْ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى دُنُوًّا وَّاقْتِرَابًا
مِّنَ الْعَلِيِّ الْاَعْلٰى لَيْتَ شِعْرِيْ اَيْنَ اسْتَقَرَّتْ بِكَ النَّوٰى بَلْ اَيُّ اَرْضٍ
تُقِلُّكَ اَوْ ثَرٰى اَبِرَضْوٰى اَوْ غَيْرِهَا اَمْ ذِيْ طُوٰى عَزِيْزٌ عَلَيَّ اَنْ اَرَى الْخَلْقَ
وَلَا تُرٰى وَلَا اَسْمَعَ لَكَ حَسِيْسًا وَّلَا نَجْوٰى عَزِيْزٌ عَلَيَّ اَنْ تُحِيْطَ بِكَ دُوْنِيَ
الْبَلْوٰى وَلَا يَنَالُكَ مِنِّيْ ضَجِيْجٌ وَلَا شَكْوٰى بِنَفْسِيْ اَنْتَ مِنْ مُّغَيَّبٍ لَمْ
يَخْلُ مِنَّا بِنَفْسِيْ اَنْتَ مِنْ نَّازِحٍ مَّا نَزَحَ عَنَّا بِنَفْسِيْ اَنْتَ اُمْنِيَّةُ شَآئِقٍ
يَّتَمَنّٰى مِنْ مُّؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَةٍ ذَكَرَا فَحَنَّا بِنَفْسِيْ اَنْتَ مِنْ عَقِيْدِ عِزٍّ لَا يُسَامٰى

Made with Xodo PDF Reader and Editor

بِنَفْسِيْ اَنْتَ مِنْ اَثِيْلِ مَجْدٍ لَا يُجَارٰى بِنَفْسِيْ اَنْتَ مِنْ تِلَادِ نِعَمٍ لَا
تُضَاهٰى بِنَفْسِيْ اَنْتَ مِنْ نَّصِيْفِ شَرَفٍ لَّا يُسَاوٰى اِلٰى مَتٰى اَحَارُ فِيْكَ يَا
مَوْلَايَ وَاِلٰى مَتٰى وَاَيَّ خِطَابٍ اَصِفُ فِيْكَ وَاَيَّ نَجْوٰى عَزِيْزٌ عَلَيَّ اَنْ اُجَابَ
دُوْنَكَ وَاُنَاغٰى عَزِيْزٌ عَلَيَّ اَنْ اَبْكِيَكَ وَيَخْذُلَكَ الْوَرٰى عَزِيْزٌ عَلَيَّ اَنْ يَّجْرِيَ
عَلَيْكَ دُوْنَهُمْ مَا جَرٰى هَلْ مِنْ مُّعِيْنٍ فَاُطِيْلَ مَعَهُ الْعَوِيْلَ وَالْبُكَآءَ هَلْ
مِنْ جَزُوْعٍ فَاُسَاعِدَ جَزَعَهٗ اِذَا خَلَا هَلْ قَذِيَتْ عَيْنٌ فَسَاعَدَتْهَا عَيْنِيْ عَلَى
الْقَذٰى هَلْ اِلَيْكَ يَابْنَ اَحْمَدَ سَبِيْلٌ فَتُلْقٰى هَلْ يَتَّصِلُ يَوْمُنَا مِنْكَ بِعِدَةٍ
فَنَحْظٰى مَتٰى نَرِدُ مَنَاهِلَكَ الرَّوِيَّةَ فَنَرْوٰى مَتٰى نَنْتَقِعُ مِنْ عَذْبِ مَآئِكَ
فَقَدْ طَالَ الصَّدٰى مَتٰى نُغَادِيْكَ وَنُرَاوِحُكَ فَنُقِرَّ عَيْنًا مَّتٰى تَرَانَا وَنَرَاكَ
وَقَدْ نَشَرْتَ لِوَآءَ النَّصْرِ تُرٰى اَتَرَانَا نَحُفُّ بِكَ وَاَنْتَ تَاُمُّ الْمَلَاَ وَقَدْ مَلَاْتَ
الْاَرْضَ عَدْلًا وَاَذَقْتَ اَعْدَآئَكَ هَوَانًا وَعِقَابًا وَاَبَرْتَ الْعُتَاةَ وَجَحَدَةَ الْحَقِّ
وَقَطَعْتَ دَابِرَ الْمُتَكَبِّرِيْنَ وَاجْتَثَثْتَ اُصُوْلَ الظَّالِمِيْنَ وَنَحْنُ نَقُوْلُ الْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ كَشَّافُ الْكُرَبِ وَالْبَلْوٰى وَاِلَيْكَ
اَسْتَعْدِيْ فَعِنْدَكَ الْعَدْوٰى وَاَنْتَ رَبُّ الْاٰخِرَةِ وَالدُّنْيَا فَاَغِثْ يَا غِيَاثَ
الْمُسْتَغِيْثِيْنَ عُبَيْدَكَ الْمُبْتَلٰى وَاَرِهٖ سَيِّدَهٗ يَا شَدِيْدَ الْقُوٰى وَاَزِلْ عَنْهُ
بِهِ الْاَسٰى وَالْجَوٰى وَبَرِّدْ غَلِيْلَهٗ يَا مَنْ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى وَمَنْ اِلَيْهِ
الرُّجْعٰى وَالْمُنْتَهٰى۔ اَللّٰهُمَّ وَنَحْنُ عَبِيْدُكَ التَّآئِقُوْنَ اِلٰى وَلِيِّكَ الْمُذَكِّرِ
بِكَ وَبِنَبِيِّكَ خَلَقْتَهٗ لَنَا عِصْمَةً وَمَلَاذًا وَّاَقَمْتَهٗ لَنَا قِوَامًا وَّمَعَاذًا
وَجَعَلْتَهٗ لِلْمُؤْمِنِيْنَ مِنَّا اِمَامًا فَبَلِّغْهُ مِنَّا تَحِيَّةً وَسَلَامًا وَزِدْنَا بِذٰلِكَ
يَارَبِّ اِكْرَامًا وَّاجْعَلْ مُسْتَقَرَّهٗ لَنَا مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا وَاَتْمِمْ نِعْمَتَكَ
بِتَقْدِيْمِكَ اِيَّاهُ اَمَامَنَا حَتّٰى تُوْرِدَنَا جِنَانَكَ وَمُرَافَقَةَ الشُّهَدَآءِ مِنْ

خُلَصَآئِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ جَدِّهٖ
وَرَسُوْلِكَ السَّيِّدِ الْاَكْبَرِ وَعَلٰى اَبِيْهِ السَّيِّدِ الْاَصْغَرِ وَجَدَّتِهِ الصِّدِّيْقَةِ
الْكُبْرٰى سَيِّدَةِ بِنْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَعَلٰى مَنِ اصْطَفَيْتَ مِنْ
اٰبَآئِهِ الْبَرَرَةِ وَعَلَيْهِ اَفْضَلَ وَاَكْمَلَ وَاَتَمَّ وَاَدْوَمَ وَاَكْثَرَ وَاَوْفَرَ مَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اَحَدٍ مِنْ اَصْفِيَآئِكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَصَلِّ عَلَيْهِ صَلٰوةً لَّا غَايَةَ
لِعَدَدِهَا وَلَا نِهَايَةَ لِمَدَدِهَا وَلَا نَفَادَ لِاَمَدِهَا اَللّٰهُمَّ وَاَقِمْ بِهِ الْحَقَّ وَاَدْحِضْ
بِهِ الْبَاطِلَ وَاَدِلْ بِهٖ اَوْلِيَآئَكَ وَاَذْلِلْ بِهٖ اَعْدَآئَكَ وَصِلِ اللّٰهُمَّ بَيْنَنَا
وَبَيْنَهٗ وُصْلَةً تُؤَدِّيْ اِلٰى مُرَافَقَةِ سَلَفِهٖ وَاجْعَلْنَا مِمَّنْ يَّاْخُذُ بِحُجْزَتِهِمْ
وَيَمْكُثُ فِيْ ظِلِّهِمْ وَاَعِنَّا عَلٰى تَاْدِيَةِ حُقُوْقِهٖ اِلَيْهِ وَالْاِجْتِهَادِ فِيْ طَاعَتِهٖ
وَاجْتِنَابِ مَعْصِيَتِهٖ وَامْنُنْ عَلَيْنَا بِرِضَاهُ وَهَبْ لَنَا رَاْفَتَهٗ وَرَحْمَتَهٗ
وَدُعَآئَهٗ وَخَيْرَهٗ مَا نَنَالُ بِهٖ سَعَةً مِّنْ رَحْمَتِكَ وَفَوْزًا عِنْدَكَ وَاجْعَلْ صَلَا
تَنَا بِهٖ مَقْبُوْلَةً وَّذُنُوْبَنَا بِهٖ مَغْفُوْرَةً وَّ دُعَآئَنَا بِهٖ مُسْتَجَابًا وَّاجْعَلْ
اَرْزَاقَنَا بِهٖ مَبْسُوْطَةً وَهُمُوْمَنَا بِهٖ مَكْفِيَّةً وَّحَوَآئِجَنَا بِهٖ مَقْضِيَّةً وَّاَقْبِلْ
اِلَيْنَا بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَاقْبَلْ تَقَرُّبَنَا اِلَيْكَ وَانْظُرْ اِلَيْنَا نَظْرَةً رَّحِيْمَةً
نَسْتَكْمِلُ بِهَا الْكَرَامَةَ عِنْدَكَ ثُمَّ لَا تَصْرِفْهَا عَنَّا بِجُوْدِكَ وَاسْقِنَا مِنْ
حَوْضِ جَدِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ بِكَاْسِهٖ وَبِيَدِهٖ رَيًّا رَّوِيًّا هَنِيْٓـئًا سَآئِغًا لَّا
ظَمَاَ بَعْدَهٗ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

حمد ہے خدا کیلئے جو جہانوں کا پرودگار ہے اور خدا ہمارے سردار اور اپنے نبی محمدؐ اور ان جنابؐ کی آلؑ پر رحمت کرے اور بہت بہت سلام بھیجے۔ اے معبود! حمد ہے تیرے لئے کہ جاری ہوگی تیری قضا وقدر تیرے اولیاءؑ کے بارے میں جن کو تو نے اپنے لئے اور اپنے دین کیلئے خاص فرمایا؛ جب کہ انہیں اپنے ہاں سے وہ نعمتیں عطا فرمائی ہیں؛ جو باقی رہنے والی ہیں، جو نہ ختم ہوتی ہیں نہ کمزور پڑتی ہیں۔ اس کے بعد کہ تو نے انؑ پر اس دنیا کے بے حقیقت مناصب جھوٹی شان وشوکت اور زینت سے دور رہنا لازم فرمایا۔ پس انہوں نے یہ شرط پوری کی اور انؑ کی وفا کو تو جانتا ہے۔ تو نے انہیں قبول کیا، مقرب بنایا،

Made with Xodo PDF Reader and Editor

انؐ کے ذکر کو بلند فرمایا اور انؐ کی تعریفیں ظاہر کیں۔ تو نے انؐ کی طرف اپنے فرشتے بھیجے، انؐ کو وحی سے مشرف فرمایا۔ انؐ کو اپنے علوم سے نوازا اور انؐ کو وہ ذریعہ قرار دیا جو تجھ تک پہنچائے اور وہ وسیلہ جو تیری خوشنودی تک لے جائے۔ پس انؐ میں کسی کو جنت میں رکھا یہاں تک کہ اس سے باہر بھیجا؛ کسی کو اپنی کشتی میں سوار کیا اور بچا لیا اور جو انؐ کے ساتھ تھے انہیں موت سے بچایا تو نے اپنی رحمت کے ساتھ۔ اور کسی کو تو نے اپنا خلیل بنایا پھر دوسرے سچی زبان والوں نے تجھ سے سوال کیا جسے تو نے پورا فرمایا۔ اسے بلند و بالا قرار دیا۔ کسی کے ساتھ تو نے درخت کے ذریعے کلام کیا اور اس کے بھائی کو اس کا مددگار بنایا۔ کسی کو تو نے بن باپ کے پیدا فرمایا اسے بہت سے معجزات دیئے اور روح قدس سے اسے قوت دی۔ تو نے ان میں سے ہر ایک کے لئے ایک شریعت اور راستہ مقرر فرمایا۔ ان کے لئے اوصیاء چنے کہ تیرے دین کو قائم رکھنے کے لئے ایک کے بعد دوسرا نگہبان آیا جو تیرے بندوں پر حجت قرار پایا تاکہ حق اپنے مقام سے نہ ہٹے اور باطل کے حامی اہل حق پر غلبہ نہ پائیں۔ اور کوئی یہ نہ کہے کہ کاش تو نے ہماری طرف ڈرانے والا رسول بھیجا ہوتا اور ہمارے لئے ہدایت کا جھنڈا بلند کیا ہوتا کہ تیری آیتوں کی پیروی کرتے؛ اس سے پہلے کہ ذلیل و رسوا ہوں۔ یہاں تک کہ تو نے امر ہدایت اپنے حبیب اور پاکیزہ اصل (حضرت) محمدؐ کے سپرد فرمایا۔ پس وہ ایسے سردار ہوئے جن کو تو نے مخلوق میں سے پسند فرمایا؛ برگزیدوں میں سے برگزیدہ بنایا۔ اپنی منتخب شدہ ہستیوں میں سے افضل بنایا۔ اپنے خواص میں سے بزرگ قرار دیا۔ انہیں نبیوںؑ کا پیشوا بنایا اور ان کو اپنے بندوں میں سے جن و انس کی طرف بھیجا۔ ان کیلئے سارے مشرقوں مغربوں کو زیر کر دیا۔ براق کو انکا مطیع بنایا اور انکو جسم و جان کیساتھ آسمان پر بلایا۔ اور تو نے انہیں سابقہ و آئندہ باتوں کا علم عطا فرمایا، یہاں تک کہ تیری مخلوق ختم ہو جائے۔ پھر ان جنابؐ کو دبدبہ عطا فرمایا اور ان جنابؐ کے گرد جبرائیلؑ و میکائیلؑ اور نشان زدہ فرشتوں کو جمع فرمایا۔ ان جنابؐ سے وعدہ فرمایا کہ آپ جنابؐ کا دین تمام ادیان پر غالب آئے گا اگرچہ مشرک دل تنگ ہوں۔ اور یہ اس وقت ہوا جب ہجرت کے بعد تو نے انکے خاندان کو سچائی کے مقام پر جگہ دی اور انکے اور انکے ساتھیوں کیلئے قبلہ بنایا۔ پہلا گھر جو مکہ میں بنایا گیا جو جہانوں کیلئے برکت و ہدایت کا مرکز ہے اس میں واضح نشانیاں اور مقام ابراہیمؑ ہے؛ جو اس گھر میں داخل ہوا؛ اسے امان مل گئی۔ نیز تو نے فرمایا ضرور خدا نے ارادہ کر لیا ہے کہ تم سے برائی کو دور کر دے اے اہلبیتؑ اور تمہیں پاک رکھے جسطرح پاک رکھنے کا حق ہے۔ (حضرت) محمدؐ پر اور انکی آلؑ پر تیری رحمتیں ہوں۔ تو نے قرآن میں اہل بیتؑ کی مودت کو انکا اجر رسالت قرار دیا۔ پس تو نے فرمایا کہ میں تم سے اجر رسالت نہیں مانگتا مگر یہ کہ میرے اقربا سے مودت کرو اور تو نے کہا جو اجر میں نے تم سے مانگا ہے وہ تمہارے ہی فائدے میں ہے۔ نیز تو نے فرمایا میں نے تم سے اجر رسالت نہیں مانگا سوائے اس کے کہ یہ راستہ ہے ہر اس کے لئے جو خدا تک پہنچنا چاہے۔ پس اہل بیتؑ تیرا مقرر کردہ راستہ اور تیری خوشنودی کے حصول کا ذریعہ ہیں۔ ہاں جب حضرت محمدؐ رسول اللہ کا وقت پورا ہو گیا تو ان کی جگہ

علیؑ ابن ابی طالبؑ نے لے لی ان دونوںؑ پر اور انکی آلؑ پر تیری رحمتیں ہوں۔ علیؑ رہبر ہیں جب کہ محمدؐ ڈرانے والے اور ہر قوم کیلئے رہبر ہے۔ پس فرمایا آپ جنابؐ نے جماعت صحابہ سے کہ جسکا میں مولا ہوں۔ پس علیؑ بھی اسکے مولا ہیں۔ اے معبود محبت کر اس سے جو اس سے محبت کرے دشمنی کر اس سے جو اس سے دشمنی کرے۔ مدد کر اسکی جو اسکی مدد کرے۔ خوار کر اسکو جو اسے چھوڑے۔ نیز فرمایا کہ جسکا میں نبیؐ ہوں، علیؑ اسکا امیر و حاکم ہے۔ اور فرمایا میں اور علیؑ ایک شجرہ سے ہیں اور دوسرے لوگ مختلف شجروں سے پیدا ہوئے ہیں۔ اور علیؑ کو اسی طرح اپنا جانشین بنایا جیسے ہارونؑ موسیٰؑ کے جانشین ہوئے۔ پس فرمایا اے علیؑ تم میری نسبت وہی مقام رکھتے ہو جو ہارونؑ کو موسیٰؑ کی نسبت تھا مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ آپؐ نے علیؑ کا نکاح اپنی بیٹی سردار زنان عالمؑ سے کیا۔ مسجد میں ان کیلئے وہ امر حلال رکھا جو آپ کیلئے تھا اور مسجد کی طرف سے سبھی دروازے بند کرائے سوائے علیؑ کے دروازے کے۔ پھر اپنا علم و حکمت ان جنابؑ کے سپرد کیا تو فرمایا میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہیں۔ لہٰذا جو علم و حکمت کا طالب ہے وہ اس علم کے دروازے پر آئے۔ نیز یہ فرمایا کہ اے علیؑ! آپ جنابؑ میرے بھائی جانشین اور وارث ہیں، آپکا گوشت میرا گوشت، آپکا خون میرا خون، آپکی صلح میری صلح، آپکی جنگ میری جنگ ہے۔ اور ایمان آپکی رگوں میں اسی طرح شامل ہے جیسے وہ میری رگوں میں شامل ہے۔ قیامت میں آپ جنابؑ حوض کوثر پر میرے خلیفہ ہوں گے۔ آپ ہی میرے قرضے چکائیں گے اور میرے وعدے نبھائیں گے۔ آپکے شیعہ جنت میں چمکتے چہروں کیساتھ نورانی تختوں پر میرے آس پاس میرے قرب میں ہوں گے۔ اور اے علیؑ اگر آپ جنابؑ نہ ہوتے تو میرے بعد مومنوں کی پہچان نہ ہو پاتی۔ چنانچہ وہ آپ جنابؑ کے بعد گمراہی سے ہدایت میں لانے والے؛ تاریکی سے روشنی میں لانے والے؛ خدا کا مضبوط سلسلہ اور اسکا سیدھا راستہ ہیں۔ نہ قرابت پیغمبرؐ میں کوئی ان جنابؑ سے بڑھا ہوا تھا، نہ دین میں کوئی آنجنابؑ سے آگے تھا۔ ان جنابؑ کے علاوہ کوئی بھی اوصاف میں رسول پاکؐ کے مانند نہ تھا۔ علیؑ و نبیؐ اور انکی آلؑ پر خدا کی رحمت ہو۔ علیؑ نے تاویل قرآن پر جنگ کی اور خدا کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کی۔ عرب سرداروں کو قتل کیا۔ انکے بہادروں کو قتل کیا اور انکے پہلوانوں کو پچھاڑا۔ پس عربوں کے دلوں میں کینہ بھر گیا کہ بدر، خیبر، حنین وغیرہ میں انکے لوگ قتل ہو گئے۔ پس وہ علیؑ کی دشمنی میں اکھٹے ہو گئے اور انکی مخالفت پر آمادہ ہو گئے۔ چنانچہ آپ جنابؑ نے بیعت توڑنے والوں، تفرقہ ڈالنے والوں اور ہٹ دھرمی کرنے والوں کو قتل کیا۔ جب آپکا وقت پورا ہوا تو بعد والوں میں سے بدبخت ترین نے آپ جنابؑ کو قتل کیا۔ اس نے پہلے والے شقی ترین کی پیروی کی۔ رسولؐ اللہ کا فرمان پورا نہ ہوا جبکہ ایک رہبرؑ کے بعد دوسرا رہبرؑ آتا رہا اور امت اس کی دشمنی پر شدت سے کمربستہ ہو کر اس پر ظلم ڈھاتی رہی اور اس کی اولاد کو پریشان کرتی رہی۔ مگر تھوڑے سے لوگ وفادار تھے اور انکا حق پہچانتے تھے۔ پس ان میں سے کچھ قتل ہو گئے کچھ قید میں ڈالے گئے اور کچھ بے وطن ہوئے۔ ان پر قضا وارد ہو گئی جس پر وہ بہترین اجر کے امیدوار ہوئے۔ کیونکہ زمین خدا

Made with Xodo PDF Reader and Editor

کی ملکیت ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے اسکا وارث بناتا ہے؛ اور انجام کار پرہیزگاروں کیلئے ہے۔ اور پاک ہے ہمارا رب کہ ہمارے رب کا وعدہ پورا ہو کر رہتا ہے۔ ہاں خدا اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا وہ زبردست ہے حکمت والا۔ پس حضرت محمدؐ و حضرت علیؑ، کہ ان دونوں پر خدا کی رحمت ہو ان کے خاندان پر۔ ان پر رونے والوں کو رونا چاہیے۔ چنانچہ ان پر اور ان جیسوں پر دھاڑیں مار کر رونا چاہیے۔ پس ان کیلئے آنسو بہائے جائیں رونے والے چیخ چیخ کر روئیں نالہ و فریاد بلند کریں اور اونچی آوازوں میں رو کر کہیں؛ کہاں ہیں حسنؑ؛ کہاں ہیں حسینؑ۔ کہاں گئے فرزندان حسینؑ۔ ایک نیک کردار کے بعد دوسرا نیک کردار ایک سچے کے بعد دوسرا سچا۔ کہاں گئے جو ایک کے بعد ایک راہ حق کے رہبر تھے۔ کہاں گئے جو اپنے وقت میں خدا کے برگزیدہ تھے۔ کدھر گئے وہ چمکتے سورج؛ کیا ہوئے وہ دمکتے چاند؛ کہاں گئے وہ جھلملاتے ستارے؛ کدھر گئے وہ دین کے نشان اور علم کے ستون۔ کہاں ہے خدا کا آخری نمائندہؑ جو رہبروں کے اس خاندان سے باہر نہیں۔ کہاں ہے وہ جو ظالموں کی جڑیں کاٹنے کیلئے آمادہ ہے۔ کہاں ہے وہ جو انتظار میں ہے کہ کج کو سیدھا اور نا درست کو درست کرے۔ کہاں ہے وہ امیدگاہ جو ظلم و ستم کو مٹانے والی ہے۔ کہاں ہے وہ جو فرائض اور سنن کو زندہ کرنے والا امامؑ۔ کہاں ہے وہ ملت اور شریعت کو راست کرنے والا۔ کہاں ہے وہ جس کے ذریعے قرآن اور اس کے احکام کے زندہ ہونے کی توقع ہے۔ کہاں ہے وہ دین اور اہل دین کے طریقے روشن کرنے والا۔ کہاں ہے وہ ظالموں کا زور توڑنے والا۔ کہاں ہے وہ شرک و نفاق کی بنیادیں ڈھانے والا۔ کہاں ہے وہ بدکاروں نافرمانوں اور سرکشوں کو تباہ کرنے والا۔ کہاں ہے وہ گمراہی اور تفرقے کی شاخیں کاٹنے والا۔ کہاں ہے وہ کج دلی و نفس پرستی کے داغ مٹانے والا۔ کہاں ہے وہ جھوٹ اور بہتان کی رگیں کاٹنے والا۔ کہاں ہے وہ سرکشوں اور مغروروں کو تباہ کرنے والا۔ کہاں ہے وہ دشمنوں، گمراہ کرنے والوں اور بے دینوں کی جڑیں اکھاڑنے والا۔ کہاں ہے وہ دوستوں کو باعزت اور دشمنوں کو ذلیل کرنے والا۔ کہاں ہے وہ سب کو تقویٰ پر جمع کرنے والا۔ کہاں ہے وہ خدا کا دروازہ جس سے وارد ہوں۔ کہاں ہے وہ مظہر خدا کہ جس کی طرف حبدار متوجہ ہوں۔ کہاں ہے وہ زمین و آسمان کے پیوست رہنے کا وسیلہ۔ کہاں ہے وہ یوم فتح کا حکمران اور ہدایت کا پرچم لہرانے والا۔ کہاں ہے وہ نیکی و خوشنودی کا لباس پہننے والا۔ کہاں ہے وہ نبیوںؑ کے خون اور نبیوںؑ کی اولاد کے خون کا دعویدار۔ کہاں ہے وہ کربلا کے مقتول حسینؑ کے خون کا مدعی۔ کہاں ہے وہ جو اس پر غالب ہے جس نے زیادتی کی اور جھوٹ باندھا۔ وہ پریشان کہ جب دعا مانگے قبول ہوتی ہے۔ کہاں ہے وہ جو مخلوق کا حاکم جو نیک و پرہیزگار ہے۔ کہاں ہے وہ جو نبی مصطفیؐ کا فرزند علی مرتضیٰؑ کا فرزند؛ ملیکۃ العربؑ کا فرزند اور صدیقۃ الکبریٰؑ کا فرزند مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ۔ قربان آپ جنابؑ پر میرے ماں باپ۔ اور میری جان آپ جنابؑ کیلئے فدا ہے اے خدا کے مقرب سرداروںؑ کے فرزندؑ، اے پاک نسل بزرگواروںؑ کے فرزندؑ، اے ہدایت یافتہ رہبروںؑ کے فرزندؑ، اے برگزیدہ اور خوش اطوار بزرگوںؑ کے

فرزندؑ، اے پاک نہاد سرداروںؑ کے فرزند، اے پاکبازوںؑ اور پاک شدگانؑ کے فرزندؑ، اے پاک نژادؑ و ساداتؑ کے فرزندؑ، اے وسیع القلب عزت داروںؑ کے فرزندؑ، اے روشن چاندوںؑ کے فرزندؑ، اے روشن چراغوںؑ کے فرزندؑ، اے روشن سیاروںؑ کے فرزندؑ، اے چمکتے ستاروںؑ کے فرزندؑ، اے روشن راہوںؑ کے فرزندم، اے بلند مرتبے والوںؑ کے فرزندؑ، اے حاملین علومؑ کے فرزندؑ، اے واضح روشوںؑ کے فرزندؑ، اے مذکورہ علامتوںؑ کے فرزندؑ، اے معجز نماؤںؑ کے فرزندؑ، اے ظاہر دلائلؑ کے فرزندؑ، اے صراط مستقیمؑ کے فرزندؑ، اے خبرِ عظیمؑ کے فرزندؑ، اے اس ہستی کے فرزندؑ جو خدا کے ہاں ام الکتاب میں علیؑ اور حکیمؑ ہے۔ اے واضح روشن آیاتؑ کے فرزندؑ، اے ظاہر دلائلؑ کے فرزندؑ، اے واضح و روشن تر دلائلؑ کے فرزندؑ، اے کامل حجتوںؑ کے فرزندؑ، اے بہترین نعمتوںؑ کے فرزندؑ، اے طٰہٰؑ اور محکم آیتوںؑ کے فرزندؑ، اے یسٓؑ و ذاریاتؑ کے فرزندؑ، اے طورؑ اور عادیاتؑ کے فرزندؑ، اے اس ہستی کے فرزندؑ جو نزدیک ہوئے تو اس سے مل گئے۔ پس کمان کے دونوں سروں جتنے یا اس سے بھی نزدیک ہوئے علی اعلیٰ کے قریب ہو گئے۔ اے کاش میں جانتا کہ اس دوری نے آپ جنابؑ کو کہاں جا ٹھہرایا اور کس زمین میں اور کس خاک نے آپکو اٹھا رکھا ہے۔ آپ مقام رضویٰ میں ہیں یا کسی اور پہاڑ پر ہیں یا وادی طویٰ میں۔ یہ مجھ پر گراں ہے کہ مخلوق کو تو دیکھوں مگر آپ جنابؑ کو نہ دیکھ پاؤں۔ نہ آپ جنابؑ کی آہٹ سنوں اور نہ سرگوشی۔ مجھے رنج ہے کہ آپ جنابؑ اکیلے سختی میں پڑے ہیں مگر میں آپ جنابؑ کے ساتھ نہیں ہوں؛ اور میری آہ و زاری آپ تک نہیں پہنچ پاتی۔ میری جان آپ جنابؑ پر قربان کہ آپ جنابؑ غائب ہیں مگر ہم سے دور نہیں۔ میں آپ جنابؑ پر قربان آپ جنابؑ وطن سے دور ہیں لیکن ہم سے دور نہیں۔ میں آپ جنابؑ پر قربان آپ جنابؑ ہر محب کی آرزو، ہر مومن و مومنہ کی وہ تمنا ہیں جس کیلئے وہ نالہ و فریاد کرتے ہیں۔ میں قربان آپ جنابؑ وہ عزت دار ہیں جنکا کوئی ثانی نہیں۔ میں قربان آپ جنابؑ وہ بلند مرتبہ ہیں جن کے برابر کوئی نہیں۔ میں قربان آپ جنابؑ وہ قدیمی نعمت ہیں جس کی مثل نہیں۔ میں قربان آپ جنابؑ جو شرف رکھتے ہیں وہ کسی اور کو نہیں مل سکتا۔ کب تک ہم آپ جنابؑ کے لئے بے چین رہیں گے؟ اے میرے آقاؑ اور کب تک اور کسطرح آپ جنابؑ سے گفتگو کروں اور سرگوشی کروں۔ یہ مجھ پر گراں ہے کہ آپ جنابؑ کے علاوہ کسی سے جواب پاؤں یا باتیں سنوں۔ مجھ پر گراں ہے کہ میں آپ جنابؑ کیلئے روؤں اور لوگ آپکو چھوڑے رہیں۔ مجھ پر گراں ہے کہ لوگوں کیطرف سے آپ جنابؑ پر گزرے جو گزرے، تو کیا کوئی ساتھی ہے جسکے ساتھ مل کر آپ جنابؑ کے لئے گریہ و زاری کروں۔ کیا کوئی بے تاب ہے کہ جب وہ تنہا ہو تو اس کے ہمراہ نالہ کروں۔ آیا کوئی آنکھ ہے جسکے ساتھ مل کر میری آنکھ غم کے آنسو بہائے۔ اے احمد مجتبیٰؐ کے فرزندؑ! آپ جنابؑ کے پاس آنے کا کوئی راستہ ہے۔ کیا ہمارا آج کا دن آپ جنابؑ کے کل سے مل جائے گا کہ ہم خوش ہوں۔ کب وہ وقت آئیگا کہ ہم آپ جنابؑ کے چشمے سے سیراب ہونگے۔ کب ہم آپ جنابؑ کے چشمہ شیریں سے پیاس بجھائیں گے۔ اب تو پیاس طولانی ہو گئی کب ہماری صبح و شام آپ جنابؑ کے

Made with Xodo PDF Reader and Editor

ساتھ گزرے گی کہ ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہونگی۔ کب آپ جنابؑ ہمیں اور ہم آپ جنابؑ کو دیکھیں گے جبکہ آپ جنابؑ کی فتح کا پرچم لہراتا ہوگا ہم آپ جنابؑ کے اردگرد جمع ہونگے اور آپ سبھی لوگوں کے امامؑ ہونگے، تب زمین آپ جنابؑ کے ذریعے عدل و انصاف سے پر ہوگی۔ آپ جنابؑ اپنے دشمنوں کو سختی و ذلت سے ہمکنار کرینگے۔ آپ جنابؑ سرکشوں اور حق کے منکروں کو نابود کرینگے، مغروروں کا زور توڑ دینگے اور ظلم کرنے والوں کی جڑیں کاٹ دینگے۔ اس وقت ہم کہیں گے حمد ہے خدا کیلئے جو جہانوں کا رب ہے۔ اے معبود! تو دکھوں اور مصیبتوں کو دور کرنے والا ہے میں تیرے حضور شکایت لایا ہوں کہ تو مداوا کرتا ہے اور تو ہی دنیا و آخرت کا پروردگار ہے۔ پس میری فریاد سن اے فریادیوں کی فریاد سننے والے اپنے اس حقیر اور دکھی بندے کو اس آقا عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کا دیدار کرا دے اے زبردست قوت والے انکے واسطے سے اسکے رنج و غم کو دور فرما اور اسکی پیاس بجھا دے۔ اے وہ ذات جو عرش پر حاوی ہے کہ جسکی طرف واپسی اور آخری ٹھکانا ہے۔ اور اے معبود! ہم ہیں تیرے حقیر بندے جو تیرے ولی عصر عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کے مشتاق ہیں جن کا ذکر تو نے اور تیرے نبیؐ نے کیا۔ تو نے انہیں ہماری جائے پناہ بنایا ہمارا سہارا قرار دیا۔ ان جنابؑ کو ہماری زندگی کا ذریعہ اور پناہ گاہ بنایا۔ اور ان جنابؑ کو ہم میں سے مومنوں کا امامؑ قرار دیا۔ پس ان جنابؑ کو ہمارا درود و سلام پہنچا اور اے پروردگار ان جنابؑ کے ذریعے ہماری عزت میں اضافہ فرما۔ ان جنابؑ کی قرارگاہ کو ہماری قرارگاہ اور ٹھکانہ بنا دے۔ ان جنابؑ کی امامت کے ذریعے ہمارے لئے اپنی نعمت پوری فرما، یہاں تک کہ وہ ہمیں تیری جنت میں ان شہیدوں کے پاس لے جائینگے جو مقرب خاص ہیں۔ اے معبود! محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کے نانا محمدؐ پر رحمت فرما جو تیرے رسول اور عظیم سردار ہیں اور مہدیؑ کے والد پر رحمت کر جو چھوٹے سردار ہیں ان کی دادی صدیقۃ الکبریٰ جناب سیدہؑ بنت محمدؐ پر رحمت فرما۔ ان سب پر رحمت فرما جن کو تو نے ان کے نیک بزرگوں میں سے چنا اور جناب القائم عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ پر رحمت فرما؛ بہترین کامل پوری ہمیشہ ہمیشہ بہت سی بہت زیادہ جو رحمت کی ہو تو نے اپنے برگزیدوں میں سے کسی پر اور مخلوق میں سے اپنے پسند کردہ پر۔ اور ان جنابؑ پر درود بھیج، وہ درود جس کا شمار نہ ہو سکے، جس کی مدت ختم نہ ہو اور جو کبھی منقطع نہ ہو۔ اے معبود! ان جنابؑ کے ذریعے حق کو قائم فرما۔ ان جابؑ کے ہاتھوں باطل کو مٹا دے ان جنابؑ کے وجود مقدس سے اپنے دوستوں کو عزت دے۔ ان جنابؑ کے ذریعے اپنے دشمنوں کو ذلت دے۔ اور اے معبود! ہمیں اور انک جنابؑ کو اکٹھے کر دے؛ ایسا اکٹھا کہ جو ہم کو ان جنابؑ کے پہلے بزرگوںؑ تک پہنچائے اور ہمیں ان میں قرار دے جنہوں نے ان جنابؑ کا دامن پکڑا ہے۔ ہمیں ان جنابؑ کے زیر سایہ رکھ۔ ان جنابؑ کے حقوق ادا کرنے میں ہماری مدد فرما۔ ان جنابؑ کی فرمانبرداری میں کوشاں بنا دے۔ ان جنابؑ کی نافرمانی سے بچائے رکھ۔ ان جنابؑ کی خوشنودی سے ہم پر احسان فرما اور ہمیں ان جنابؑ کی محبت عطا فرما، ان جنابؑ کی رحمت، ان جنابؑ کی دعا اور ان

جنابؑ کی وہ برکت عطا فرما جسکے ذریعے ہم تیری وسیع رحمت اور تیرے ہاں کامیابی حاصل کریں، ان جنابؑ کے ذریعے ہماری نماز قبول فرما، ان جنابؑ کے وسیلے سے ہمارے گناہ بخش دے۔ ان جنابؑ کے واسطے سے ہماری دعا منظور فرما اور ان جنابؑ کے ذریعے سے ہماری روزیاں فراخ کر دے۔ ہماری پریشانیاں دور فرما۔ اور ان جنابؑ کے وسیلے سے ہماری حاجات کو پورا فرما اور توجہ فرما ہماری طرف اپنی ذات کریم کے واسطے سے اور قبول فرما اپنی بارگاہ میں ہماری حاضری۔ ہماری طرف نظر کر، مہربانی کی نظر کہ جس سے تیری درگاہ میں ہماری عزت بڑھ جائے۔ پھر اپنے کرم کی وجہ سے وہ نظر ہم سے کبھی نہ ہٹا۔ ہمیں جناب القائم عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کے نانا پاکؐ کے حوض سے سیراب فرما، ان جنابؐ پر اور ان جنابؐ کی پاک آلؑ پر خدا کی رحمت ہو۔ ان جنابؐ کے جام سے ان جنابؐ کے ہاتھ سے سیر و سیراب کر جس میں مزہ آئے اور پھر پیاس نہ لگے اے سب سے زیادہ رحم والے۔

دعا و حجاب مولا صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ

اَللّٰهُمَّ احْجُبْنِيْ عَنْ عُيُوْنِ أَعْدَآئِيْ وَ اجْمَعْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ أَوْلِيَآئِيْ وَ أَنْجِزْ لِيْ مَا وَعَدْتَنِيْ وَ احْفَظْنِيْ فِيْ غَيْبَتِيْ إِلٰى أَنْ تَأْذَنَ لِيْ فِيْ ظُهُوْرِيْ وَ أَحْيِ بِيْ مَا دَرَسَ مِنْ فُرُوْضِكَ وَ سُنَنِكَ وَ عَجِّلْ فَرَجِيْ وَ سَهِّلْ مَخْرَجِيْ وَ اجْعَلْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيْرًا وَ افْتَحْ لِيْ فَتْحًا مُبِيْنًا وَ اهْدِنِيْ صِرَاطًا مُسْتَقِيْمًا وَ قِنِيْ جَمِيْعَ مَا أُحَاذِرُهٗ مِنَ الظَّالِمِيْنَ وَ احْجُبْنِيْ عَنْ أَعْيُنِ الْبَاغِضِيْنَ النَّاصِبِيْنَ الْعَدَاوَةَ لِأَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكَ وَ لَا يَصِلْ مِنْهُمْ إِلَيَّ أَحَدٌ بِسُوْءٍ فَإِذَا أَذِنْتَ فِيْ ظُهُوْرِيْ فَأَيِّدْنِيْ بِجُنُوْدِكَ وَ اجْعَلْ مَنْ يَتْبَعُنِيْ لِنُصْرَةِ دِيْنِكَ مُؤَيَّدِيْنَ وَ فِيْ سَبِيْلِكَ مُجَاهِدِيْنَ وَ عَلٰى مَنْ أَرَادَنِيْ وَ أَرَادَهُمْ بِسُوْءٍ مَنْصُوْرِيْنَ وَ وَفِّقْنِيْ لِإِقَامَةِ حُدُوْدِكَ وَ انْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ تَعَدّٰى مَحْدُوْدَكَ وَ انْصُرِ الْحَقَّ وَ أَزْهِقِ الْبَاطِلَ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا وَ أَوْرِدْ عَلَيَّ مِنْ شِيْعَتِيْ وَ أَنْصَارِيْ [وَ] مَنْ تَقَرُّ بِهِمُ الْعَيْنُ وَ يُشَدُّ بِهِمُ الْأُزُرُ وَ اجْعَلْهُمْ فِيْ حِرْزِكَ وَ أَمْنِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

Made with Xodo PDF Reader and Editor

نمازِ حاجت اور استخارہ کے لئے مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ سے منقول دعا

مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ سے آپ جنابؑ کے چوتھے نائب کی طرف صادر ہونے والی آخری توقیع مبارک دعائے استخارہ تھی سید ابن طاؤوس رحمہ فتح الابواب میں کہتے ہیں کہ استخارہ میں ہمارے مولا المہدی صلوات اللہ علیہ وعلیٰ آباۂ الطاہرین کی دعا، وکالات کے دنوں میں (سفراءِ اربعہ کے دور میں) آپ جنابؑ کے مقدس محضر سے سب سے آخر میں یہ دعا صادر ہوئی۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ عَزَمْتَ بِهٖ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ فَقُلْتَ لَهُمَا ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِيْنَ وَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ عَزَمْتَ بِهٖ عَلٰى عَصَا مُوْسٰى فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُوْنَ وَ أَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ صَرَفْتَ بِهٖ قُلُوْبَ السَّحَرَةِ إِلَيْكَ حَتّٰى قَالُوْا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ رَبِّ مُوْسٰى وَ هَارُوْنَ أَنْتَ اللهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ وَ أَسْئَلُكَ بِالْقُدْرَةِ الَّتِيْ تُبْلِيْ بِهَا كُلَّ جَدِيْدٍ وَ تُجَدِّدُ بِهَا كُلَّ بَالٍ وَ أَسْئَلُكَ بِحَقِّ كُلِّ حَقٍّ هُوَ لَكَ وَ بِكُلِّ حَقٍّ جَعَلْتَهٗ عَلَيْكَ إِنْ كَانَ هٰذَا الْأَمْرُ خَيْرًا لِيْ فِيْ دِيْنِيْ وَ دُنْيَايَ وَ آخِرَتِيْ أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَ تُسَلِّمَ عَلَيْهِمْ تَسْلِيْمًا وَ تُهَيِّئَهٗ لِيْ وَ تُسَهِّلَهٗ عَلَيَّ وَ تَلْطُفَ لِيْ فِيْهِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَ إِنْ كَانَ شَرًّا لِيْ فِيْ دِيْنِيْ وَ دُنْيَايَ وَ آخِرَتِيْ أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَ تُسَلِّمَ عَلَيْهِمْ تَسْلِيْمًا وَ أَنْ تَصْرِفَهٗ عَنِّيْ بِمَا شِئْتَ وَ كَيْفَ شِئْتَ وَ حَيْثُ شِئْتَ وَ تُرْضِيَنِيْ بِقَضَآئِكَ وَ تُبَارِكَ لِيْ فِيْ قَدَرِكَ حَتّٰى لَا أُحِبَّ تَعْجِيْلَ

شَيْءٍ أَخَّرْتَهٗ وَ لَا تَأْخِيْرَ شَيْءٍ عَجَّلْتَهٗ فَإِنَّهٗ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ يَا عَلِيُّ يَا عَظِيْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْإِكْرَامِ۔

مشکلات اور سختیوں سے نجات کے لئے مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کی دعا

اِلٰهِيْ بِحَقِّ مَنْ نَّاجَاكَ وَ بِحَقِّ مَنْ دَعَاكَ فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ تَفَضَّلْ عَلٰى فُقَرَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ بِالْغَنَآءِ وَ الثَّرْوَةِ وَ عَلٰى مَرْضَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ بِالشِّفَآءِ وَ الصِّحَّةِ وَ عَلٰى اَحْيَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ بِاللُّطْفِ وَ الْكَرَمِ وَ عَلٰى اَمْوَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ بِالْمَغْفِرَةِ وَ الرَّحْمَةِ وَ عَلٰى غُرَبَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ بِالرَّدِّ اِلٰى اَوْطَانِهِمْ سَالِمِيْنَ غَانِمِيْنَ بِمُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ

ھم وغم سے کشادگی کے لئے مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کی دعا

يَا نُوْرَ النُّوْرِ يَا مُدَبِّرَ الْأُمُوْرِ يَا بَاعِثَ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ اجْعَلْ لِيْ وَ لِشِيْعَتِيْ مِنَ الضِّيْقِ فَرَجًا وَ مِنَ الْهَمِّ مَخْرَجًا وَ أَوْسِعْ لَنَا الْمَنْهَجَ وَ أَطْلِقْ لَنَا مِنْ عِنْدِكَ مَا يُفَرِّجُ وَ افْعَلْ بِنَا مَا أَنْتَ أَهْلُهٗ يَا كَرِيْمُ۔

مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کا حرز

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يَا مَالِكَ الرِّقَابِ وَ هَازِمَ الْأَحْزَابِ يَا مُفَتِّحَ الْأَبْوَابِ يَا مُسَبِّبَ

Made with Xodo PDF Reader and Editor

الْأَسْبَابِ سَبِّبْ لَنَا سَبَباً لَّا نَسْتَطِيعُ لَهُ طَلَباً بِحَقِّ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ أَجْمَعِيْنَ۔

قضائے حاجات کے لئے مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کی دعا جو سہم اللیل کے نام سے مشہور ہے

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ بِعَزِيْزِ تَعْزِيْزِ اعْتِزَازِ عِزَّتِكَ بِطُوْلِ حَوْلِ شَدِيْدِ قُوَّتِكَ بِقُدْرَةِ مِقْدَارِ اقْتِدَارِ قُدْرَتِكَ بِتَأْكِيْدِ تَحْمِيْدِ تَمْجِيْدِ عَظَمَتِكَ بِسُمُوِّ نُمُوِّ عُلُوِّ رِفْعَتِكَ بِدَيْمُوْمِ قَيُّوْمِ دَوَامِ مُدَّتِكَ بِرِضْوَانِ غُفْرَانِ أَمَانِ رَحْمَتِكَ بِرَفِيْعِ بَدِيْعِ مَنِيْعِ سَلْطَنَتِكَ بِسُعَاةِ صَلَاةِ بِسَاطِ رَحْمَتِكَ بِحَقَائِقِ الْحَقِّ مِنْ حَقِّ حَقِّكَ بِمَكْنُوْنِ السِّرِّ مِنْ سِرِّ سِرِّكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عِزِّ عِزِّكَ بِحَنِيْنِ أَنِيْنِ تَسْكِيْنِ الْمُرِيْدِيْنَ بِحَرَقَاتِ خَضَعَاتِ زَفَرَاتِ الْخَائِفِيْنَ بِآمَالِ أَعْمَالِ أَقْوَالِ الْمُجْتَهِدِيْنَ بِتَخَشُّعِ تَخَضُّعِ تَقَطُّعِ مَرَارَاتِ الصَّابِرِيْنَ بِتَعَبُّدِ تَهَجُّدِ [تَمَجُّدِ] تَجَلُّدِ الْعَابِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ ذَهَلَتِ الْعُقُوْلُ وَ انْحَسَرَتِ الْأَبْصَارُ وَ ضَاعَتِ الْأَفْهَامُ وَ حَارَتِ الْأَوْهَامُ وَ قَصُرَتِ الْخَوَاطِرُ وَ بَعُدَتِ الظُّنُوْنُ عَنْ إِدْرَاكِ كُنْهِ كَيْفِيَّةِ مَا ظَهَرَ مِنْ بَوَادِيْ عَجَائِبِ أَصْنَافِ بَدَائِعِ قُدْرَتِكَ دُوْنَ الْبُلُوْغِ إِلٰى مَعْرِفَةِ تَلَأْلُؤِ لَمَعَاتِ بُرُوْقِ سَمَائِكَ اَللّٰهُمَّ مُحَرِّكَ الْحَرَكَاتِ وَ مُبْدِيَ نِهَايَةِ الْغَايَاتِ وَ مُخْرِجَ يَنَابِيْعِ تَفْرِيْعِ قُضْبَانِ النَّبَاتِ يَا مَنْ شَقَّ صُمَّ جَلَامِيْدِ الصُّخُوْرِ الرَّاسِيَاتِ وَ أَنْبَعَ مِنْهَا مَاءً مَعِيْنًا حَيَاةً لِلْمَخْلُوْقَاتِ فَأَحْيَا مِنْهَا الْحَيَوَانَ وَ النَّبَاتَ وَ عَلِمَ مَا اخْتَلَجَ فِيْ سِرِّ أَفْكَارِهِمْ مِنْ نُطْقِ إِشَارَاتِ خَفِيَّاتِ لُغَاتِ النَّمْلِ السَّارِحَاتِ يَا مَنْ سَبَّحَتْ وَ هَلَّلَتْ وَ قَدَّسَتْ وَ كَبَّرَتْ وَ سَجَدَتْ لِجَلَالِ جَمَالِ أَقْوَالِ عَظِيْمِ عِزَّةِ جَبَرُوْتِ مَلَكُوْتِ

سَلْطَنَتِهٖ مَلَآئِكَةُ السَّبْعِ سَمَاوَاتٍ يَا مَنْ دَارَتْ فَأَضَاءَتْ وَ أَنَارَتْ لِدَوَامِ دَيْمُوْمِيَّتِهِ النُّجُوْمُ الزَّاهِرَاتُ وَ أَحْصٰى عَدَدَ الْأَحْيَاءِ وَ الْأَمْوَاتِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْبَرِيَّاتِ وَ افْعَلْ بِيْ كَذَا وَ كَذَا (یہاں اپنی حاجت ذکر کرے)

حاجات کی برآوری کے لئے شبِ جمعہ میں مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ سے مروی دعا

ناحیہ مقدسہ سے توقیع مبارک صادر ہوئی کہ جس کی اللہ سے کوئی بھی حاجت ہو وہ شبِ جمعہ آدھی رات کے بعد غسل کرے اور اپنے مصلیٰ پر آئے اور دو رکعت نماز پڑھے پہلی رکعت میں الحمد پڑھے جب ایاك نعبد و ایاك نستعین پر پہنچے تو اس کو سو مرتبہ دہرائے اور سو مرتبہ پڑھ کر سورت کو مکمل کرے اس کے بعد سورۃ التوحید ایک مرتبہ پڑھے۔ اس کے بعد رکوع اور سجود کرے اور رکوع اور سجود کی تسبیح (ذکرِ رکوع وسجود) کو سات سات مرتبہ پڑھے۔ اس کے بعد دوسری رکعت پہلی رکعت کی طرح پڑھے اس کے بعد (ذیل میں ذکر کی گئی) دعا پڑھے۔ اس کے بعد سجدے میں گر کر اللہ تعالیٰ کے حضور فریاد و بکاء کرے اور اپنی حاجت کو طلب کرے کیونکہ جس مومن یا مومنہ نے ایسا کیا اور خلوص سے اس دعا کے ذریعے دعا کی تو اس کے لئے آسمان کے دروازے اجابت کے لئے کھل جائیں گے اور اس کی حاجت پوری ہو جائے گی چاہے جو حاجت بھی ہو سوائے وہ حاجت جو قطع رحمی میں ہو، وہ دعا اس طرح ہے۔

اَللّٰهُمَّ إِنْ أَطَعْتُكَ فَالْمَحْمَدَةُ لَكَ وَ إِنْ عَصَيْتُكَ فَالْحُجَّةُ لَكَ مِنْكَ الرَّوْحُ وَ مِنْكَ الْفَرَجُ سُبْحَانَ مَنْ أَنْعَمَ وَ شَكَرَ سُبْحَانَ مَنْ قَدَرَ وَ غَفَرَ اَللّٰهُمَّ إِنْ

Made with Xodo PDF Reader and Editor

كُنتُ قَدْ عَصَيْتُكَ-فَإِنِّي قَدْ أَطَعْتُكَ فِي أَحَبِّ الْأَشْيَآءِ إِلَيْكَ وَ هُوَ الْإِيْمَانُ بِكَ لَمْ أَتَّخِذْ لَكَ وَلَدًا وَ لَمْ أَدْعُ لَكَ شَرِيْكًا مَنًّا مِنْكَ بِهِ عَلَيَّ لَا مَنًّا مِنِّي بِهِ عَلَيْكَ وَ قَدْ عَصَيْتُكَ يَا إِلٰهِي عَلٰى غَيْرِ وَجْهِ الْمُكَابَرَةِ وَ لَا الْخُرُوْجِ عَنْ عُبُوْدِيَّتِكَ وَ لَا الْجُحُوْدِ لِرُبُوْبِيَّتِكَ وَ لٰكِنْ أَطَعْتُ هَوَایَ وَ أَزَلَّنِي الشَّيْطَانُ فَلَكَ الْحُجَّةُ عَلَيَّ وَ الْبَيَانُ فَإِنْ تُعَذِّبْنِي فَبِذُنُوْبِي غَيْرَ ظَالِمٍ وَإِنْ تَغْفِرْ لِي وَ تَرْحَمْنِي فَإِنَّكَ جَوَادٌ كَرِيْمٌ يَا كَرِيْمُ يَا كَرِيْمُ یہی کہتا رہے جب تک سانس ٹوٹ نہ جائے اس کے بعد کہے

يَا آمِنًا مِنْ كُلِّ شَیْءٍ وَ كُلُّ شَیْءٍ مِنْكَ خَآئِفٌ حَذِرٌ أَسْئَلُكَ بِأَمْنِكَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ وَ خَوْفِ كُلِّ شَیْءٍ مِنْكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ أَنْ تُعْطِيَنِي أَمَانًا لِنَفْسِي وَ أَهْلِي وَ وُلْدِي وَ سَائِرِ مَا أَنْعَمْتَ بِهِ عَلَيَّ حَتّٰى لَا أَخَافَ أَحَدًا وَ لَا أَحْذَرَ مِنْ شَیْءٍ أَبَدًا إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ وَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ يَا كَافِيَ إِبْرَاهِيْمَ عليه السلام نُمْرُوْدَ وَ يَا كَافِيَ مُوْسٰى عليه السلام فِرْعَوْنَ وَ يَا كَافِيَ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم الْأَحْزَابَ أَسْئَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ أَنْ تَكْفِيَنِي شَرَّ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ (جس سے شر کا خوف ہو اس کا نام یہاں پر لے ان شاء اللہ تعالیٰ اس کے شر سے محفوظ رہے گا)

غموں سے نجات اور دکھوں کے ازالہ کے لئے مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کی دعا

یہ دعا صاحب الامر عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ نے ایک قیدی شخص کو تعلیم کی تھی پس اسے نجات مل گئی۔

اَللّٰهُمَّ عَظُمَ الْبَلَآءُ وَبَرِحَ الْخَفَآءُ وَانْكَشَفَ الْغِطَآءُ وَضَاقَتِ الْاَرْضُ بِمَا وَسِعَتِ السَّمَآءُ وَ اِلَيْكَ يَا رَبِّ الْمُشْتَكٰى وَعَلَيْكَ الْمُعَوَّلُ فِي الشِّدَّةِ وَالرَّخَآءِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ الَّذِيْنَ اَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِمْ وَعَجِّلِ اَللّٰهُمَّ فَرَجَهُمْ بِقَآئِمِهِمْ وَاَظْهِرْ اِعْزَازَهٗ يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا مُحَمَّدُ اِكْفِيَانِي فَاِنَّكُمَا كَافِيَایَ يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا مُحَمَّدُ اُنْصُرَانِي فَاِنَّكُمَا نَاصِرَایَ يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا مُحَمَّدُ اِحْفِظَانِي فَاِنَّكُمَا حَافِظَایَ يَا مَوْلَایَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ يَا مَوْلَایَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ يَا مَوْلَایَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ اَلْغَوْثَ اَلْغَوْثَ اَلْغَوْثَ اَدْرِكْنِيْ اَدْرِكْنِيْ اَدْرِكْنِيْ اَلْاَمَانَ اَلْاَمَانَ اَلْاَمَانَ۔

دعائے فرج با الفاظِ دیگر

شیخ جلیل فضل بن حسن طبرسی کہتے ہیں کہ یہ دعا صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ من اللہ الملک المنان نے ابوالحسن محمد بن احمد بن ابی اللیث رحمہ اللہ تعالیٰ کو بغداد شہر میں مقابرِ قریش (کاظمین) میں تعلیم دی، ابوالحسن قتل کے خوف سے بھاگ کر مقابر قریش کی طرف گئے تھے اور وہاں جا کر پناہ لی تھی پس اس دعا کی برکت سے انہیں نجات مل گئی ابوالحسن کہتے ہیں کہ آپ جنابؑ نے مجھے تعلیم فرمائی کہ میں اس طرح کہوں کہ

اِلٰهِيْ عَظُمَ الْبَلَآءُ وَبَرِحَ الْخَفَآءُ وَانْكَشَفَ الْغِطَآءُ وَانْقَطَعَ الرَّجَآءُ وَضَاقَتِ الْاَرْضُ وَمُنِعَتِ السَّمَآءُ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَ اِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى وَعَلَيْكَ الْمُعَوَّلُ فِي الشِّدَّةِ وَالرَّخَآءِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ اُوْلِي الْاَمْرِ الَّذِيْنَ فَرَضْتَ عَلَيْنَا طَاعَتَهُمْ وَعَرَّفْتَنَا بِذٰلِكَ مَنْزِلَتَهُمْ فَفَرِّجْ عَنَّا بِحَقِّهِمْ فَرَجًا عَاجِلًا قَرِيْبًا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ يَا

Made with Xodo PDF Reader and Editor

عَلِيُّ يَا مُحَمَّدُ اِكْفِيَانِيْ فَاِنَّكُمَا كَافِيَانِ وَانْصُرَانِيْ فَاِنَّكُمَا نَاصِرَانِ يَا مَوْلَانَا
يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ الْغَوْثَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ اَدْرِكْنِيْ اَدْرِكْنِيْ اَدْرِكْنِيْ
السَّاعَةَ السَّاعَةَ السَّاعَةَ الْعَجَلَ الْعَجَلَ الْعَجَلَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ بِحَقِّ
مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ

راوی کہتے ہیں کہ آپ جب : یا صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ فرماتے تو وہ اپنے سینۂ مقدس کی طرف اشارہ کرتے تھے۔

مشکلات اور سختیوں میں مولا امیر المومنینؑ کی دعا جو مولا امام زمانہ حضرت بقیۃ اللہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ الْحَقُّ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَ اَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَ
اعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ الذُّنُوْبَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا غَفُوْرُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَحْمَدُكَ وَ اَنْتَ لِلْحَمْدِ اَهْلٌ عَلٰى مَا خَصَصْتَنِيْ بِهٖ مِنْ مَوَاهِبِ الرَّغَآئِبِ وَ
وَصَلَ اِلَيَّ مِنْ فَضَائِلِ الصَّنَائِعِ وَ عَلٰى مَا اَوْلَيْتَنِيْ بِهٖ وَ تَوَلَّيْتَنِيْ بِهٖ مِنْ
رِضْوَانِكَ وَ اَنَلْتَنِيْ مِنْ مَنِّكَ الْوَاصِلِ اِلَيَّ وَ مِنَ الدِّفَاعِ عَنِّيْ وَ التَّوْفِيْقِ لِيْ
وَ الْاِجَابَةِ لِدُعَآئِيْ حَتّٰى اُنَاجِيَكَ رَاغِبًا وَ اَدْعُوَكَ مُصَافِيًا وَ حَتّٰى اَرْجُوَكَ
فَاَجِدَكَ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا لِيْ جَابِرًا وَ فِيْ اُمُوْرِيْ نَاظِرًا وَ لِذُنُوْبِيْ غَافِرًا وَ
لِعَوْرَاتِيْ سَاتِرًا لَمْ اَعْدَمْ خَيْرَكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ مُذْ اَنْزَلْتَنِيْ دَارَ الْاِخْتِبَارِ
لِتَنْظُرَ مَا ذَا اُقَدِّمُ لِدَارِ الْقَرَارِ فَاَنَا عَتِيْقُكَ اَللّٰهُمَّ مِنْ جَمِيْعِ الْمَصَآئِبِ وَ
اللَّوَازِبِ وَ الْغُمُوْمِ الَّتِيْ سَاوَرَتْنِيْ فِيْهَا الْهُمُوْمُ بِمَعَارِيْضِ الْقَضَآءِ وَ
مَصْرُوْفِ جَهْدِ الْبَلَآءِ لَا اَذْكُرُ مِنْكَ اِلَّا الْجَمِيْلَ وَ لَا اَرٰى مِنْكَ غَيْرَ

التَّفْضِيْلِ خَيْرُكَ لِيْ شَامِلٌ وَ فَضْلُكَ عَلَيَّ مُتَوَاتِرٌ وَ نِعَمُكَ عِنْدِيْ مُتَّصِلَةٌ
سَوَابِغُ لَمْ تُحَقِّقْ حِذَارِيْ بَلْ صَدَّقْتَ رَجَآئِيْ وَ صَاحَبْتَ اَسْفَارِيْ وَ
اَكْرَمْتَ اَحْضَارِيْ وَ شَفَيْتَ اَمْرَاضِيْ وَ عَافَيْتَ اَوْصَابِيْ وَ اَحْسَنْتَ
مُنْقَلَبِيْ وَ مَثْوَايَ وَ لَمْ تُشْمِتْ بِيْ اَعْدَآئِيْ وَ رَمَيْتَ مَنْ رَمَانِيْ وَ كَفَيْتَنِيْ شَرَّ
مَنْ عَادَانِيْ اَللّٰهُمَّ كَمْ مِنْ عَدُوٍّ انْتَضٰى عَلَيَّ سَيْفَ عَدَاوَتِهٖ وَ شَحَذَ لِقَتْلِيْ
ظُبَةَ مُدْيَتِهٖ وَ اَرْهَفَ لِيْ شَبَا حَدِّهٖ وَ دَافَ لِيْ قَوَاتِلَ سُمُوْمِهٖ وَ سَدَّدَ لِيْ
صَوَآئِبَ سِهَامِهٖ وَ اَضْمَرَ اَنْ يَسُوْمَنِي الْمَكْرُوْهَ وَ يُجَرِّعَنِيْ ذُعَافَ مَرَارَتِهٖ
فَنَظَرْتَ يَا اِلٰهِيْ اِلٰى ضَعْفِيْ عَنِ احْتِمَالِ الْفَوَادِحِ وَ عَجْزِيْ عَنِ الْاِنْتِصَارِ
مِمَّنْ قَصَدَنِيْ بِمُحَارَبَتِهٖ وَ وَحْدَتِيْ فِيْ كَثِيْرٍ مَنْ نَاوَانِيْ وَ اَرْصَدَ لِيْ فِيْمَا لَمْ
اُعْمِلْ فِكْرِيْ فِي الْاِنْتِصَارِ مِنْ مِثْلِهٖ فَاَيَّدْتَنِيْ يَا رَبِّ بِعَوْنِكَ وَ شَدَدْتَ
اَيْدِيْ بِنَصْرِكَ ثُمَّ فَلَلْتَ لِيْ حَدَّهٗ وَ صَيَّرْتَهٗ بَعْدَ جَمْعِ عَدِيْدِهٖ وَحْدَهٗ وَ
اَعْلَيْتَ كَعْبِيْ عَلَيْهِ وَ رَدَدْتَهٗ حَسِيْرًا لَمْ يَشْفِ غَلِيْلَهٗ وَ لَمْ تَبْرُدْ حَزَازَاتُ
غَيْظِهٖ وَ قَدْ غضَ [عَضَّ] عَلَيَّ شَوَاهُ وَ آبَ مُوَلِّيًا قَدْ اَخْلَفَتْ سَرَايَاهُ وَ
اُخْلِفَتْ آمَالُهٗ اَللّٰهُمَّ وَ كَمْ مِنْ بَاغٍ بَغٰى عَلَيَّ بِمَكَايِدِهٖ وَ نَصَبَ لِيْ شَرَكَ
مَصَايِدِهٖ وَ اَضْبَاَ اِلَيَّ ضُبُوْءَ السَّبُعِ لِطَرِيْدَتِهٖ وَ انْتَهَزَ فُرْصَتَهٗ وَ اللَّحَاقَ
لِفَرِيْسَتِهٖ وَ هُوَ مُظْهِرٌ بَشَاشَةَ الْمَلَقِ وَ يَبْسُطُ اِلَيَّ وَجْهًا طَلْقًا فَلَمَّا رَاَيْتَ يَا
اِلٰهِيْ دَغَلَ سَرِيْرَتِهٖ وَ قُبْحَ طَوِيَّتِهٖ اَنْكَسْتَهٗ لِاُمِّ رَاْسِهٖ فِيْ زُبْيَتِهٖ وَ اَرْكَسْتَهٗ
فِيْ مَهْوٰى حَفِيْرَتِهٖ وَ اَنْكَصْتَهٗ عَلٰى عَقِبِهٖ وَ رَمَيْتَهٗ بِحَجَرِهٖ وَ نَكَاْتَهٗ بِمِشْقَصِهٖ
وَ خَنَقْتَهٗ بِوَتَرِهٖ وَ رَدَدْتَ كَيْدَهٗ فِيْ نَحْرِهٖ وَ رَبَقْتَهٗ بِنَدَامَتِهٖ وَ اسْتَخْذَلَ وَ
تَضَاءَلَ بَعْدَ نَخْوَتِهٖ وَ بَخَعَ وَ انْقَمَعَ بَعْدَ اسْتِطَالَتِهٖ ذَلِيْلًا مَاْسُوْرًا فِيْ
حَبَائِلِهِ الَّتِيْ كَانَ يُحِبُّ اَنْ يَرَانِيْ فِيْهَا وَ قَدْ كِدْتُ لَوْ لَا رَحْمَتُكَ اَنْ يَحُلَّ بِيْ

Made with Xodo PDF Reader and Editor

مَا حَلَّ بِسَاحَتِهِ فَالْحَمْدُ لِرَبٍّ مُقْتَدِرٍ لَا يُنَازَعُ وَ لِوَلِيٍّ ذِي أَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ وَ
قَيُّوْمٍ لَا يَغْفُلُ وَ حَلِيْمٍ لَا يَجْهَلُ نَادَيْتُكَ يَا إِلٰهِي مُسْتَجِيْرًا بِكَ وَاثِقًا
بِسُرْعَةِ إِجَابَتِكَ مُتَوَكِّلًا عَلٰى مَا لَمْ أَزَلْ أَعْرِفُهُ مِنْ حُسْنِ دِفَاعِكَ عَنِّيْ
عَالِمًا أَنَّهُ لَمْ يُضْطَهَدْ مَنْ أَوٰى إِلٰى ظِلِّ كِفَايَتِكَ وَ لَا تَقْرَعُ الْقَوَارِعُ مَنْ
لَجَأَ إِلٰى مَعْقِلِ الْاِنْتِصَارِ بِكَ فَخَلَّصْتَنِيْ يَا رَبِّ بِقُدْرَتِكَ وَ نَجَّيْتَنِيْ مِنْ بَأْسِهِ
بِتَطَوُّلِكَ وَ مَنِّكَ اَللّٰهُمَّ وَ كَمْ مِنْ سَحَائِبِ مَكْرُوْهٍ جَلَّيْتَهَا وَ سَمَآءِ نِعْمَةٍ
أَمْطَرْتَهَا وَ جَدَاوِلِ كَرَامَةٍ أَجْرَيْتَهَا وَ أَعْيُنِ أَحْدَاثٍ طَمَسْتَهَا وَ نَاشِئِ رَحْمَةٍ
نَشَرْتَهَا وَ غَوَاشِيْ كُرَبٍ فَرَّجْتَهَا وَ غُمَمِ بَلَآءٍ كَشَفْتَهَا وَ جُنَّةِ عَافِيَةٍ
أَلْبَسْتَهَا وَ أُمُوْرٍ حَادِثَةٍ قَدَّرْتَهَا لَمْ تُعْجِزْكَ إِذْ طَلَبْتَهَا وَ لَمْ تَمْتَنِعْ مِنْكَ إِذْ
أَرَدْتَهَا اَللّٰهُمَّ وَ كَمْ مِنْ حَاسِدِ سُوْءٍ تَوَلَّنِيْ بِحَسَدِهِ وَ سَلَقَنِيْ بِحَدِّ لِسَانِهِ وَ
وَخَزَنِيْ بِغَرْبِ عَيْنِهِ وَ جَعَلَ عِرْضِيْ غَرَضًا لِمَرَامِيْهِ وَ قَلَّدَنِيْ خِلَالًا لَمْ
تَزَلْ فِيْهِ كَفَيْتَنِيْ أَمْرَهُ اَللّٰهُمَّ وَ كَمْ مِنْ ظَنٍّ حَسَنٍ حَقَّقْتَ وَ عُدْمِ إِمْلَاقٍ
ضَرَّنِيْ جَبَرْتَ وَ أَوْسَعْتَ وَ مِنْ صَرْعَةٍ أَقَمْتَ وَ مِنْ كُرْبَةٍ نَفَّسْتَ وَ مِنْ
مَسْكَنَةٍ حَوَّلْتَ وَ مِنْ نِعْمَةٍ خَوَّلْتَ لَا تُسْئَلُ عَمَّا تَفْعَلُ وَ لَا بِمَا أَعْطَيْتَ
تَبْخَلُ وَ لَقَدْ سُئِلْتَ فَبَذَلْتَ وَ لَمْ تُسْئَلْ فَابْتَدَأْتَ وَ اسْتُمِيْحَ فَضْلُكَ
فَمَا أَكْدَيْتَ أَبَيْتَ إِلَّا إِنْعَامًا وَ امْتِنَانًا وَ تَطَوُّلًا وَ أَبَيْتُ إِلَّا تَقَحُّمًا عَلٰى
مَعَاصِيْكَ وَ انْتِهَاكًا لِحُرُمَاتِكَ وَ تَعَدِّيًا لِحُدُوْدِكَ وَ غَفْلَةً عَنْ وَعِيْدِكَ وَ
طَاعَةً لِعَدُوِّيْ وَ عَدُوِّكَ لَمْ تَمْتَنِعْ عَنْ إِتْمَامِ إِحْسَانِكَ وَ تَتَابُعِ امْتِنَانِكَ
وَ لَمْ يَحْجُزْنِيْ ذٰلِكَ عَنِ ارْتِكَابِ مَسَاخِطِكَ اَللّٰهُمَّ فَهٰذَا مَقَامُ الْمُعْتَرِفِ
لَكَ بِالتَّقْصِيْرِ عَنْ أَدَآءِ حَقِّكَ الشَّاهِدِ عَلٰى نَفْسِهِ بِسُبُوْغِ نِعْمَتِكَ وَ حُسْنِ
كِفَايَتِكَ فَهَبْ لِيَ اَللّٰهُمَّ يَا إِلٰهِيْ مَا أَصِلُ بِهِ إِلٰى رَحْمَتِكَ وَ أَتَّخِذُهُ سُلَّمًا

أَعْرُجُ فِيْهِ إِلٰى مَرْضَاتِكَ وَ آمَنُ بِهِ مِنْ عِقَابِكَ فَإِنَّكَ تَفْعَلُ مَا تَشَآءُ وَ
تَحْكُمُ مَا تُرِيْدُ وَ أَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ حَمْدِيْ لَكَ مُتَوَاصِلٌ وَ
ثَنَآئِيْ عَلَيْكَ دَآئِمٌ مِنَ الدَّهْرِ إِلَى الدَّهْرِ بِأَلْوَانِ التَّسْبِيْحِ وَ فُنُوْنِ
التَّقْدِيْسِ خَالِصًا لِذِكْرِكَ وَ مَرْضِيًّا لَكَ بِنَاصِحِ التَّوْحِيْدِ وَ مَحْضِ
التَّحْمِيْدِ وَ طُوْلِ التَّعْدِيْدِ فِيْ إِكْذَابِ أَهْلِ التَّنْدِيْدِ لَمْ تُعَنْ فِيْ شَيْءٍ مِنْ
قُدْرَتِكَ وَ لَمْ تُشَارَكْ فِيْ إِلٰهِيَّتِكَ وَ لَمْ تُعَايَنْ إِذْ حَبَسْتَ الْأَشْيَآءَ عَلَى
الْغَرَآئِزِ الْمُخْتَلِفَاتِ وَ فَطَرْتَ الْخَلَآئِقَ عَلٰى صُنُوْفِ الْهَيْئَاتِ وَ لَا خَرَقَتِ
الْأَوْهَامُ حُجُبَ الْغُيُوْبِ إِلَيْكَ فَاعْتَقَدَتْ مِنْكَ مَحْمُوْدًا فِيْ عَظَمَتِكَ وَ لَا
كَيْفِيَّةَ فِيْ أَزَلِيَّتِكَ وَ لَا مُمْكِنًا فِيْ قِدَمِكَ وَ لَا يَبْلُغُكَ بُعْدُ الْهِمَمِ وَ لَا
يَنَالُكَ غَوْصُ الْفِطَنِ وَ لَا يَنْتَهِيْ إِلَيْكَ نَظَرُ النَّاظِرِيْنَ فِيْ مَجْدِ جَبَرُوْتِكَ وَ
عَظِيْمِ قُدْرَتِكَ ارْتَفَعَتْ عَنْ صِفَةِ الْمَخْلُوْقِيْنَ صِفَةُ قُدْرَتِكَ وَ عَلَا عَنْ
ذٰلِكَ كِبْرِيَآءُ عَظَمَتِكَ وَ لَا يَنْتَقِصُ مَا أَرَدْتَ أَنْ يَزْدَادَ وَ لَا يَزْدَادُ مَا
أَرَدْتَ أَنْ يَنْتَقِصَ وَ لَا أَحَدٌ شَهِدَكَ حِيْنَ فَطَرْتَ الْخَلْقَ وَ لَا ضِدٌّ حَضَرَكَ
حِيْنَ بَرَأْتَ النُّفُوْسَ كَلَّتِ الْأَلْسُنُ عَنْ تَبْيِيْنِ صِفَتِكَ وَ انْحَسَرَتِ
الْعُقُوْلُ عَنْ كُنْهِ مَعْرِفَتِكَ وَ كَيْفَ تُدْرِكُكَ الصِّفَاتُ أَوْ تَحْوِيْكَ الْجِهَاتُ
وَ أَنْتَ الْجَبَّارُ الْقُدُّوْسُ الَّذِيْ لَمْ تَزَلْ أَزَلِيًّا دَآئِمًا فِي الْغُيُوْبِ وَحْدَكَ
لَيْسَ فِيْهَا غَيْرُكَ وَ لَمْ يَكُنْ لَهَا سِوَاكَ حَارَتْ فِيْ مَلَكُوْتِكَ عَمِيْقَاتُ
مَذَاهِبِ التَّفْكِيْرِ وَ حَسَرَ عَنْ إِدْرَاكِكَ بَصَرُ الْبَصِيْرِ وَ تَوَاضَعَتِ الْمُلُوْكُ
لِهَيْبَتِكَ وَ عَنَتِ الْوُجُوْهُ بِذُلِّ الْاِسْتِكَانَةِ لِعِزَّتِكَ وَ انْقَادَ كُلُّ شَيْءٍ
لِعَظَمَتِكَ وَ اسْتَسْلَمَ كُلُّ شَيْءٍ لِقُدْرَتِكَ وَ خَضَعَتِ الرِّقَابُ لِسُلْطَانِكَ
فَضَلَّ هُنَالِكَ التَّدْبِيْرُ فِيْ تَصَارِيْفِ الصِّفَاتِ لَكَ فَمَنْ تَفَكَّرَ فِيْ ذٰلِكَ رَجَعَ

Made with Xodo PDF Reader and Editor

طَرْفُهُ إِلَيْهِ حَسِيْرًا وَ عَقْلُهُ مَبْهُوْتًا مَبْهُوْرًا وَ فِكْرُهُ مُتَحَيِّرًا اَللّٰهُمَّ فَلَكَ
الْحَمْدُ حَمْدًا مُتَوَاتِرًا مُتَوَالِيًا مُتَّسِقًا مُسْتَوْسِقًا يَدُوْمُ وَ لَا يَبِيْدُ غَيْرَ
مَفْقُوْدٍ فِي الْمَلَكُوْتِ وَ لَا مَطْمُوْسٍ فِي الْعَالَمِ وَ لَا مُنْتَقَصٍ فِي الْعِرْفَانِ
فَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا تُحْصَى مَكَارِمُهُ فِي اللَّيْلِ إِذْ أَدْبَرَ وَ فِي الصُّبْحِ إِذَا أَسْفَرَ
وَ فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ بِالْغُدُوِّ وَ الْآصَالِ وَ الْعَشِيِّ وَ الْإِبْكَارِ وَ الظَّهِيْرَةِ وَ
الْأَسْحَارِ اَللّٰهُمَّ بِتَوْفِيْقِكَ أَحْضَرْتَنِي النَّجَاةَ وَ جَعَلْتَنِيْ مِنْكَ فِيْ وَلَايَةِ
الْعِصْمَةِ لَمْ تُكَلِّفْنِيْ فَوْقَ طَاقَتِيْ إِذْ لَمْ تَرْضَ مِنِّيْ إِلَّا بِطَاعَتِيْ فَلَيْسَ
شُكْرِيْ وَ إِنْ دَأَبْتُ مِنْهُ فِي الْمَقَالِ وَ بَالَغْتُ مِنْهُ فِي الْفَعَالِ بِبَالِغٍ أَدَاءَ
حَقِّكَ وَ لَا مُكَافٍ فَضْلَكَ لِأَنَّكَ أَنْتَ اللهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ لَمْ تَغِبْ عَنْكَ
غَآئِبَةٌ وَ لَا تَخْفٰى عَلَيْكَ خَافِيَةٌ وَ لَا تَضِلُّ لَكَ فِيْ ظُلَمِ الْخَفِيَّاتِ ضَالَّةٌ إِنَّمَا
أَمْرُكَ إِذَا أَرَدْتَ شَيْئًا أَنْ تَقُوْلَ لَهُ كُنْ فَيَكُوْنُ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِثْلَ مَا
حَمِدْتَ بِهِ نَفْسَكَ وَ حَمِدَكَ بِهِ الْحَامِدُوْنَ وَ مَجَّدَكَ بِهِ الْمُمَجِّدُوْنَ وَ كَبَّرَكَ
بِهِ الْمُكَبِّرُوْنَ وَ عَظَّمَكَ بِهِ الْمُعَظِّمُوْنَ حَتّٰى يَكُوْنَ لَكَ مِنِّيْ وَحْدِيْ فِيْ كُلِّ
طَرْفَةِ عَيْنٍ وَ أَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ مِثْلُ حَمْدِ جَمِيْعِ الْحَامِدِيْنَ وَ تَوْحِيْدِ أَصْنَافِ
الْمُخْلِصِيْنَ وَ تَقْدِيْسِ أَحِبَّائِكَ الْعَارِفِيْنَ وَ ثَنَاءِ جَمِيْعِ الْمُهَلِّلِيْنَ وَ مِثْلُ
مَا أَنْتَ عَارِفٌ بِهِ وَ مَحْمُوْدٌ بِهِ مِنْ جَمِيْعِ خَلْقِكَ مِنَ الْحَيَوَانِ وَ الْجَمَادِ وَ
أَرْغَبُ إِلَيْكَ اللّٰهُمَّ فِيْ شُكْرِ مَا أَنْطَقْتَنِيْ بِهِ مِنْ حَمْدِكَ فَمَا أَيْسَرَ مَا
كَلَّفْتَنِيْ مِنْ ذٰلِكَ وَ أَعْظَمَ مَا وَعَدْتَنِيْ عَلٰى شُكْرِكَ ابْتَدَأْتَنِيْ بِالنِّعَمِ
فَضْلًا وَ طَوْلًا وَ أَمَرْتَنِيْ بِالشُّكْرِ حَقًّا وَ عَدْلًا وَ وَعَدْتَنِيْ عَلَيْهِ أَضْعَافًا وَ
مَزِيْدًا وَ أَعْطَيْتَنِيْ مِنْ رِزْقِكَ اعْتِبَارًا وَ امْتِحَانًا وَ سَأَلْتَنِيْ مِنْهُ قَرْضًا
يَسِيْرًا صَغِيْرًا وَ وَعَدْتَنِيْ عَلَيْهِ أَضْعَافًا وَ مَزِيْدًا وَ عَطَاءً كَثِيْرًا وَ عَافَيْتَنِيْ

مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَ لَمْ تُسَلِّمْنِيْ لِلسُّوْءِ مِنْ بَلَآئِكَ وَ مَنَحْتَنِي الْعَافِيَةَ وَ
أَوْلَيْتَنِيْ بِالْبَسْطَةِ وَ الرَّخَاءِ وَ ضَاعَفْتَ لِيَ الْفَضْلَ مَعَ مَا وَعَدْتَنِيْ بِهِ مِنَ
الْمَحَلَّةِ الشَّرِيْفَةِ وَ بَشَّرْتَنِيْ بِهِ مِنَ الدَّرَجَةِ الرَّفِيْعَةِ الْمَنِيْعَةِ وَ
اصْطَفَيْتَنِيْ بِأَعْظَمِ النَّبِيِّيْنَ دَعْوَةً وَ أَفْضَلِهِمْ شَفَاعَةً مُحَمَّدٍ ص اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِيْ مَا لَا يَسَعُهُ إِلَّا مَغْفِرَتُكَ وَ لَا يَمْحَقُهُ إِلَّا عَفْوُكَ وَ هَبْ لِيْ فِيْ يَوْمِيْ
هٰذَا وَ سَاعَتِيْ هٰذِهِ يَقِيْنًا يُهَوِّنُ عَلَيَّ مُصِيْبَاتِ الدُّنْيَا وَ أَحْزَانَهَا وَ
يُشَوِّقُنِيْ إِلَيْكَ وَ يُرَغِّبُنِيْ فِيْمَا عِنْدَكَ وَ اكْتُبْ لِيَ الْمَغْفِرَةَ وَ بَلِّغْنِي الْكَرَامَةَ
وَ ارْزُقْنِيْ شُكْرَ مَا أَنْعَمْتَ بِهِ عَلَيَّ فَإِنَّكَ أَنْتَ اللهُ الْوَاحِدُ الرَّفِيْعُ الْبَدِيْءُ
الْبَدِيْعُ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ الَّذِيْ لَيْسَ لِأَمْرِكَ مَدْفَعٌ وَ لَا عَنْ قَضَآئِكَ
مُمْتَنَعٌ وَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَبِّيْ وَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ فَاطِرُ السَّمٰوَاتِ وَ الْأَرْضِ عَالِمُ
الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ الثَّبَاتَ فِي
الْأَمْرِ وَ الْعَزِيْمَةَ فِي الرُّشْدِ وَ إِلْهَامَ الشُّكْرِ عَلٰى نِعْمَتِكَ وَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ
جَوْرِ كُلِّ جَآئِرٍ وَ بَغْيِ كُلِّ بَاغٍ وَ حَسَدِ كُلِّ حَاسِدٍ اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصُوْلُ عَلَى
الْأَعْدَآءِ وَ إِيَّاكَ أَرْجُوْ وَلَايَةَ الْأَحِبَّآءِ وَ مَعَ مَا لَا أَسْتَطِيْعُ إِحْصَاءَهُ مِنْ
فَوَآئِدِ فَضْلِكَ وَ أَصْنَافِ رِفْدِكَ وَ أَنْوَاعِ رِزْقِكَ فَإِنَّكَ أَنْتَ اللهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا
أَنْتَ الْفَاشِيْ فِي الْخَلْقِ حَمْدُكَ الْبَاسِطُ بِالْحَقِّ يَدَكَ لَا تُضَادُّ فِيْ حُكْمِكَ وَ لَا
تُنَازَعُ فِيْ مُلْكِكَ وَ لَا تُرَاجَعُ فِيْ أَمْرِكَ تَمْلِكُ مِنَ الْأَنَامِ مَا شِئْتَ وَ لَا
يَمْلِكُوْنَ إِلَّا مَا تُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمُنْعِمُ الْمُفْضِلُ الْقَادِرُ الْقَاهِرُ
الْمُقَدَّسُ فِيْ نُوْرِ الْقُدْسِ تَرَدَّيْتَ بِالْعِزَّةِ وَ الْمَجْدِ وَ تَعَظَّمْتَ بِالْقُدْرَةِ وَ
الْكِبْرِيَآءِ وَ غَشَّيْتَ النُّوْرَ بِالْبَهَآءِ وَ جَلَّلْتَ الْبَهَآءَ بِالْمَهَابَةِ اَللّٰهُمَّ لَكَ
الْحَمْدُ الْعَظِيْمُ وَ الْمَنُّ الْقَدِيْمُ وَ السُّلْطَانُ الشَّامِخُ وَ الْحَوْلُ الْوَاسِعُ وَ

Made with Xodo PDF Reader and Editor

الْقُدْرَةُ الْمُقْتَدِرَةُ وَ الْحَمْدُ الْمُتَتَابِعُ الَّذِىْ لَا يَنْفَدُ بِالشُّكْرِ سَرْمَدًا وَ لَا
يَنْقَضِىْ أَبَدًا إِذْ جَعَلْتَنِىْ مِنْ أَفَاضِلِ بَنِىْ آدَمَ وَ جَعَلْتَنِىْ سَمِيْعًا بَصِيْرًا
صَحِيْحًا سَوِيًّا مُعَافًى لَمْ تَشْغَلْنِىْ بِنُقْصَانٍ فِىْ بَدَنِىْ وَ لَا بِآفَةٍ فِىْ جَوَارِحِىْ وَ لَا
عَاهَةٍ فِىْ نَفْسِىْ وَ لَا فِىْ عَقْلِىْ وَ لَمْ يَمْنَعْكَ كَرَامَتُكَ إِيَّاىَ وَ حُسْنُ صُنْعِكَ
عِنْدِىْ وَ فَضْلُ نَعْمَآئِكَ عَلَىَّ إِذْ وَسَّعْتَ عَلَىَّ فِى الدُّنْيَا وَ فَضَّلْتَنِىْ عَلٰى كَثِيْرٍ
مِنْ أَهْلِهَا تَفْضِيْلًا وَ جَعَلْتَنِىْ سَمِيْعًا أَعِىْ مَا كَلَّفْتَنِىْ بَصِيْرًا أَرٰى قُدْرَتَكَ
فِيْمَا ظَهَرَ لِىْ وَ اسْتَرْعَيْتَنِىْ وَ اسْتَوْدَعْتَنِىْ قَلْبًا يَشْهَدُ لِعَظَمَتِكَ وَ لِسَانًا
نَاطِقًا بِتَوْحِيْدِكَ فَإِنِّىْ لِفَضْلِكَ عَلَىَّ حَامِدٌ وَ لِتَوْفِيْقِكَ إِيَّاىَ بِحَمْدِكَ
شَاكِرٌ وَ بِحَقِّكَ شَاهِدٌ وَ إِلَيْكَ فِىْ مُلِمِّىْ وَ مُهِمِّىْ ضَارِعٌ لِأَنَّكَ حَىٌّ قَبْلَ كُلِّ
حَىٍّ وَ حَىٌّ بَعْدَ كُلِّ مَيِّتٍ وَ حَىٌّ تَرِثُ الْأَرْضَ وَ مَنْ عَلَيْهَا وَ أَنْتَ خَيْرُ
الْوَارِثِيْنَ اَللّٰهُمَّ لَا تَقْطَعْ عَنِّىْ خَيْرَكَ فِىْ كُلِّ وَقْتٍ وَ لَمْ تُنْزِلْ بِىْ عُقُوْبَاتِ
النِّقَمِ وَ لَمْ تُغَيِّرْ مَا بِىْ مِنَ النِّعَمِ وَ لَا أَخْلَيْتَنِىْ مِنْ وَثِيْقِ الْعِصَمِ فَلَوْ لَمْ
أَذْكُرْ مِنْ إِحْسَانِكَ إِلَىَّ وَ إِنْعَامِكَ عَلَىَّ إِلَّا عَفْوَكَ عَنِّىْ وَ الْاِسْتِجَابَةَ
لِدُعَآئِىْ حِيْنَ رَفَعْتُ رَأْسِىْ بِتَحْمِيْدِكَ وَ تَمْجِيْدِكَ لَا فِىْ تَقْدِيْرِكَ جَزِيْلَ
حَظِّىْ حِيْنَ وَفَّرْتَهُ انْتَقَصَ مُلْكُكَ وَ لَا فِىْ قِسْمَةِ الْأَرْزَاقِ حِيْنَ قَتَّرْتَ عَلَىَّ
تَوْفِيْرُ مُلْكِكَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَدَدَ مَا أَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ وَ عَدَدَ مَا أَدْرَكَتْهُ
قُدْرَتُكَ وَ عَدَدَ مَا وَسِعَتْهُ رَحْمَتُكَ وَ أَضْعَافَ ذٰلِكَ كُلِّهٖ حَمْدًا وَاصِلًا
مُتَوَاتِرًا مُتَوَازِيًا لِآلَآئِكَ وَ أَسْمَآئِكَ اَللّٰهُمَّ فَتَمِّمْ إِحْسَانَكَ إِلَىَّ فِيْمَا بَقِىَ
مِنْ عُمُرِىْ كَمَا أَحْسَنْتَ إِلَىَّ مِنْهُ فِيْمَا مَضٰى فَإِنِّىْ أَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِتَوْحِيْدِكَ
وَ تَهْلِيْلِكَ وَ تَمْجِيْدِكَ وَ تَكْبِيْرِكَ وَ تَعْظِيْمِكَ وَ أَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِىْ
خَلَقْتَهُ مِنْ ذٰلِكَ فَلَا يَخْرُجُ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ وَ أَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الرُّوْحِ

الْمَكْنُوْنِ الْحَىِّ الْحَىِّ وَ بِهٖ وَ بِهٖ وَ بِهٖ وَ بِكَ وَ بِكَ وَ بِكَ أَلَّا تَحْرِمَنِىْ رِفْدَكَ
وَ فَوَآئِدَ كَرَامَتِكَ وَ لَا تُوَلِّنِىْ غَيْرَكَ وَ لَا تُسْلِمْنِىْ إِلٰى عَدُوِّىْ وَ لَا تَكِلْنِىْ إِلٰى
نَفْسِىْ وَ أَحْسِنْ إِلَىَّ أَتَمَّ الْإِحْسَانِ عَاجِلًا وَ آجِلًا وَ حَسِّنْ فِى الْعَاجِلَةِ عَمَلِىْ
وَ بَلِّغْنِىْ فِيْهَا أَمَلِىْ وَ فِى الْآجِلَةِ وَ الْخَيْرَ فِىْ مُنْقَلَبِىْ فَإِنَّهٗ لَا تُفْقِرُكَ كَثْرَةُ مَا
يَنْدَفِقُ بِهٖ فَضْلُكَ وَ سَيْبُ الْعَطَايَا مِنْ مَنِّكَ وَ لَا يَنْقُصُ جُوْدَكَ
تَقْصِيْرِىْ فِىْ شُكْرِ نِعْمَتِكَ وَ لَا تُجِمُّ خَزَآئِنَ نِعْمَتِكَ النِّعَمُ وَ لَا يَنْقُصُ
عَظِيْمَ مَوَاهِبِكَ مِنْ سَعَتِكَ الْإِعْطَآءُ وَ لَا يُؤَثِّرُ فِىْ جُوْدِكَ الْعَظِيْمِ
الْفَاضِلِ الْجَلِيْلِ مِنَحُكَ وَ لَا تَخَافُ ضَيْمَ إِمْلَاقٍ فَتُكْدِىَ وَ لَا يَلْحَقُكَ
خَوْفُ عُدْمٍ فَيَنْقُصَ فَيْضُ مُلْكِكَ وَ فَضْلِكَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِىْ قَلْبًا خَاشِعًا
وَ يَقِيْنًا صَادِقًا وَ بِالْحَقِّ صَادِعًا وَ لَا تُؤْمِنِّىْ مَكْرَكَ وَ لَا تُنْسِنِىْ ذِكْرَكَ وَ لَا
تَهْتِكْ عَنِّىْ سِتْرَكَ وَ لَا تُوَلِّنِىْ غَيْرَكَ وَ لَا تُقَنِّطْنِىْ مِنْ رَحْمَتِكَ بَلْ تَغَمَّدْنِىْ
بِفَوَآئِدِكَ وَ لَا تَمْنَعْنِىْ جَمِيْلَ عَوَآئِدِكَ وَ كُنْ لِىْ فِىْ كُلِّ وَحْشَةٍ أَنِيْسًا وَ فِىْ
كُلِّ جَزَعٍ حَصِيْنًا وَ مِنْ كُلِّ هَلَكَةٍ غِيَاثًا وَ نَجِّنِىْ مِنْ كُلِّ بَلَآءٍ وَ اعْصِمْنِىْ
مِنْ كُلِّ زَلَلٍ وَ خَطَآءٍ وَ تَمِّمْ لِىْ فَوَآئِدَكَ وَ قِنِىْ وَعِيْدَكَ وَ اصْرِفْ عَنِّىْ أَلِيْمَ
عَذَابِكَ وَ تَدْمِيْرَ تَنْكِيْلِكَ وَ شَرِّفْنِىْ بِحِفْظِ كِتَابِكَ وَ أَصْلِحْ لِىْ دِيْنِىْ وَ
دُنْيَاىَ وَ آخِرَتِىْ وَ أَهْلِىْ وَ وُلْدِىْ وَ وَسِّعْ رِزْقِىْ وَ أَدِرَّهٗ عَلَىَّ وَ أَقْبِلْ عَلَىَّ وَ لَا
تُعْرِضْ عَنِّىْ اَللّٰهُمَّ ارْفَعْنِىْ وَ لَا تَضَعْنِىْ وَ ارْحَمْنِىْ وَ لَا تُعَذِّبْنِىْ وَ انْصُرْنِىْ وَ
لَا تَخْذُلْنِىْ وَ آثِرْنِىْ وَ لَا تُؤْثِرْ عَلَىَّ وَ اجْعَلْ لِىْ مِنْ أَمْرِىْ يُسْرًا وَ فَرَجًا وَ عَجِّلْ
إِجَابَتِىْ وَ اسْتَنْقِذْنِىْ مِمَّا قَدْ نَزَلَ بِىْ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ وَ ذٰلِكَ عَلَيْكَ
يَسِيْرٌ وَ أَنْتَ الْجَوَادُ الْكَرِيْمُ ـ

Made with Xodo PDF Reader and Editor

دعائے حرزِ یمانی المعروف بہ دعائے سیفی

یہ دعا مولا امیر المومنینؑ اور مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ سے مروی ہے اس دعا کے بارے میں مولا امیرِ کائناتؑ کا ارشاد ہے کہ اگر کوئی شخص صدقِ نیت اور قلبِ خاشع سے اس دعا کو پڑھے اور اس کے بعد پہاڑوں کو حکم دے کہ وہ اس کے ساتھ چلیں تو پہاڑ اس کے ساتھ چل پڑیں گے اور اگر اسے سمندر پر پڑھے تو وہ سمندر کے اوپر چل پڑے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط اَللّٰھُمَّ اَنۡتَ الۡمَلِكُ الۡحَقُّ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنۡتَ
رَبِّیۡ وَاَنَا عَبۡدُكَ عَمِلۡتُ سُوۡٓءًا وَّ ظَلَمۡتُ نَفۡسِیۡ وَاعۡتَرَفۡتُ بِذَنۡبِیۡ فَاغۡفِرۡلِیۡ
ذُنُوۡبِیۡ لَایَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ اِلَّا اَنۡتَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اَحۡمَدُكَ وَاَنۡتَ لِلۡحَمۡدِ اَھۡلٌ عَلٰی
مَا خَصَصۡتَنِیۡ بِہٖ مِنۡ مَوَاھِبِ الرَّغَآئِبِ وَمَا وَصَلَ اِلَیَّ مِنۡ فَضۡلِكَ السَّابِغِ
وَمَا اَوۡلَیۡتَنِیۡ بِہٖ مِنۡ اِحۡسَانِكَ اِلَیَّ، وَبَوَّاۡتَنِیۡ مِنۡ مَظَنَّةِ الۡعَدۡلِ وَاَنَلۡتَنِیۡ مِنۡ
مَنِّكَ الۡوَاصِلِ اِلَیَّ، وَمِنَ الدِّفَاعِ عَنِّیۡ وَالتَّوۡفِیۡقِ لِیۡ، وَالۡاِجَابَةِ لِدُعَآئِیۡ
حِیۡنَ اُنَاجِیۡكَ دَاعِیًا وَاَدۡعُوۡكَ مُضَامًا وَاَسۡئَلُكَ وَاَجِدُكَ فِی الۡمَوَاطِنِ
كُلِّھَا لِیۡ جَابِرًا وَ فِی الۡاُمُوۡرِ نَاصِرًا وَ لِذُنُوۡبِیۡ غَافِرًا، وَ لِعَوۡرَاتِیۡ سَاتِرًا لَمۡ
اَعۡدَمۡ خَیۡرَكَ طَرۡفَةَ عَیۡنٍ مُنۡذُ اَنۡزَلۡتَنِیۡ دَارَ الۡاِخۡتِیَارِ لِتَنۡظُرَ مَا اُقَدِّمُ
لِدَارِ الۡقَرَارِ، فَاَنَا عَتِیۡقُكَ مِنۡ جَمِیۡعِ الۡاٰفَاتِ وَالۡمَصَآئِبِ، فِی اللَّوَازِبِ
وَالۡغُمُوۡمِ الَّتِیۡ سَاوَرَتۡنِیۡ فِیۡھَا الۡھُمُوۡمُ، بِمَعَارِیۡضِ اَصۡنَافِ الۡبَلَآءِ وَ
مَصۡرُوۡفِ جُھۡدِ الۡقَضَآءِ لَا اَذۡكُرُ مِنۡكَ اِلَّا الۡجَمِیۡلَ، وَلَا اَرٰی مِنۡكَ غَیۡرَ
التَّفۡضِیۡلِ خَیۡرُكَ لِیۡ شَامِلٌ وَ فَضۡلُكَ عَلَیَّ مُتَوَاتِرٌ، وَ نِعۡمَتُكَ عِنۡدِیۡ
مُتَّصِلَةٌ وَ سَوَابِقُ لَمۡ تُحَقِّقۡ حِذَارِیۡ بَلۡ صَدَّقۡتَ رَجَآئِیۡ، وَ صَاحَبۡتَ
اَسۡفَارِیۡ وَ اَكۡرَمۡتَ اَحۡضَارِیۡ، وَشَفَیۡتَ اَوۡصَابِیۡ وَ عَافَیۡتَ مُنۡقَلَبِیۡ وَ

مَثۡوَایَ وَلَمۡ تُشۡمِتۡ بِیۡ اَعۡدَآئِیۡ وَ رَمَیۡتَ مَنۡ رَمَانِیۡ وَ كَفَیۡتَنِیۡ مَؤُوۡنَةَ مَنۡ
عَادَانِیۡ فَحَمۡدِیۡ لَكَ وَاصِلٌ وَثَنَآئِیۡ عَلَیۡكَ دَآئِمٌ مِنَ الدَّھۡرِ اِلَی الدَّھۡرِ
بِاَلۡوَانِ التَّسۡبِیۡحِ خَالِصًا لِذِكۡرِكَ وَ مَرۡضِیًّا لَكَ بِنَاصِعِ التَّوۡحِیۡدِ وَ
اِمۡحَاضِ التَّمۡجِیۡدِ بِطُوۡلِ التَّعۡدِیۡدِ وَمَزِیَّةِ اَھۡلِ الۡمَزِیۡدِ لَمۡ تُعَنۡ فِیۡ قُدۡرَتِكَ
وَلَمۡ تُشَارَكۡ فِیۡ اِلٰھِیَّتِكَ وَلَمۡ تُعۡلَمۡ اِذۡ حَبَسۡتَ الۡاَشۡیَآءَ عَلَی الۡغَرَآئِزِ وَلَا
خَرَقَتِ الۡاَوۡھَامُ حُجُبَ الۡغُیُوۡبِ فَتَعۡتَقِدُ فِیۡكَ مَحۡدُوۡدًا فِیۡ عَظَمَتِكَ فَلَا
یَبۡلُغُكَ بُعۡدُ الۡھِمَمِ وَلَایَنَالُكَ غَوۡصُ الۡفِكَرِ وَلَایَنۡتَھِیۡ اِلَیۡكَ بَصَرُ
النَّاظِرِیۡنَ فِیۡ مَجۡدِ جَبَرُوۡتِكَ اِرۡتَفَعَتۡ عَنۡ صِفَةِ الۡمَخۡلُوۡقِیۡنَ صِفَاتُ
قُدۡرَتِكَ وَعَلَا عَنۡ ذٰلِكَ كِبۡرِیَآءُ عَظَمَتِكَ لَایَنۡقُصُ مَا اَرَدۡتَ اَنۡ یَزۡدَادَ
وَلَایَزۡدَادُ مَا اَرَدۡتَ اَنۡ یَنۡقُصَ لَا اَحَدَ حَضَرَكَ حِیۡنَ بَرَاۡتَ النُّفُوۡسَ كَلَّتِ
الۡاَفۡھَامُ عَنۡ تَفۡسِیۡرِ صِفَتِكَ، وَانۡحَسَرَتِ الۡعُقُوۡلُ عَنۡ كُنۡهِ عَظَمَتِكَ
وَ كَیۡفَ تُوۡصَفُ وَاَنۡتَ الۡجَبَّارُ الۡقُدُّوۡسُ، اَلَّذِیۡ لَمۡ تَزَلۡ اَزَلِیًّا دَآئِمًا فِی
الۡغُیُوۡبِ وَحۡدَكَ لَیۡسَ فِیۡھَا غَیۡرُكَ وَلَمۡ یَكُنۡ لَّھَا سِوَاكَ حَارَتۡ فِیۡ
مَلَكُوۡتِكَ عَمِیۡقَاتُ مَذَاھِبِ التَّفۡكِیۡرِ فَتَوَاضَعَتِ الۡمُلُوۡكُ لِھَیۡبَتِكَ
وَعَنَتِ الۡوُجُوۡهُ بِذُلِّ الۡاِسۡتِكَانَةِ لَكَ وَانۡقَادَ كُلُّ شَیۡءٍ لِعَظَمَتِكَ
وَاسۡتَسۡلَمَ كُلُّ شَیۡءٍ لِقُدۡرَتِكَ وَخَضَعَتۡ لَكَ الرِّقَابُ وَ كَلَّ دُوۡنَ ذٰلِكَ
تَحۡبِیۡرُ اللُّغَاتِ وَضَلَّ ھُنَالِكَ التَّدۡبِیۡرُ فِیۡ تَصَارِیۡفِ الصِّفَاتِ فَمَنۡ تَفَكَّرَ فِیۡ
ذٰلِكَ رَجَعَ طَرۡفُهٗ اِلَیۡهِ حَسِیۡرًا وَعَقۡلُهٗ مَبۡھُوۡرًا وَتَفَكُّرُهٗ مُتَحَیِّرًا اَللّٰھُمَّ فَلَكَ
الۡحَمۡدُ مُتَوَاتِرًا مُتَوَالِیًا مُتَّسِقًا یَدُوۡمُ وَلَا یَبِیۡدُ غَیۡرَ مَفۡقُوۡدٍ فِی الۡمَلَكُوۡتِ
وَلَا مَطۡمُوۡسٍ فِی الۡمَعَالِمِ وَلَا مُنۡتَقِصٍ فِی الۡعِرۡفَانِ فَلَكَ الۡحَمۡدُ مَا لَا تُحۡصٰی
مَكَارِمُهٗ فِی اللَّیۡلِ اِذَا اَدۡبَرَ وَالصُّبۡحِ اِذَا اَسۡفَرَ وَفِی الۡبَرَارِیۡ وَالۡبِحَارِ

Made with Xodo PDF Reader and Editor

وَالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ وَبِالظَّهَائِرِ وَالْاَسْحَارِ اَللّٰهُمَّ
بِتَوْفِيْقِكَ قَدْ اَحْضَرْتَنِي الرَّغْبَةَ وَجَعَلْتَنِيْ مِنْكَ فِيْ وِلَايَةِ الْعِصْمَةِ فَلَمْ
اَبْرَحْ فِيْ سُبُوْغِ نَعْمَآئِكَ وَتَتَابُعِ اٰلَآئِكَ مَحْفُوْظًا لَكَ فِي الْمَنْعَةِ وَالدِّفَاعِ
مَحُوْطًا بِكَ فِيْ مَثْوَايَ وَمُنْقَلَبِيْ وَلَمْ تُكَلِّفْنِيْ فَوْقَ طَاقَتِيْ اِذْ لَمْ تَرْضَ عَنِّيْ
اِلَّا طَاعَتِيْ وَلَيْسَ شُكْرِيْ وَاِنْ بَلَغْتُ فِي الْمَقَالِ وَبَالَغْتُ فِي الْفِعَالِ بِبَالِغٍ
اَدَآءِ حَقِّكَ وَلَا مُكَافِيًا لِفَضْلِكَ لِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ لَمْ
تَغِبْ وَلَا تَغِيْبُ عَنْكَ غَآئِبَةٌ وَلَا تَخْفٰى عَلَيْكَ خَافِيَةٌ وَلَمْ تَضِلَّ لَكَ فِيْ
ظُلَمِ الْخَفِيَّاتِ ضَآلَّةٌ اِنَّمَا اَمْرُكَ اِذَا اَرَدْتَ شَيْئًا اَنْ تَقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ
اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِثْلَ مَا حَمِدْتَ بِهٖ نَفْسَكَ وَ اَضْعَافَ مَا حَمِدَكَ بِهِ
الْحَامِدُوْنَ وَسَبَّحَكَ بِهِ الْمُسَبِّحُوْنَ وَ مَجَّدَكَ بِهِ الْمُمَجِّدُوْنَ وَ كَبَّرَكَ بِهِ
الْمُكَبِّرُوْنَ وَعَظَّمَكَ بِهِ الْمُعَظِّمُوْنَ حَتّٰى يَكُوْنَ لَكَ مِنِّيْ وَحْدِيْ بِكُلِّ
طَرْفَةِ عَيْنٍ، وَاَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ مِثْلُ حَمْدِ الْحَامِدِيْنَ وَتَوْحِيْدِ اَصْنَافِ
الْمُخْلِصِيْنَ وَتَقْدِيْسِ اَجْنَاسِ الْعَارِفِيْنَ وَثَنَآءِ جَمِيْعِ الْمُهَلِّلِيْنَ وَمِثْلُ
مَا اَنْتَ بِهٖ عَالِمٌ مِنْ جَمِيْعِ خَلْقِكَ مِنَ الْحَيَوَانِ وَاَرْغَبُ اِلَيْكَ فِيْ رَغْبَتِيْ
فِيْمَا اَنْطَقْتَنِيْ بِهٖ مِنْ حَمْدِكَ فَمَا اَيْسَرَ مَا كَلَّفْتَنِيْ بِهٖ مِنْ حَقِّكَ وَاَعْظَمَ مَا
وَعَدْتَنِيْ عَلٰى شُكْرِكَ اِبْتَدَاْتَنِيْ بِالنِّعَمِ فَضْلًا وَطَوْلًا وَاَمَرْتَنِيْ بِالشُّكْرِ
حَقًّا وَعَدْلًا وَوَعَدْتَنِيْ عَلَيْهِ اَضْعَافًا وَمَزِيْدًا وَاَعْطَيْتَنِيْ مِنْ رِزْقِكَ
اِعْتِبَارًا وَفَضْلًا وَسَئَلْتَنِيْ مِنْهُ صَغِيْرًا يَسِيْرًا وَاَعْفَيْتَنِيْ مِنْ جُهْدِ الْبَلَآءِ
وَلَمْ تُسْلِمْنِيْ لِلسُّوْءِ مِنْ بَلَآئِكَ مَعَ مَا اَوْلَيْتَنِيْ مِنَ الْعَافِيَةِ وَسَوَّغْتَ لِيْ
مِنْ كَرَآئِمِ النَّحْلِ فَضَاعَفْتَ لِيَ الْفَضْلَ مَعَ مَا اَوْدَعْتَنِيْ مِنَ الْمَحَجَّةِ
الشَّرِيْفَةِ وَبَشَّرْتَنِيْ مِنَ الدَّرَجَةِ الرَّفِيْعَةِ وَاصْطَفَيْتَنِيْ بِاَعْظَمِ النَّبِيِّيْنَ

دَعْوَةً وَاَفْضَلِهِمْ شَفَاعَةً مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَللّٰهُمَّ فَاغْفِرْ لِيْ مَا
لَا يَسَعُهٗ اِلَّا مَغْفِرَتُكَ وَلَا يَمْحَقُهٗ اِلَّا عَفْوُكَ وَلَا يُكَفِّرُهٗ اِلَّا فَضْلُكَ وَهَبْ لِيْ
فِيْ يَوْمِيْ هٰذَا يَقِيْنًا تُهَوِّنُ عَلَيَّ بِهٖ مُصِيْبَاتِ الدُّنْيَا وَاَحْزَانَهَا بِشَوْقٍ اِلَيْكَ
وَرَغْبَةٍ فِيْمَا عِنْدَكَ وَاكْتُبْ لِيْ عِنْدَكَ الْمَغْفِرَةَ وَبَلِّغْنِي الْكَرَامَةَ وَارْزُقْنِيْ
شُكْرَ مَا اَنْعَمْتَ بِهٖ عَلَيَّ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْوَاحِدُ الرَّفِيْعُ الْبَدِيْءُ الْبَدِيْعُ
السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ الَّذِيْ لَيْسَ لِاَمْرِكَ مَدْفَعٌ وَلَا عَنْ قَضَآئِكَ مُمْتَنِعٌ اَشْهَدُ
اَنَّكَ رَبِّيْ وَرَبُّ كُلِّ شَيْءٍ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمُ الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةِ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ وَالْعَزِيْمَةَ
عَلَى الرُّشْدِ وَالشُّكْرَ عَلٰى نِعْمَتِكَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَوْرِ كُلِّ جَآئِرٍ وَبَغْيِ كُلِّ
بَاغٍ وَحَسَدِ كُلِّ حَاسِدٍ بِكَ اَصُوْلُ عَلَى الْاَعْدَآءِ وَبِكَ اَرْجُوْ وِلَايَةَ الْاَحِبَّآءِ
مَعَ مَا لَا اَسْتَطِيْعُ اِحْصَآءَهٗ وَلَا تَعْدِيْدَهٗ مِنْ عَوَآئِدِ فَضْلِكَ، وَطُرَفِ
رِزْقِكَ، وَاَلْوَانِ مَا اَوْلَيْتَ مِنْ اِرْفَادِكَ اَنْتَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
الْفَاشِيْ فِي الْخَلْقِ رِفْدُكَ الْبَاسِطُ بِالْحَقِّ يَدُكَ وَلَا تُضَادُّ فِيْ حُكْمِكَ
وَلَا تُنَازَعُ فِيْ اَمْرِكَ تَمْلِكُ مِنَ الْاَنَامِ مَا تَشَآءُ وَلَا يَمْلِكُوْنَ اِلَّا مَا تُرِيْدُ قُلِ
اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ
مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تُوْلِجُ اللَّيْلَ
فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ
مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ اَنْتَ الْمُنْعِمُ الْمُفْضِلُ الْخَالِقُ
الْبَارِئُ الْقَادِرُ الْمُقَدَّسُ فِيْ نُوْرِ الْقُدْسِ تَرَدَّيْتَ بِالْمَجْدِ وَالْعِزِّ وَتَعَظَّمْتَ
بِالْكِبْرِيَآءِ وَتَغَشَّيْتَ بِالنُّوْرِ وَالْبَهَآءِ وَتَجَلَّلْتَ بِالْمَهَابَةِ وَالسَّنَآءِ لَكَ الْمَنُّ
الْقَدِيْمُ، وَالسُّلْطَانُ الشَّامِخُ، وَالْجُوْدُ الْوَاسِعُ، وَالْقُدْرَةُ الْمُقْتَدِرَةُ

Made with Xodo PDF Reader and Editor

جَعَلْتَنِیْ مِنْ اَفْضَلِ بَنِیْ اٰدَمَ وَجَعَلْتَنِیْ سَمِیْعًا بَصِیْرًا صَحِیْحًا سَوِیًّا مُعَافًا لَمْ تَشْغَلْنِیْ بِنُقْصَانٍ فِیْ بَدَنِیْ وَلَمْ تَمْنَعْكَ كَرَامَتُكَ اِیَّایَ وَحُسْنُ صَنِیْعِكَ عِنْدِیْ وَفَضْلُ اِنْعَامِكَ عَلَیَّ اَنْ وَسَّعْتَ عَلَیَّ فِی الدُّنْیَا وَفَضَّلْتَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَجَعَلْتَ لِیْ سَمْعًا یَسْمَعُ اٰیَاتِكَ وَفُؤَادًا یَعْرِفُ عَظَمَتَكَ وَاَنَا بِفَضْلِكَ حَامِدٌ وَبِجُهْدِ یَقِیْنِیْ لَكَ شَاكِرٌ وَبِحَقِّكَ شَاهِدٌ فَاِنَّكَ حَیٌّ قَبْلَ كُلِّ حَیٍّ وَحَیٌّ بَعْدَ كُلِّ حَیٍّ وَحَیٌّ تَرِثُ الْحَیَاةَ لَمْ تَقْطَعْ خَیْرَكَ عَنِّیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ فِیْ كُلِّ وَقْتٍ وَلَمْ تُنْزِلْ بِیْ عُقُوْبَاتِ النِّقَمِ وَلَمْ تُغَیِّرْ عَلَیَّ دَقَآئِقَ الْعِصَمِ فَلَوْ لَمْ اَذْكُرْ مِنْ اِحْسَانِكَ اِلَّا عَفْوَكَ وَ اِجَابَةَ دُعَآئِیْ حِیْنَ رَفَعْتُ رَأْسِیْ بِتَحْمِیْدِكَ وَتَمْجِیْدِكَ وَفِیْ قِسْمَةِ الْاَرْزَاقِ حِیْنَ قَدَّرْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ عَدَدَ مَا حَفِظَهٗ عِلْمُكَ وَعَدَدَ مَا اَحَاطَتْ بِهٖ قُدْرَتُكَ وَعَدَدَ مَا وَسِعَتْهُ رَّحْمَتُكَ اَللّٰهُمَّ فَتَمِّمْ اِحْسَانَكَ فِیْمَا بَقِیَ كَمَا اَحْسَنْتَ فِیْمَا مَضٰی فَاِنِّیْ اَتَوَسَّلُ اِلَیْكَ بِتَوْحِیْدِكَ وَتَمْجِیْدِكَ وَتَحْمِیْدِكَ وَتَهْلِیْلِكَ وَتَكْبِیْرِكَ وَتَعْظِیْمِكَ وَ بِنُوْرِكَ وَ رَأْفَتِكَ وَ رَحْمَتِكَ وَ عُلُوِّكَ وَ جَمَالِكَ وَ جَلَالِكَ وَ بَهَآئِكَ وَ سُلْطَانِكَ وَ قُدْرَتِكَ وَ بِمُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الطَّاهِرِیْنَ اَلَّا تَحْرِمَنِیْ رِفْدَكَ وَ فَوَآئِدَكَ فَاِنَّهٗ لَایَعْتَرِیْكَ لِكَثْرَةِ مَا یَتَدَفَّقُ بِهٖ عَوَآئِقُ الْبُخْلِ وَلَایَنْقُصُ جُوْدَكَ تَقْصِیْرٌ فِیْ شُكْرِ نِعْمَتِكَ وَلَاتُفْنِیْ خَزَآئِنَ مَوَاهِبِكَ النِّعَمُ وَلَا تَخَافُ ضَیْمَ اِمْلَاقٍ فَتُكْدِیَ وَلَا یَلْحَقُكَ خَوْفُ عُدْمٍ فَیَنْقُصَ فَیْضُ فَضْلِكَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ قَلْبًا خَاشِعًا وَ یَقِیْنًا صَادِقًا وَ لِسَانًا ذَاكِرًا وَلَا تُؤْمِنِّیْ مَكْرَكَ وَلَاتَكْشِفْ عَنِّیْ سِتْرَكَ وَلَاتُنْسِنِیْ ذِكْرَكَ وَلَاتُبَاعِدْنِیْ مِنْ جِوَارِكَ وَلَاتَقْطَعْنِیْ مِنْ رَحْمَتِكَ وَلَاتُؤْیِسْنِیْ مِنْ رَوْحِكَ وَ كُنْ لِیْ اَنِیْسًا مِنْ كُلِّ وَحْشَةٍ وَاعْصِمْنِیْ مِنْ كُلِّ هَلَكَةٍ وَنَجِّنِیْ مِنْ كُلِّ بَلَآءٍ فَاِنَّكَ لَا

تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ اَللّٰهُمَّ ارْفَعْنِیْ وَلَاتَضَعْنِیْ وَزِدْنِیْ وَلَاتَنْقُصْنِیْ وَارْحَمْنِیْ وَلَاتُعَذِّبْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَلَا تَخْذُلْنِیْ وَاٰثِرْنِیْ وَلَاتُؤْثِرْ عَلَیَّ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا۔

امام جعفر الصادقؑ کی دعائے الالحاح جو مولا صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے

ابی نعیم محمد بن احمد الانصاری کہتے ہیں کہ میں مکہ میں مستجار (ملتزم) کے پاس تھا اور میرے ساتھ مقصرین کی ایک جماعت بھی تھی جس میں المحمودی، علان الکلینی، ابوالہیثم الدیناری اور ابوجعفر الاحول الہمدانی شامل تھے وہ تیس کے قریب لوگ تھے اور میں ان میں سے کسی مخلص کو نہیں جانتا تھا سوائے محمد بن قاسم العلوی العقیقی کے۔ سن 293 ہجری 6 ذوالحجہ کے دن ہم اسی طرح (خانہ کعبہ کے پاس) تھے کہ ایک جوان طواف سے نکل کر ہمارے سامنے آیا اس نے دو چادروں کا احرام باندھا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ میں نعلین تھی۔ جیسے ہی ہم نے اسے دیکھا، ہم سب اس کی ہیبت کی وجہ سے کھڑے ہو گئے۔ ہم میں سے کوئی بھی نہیں بچا مگر یہ کہ وہ کھڑا ہوا اور اس نے اس جوان پر سلام کیا۔ اس کے بعد وہ جوان بیٹھ گیا اور اس نے دائیں اور بائیں دیکھا اس کے بعد فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ ابوعبداللہؑ (مولا امام الصادقؑ) دعا الالحاح میں کیا فرمایا کرتے تھے؟

ہم نے کہا وہ کیا کہا کرتے تھے؟

اس جوان نے کہا کہ آپ جنابؑ فرمایا کرتے تھے کہ:

Made with Xodo PDF Reader and Editor

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ بِاسۡمِكَ الَّذِیۡ بِہٖ تَقُوۡمُ السَّمَآءُ وَبِہٖ تَقُوۡمُ الۡاَرۡضُ وَبِہٖ تُفَرِّقُ بَیۡنَ الۡحَقِّ وَ الۡبَاطِلِ وَ بِہٖ تَجۡمَعُ بَیۡنَ الۡمُتَفَرِّقِ وَ بِہٖ تُفَرِّقُ بَیۡنَ الۡمُجۡتَمِعِ وَ بِہٖ اَحۡصَیۡتَ عَدَدَ الرِّمَالِ وَ زِنَۃَ الۡجِبَالِ وَ کَیۡلَ الۡبِحَارِ اَنۡ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنۡ تَجۡعَلَ لِیۡ مِنۡ اَمۡرِیۡ فَرَجًا وَ مَخۡرَجًا

اس کے بعد آپ جنابؑ کھڑے ہوئے اور طواف میں داخل ہو گئے پس ان کے کھڑے ہونے پر ہم بھی کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ آپ جنابؑ چلے گئے اور کل اسی وقت تک ہمیں یہ بھلا دیا گیا کہ ہم آپ جنابؑ کے بارے میں ذکر کریں اور یہ کہیں کہ وہ کون تھے اور وہ کیا شئے تھے؟ پس (اگلے دن اسی وقت) وہ طواف سے نکل کر ہمارے پاس آئے۔ پس گزشتہ کل کی طرح ہم ان کے احترام میں کھڑے ہو گئے وہ اپنی نشست پر (ہم سب کے) درمیان میں تشریف فرما ہوئے انہوں نے دائیں اور بائیں دیکھا اور فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ امیر المومنینؑ فریضہ نماز کے بعد کیا فرمایا کرتے تھے؟ ہم نے کہا وہ کیا کہا کرتے تھے؟ آپ جنابؑ نے فرمایا وہ کہا کرتے تھے کہ:

اَللّٰھُمَّ اِلَیۡكَ رُفِعَتِ الۡاَصۡوَاتُ وَ دُعِیَتِ الدَّعَوَاتُ وَلَكَ عَنَتِ الۡوُجُوۡہُ وَ لَكَ خَضَعَتِ الرِّقَابُ وَ اِلَیۡكَ التَّحَاکُمُ فِی الۡاَعۡمَالِ یَا خَیۡرَ مَنۡ سُئِلَ وَ یَا خَیۡرَ مَنۡ اَعۡطٰی یَا صَادِقُ یَا بَارِءُ یَا مَنۡ لَّا یُخۡلِفُ الۡمِیۡعَادَ یَا مَنۡ اَمَرَ بِالدُّعَآءِ وَ وَعَدَ بِالۡاِجَابَۃِ یَا مَنۡ قَالَ ادۡعُوۡنِیۡ اَسۡتَجِبۡ لَكُمۡ یَا مَنۡ قَالَ وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لِیۡ وَ لۡیُؤۡمِنُوۡا بِیۡ لَعَلَّھُمۡ یَرۡشُدُوۡنَ وَ یَا مَنۡ قَالَ یَا عِبَادِیَ الَّذِیۡنَ اَسۡرَفُوۡا عَلٰی اَنۡفُسِھِمۡ لَا تَقۡنَطُوۡا مِنۡ رَّحۡمَۃِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ جَمِیۡعًا اِنَّہٗ ھُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ

اور کتاب بحار الانوار میں اس سے آگے یہ الفاظ بھی ہیں کہ

لَبَّیۡكَ وَ سَعۡدَیۡكَ ھَا اَنَا ذَا بَیۡنَ یَدَیۡكَ الۡمُسۡرِفُ عَلٰی نَفۡسِیۡ وَ اَنۡتَ الۡقَائِلُ لَا تَقۡنَطُوۡا مِنۡ رَّحۡمَۃِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ جَمِیۡعًا

یہ دعا بیان کرنے کے بعد آپ جنابؑ نے دائیں اور بائیں دیکھا اور فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ امیر المومنینؑ سجدہ شکر میں کیا فرمایا کرتے تھے ہم نے کہا آپ جنابؑ کیا کہا کرتے تھے؟ آپ جنابؑ نے فرمایا وہ کہا کرتے تھے کہ:

یَا مَنۡ لَّا یَزِیۡدُہٗ اِلۡحَاحُ الۡمُلِحِّیۡنَ اِلَّا جُوۡدًا وَ کَرَمًا یَا مَنۡ لَّہٗ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ یَا مَنۡ لَّہٗ خَزَآئِنُ مَا دَقَّ وَ جَلَّ لَا تَمۡنَعُكَ اِسَآءَتِیۡ مِنۡ اِحۡسَانِكَ اِلَیَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ اَنۡ تَفۡعَلَ بِیۡ مَا اَنۡتَ اَھۡلُہٗ وَ اَنۡتَ اَھۡلُ الۡجُوۡدِ وَ الۡکَرَمِ وَ الۡعَفۡوِ یَا رَبَّاہُ یَا اللّٰہُ افۡعَلۡ بِیۡ مَا اَنۡتَ اَھۡلُہٗ فَاَنۡتَ قَادِرٌ عَلَی الۡعُقُوۡبَۃِ وَ قَدِ اسۡتَحۡقَقۡتُھَا لَا حُجَّۃَ لِیۡ وَ لَا عُذۡرَ لِیۡ عِنۡدَكَ اَبُوۡءُ اِلَیۡكَ بِذُنُوۡبِیۡ کُلِّھَا وَ اَعۡتَرِفُ بِھَا کَیۡ تَعۡفُوَ عَنِّیۡ وَ اَنۡتَ اَعۡلَمُ بِھَا مِنِّیۡ بُؤۡتُ اِلَیۡكَ بِکُلِّ ذَنۡبٍ اَذۡنَبۡتُہٗ وَ بِکُلِّ خَطِیۡئَۃٍ اَخۡطَاۡتُھَا وَ بِکُلِّ سَیِّئَۃٍ عَمِلۡتُھَا یَا رَبِّ اغۡفِرۡ لِیۡ وَ ارۡحَمۡ وَ تَجَاوَزۡ عَمَّا تَعۡلَمُ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡاَعَزُّ الۡاَکۡرَم

اس کے بعد آپ جنابؑ کھڑے ہوئے اور طواف میں داخل ہو گئے آپ جنابؑ کے کھڑے ہونے کی وجہ سے ہم بھی کھڑے ہو گئے۔ اگلے دن اسی وقت پر آپ جنابؑ پھر تشریف لائے۔ پس حسبِ سابق ان کے احترام میں ہم کھڑے ہوئے وہ درمیان میں آ کر تشریف فرما ہوئے اور انہوں نے دائیں اور بائیں دیکھا اور فرمایا علیؑ بن حسینؑ سید العابدینؑ اس مقام پر، آپ جنابؑ نے اپنے ہاتھ کے ساتھ (خانہ کعبہ کے) میزاب کے نیچے حجر کی طرف اشارہ کیا، اپنے سجود میں کہا کرتے تھے کہ:

Made with Xodo PDF Reader and Editor

عُبَيْدُكَ بِفِنَآئِكَ مِسْكِيْنُكَ بِفِنَآئِكَ فَقِيْرُكَ بِفِنَآئِكَ سَآئِلُكَ بِفِنَآئِكَ يَسْئَلُكَ مَالَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ غَيْرُكَ

اس کے بعد آپ جنابؑ نے دائیں اور بائیں دیکھا اور ہمارے مابین (موجود لوگوں) میں سے محمد بن قاسم کی طرف نگاہ کی اور فرمایا اے محمد بن القاسم تم خیر پر ہو ان شاء اللہ تعالیٰ۔ محمد بن القاسم اس امر کا قائل تھا (یعنی آپ جنابؑ کی امامت کا اعتقاد رکھتا تھا) اس کے بعد آپ جنابؑ کھڑے ہوئے اور طواف میں داخل ہو گئے ہم میں سے کوئی بھی باقی نہ رہا مگر یہ کہ اسے جو دعا آپ جنابؑ نے ذکر کی اس کا الہام کر دیا گیا اور آخری دن کے سوا ہمیں یہ بھلا دیا گیا کہ ہم اس معاملہ میں آپس میں گفتگو کریں۔

پس ابوعلی المحمودی نے کہا اے لوگو کیا تم اس شخص کو پہچانتے ہو؟ یہ شخص اللہ کی قسم تمہارا صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ ہے (تمہارے زمانے کا امامؑ ہے)۔ ہم نے کہا اے ابوعلی تمہیں کیسے علم ہوا؟ اس نے بتایا کہ وہ سات سال اپنے رب سے صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ کی زیارت کی دعا کرتا رہا ہے (وہ کہتا ہے کہ) ہم اسی حال میں ہی تھے کہ ایک دن عرفہ کی شام میں نے اسی شخص کو بعینہ دیکھا کہ آپ جنابؑ دعا کر رہے ہیں۔ میں نے اسے اچھی طرح سنا اور سمجھا۔ میں نے ان جنابؑ سے پوچھا کہ آپ جنابؑ کون ہیں (آپ کہاں سے تعلق رکھتے ہیں)؟ انہوں نے فرمایا: لوگوں سے۔ میں نے پوچھا کونسے لوگوں سے؟ آپ جنابؑ نے فرمایا عرب لوگوں سے۔ میں نے پوچھا کونسے عرب سے؟ انہوںؑ نے فرمایا عرب میں سے سب سے اشرف سے۔ میں نے پوچھا وہ کون ہیں؟ انہوںؑ نے فرمایا بنو ہاشم۔ میں نے پوچھا کون سے بنو ہاشم سے۔ انہوںؑ نے فرمایا: عزت و شرف کے لحاظ سے ان میں

سے سب سے اعلیٰ اور بلند میں سے۔ میں نے کہا کن سے۔ آپ جنابؑ نے فرمایا ان میں سے جنہوں نے کھوپڑیوں کو چیرا اور کھانا کھلایا اور نماز پڑھی جب کہ لوگ سو رہے تھے، پس میں نے جان لیا کہ وہ علوی ہیں۔ پس میں نے علویت (علوی ہونے) کی وجہ سے انہیںؑ پسند کیا اس کے بعد میں نے اسے اپنے سامنے سے کھو دیا۔ میں نہیں جانتا کہ وہ کیسے چلے گئے میں نے ان کے اردگرد موجود لوگوں سے پوچھا کہ تم اس علوی کو جانتے ہو؟ انہوں نے کہا ہاں یہ ہر سال ہمارے ساتھ پیدل حج کرتے ہیں میں نے کہا سبحان اللہ۔ اللہ کی قسم میں نے ان پر پیدل چلنے کے آثار نہیں دیکھے۔

پس میں ان کی جدائی پر غم و حزن کے ساتھ مزدلفہ چلا گیا اس رات میں سویا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (خواب میں) دیکھا آپ جنابؐ نے فرمایا اے احمد تم نے اپنی مراد کو دیکھ لیا؟ میں نے کہا یا سیدیؐ وہ کون؟ آپ جنابؐ نے فرمایا جسے تم نے آج شام دیکھا وہ تمہارے زمانے کا صاحب و مالک عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ ہے۔

جب ہم نے یہ سنا تو ہم نے اسے سخت کوسا کہ تم نے ہمیں یہ بات کیوں نہ بتائی۔ اس نے کہا کہ اس وقت تک اسے اس معاملہ کے بارے میں بھلا دیا گیا تھا۔

قضائے حوائج کے لئے مولا صاحب الامر عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ کی نماز

جب تم رات کو سونے کا ارادہ کرو تو اپنے سر کے پاس ایک صاف برتن

Made with Xodo PDF Reader and Editor

رکھو جس میں پاک و صاف پانی ہو اور اسے ایک پاک و صاف کپڑے سے ڈھانپ دو، اور جب رات میں اپنی نماز کے لئے بیدار ہو تو اس پانی میں سے تین گھونٹ پی لو اور باقی پانی سے وضوء کرلو اور قبلہ کی طرف رخ کر کے اذان دو اور اقامت پڑھو اور دو رکعت نماز پڑھو جس میں قرآن کی سورتوں میں سے جو تمہارا جی چاہے وہ پڑھو۔ جب (قرائت) سے فارغ ہو تو رکوع کرو اور رکوع میں 25 مرتبہ کہو:

یَاغِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ

اور جب رکوع سے سر اٹھاؤ تو پھر 25 مرتبہ یہی کہو اور اسی طرح پہلے سجدہ میں، اور جب سر سجدے سے اٹھاؤ اور دوسرے سجدے میں اور جب دوسرے سجدے سے سر اٹھاؤ (پچیس پچیس مرتبہ یہی پڑھو) اس کے بعد دوسری رکعت کے لئے اٹھو اور اسے بھی پہلی رکعت کی طرح بجالاؤ اور جب تم سلام پڑھو گے تو تم نے 300 مرتبہ یہ (ورد) مکمل کرلیا ہوگا تشہد اور سلام پڑھنے کے بعد اپنا سر آسمان کی طرف بلند کرو اور 30 مرتبہ کہو:

مِنَ الْعَبْدِ الذَّلِیْلِ إِلَی الْمَوْلَی الْجَلِیْلِ

اور اپنی حاجت ذکر کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اذن سے بہت جلد اجابت و قبولیت ہوجائے گی۔

نمازِ توجہ الیٰ مولا صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ

احمد بن ابراہیم کہتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر محمد بن عثمان (دوسرے سفیر) کی پاس اپنے مولا صلوات اللہ علیہ وآلہ کے دیدار کے شوق کا شکوہ کیا تو آپ نے مجھ سے کہا کہ تم شوق کے ساتھ ان جنابؑ کے دیدار کی خواہش رکھتے ہو؟

میں نے آپ سے کہا جی ہاں

انہوں نے مجھ سے کہا اللہ تمہارے اس شوق پر تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور اور ان کا رخِ انور تمہیں آسانی و عافیت میں دکھائے۔ اے ابو عبد اللہ انہیں دیکھنے کی التماس و درخواست مت کرو کیونکہ ایامِ غیبت میں ان کا اشتیاق کیا جاتا ہے اور ان کے ساتھ اکٹھے ہونے کا سوال نہیں کیا جاتا کیونکہ یہ عزائم اللہ میں سے ہے (اللہ تعالیٰ کے عظیم امور میں سے ہے جس کے بارے میں سوال نہیں کیا جاتا) اور اس کے سامنے سر تسلیم خم کرنا اولیٰ و بہتر ہے لیکن ان جنابؑ کی طرف (اس) زیارت کے ساتھ توجہ کرو۔

رہ گئی یہ بات کہ یہ عمل کیسے کیا جائے تو جو محمد بن علی کے پاس آپ نے املاء کرائی اور اس کے پاس سے انہوں نے اسے نقل کیا (وہ اس طرح ہے کہ) الصاحبؑ (مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ) کی طرف زیارت کے ساتھ توجہ بارہ رکعت نماز کے بعد کریں گے جو دو دو رکعت کر کے پڑھی جائے گی اور ہر رکعت میں قل ھو اللہ احد پڑھی جائے گی اس کے بعد محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوات پڑھو اور اللہ جل اسمہ کا یہ ارشاد دہراؤ کہ:

سَلَامٌ عَلَی آلِ یَاسِیْنَ ذٰلِکَ هُوَ الْفَضْلُ الْمُبِیْنُ مِنْ عِنْدِ اللهِ وَ اللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ إِمَامُهُ مَنْ یَهْدِیْهِ صِرَاطَهُ الْمُسْتَقِیْمَ قَدْ آتَاکُمُ اللهُ خِلَافَتَهُ یَا آلَ یَاسِیْنَ......

27 رجب کے دن کی نماز

ابوالقاسم حسین بن روح رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ اس دن 12 رکعت نماز پڑھو اور ہر رکعت میں سورت الحمد اور دوسری سورتوں میں سے جو

Made with Xodo PDF Reader and Editor

آسانی سے پڑھ سکو اس کی تلاوت کرو اس کے بعد تشہد اور سلام پڑھو اور ہر دو رکعتوں کے درمیان کہو:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ یَکُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ کَبِّرْهُ تَکْبِیْرًا یَا عُدَّتِیْ فِیْ مُدَّتِیْ یَا صَاحِبِیْ فِیْ شِدَّتِیْ یَا وَلِیِّیْ فِیْ نِعْمَتِیْ یَا غِیَاثِیْ فِیْ رَغْبَتِیْ یَا نَجَاحِیْ فِیْ حَاجَتِیْ یَا حَافِظِیْ فِیْ غَیْبَتِیْ یَا کَافِیَّ فِیْ وَحْدَتِیْ یَآ اُنْسِیْ فِیْ وَحْشَتِیْ اَنْتَ السَّاتِرُ عَوْرَتِیْ فَلَكَ الْحَمْدُ وَ اَنْتَ الْمُقِیْلُ عَثْرَتِیْ فَلَكَ الْحَمْدُ وَ اَنْتَ الْمُنْعِشُ صَرْعَتِیْ فَلَكَ الْحَمْدُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اسْتُرْ عَوْرَتِیْ وَ اٰمِنْ رَوْعَتِیْ وَ اَقِلْنِیْ عَثْرَتِیْ وَ اصْفَحْ عَنْ جُرْمِیْ وَ تَجَاوَزْ عَنْ سَیِّئَاتِیْ فِیْٓ اَصْحَابِ الْجَنَّةِ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِیْ کَانُوْا یُوْعَدُوْنَ

جب نماز اور دعا سے فارغ ہو جاؤ تو سورت الحمد، قل ھو اللہ احد، قل یا ایھا الکافرون، معوذتین (سورت الفلق اور الناس)، انا انزلناہ فی لیلۃ القدر اور آیت الکرسی سات سات مرتبہ پڑھو

اس کے بعد سات مرتبہ کہو

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اور سات مرتبہ کہو

اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّیْ لَآ اُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا

اور پھر جو دل چاہے مانگ لو۔

حاجات کی برآوری کے لئے مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ کی دعا

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا تَوْفِیْقَ الطَّاعَةِ وَ بُعْدَ الْمَعْصِیَةِ وَ صِدْقَ النِّیَّةِ وَ عِرْفَانَ الْحُرْمَةِ وَاَکْرِمْنَا بِالْهُدٰی وَالْاِسْتِقَامَةِ وَ سَدِّدْ اَلْسِنَتَنَا بِالصَّوَابِ وَالْحِکْمَةِ وَامْلَأْ قُلُوْبَنَا بِالْعِلْمِ وَالْمَعْرِفَةِ وَ طَهِّرْ بُطُوْنَنَا مِنَ الْحَرَامِ وَالشُّبْهَةِ وَاکْفُفْ اَیْدِیَنَا عَنِ الظُّلْمِ وَالسَّرِقَةِ وَاغْضُضْ اَبْصَارَنَا عَنِ الْفُجُوْرِ وَالْخِیَانَةِ وَاسْدُدْ اَسْمَاعَنَا عَنِ اللَّغْوِ وَالْغِیْبَةِ وَ تَفَضَّلْ عَلٰی عُلَمَآئِنَا بِالزُّهْدِ وَالنَّصِیْحَةِ وَ عَلَی الْمُتَعَلِّمِیْنَ بِالْجُهْدِ وَالرَّغْبَةِ وَ عَلَی الْمُسْتَمِعِیْنَ بِالْاِتِّبَاعِ وَالْمَوْعِظَةِ وَ عَلٰی مَرْضَی الْمُسْلِمِیْنَ بِالشِّفَآءِ وَالرَّاحَةِ وَ عَلٰی مَوْتَاهُمْ بِالرَّاْفَةِ وَالرَّحْمَةِ وَ عَلٰی مَشَایِخِنَا بِالْوَقَارِ وَالسَّکِیْنَةِ وَ عَلَی الشَّبَابِ بِالْاِنَابَةِ وَالتَّوْبَةِ وَ عَلَی النِّسَآءِ بِالْحَیَآءِ وَالْعِفَّةِ وَ عَلَی الْاَغْنِیَآءِ بِالتَّوَاضُعِ وَالسَّعَةِ وَ عَلَی الْفُقَرَآءِ بِالصَّبْرِ وَالْقَنَاعَةِ وَ عَلَی الْغُزَاةِ بِالنَّصْرِ وَالْغَلَبَةِ وَ عَلَی الْاُسَرَآءِ بِالْخَلَاصِ وَالرَّاحَةِ وَ عَلَی الْاُمَرَآءِ بِالْعَدْلِ وَالشَّفَقَةِ وَ عَلَی الرَّعِیَّةِ بِالْاِنْصَافِ وَ حُسْنِ السِّیْرَةِ وَ بَارِكْ لِلْحُجَّاجِ وَالزُّوَّارِ فِی الزَّادِ وَالنَّفَقَةِ وَاقْضِ مَآ اَوْجَبْتَ عَلَیْهِمْ مِنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

نسیم خادمہ کے لئے مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ کی دعا

امام حسن العسکری ؑ کی خادمہ نسیم کا بیان ہے کہ جب آپ جناب ؑ (مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ وآلہ) کے ظہور اجلال سے اگلی رات آپ جناب ؑ کے پاس گئی تو مجھے آپ جناب ؑ کے پاس چھینک آ گئی تو مولا صاحب الزمان ؑ نے مجھے فرمایا یااللہ تم پر رحم فرمائے۔

نسیم کہتی ہے کہ یہ سن کر میں خوش ہوئی تو آپ جناب ؑ نے مجھ سے فرمایا کیا

Made with Xodo PDF Reader and Editor

میں تمہیں چھینک کے بارے میں خوشخبری نہ دوں؟

میں نے کہا اے میرے مولاؑ کیوں نہیں۔

تو آپ جنابؑ نے فرمایا یہ موت سے تین دن کے لئے امان ہے۔

محمد بن عثمان اور عثمان بن سعید رضوان اللہ علیہما کے لئے مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کی دعا

محمد بن ابراہیم بن مہز یار اہوازی کہتے ہیں کہ ابوعمرو (عثمان بن سعید) کی وفات کے بعد ان کی طرف توقیع مبارک وارد ہوئی کہ:

"فرزند (یعنی محمد بن عثمان) اللہ اسے محفوظ رکھے؛ اللہ ان سے (عثمان بن سعید سے) راضی ہو اور اسے خوش و راضی کرے اور اس کے چہرے کو شاداب کرے؛ اپنے والد کی زندگی میں ہمارے لئے ثقہ رہا ہے، ہمارے نزدیک اس کا مقام اس کے والد جیسا ہے اور یہ ان کی کمی پورا کرے گا اور یہ بیٹا ہمارے امر سے امر کرے گا اور اسی کے ساتھ عمل کرے گا"۔

اللہ اس کا ولی و مددگار رہو پس اس کی بات پر آ کر رک جاؤ (ان کی بات کو قبول کرو) اور ہمارے ساتھ معاملہ کرنے والوں کو اس سے آگاہ کردو۔

مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کی دعا جو نمازِ صبح کے بعد پڑھی جاتی ہے

اَللّٰھُمَّ بَلِّغْ مَوْلَایَ صَاحِبَ الزَّمَانِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ عَنْ جَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فِي مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا وَ بَرِّهَا وَبَحْرِهَا

وَسَهْلِهَا وَجَبَلِهَا حَيِّهِمْ وَمَيِّتِهِمْ وَعَنْ وَالِدَيَّ وَوُلْدِيْ وَعَنِّيْ مِنَ الصَّلَوٰتِ وَالتَّحِيَّاتِ زِنَةَ عَرْشِ اللهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ وَمُنْتَهٰى رِضَاهُ وَعَدَدَ مَآ اَحْصَاهُ كِتَابُهٗ وَاَحَاطَ بِهٖ عِلْمُهٗ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اُجَدِّدُ لَهٗ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَفِيْ كُلِّ يَوْمٍ عَهْدًا وَّعَقْدًا وَّبَيْعَةً فِيْ رَقَبَتِيْ۔ اَللّٰهُمَّ كَمَا شَرَّفْتَنِيْ بِهٰذَا التَّشْرِيْفِ وَفَضَّلْتَنِيْ بِهٰذِهِ الْفَضِيْلَةِ وَخَصَصْتَنِيْ بِهٰذِهِ النِّعْمَةِ فَصَلِّ عَلٰى مَوْلَايَ وَسَيِّدِيْ صَاحِبِ الزَّمَانِ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ اَنْصَارِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ وَالذَّآبِّيْنَ عَنْهُ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُسْتَشْهَدِيْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ طَآئِعًا غَيْرَ مُكْرَهٍ فِي الصَّفِّ الَّذِيْ نَعَتَّ اَهْلَهٗ فِيْ كِتَابِكَ فَقُلْتَ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ عَلٰى طَاعَتِكَ وَ طَاعَةِ رَسُوْلِكَ وَ اٰلِهٖ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔ اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ بَيْعَةٌ لَّهٗ فِيْ عُنُقِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

الحمیری کے لئے آپ جنابؑ کی دعا

جَمَعَ اللهُ لَكَ وَلِاِخْوَانِكَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ

اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اور تمہارے بھائیوں کے لئے دنیا اور آخرت کی خیر کو جمع کرے۔

الحمیری کے لئے ایک اور دعا

اللہ اس پر اتنا فضل و کرم کرے جس کا وہ جل و تعالیٰ اہل ہے ہماری اس کے حق کی رعایت کرنے کی وجہ سے اور اس کے والد رحمہ اللہ کی رعایت اور ہم سے قرب کی وجہ سے، اس کی بہترین نیت کا جو ہمیں علم ہوا ہے اس کی وجہ سے۔ ہم اس پر راضی ہیں اور جو ہم واقف ہوئے ہیں اس کی مخاطبت

Made with Xodo PDF Reader and Editor

(مخالطت) سے جو اسے اللہ سے قریب کرتی ہے اور جو اللہ عزوجل اور اس کے رسولؐ اور اولیاءؑ کی رضا کی باعث ہے، اور جو رحمت اس نے ہم سے شروع کی ہے وہ اس پر نازل فرمائے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اس کے مسئلے کے بارے میں سوال کرتے ہیں جس کا وہ امیدوار ہے ہر عاجل و آجل خیر میں سے، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے دین و دنیا کے امور کی اصلاح فرمائے جس کی اصلاح ضروری ہے اور بے شک وہ ولی و قدیر ہے۔

علی بن حسین (شیخ صدوق کے والد) کے لئے مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کی دعا

مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کی مستجاب دعاؤں میں سے ایک شیخ صدوق اور اس کے بھائی کی ولادت ہے۔ ایک دن علی بن حسین بن بابویہ ابو القاسم حسین بن روح کے ساتھ اکٹھے ہوئے اور ان سے کچھ مسائل کے بارے میں پوچھا۔ اس کے بعد علی بن جعفر بن اسود کے ہاتھ سے ان کی طرف (خط) لکھ کر سوال کیا کہ الصاحب عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ تک ان کا یہ رقعہ پہنچا دیں جس میں انہوں نے آپ جنابؑ سے اولاد کیلئے سوال کیا تھا پس آپ جنابؑ نے اس کی طرف لکھا کہ:

"ہم نے تمہارے لئے اولاد کی دعا کی ہے اور عنقریب تمہیں دو خیر والے بیٹے عطا ہوں گے"۔

پس ام ولد سے ابوجعفر اور ابوعبداللہ پیدا ہوئے اور ابوعبد الحسین بن عبید اللہ کہا کرتے تھے کہ میں نے ابوجعفر کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں

صاحب الامر عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کی دعا سے پیدا ہوا ہوں اور وہ اس پر فخر کیا کرتے تھے۔

حسن بن قاسم بن العلاء کے لئے مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کی دعا

حسن کی طرف مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کی طرف سے تعزیت نامہ آیا جس کے آخر میں یہ دعا تھی کہ:

"اللہ تمہیں اپنی اطاعت کا الہام فرمائے اور تمہیں اپنی معصیت و نافرمانی سے دور فرمائے"۔

یہ وہی دعا ہے جو آپ جنابؑ نے اس کے والد کے لئے کی تھی اور اس دعا کے آخر میں یہ بھی تھا کہ ہم نے تمہارے لئے تمہارے باپ کو امام (نمونہ عمل) قرار دیا ہے اور اس کے عمل کو تمہارے لئے مثال (اسوہ حسنہ) قرار دیا ہے۔

نماز و دعائے فرج

ابو الحسین العلاء الکاتب کہتے ہیں کہ ابی منصور بن الصالحان (وزیر) کی طرف سے انہیں کوئی کام سونپا گیا اور میرے اور اس کے درمیان کچھ ایسی بات ہوئی جس کی وجہ سے مجھے چھپنا پڑا۔ پس اس نے مجھے تلاش کروایا اور مجھے ڈرایا میں خوف کی حالت میں چھپا رہا۔ اس کے بعد میں نے شب جمعہ مقابر قریش (کاظمین) کا رخ کیا اور وہاں دعا و سوال کرنے کے لئے رات گزارنے کا فیصلہ کیا۔ اس رات بارش ہو رہی تھی اور ہوا چل رہی تھی۔ میں نے

Made with Xodo PDF Reader and Editor

متولی ابن جعفر سے درخواست کی کہ وہ دروازے بند کردے اور اس جگہ کو خالی کرانے کی پوری کوشش کرے تاکہ میں تنہائی میں جو دعا و سوال کرنا چاہتا ہوں وہ کرسکوں، اور ایسے انسان کے (اس مقام پر) داخل ہونے سے بچ سکوں جس سے میں مطمئن نہ ہوں اور اس سے ملاقات کا مجھے خوف ہو۔ پس اس نے ایسا ہی کیا اور دروازوں کو تالہ لگا دیا آدھی رات ہوگئی اور بارش اور ہوا چلنے لگی جس کی وجہ سے لوگ یہاں آنے سے رک گئے۔ میں وہاں ٹھہر گیا اور دعا اور زیارت کرنے لگ پڑا اور نماز پڑھنے لگ پڑا۔ میں اسی حال میں تھا کہ اچانک میں نے اپنے مولا امام موسیٰؑ (الکاظمؑ) کے پاس قدموں کی آہٹ سنی دیکھا تو ایک شخص زیارت کر رہا ہے انہوں نے جناب آدمؑ اور اولی العزم (نبیوںؑ) پر سلام کیا اس کے بعد ایک کے بعد ایک آئمہؑ پر سلام کیا۔ یہاں تک کہ صاحب الزمان صلوات اللہ علیہ پر آ کر رک گیا اور آپ جنابؑ کا اسم مقدس نہ لیا۔ میں اس بات پر حیران ہوا! میں نے کہا کہ ہوسکتا ہے وہ بھول گئے ہوں، یا انہیں معرفت نہ ہو، یا یہ ہی اس شخص کا مذہب ہو۔ جب وہ زیارت سے فارغ ہوا تو انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی اور پھر مولا ابو جعفرؑ (امام التقیؑ) کے پاس آیا اور اسی طرح زیارت کی اور وہی سلام پڑھا اور دو رکعت نماز پڑھی۔ کیونکہ میں انہیں پہچانتا نہیں تھا اس لئے میں ان سے ڈرا۔ میں نے انہیں لوگوں میں سے ایک مکمل جوان جانا۔ انہاں نے سفید لباس زیب تن فرمایا ہوا تھا۔ عمامہ کے لڑ سے تحت الحنک باندھی ہوئی تھی اور ان کے کندھے پر ایک چادر ڈھلی ہوئی تھی۔ انہوں نے مجھے فرمایا اے ابوالحسین بن ابی العلاء تم دعائے فرج سے کہاں ہو؟ (تم دعائے فرج کیوں نہیں پڑھتے؟) میں نے کہا سیدی دعائے فرج کیا ہے؟ انہوں نے کہا دو رکعت نماز

پڑھو اور کہو:

یَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِیْلَ وَسَتَرَ الْقَبِیْحَ یَا مَنْ لَمْ یُؤَاخِذْ بِالْجَرِیْرَةِ وَلَمْ یَهْتِكِ السِّتْرَ یَا عَظِیْمَ الْعَفْوِ یَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ یَا بَاسِطَ الْیَدَیْنِ بِالرَّحْمَةِ یَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوٰی وَمُنْتَهٰی كُلِّ شَكْوٰی یَا مُقِیْلَ الْعَثَرَاتِ یَا كَرِیْمَ الصَّفْحِ یَا عَظِیْمَ الْمَنِّ یَا مُبْتَدِیًا بِالنِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا۔

یَا رَبَّاهُ دس مرتبہ

یَا سَیِّدَاهُ دس مرتبہ

یَا مَوْلَاهُ دس مرتبہ

یَا غَایَتَاهُ دس مرتبہ

یَا مُنْتَهٰی رَغْبَتَاهُ دس مرتبہ

اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَآءِ وَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهِ الطَّاهِرِیْنَؑ اِلَّا مَا كَشَفْتَ كَرْبِیْ وَ نَفَّسْتَ هَمِّیْ وَ فَرَّجْتَ عَنِّیْ وَ اَصْلَحْتَ حَالِیْ

اس کے بعد جو چاہو اس کی دعا کرو اور اپنی حاجت کا سوال کرو۔ اس کے بعد اپنے دائیں رخسار کو زمین پر رکھو اور سو دفعہ سجدے میں کہو:

یَا مُحَمَّدُ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا مُحَمَّدُ اِكْفِیَانِیْ فَاِنَّكُمَا كَافِیَایَ وَ انْصُرَانِیْ فَاِنَّكُمَا نَاصِرَایَ

اور پھر بایاں رخسار زمین پر رکھو اور سو دفعہ کہو:

اَدْرِكْنِیْ

اور اسے کثرت سے دہراؤ اور پھر سانس ٹوٹنے تک اَلْغَوْثَ اَلْغَوْثَ اَلْغَوْثَ کہو اس کے بعد سر اٹھا لو۔ پس بے شک اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے تمہاری حاجت پوری فرمائے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

Made with Xodo PDF Reader and Editor

جب میں نماز اور دعا میں مشغول ہوا تو وہ شخص چلا گیا۔ جب میں فارغ ہوا تو میں ابن جعفر (متولی) کے پاس گیا تاکہ اس سے اس شخص کے بارے میں پوچھوں کہ یہ شخص اندر کیسے داخل ہوگیا۔ میں نے دیکھا کہ دروازے اپنی حالت میں بند ہیں اور تالے لگے ہوئے ہیں یہ دیکھ کر میں حیران ہوا۔ میں نے کہا ہوسکتا ہے اس شخص نے یہاں ہی رات گزاری ہو اور مجھے علم نہ ہو۔ میں نے ابن جعفر (متولی) کو جگایا۔ پس وہ بیت الزیت سے میرے لئے باہر نکلا۔ میں نے اس سے اس شخص کے بارے میں اور اس کے اندر داخل ہونے کے بارے میں پوچھا۔ اس نے کہا کہ دروازوں پر تالے لگے ہوئے ہیں جیسا کہ تم نے دیکھا ہے۔ میں نے انہیں کھولا نہیں ہے۔ میں نے اسے سارا واقعہ بتایا تو اس نے کہا یہ ہمارے مولا صاحب الزمان صلوات اللہ علیہ تھے۔ میں نے انہیں کئی دفعہ اسی جیسی رات میں جب (حرم) لوگوں سے خالی ہو دیکھا ہے۔ پس جو مجھ سے چھوٹ گیا میں نے اس پر افسوس کیا۔

میں فجر کے قریب نکلا اور کرخ میں اس جگہ کا رخ کیا جہاں میں چھپا ہوا تھا۔ دن ابھی چڑھا نہیں تھا کہ ابن صالحان (وزیر) کے ساتھی آ گئے اور مجھ سے ملنے کی درخواست کرنے لگے اور میرے دوستوں سے میرے بارے میں پوچھنے لگے۔ ان کے پاس وزیر کی طرف سے امان نامہ بھی تھا اور اس کے ہاتھ کے خط سے ایک رقعہ بھی تھا جس میں سب اچھا تھا (یعنی کسی سزا یا ناپسندیدہ بات کے بارے میں نہیں لکھا ہوا تھا)۔ پس میں اپنے قابل بھروسہ ساتھیوں کے ساتھ اس کے پاس گیا۔ وہ کھڑا ہوگیا اور میرے ساتھ لگ گیا اور میرے ساتھ ایسا سلوک کیا جس طرح اس نے پہلے کبھی نہیں کیا تھا۔ اس نے کہا تمہیں حالات نے یہاں تک پہنچا دیا ہے کہ تم میری شکایت صاحب الزمان صلوات

اللہ علیہ کو لگاتے ہو؟

میں نے کہا میں نے سوال اور دعا کی تھی۔ اس نے کہا اللہ تم پر رحم کرے میں نے کل رات یعنی شب جمعہ اپنے مولا صاحب الزمان صلوات اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا وہ مجھے سب اچھا کرنے کا حکم دے رہے تھے؛ اور اس بارے میں مجھ پر ایسی سختی کی کہ میں اس سے ڈر گیا۔ میں نے کہا لا الہ الا اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ سب حق اور منتہی الحق ہیں۔ میں نے کل رات بیداری کی حالت میں اپنے مولاؑ کی زیارت کا شرف حاصل کیا ہے اور آپ جنابؑ نے مجھ سے فلاں وفلاں بات کی اور جو کچھ مشہد (حرم کاظمین) میں میں نے دیکھا تھا وہ سب اس سے بیان کیا۔ پس وہ اس بات پر حیران ہوا اور اس مطلب کے بارے میں اس سے عظیم احسن امور جاری ہوئے اور میں نے اپنے مولا صاحب الامر اروا حنا فداہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کی برکت سے اس سے ایسے مقصد وغایت کو پایا جس کا میں نے گمان بھی نہیں کیا تھا۔

استخارہ کے بارے میں مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کی دعا

علامہ حلی رحمہ اللہ کتاب منہاج الصلاح میں بالاسناد مولا صاحب الامر عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ سے استخارہ روایت کرتے ہیں، استخارہ کا طریقہ اس طرح ہے کہ دس مرتبہ سورت الفاتحہ پڑھی جائے؛ کم سے کم مقدار تین مرتبہ ہے؛ اور اس سے بھی کم ایک مرتبہ ہے۔ اس کے بعد انا انزلناہ دس مرتبہ پڑھی جائے اس کے بعد یہ دعا تین دفعہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْتَخِيرُكَ لِعِلْمِكَ بِعَاقِبَةِ الْأُمُوْرِ وَ أَسْتَشِيْرُكَ لِحُسْنِ ظَنِّيْ بِكَ فِي الْمَأْمُوْلِ وَ الْمَحْذُوْرِ اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ الْأَمْرُ الْفُلَانِيُّ مِمَّا قَدْ نِيْطَتْ

Made with Xodo PDF Reader and Editor

بِالْبَرَكَةِ أَعْجَازُهٗ وَ بَوَادِيهِ وَ حُفَّتْ بِالْكَرَامَةِ أَيَّامُهٗ وَ لَيَالِيهِ فَخِرْ لِيَ اَللّٰهُمَّ
فِيهِ خِيَرَةً تَرُدُّ شُمُوسَهٗ ذَلُولًا وَ تَقْعَضُ أَيَّامَهٗ سُرُورًا اَللّٰهُمَّ إِمَّا أَمْرٌ فَآتَمِرُ وَ
إِمَّا نَهْيٌ فَأَنْتَهِي اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِرَحْمَتِكَ خِيَرَةً فِي عَافِيَةٍ

اس کے بعد تسبیح کے ایک حصے کو پکڑے اور اپنی حاجت دل میں رکھے اور (استخارہ) نکالے اگر (باقی بچ جانے والے دانوں کا عدد) جفت ہوتو اس کا معنی ہے وہ کام کرواور اگر طاق ہوتو وہ کام نہ کرو۔ یا اس کے بالعکس کرو۔

غیبت حضرتِ قائم عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ میں پڑھی جانے والی دعا

ابوعلی بن ہمام کہتے ہیں کہ شیخ العمری قدس اللہ روحہ نے انہیں یہ دعا املاء کروائی اور حکم دیا کہ یہ دعا پڑھا کرو، اور یہ غیبت حضرتِ قائم عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ میں (پڑھی جانی والی) دعا ہے:

اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي نَفْسَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي نَفْسَكَ لَمْ أَعْرِفْ نَبِيَّكَ
اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي نَبِيَّكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي نَبِيَّكَ لَمْ أَعْرِفْ حُجَّتَكَ اَللّٰهُمَّ
عَرِّفْنِي حُجَّتَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي حُجَّتَكَ ضَلَلْتُ عَنْ دِينِي اَللّٰهُمَّ لَا
تُمِتْنِي مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَ لَا تُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي اَللّٰهُمَّ فَكَمَا هَدَيْتَنِي
بِوَلَايَةِ مَنْ فَرَضْتَ طَاعَتَهٗ عَلَيَّ مِنْ وُلَاةِ أَمْرِكَ بَعْدَ رَسُولِكَ ص حَتّٰى
وَالَيْتُ وُلَاةَ أَمْرِكَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ وَ عَلِيًّا وَ مُحَمَّدًا وَ
جَعْفَرًا وَ مُوسٰى وَ عَلِيًّا وَ مُحَمَّدًا وَ عَلِيًّا وَ الْحَسَنَ وَ الْحُجَّةَ الْقَائِمَ الْمَهْدِيَّ
صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ اَللّٰهُمَّ فَثَبِّتْنِي عَلٰى دِينِكَ وَ اسْتَعْمِلْنِي
بِطَاعَتِكَ وَ لَيِّنْ قَلْبِي لِوَلِيِّ أَمْرِكَ وَ عَافِنِي مِمَّا امْتَحَنْتَ بِهٖ خَلْقَكَ وَ ثَبِّتْنِي
عَلٰى طَاعَةِ وَلِيِّ أَمْرِكَ الَّذِي سَتَرْتَهٗ عَنْ خَلْقِكَ فَبِإِذْنِكَ غَابَ عَنْ بَرِيَّتِكَ

وَ أَمْرَكَ يَنْتَظِرُ وَ أَنْتَ الْعَالِمُ غَيْرُ مُعَلَّمٍ بِالْوَقْتِ الَّذِي فِيهِ صَلَاحُ أَمْرِ
وَلِيِّكَ فِي الْإِذْنِ لَهٗ بِإِظْهَارِ أَمْرِهٖ وَ كَشْفِ سِتْرِهٖ فَصَبِّرْنِي عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى لَا
أُحِبَّ تَعْجِيلَ مَا أَخَّرْتَ وَ لَا تَأْخِيرَ مَا عَجَّلْتَ وَ لَا أَكْشِفَ عَمَّا سَتَرْتَهٗ وَ لَا
أَبْحَثَ عَمَّا كَتَمْتَهٗ وَ لَا أُنَازِعَكَ فِي تَدْبِيرِكَ وَ لَا أَقُولَ لِمَ وَ كَيْفَ وَ مَا بَالُ
وَلِيِّ الْأَمْرِ لَا يَظْهَرُ وَ قَدِ امْتَلَأَتِ الْأَرْضُ مِنَ الْجَوْرِ وَ أُفَوِّضُ أُمُورِي كُلَّهَا
إِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تُرِيَنِي وَلِيَّ أَمْرِكَ ظَاهِرًا نَافِذًا لِأَمْرِكَ مَعَ
عِلْمِي بِأَنَّ لَكَ السُّلْطَانَ وَ الْقُدْرَةَ وَ الْبُرْهَانَ وَ الْحُجَّةَ وَ الْمَشِيئَةَ وَ
الْإِرَادَةَ وَ الْحَوْلَ وَ الْقُوَّةَ فَافْعَلْ ذٰلِكَ بِي وَ بِجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ حَتّٰى نَنْظُرَ إِلٰى
وَلِيِّكَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ظَاهِرَ الْمَقَالَةِ وَاضِحَ الدَّلَالَةِ هَادِيًا مِنَ الضَّلَالَةِ
شَافِيًا مِنَ الْجَهَالَةِ أَبْرِزْ يَا رَبِّ مَشَاهِدَهٗ وَ ثَبِّتْ قَوَاعِدَهٗ وَ اجْعَلْنَا مِمَّنْ
تَقَرُّ عَيْنُهٗ بِرُؤْيَتِهٖ وَ أَقِمْنَا بِخِدْمَتِهٖ وَ تَوَفَّنَا عَلٰى مِلَّتِهٖ وَ احْشُرْنَا فِي زُمْرَتِهٖ
اَللّٰهُمَّ أَعِذْهُ مِنْ شَرِّ جَمِيعِ مَا خَلَقْتَ وَ بَرَأْتَ وَ ذَرَأْتَ وَ أَنْشَأْتَ وَ صَوَّرْتَ
وَ احْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ وَ عَنْ يَمِينِهٖ وَ عَنْ شِمَالِهٖ وَ مِنْ فَوْقِهٖ وَ
مِنْ تَحْتِهٖ بِحِفْظِكَ الَّذِي لَا يَضِيعُ مَنْ حَفِظْتَهٗ بِهٖ وَ احْفَظْ فِيهِ رَسُولَكَ وَ
وَصِيَّ رَسُولِكَ اَللّٰهُمَّ وَ مُدَّ فِي عُمُرِهٖ وَ زِدْ فِي أَجَلِهٖ وَ أَعِنْهُ عَلٰى مَا أَوْلَيْتَهٗ وَ
اسْتَرْعَيْتَهٗ وَ زِدْ فِي كَرَامَتِكَ لَهٗ فَإِنَّهُ الْهَادِي وَ الْمُهْتَدِي وَ الْقَائِمُ الْمَهْدِيُّ
الطَّاهِرُ التَّقِيُّ النَّقِيُّ الزَّكِيُّ الرَّضِيُّ الْمَرْضِيُّ الصَّابِرُ الْمُجْتَهِدُ الشَّكُورُ اَللّٰهُمَّ
وَ لَا تَسْلُبْنَا الْيَقِينَ لِطُولِ الْأَمَدِ فِي غَيْبَتِهٖ وَ انْقِطَاعِ خَبَرِهٖ عَنَّا وَ لَا تُنْسِنَا
ذِكْرَهٗ وَ انْتِظَارَهٗ وَ الْإِيمَانَ وَ قُوَّةَ الْيَقِينِ فِي ظُهُورِهٖ وَ الدُّعَاءَ لَهٗ وَ الصَّلَاةَ
عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يُقَنِّطَنَا طُولُ غَيْبَتِهٖ مِنْ ظُهُورِهٖ وَ قِيَامِهٖ وَ يَكُونَ يَقِينُنَا فِي
ذٰلِكَ كَيَقِينِنَا فِي قِيَامِ رَسُولِكَ ص وَ مَا جَاءَ بِهٖ مِنْ وَحْيِكَ وَ تَنْزِيلِكَ وَ قَوِّ

Made with Xodo PDF Reader and Editor

قُلُوبَنَا عَلَى الْإِيمَانِ بِهِ حَتّٰى تَسْلُكَ بِنَا عَلٰى يَدِهِ مِنْهَاجَ الْهُدٰى وَ الْحُجَّةَ
الْعُظْمٰى وَ الطَّرِيقَةَ الْوُسْطٰى وَ قَوِّنَا عَلٰى طَاعَتِهِ وَ ثَبِّتْنَا عَلٰى مُتَابَعَتِهِ «1»
وَ اجْعَلْنَا فِي حِزْبِهِ وَ أَعْوَانِهِ وَ أَنْصَارِهِ وَ الرَّاضِينَ بِفِعْلِهِ وَ لَا تَسْلُبْنَا ذٰلِكَ
فِي حَيَاتِنَا وَ لَا عِنْدَ وَفَاتِنَا حَتّٰى تَتَوَفَّانَا وَ نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ غَيْرَ شَاكِّينَ وَ لَا
نَاكِثِينَ وَ لَا مُرْتَابِينَ وَ لَا مُكَذِّبِينَ اَللّٰهُمَّ عَجِّلْ فَرَجَهُ وَ أَيِّدْهُ بِالنَّصْرِ وَ
انْصُرْ نَاصِرِيهِ وَ اخْذُلْ خَاذِلِيهِ وَ دَمِّرْ عَلٰى مَنْ نَصَبَ لَهُ وَ كَذَّبَ بِهِ وَ أَظْهِرْ
بِهِ الْحَقَّ وَ أَمِتْ بِهِ الْبَاطِلَ وَ اسْتَنْقِذْ بِهِ عِبَادَكَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الذُّلِّ وَ
انْعَشْ بِهِ الْبِلَادَ وَ اقْتُلْ بِهِ جَبَابِرَةَ الْكُفْرِ وَ اقْصِمْ بِهِ رُءُوسَ الضَّلَالَةِ وَ
ذَلِّلْ بِهِ الْجَبَّارِينَ وَ الْكَافِرِينَ وَ أَبِرْ بِهِ الْمُنَافِقِينَ وَ النَّاكِثِينَ وَ جَمِيعَ
الْمُخَالِفِينَ وَ الْمُلْحِدِينَ فِي مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَ مَغَارِبِهَا وَ بَرِّهَا وَ بَحْرِهَا وَ
سَهْلِهَا وَ جَبَلِهَا حَتّٰى لَا تَدَعَ مِنْهُمْ دَيَّارًا وَ لَا تُبْقِيَ لَهُمْ آثَارًا وَ تُطَهِّرَ
مِنْهُمْ بِلَادَكَ وَ اشْفِ مِنْهُمْ صُدُورَ عِبَادِكَ وَ جَدِّدْ بِهِ مَا امْتَحٰى مِنْ
دِينِكَ وَ أَصْلِحْ بِهِ مَا بُدِّلَ مِنْ حُكْمِكَ وَ غُيِّرَ مِنْ سُنَّتِكَ حَتّٰى يَعُودَ دِينُكَ
بِهِ وَ عَلٰى يَدَيْهِ غَضًّا جَدِيدًا صَحِيحًا لَا عِوَجَ فِيهِ وَ لَا بِدْعَةَ مَعَهُ حَتّٰى تُطْفِئَ
بِعَدْلِهِ نِيرَانَ الْكَافِرِينَ فَإِنَّهُ عَبْدُكَ الَّذِي اسْتَخْلَصْتَهُ لِنَفْسِكَ وَ
ارْتَضَيْتَهُ لِنُصْرَةِ نَبِيِّكَ وَ اصْطَفَيْتَهُ بِعِلْمِكَ وَ عَصَمْتَهُ مِنَ الذُّنُوبِ وَ
بَرَّأْتَهُ مِنَ الْعُيُوبِ وَ أَطْلَعْتَهُ عَلَى الْغُيُوبِ وَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِ وَ طَهَّرْتَهُ مِنَ
الرِّجْسِ وَ نَقَّيْتَهُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلَيْهِ وَ عَلٰى آبَائِهِ الْأَئِمَّةِ
الطَّاهِرِينَ وَ عَلٰى شِيعَتِهِمُ الْمُنْتَجَبِينَ وَ بَلِّغْهُمْ مِنْ آمَالِهِمْ أَفْضَلَ مَا
يَأْمُلُونَ وَ اجْعَلْ ذٰلِكَ مِنَّا خَالِصًا مِنْ كُلِّ شَكٍّ وَ شُبْهَةٍ وَ رِيَاءٍ وَ سُمْعَةٍ حَتّٰى
لَا نُرِيدَ بِهِ غَيْرَكَ وَ لَا نَطْلُبَ بِهِ إِلَّا وَجْهَكَ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَشْكُو إِلَيْكَ فَقْدَ

نَبِيِّنَا وَ غَيْبَةَ وَلِيِّنَا وَ شِدَّةَ الزَّمَانِ عَلَيْنَا وَ وُقُوعَ الْفِتَنِ بِنَا وَ تَظَاهُرَ
الْأَعْدَاءِ عَلَيْنَا وَ كَثْرَةَ عَدُوِّنَا وَ قِلَّةَ عَدَدِنَا اَللّٰهُمَّ فَافْرُجْ ذٰلِكَ بِفَتْحٍ مِنْكَ
تُعَجِّلُهُ وَ نَصْرٍ مِنْكَ تُعِزُّهُ وَ إِمَامِ عَدْلٍ تُظْهِرُهُ إِلٰهَ الْحَقِّ رَبَّ الْعَالَمِينَ
اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ أَنْ تَأْذَنَ لِوَلِيِّكَ فِي إِظْهَارِ عَدْلِكَ فِي عِبَادِكَ وَ قَتْلِ
أَعْدَائِكَ فِي بِلَادِكَ حَتّٰى لَا تَدَعَ لِلْجَوْرِ يَا رَبِّ دِعَامَةً إِلَّا قَصَمْتَهَا وَ لَا
بِنْيَةً إِلَّا أَفْنَيْتَهَا وَ لَا قُوَّةً إِلَّا أَوْهَنْتَهَا وَ لَا رُكْنًا إِلَّا هَدَدْتَهُ وَ لَا حَدًّا إِلَّا
فَلَلْتَهُ وَ لَا سِلَاحًا إِلَّا أَكْلَلْتَهُ وَ لَا رَايَةً إِلَّا نَكَّسْتَهَا وَ لَا شُجَاعًا إِلَّا قَتَلْتَهُ وَ
لَا جَيْشًا إِلَّا خَذَلْتَهُ وَ ارْمِهِمْ يَا رَبِّ بِحَجَرِكَ الدَّامِغِ وَ اضْرِبْهُمْ بِسَيْفِكَ
الْقَاطِعِ وَ بِبَأْسِكَ الَّذِي لَا تَرُدُّهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ وَ عَذِّبْ أَعْدَاءَكَ
وَ أَعْدَاءَ دِينِكَ وَ أَعْدَاءَ رَسُولِكَ بِيَدِ وَلِيِّكَ وَ أَيْدِي عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ
اَللّٰهُمَّ اكْفِ وَلِيَّكَ وَ حُجَّتَكَ فِي أَرْضِكَ هَوْلَ عَدُوِّهِ وَ كِدْ مَنْ كَادَهُ وَ امْكُرْ
بِمَنْ مَكَرَ بِهِ وَ اجْعَلْ دَائِرَةَ السَّوْءِ عَلٰى مَنْ أَرَادَ بِهِ سُوءًا وَ اقْطَعْ عَنْهُ
مَادَّتَهُمْ وَ أَرْعِبْ لَهُ قُلُوبَهُمْ وَ زَلْزِلْ لَهُ أَقْدَامَهُمْ وَ خُذْهُمْ جَهْرَةً وَ بَغْتَةً
وَ شَدِّدْ عَلَيْهِمْ عِقَابَكَ وَ أَخْزِهِمْ فِي عِبَادِكَ وَ الْعَنْهُمْ فِي بِلَادِكَ وَ
أَسْكِنْهُمْ أَسْفَلَ نَارِكَ وَ أَحِطْ بِهِمْ أَشَدَّ عَذَابِكَ وَ أَصْلِهِمْ نَارًا وَ احْشُ
قُبُورَ مَوْتَاهُمْ نَارًا وَ أَصْلِهِمْ حَرَّ نَارِكَ فَإِنَّهُمْ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَ اتَّبَعُوا
الشَّهَوَاتِ وَ أَذَلُّوا عِبَادَكَ اَللّٰهُمَّ وَ أَحْيِ بِوَلِيِّكَ الْقُرْآنَ وَ أَرِنَا نُورَهُ سَرْمَدًا
لَا ظُلْمَةَ فِيهِ وَ أَحْيِ بِهِ الْقُلُوبَ الْمَيْتَةَ وَ اشْفِ بِهِ الصُّدُورَ الْوَغِرَةَ وَ اجْمَعْ
بِهِ الْأَهْوَاءَ الْمُخْتَلِفَةَ عَلَى الْحَقِّ وَ أَقِمْ بِهِ الْحُدُودَ الْمُعَطَّلَةَ وَ الْأَحْكَامَ
الْمُهْمَلَةَ حَتّٰى لَا يَبْقٰى حَقٌّ إِلَّا ظَهَرَ وَ لَا عَدْلٌ إِلَّا زَهَرَ وَ اجْعَلْنَا يَا رَبِّ مِنْ
أَعْوَانِهِ وَ مُقَوِّي سُلْطَانِهِ وَ الْمُؤْتَمِرِينَ لِأَمْرِهِ وَ الرَّاضِينَ بِفِعْلِهِ وَ

Made with Xodo PDF Reader and Editor

الْمُسَلِّمِيْنَ لِأَحْكَامِهٖ وَ مِمَّنْ لَا حَاجَةَ لَهٗ بِهٖ إِلَى التَّقِيَّةِ مِنْ خَلْقِكَ أَنْتَ يَا رَبِّ الَّذِىْ تَكْشِفُ السُّوْءَ وَ تُجِيْبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاكَ وَ تُنَجِّي مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ فَاكْشِفْ يَا رَبِّ الضُّرَّ عَنْ وَلِيِّكَ وَ اجْعَلْهُ خَلِيْفَةً فِى أَرْضِكَ كَمَا ضَمِنْتَ لَهٗ اَللّٰهُمَّ وَ لَا تَجْعَلْنِىْ مِنْ خُصَمَآءِ آلِ مُحَمَّدٍ وَ لَا تَجْعَلْنِىْ مِنْ أَعْدَآءِ آلِ مُحَمَّدٍ وَ لَا تَجْعَلْنِىْ مِنْ أَهْلِ الْحَنَقِ وَ الْغَيْظِ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ فَإِنِّىْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ ذٰلِكَ فَأَعِذْنِىْ وَ أَسْتَجِيْرُ بِكَ فَأَجِرْنِىْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ اجْعَلْنِىْ بِهِمْ فَائِزًا عِنْدَكَ فِى الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ۔ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ۔

ماہِ رمضان میں دعا الافتتاح

محمد بن محمد بن نصر السکونی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ابا بکر احمد بن محمد بن عثمان البغدادیؒ سے درخواست کی کہ ان کے چچا ابو جعفر محمد بن عثمان بن سعید رضی اللہ عنہ ماہِ رمضان میں جو دعائیں پڑھا کرتے تھے وہ مجھے دکھائیں پس انہوں نے ایک سرخ رنگ کی جلد والی کتاب نکالی۔ پس میں نے ان میں سے بہت سے دعاؤں کو نقل کر لیا۔ ان دعاؤں میں سے ایک دعا یہ تھی۔ ماہِ رمضان کی ہر رات میں یہ دعا پڑھو کیونکہ اس مہینہ میں دعا کو ملائکہ سنتے ہیں اور صاحبِ دعا کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَفْتَتِحُ الثَّنَآءَ بِحَمْدِكَ وَ اَنْتَ مُسَدِّدٌ لِّلصَّوَابِ بِمَنِّكَ وَ اَيْقَنْتُ اَنَّكَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ فِىْ مَوْضِعِ الْعَفْوِ وَ الرَّحْمَةِ وَ اَشَدُّ الْمُعَاقِبِيْنَ فِىْ مَوْضِعِ النَّكَالِ وَ النَّقِمَةِ وَ اَعْظَمُ الْمُتَجَبِّرِيْنَ فِىْ مَوْضِعِ الْكِبْرِيَآءِ وَ الْعَظَمَةِ

اَللّٰهُمَّ اَذِنْتَ لِىْ فِىْ دُعَآئِكَ وَ مَسْئَلَتِكَ فَاسْمَعْ يَا سَمِيْعُ مِدْحَتِىْ وَ اَجِبْ يَا رَحِيْمُ دَعْوَتِىْ وَ اَقِلْ يَا غَفُوْرُ عَثْرَتِىْ فَكَمْ يَا اِلٰهِىْ مِنْ كُرْبَةٍ قَدْ فَرَّجْتَهَا وَ هُمُوْمٍ قَدْ كَشَفْتَهَا وَ عَثْرَةٍ قَدْ اَقَلْتَهَا وَ رَحْمَةٍ قَدْ نَشَرْتَهَا وَ حَلْقَةِ بَلَآءٍ قَدْ فَكَكْتَهَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّ لَا وَلَدًا وَّ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِى الْمُلْكِ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِىٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ كَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بِجَمِيْعِ مَحَامِدِهٖ كُلِّهَا عَلٰى جَمِيْعِ نِعَمِهٖ كُلِّهَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ لَا مُضَآدَّ لَهٗ فِىْ مُلْكِهٖ وَ لَا مُنَازِعَ لَهٗ فِىْ اَمْرِهٖ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ لَا شَرِيْكَ لَهٗ فِىْ خَلْقِهٖ وَ لَا شَبِيْهَ لَهٗ فِىْ عَظَمَتِهٖ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْفَاشِىْ فِى الْخَلْقِ اَمْرُهٗ وَ حَمْدُهٗ الظَّاهِرِ بِالْكَرَمِ مَجْدُهٗ، الْبَاسِطِ بِالْجُوْدِ يَدَهٗ، الَّذِىْ لَا تَنْقُصُ خَزَآئِنُهٗ وَ لَا يَزِيْدُهٗ كَثْرَةُ الْعَطَآءِ اِلَّا جُوْدًا وَ كَرَمًا اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْوَهَّابُ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ قَلِيْلًا مِّنْ كَثِيْرٍ مَّعَ حَاجَةٍ بِىْ اِلَيْهِ عَظِيْمَةٍ وَ غِنَاكَ عَنْهُ قَدِيْمٌ وَّ هُوَ عِنْدِىْ كَثِيْرٌ وَّ هُوَ عَلَيْكَ سَهْلٌ يَسِيْرٌ۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّ عَفْوَكَ عَنْ ذَنْبِىْ وَ تَجَاوُزَكَ عَنْ خَطِيْئَتِىْ وَ صَفْحَكَ عَنْ ظُلْمِىْ وَ سَتْرَكَ عَلٰى قَبِيْحِ عَمَلِىْ وَ حِلْمَكَ عَنْ كَثِيْرِ جُرْمِىْ عِنْدَ مَا كَانَ مِنْ خَطَاىَ وَ عَمْدِىْ اَطْمَعَنِىْ فِىْ اَنْ اَسْئَلَكَ مَا لَا اَسْتَوْجِبُهٗ مِنْكَ الَّذِىْ رَزَقْتَنِىْ مِنْ رَحْمَتِكَ وَ اَرَيْتَنِىْ مِنْ قُدْرَتِكَ وَ عَرَّفْتَنِىْ مِنْ اِجَابَتِكَ فَصِرْتُ اَدْعُوْكَ اٰمِنًا وَّ اَسْئَلُكَ مُسْتَاْنِسًا لَّا خَائِفًا وَّ لَا وَجِلًا مُّدِلًّا عَلَيْكَ فِيْمَا قَصَدْتُّ فِيْهِ اِلَيْكَ فَاِنْ اَبْطَاَ عَنِّىْ عَتَبْتُ بِجَهْلِىْ عَلَيْكَ وَ لَعَلَّ الَّذِىْ اَبْطَاَ عَنِّىْ هُوَ خَيْرٌ لِّىْ لِعِلْمِكَ بِعَاقِبَةِ الْاُمُوْرِ فَلَمْ اَرَ مَوْلًى كَرِيْمًا اَصْبَرَ عَلٰى عَبْدٍ لَّئِيْمٍ مِّنْكَ عَلَىَّ يَا رَبِّ اِنَّكَ تَدْعُوْنِىْ فَاُوَلِّىْ عَنْكَ وَ تَتَحَبَّبُ اِلَىَّ فَاَتَبَغَّضُ اِلَيْكَ وَ تَتَوَدَّدُ اِلَىَّ فَلَا اَقْبَلُ مِنْكَ كَاَنَّ لِىَ التَّطَوُّلَ عَلَيْكَ فَلَمْ يَمْنَعْكَ ذٰلِكَ مِنَ الرَّحْمَةِ لِىْ وَ الْاِحْسَانِ اِلَىَّ وَ التَّفَضُّلِ عَلَىَّ

Made with Xodo PDF Reader and Editor

بِجُوْدِكَ وَ كَرَمِكَ فَارْحَمْ عَبْدَكَ الْجَاهِلَ وَجُدْ عَلَيْهِ بِفَضْلِ اِحْسَانِكَ اِنَّكَ جَوَادٌ كَرِيْمٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَالِكِ الْمُلْكِ مُجْرِی الْفُلْكِ مُسَخِّرِ الرِّيَاحِ فَالِقِ الْاِصْبَاحِ دَيَّانِ الدِّيْنِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی حِلْمِهٖ بَعْدَ عِلْمِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی عَفْوِهٖ بَعْدَ قُدْرَتِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی طُوْلِ اَنَاتِهٖ فِیْ غَضَبِهٖ وَ هُوَ قَادِرٌ عَلٰی مَا يُرِيْدُ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ خَالِقِ الْخَلْقِ بَاسِطِ الرِّزْقِ فَالِقِ الْاِصْبَاحِ، ذِی الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْفَضْلِ وَالْاِنْعَامِ الَّذِیْ بَعُدَ فَلَا يُرٰی وَ قَرُبَ فَشَهِدَ النَّجْوٰی تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَيْسَ لَهٗ مُنَازِعٌ يُّعَادِلُهٗ وَلَا شَبِيْهٌ يُّشَاكِلُهٗ وَلَا ظَهِيْرٌ يُّعَاضِدُهٗ قَهَرَ بِعِزَّتِهِ الْاَعِزَّآءَ وَتَوَاضَعَ لِعَظَمَتِهِ الْعُظَمَآءُ فَبَلَغَ بِقُدْرَتِهٖ مَا يَشَآءُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ يُجِيْبُنِیْ حِيْنَ اُنَادِيْهِ وَ يَسْتُرُ عَلَیَّ كُلَّ عَوْرَةٍ وَّ اَنَا اَعْصِيْهِ وَ يُعَظِّمُ النِّعْمَةَ عَلَیَّ فَلَآ اُجَازِيْهِ فَكَمْ مِّنْ مَّوْهِبَةٍ هَنِيْٓئَةٍ قَدْ اَعْطَانِیْ وَ عَظِيْمَةٍ مَّخُوْفَةٍ قَدْ كَفَانِیْ وَ بَهْجَةٍ مُّوْنِقَةٍ قَدْ اَرَانِیْ فَاُثْنِیْ عَلَيْهِ حَامِدًا وَّ اَذْكُرُهٗ مُسَبِّحًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَا يُهْتَكُ حِجَابُهٗ وَلَا يُغْلَقُ بَابُهٗ وَلَا يُرَدُّ سَآئِلُهٗ وَلَا يُخَيَّبُ اٰمِلُهٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ يُؤْمِنُ الْخَآئِفِيْنَ وَيُنَجِّی الصَّالِحِيْنَ وَ يَرْفَعُ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ وَ يَضَعُ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ وَ يُهْلِكُ مُلُوْكًا وَّ يَسْتَخْلِفُ اٰخَرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ قَاصِمِ الْجَبَّارِيْنَ مُبِيْرِ الظَّالِمِيْنَ مُدْرِكِ الْهَارِبِيْنَ نَكَالِ الظَّالِمِيْنَ صَرِيْخِ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ مَوْضِعِ حَاجَاتِ الطَّالِبِيْنَ مُعْتَمَدِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ مِنْ خَشْيَتِهٖ تَرْعُدُ السَّمَآءُ وَسُكَّانُهَا وَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَعُمَّارُهَا وَ تَمُوْجُ الْبِحَارُ وَ مَنْ يَّسْبَحُ فِیْ غَمَرَاتِهَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَآ اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ يَخْلُقُ وَ لَمْ يُخْلَقْ وَ يَرْزُقُ وَلَا يُرْزَقُ وَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ وَ يُمِيْتُ الْاَحْيَآءَ وَيُحْيِی الْمَوْتٰی وَهُوَ حَیٌّ لَّا يَمُوْتُ

بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ وَ اَمِيْنِكَ وَ صَفِيِّكَ وَ حَبِيْبِكَ وَ خِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَ حَافِظِ سِرِّكَ وَ مُبَلِّغِ رِسَالَاتِكَ اَفْضَلَ وَ اَحْسَنَ وَ اَجْمَلَ وَ اَكْمَلَ وَ اَزْكٰی وَ اَنْمٰی وَ اَطْيَبَ وَ اَطْهَرَ وَ اَسْنٰی وَ اَكْثَرَ مَا صَلَّيْتَ وَ بَارَكْتَ وَ تَرَحَّمْتَ وَ تَحَنَّنْتَ وَ سَلَّمْتَ عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنْ عِبَادِكَ وَ اَنْبِيَآئِكَ وَ رُسُلِكَ وَصِفْوَتِكَ وَاَهْلِ الْكَرَامَةِ عَلَيْكَ مِنْ خَلْقِكَ ۔ اَللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلٰی عَلِیٍّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ وَصِیِّ رَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ عَبْدِكَ وَ وَلِيِّكَ وَ اَخِیْ رَسُوْلِكَ وَحُجَّتِكَ عَلٰی خَلْقِكَ وَ اٰيَتِكَ الْكُبْرٰی وَالنَّبَاِ الْعَظِيْمِ وَ صَلِّ عَلَی الصِّدِّيْقَةِ الطَّاهِرَةِ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ وَ صَلِّ عَلٰی سِبْطَیِ الرَّحْمَةِ وَ اِمَامَیِ الْهُدٰی الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَیْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَصَلِّ عَلٰٓی اَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ وَّ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّ مُوْسَی بْنِ جَعْفَرٍ وَّ عَلِیِّ بْنِ مُوْسٰی وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ وَّ عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَّ الْخَلَفِ الْهَادِی الْمَهْدِیِّ حُجَجِكَ عَلٰی عِبَادِكَ وَاُمَنَآئِكَ فِیْ بِلَادِكَ صَلٰوةً كَثِيْرَةً دَآئِمَةً ۔ اَللّٰهُمَّ وَ صَلِّ عَلٰی وَلِیِّ اَمْرِكَ الْقَآئِمِ الْمُؤَمَّلِ وَالْعَدْلِ الْمُنْتَظَرِ وَحُفَّهٗ بِمَلَآئِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَاَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ الدَّاعِیَ اِلٰی كِتَابِكَ وَالْقَآئِمَ بِدِيْنِكَ اسْتَخْلِفْهُ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفْتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهٖ مَكِّنْ لَّهٗ دِيْنَهُ الَّذِی ارْتَضَيْتَهٗ لَهٗٓ اَبْدِلْهُ مِنْۢ بَعْدِ خَوْفِهٖ اَمْنًا يَّعْبُدُكَ لَا يُشْرِكُ بِكَ شَيْئًا ۔ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّهٗ وَ اَعْزِزْ بِهٖ وَانْصُرْهُ وَانْتَصِرْ بِهٖ وَانْصُرْهُ نَصْرًا عَزِيْزًا وَّافْتَحْ لَهٗ فَتْحًا يَّسِيْرًا وَّاجْعَلْ لَّهٗ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا اَللّٰهُمَّ اَظْهِرْ بِهٖ دِيْنَكَ وَ سُنَّةَ نَبِيِّكَ حَتّٰی لَا يَسْتَخْفِیَ بِشَیْءٍ مِّنَ الْحَقِّ مَخَافَةَ اَحَدٍ مِّنَ الْخَلْقِ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَرْغَبُ اِلَيْكَ فِیْ

دَوْلَةٍ كَرِيْمَةٍ تُعِزُّ بِهَا الْاِسْلَامَ وَ اَهْلَهٗ وَ تُذِلُّ بِهَا النِّفَاقَ وَ اَهْلَهٗ وَ تَجْعَلُنَا فِيْهَا مِنَ الدُّعَاةِ اِلٰى طَاعَتِكَ وَالْقَادَةِ اِلٰى سَبِيْلِكَ وَ تَرْزُقُنَا بِهَا كَرَامَةَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ مَا عَرَّفْتَنَا مِنَ الْحَقِّ فَحَمِّلْنَاهُ وَمَا قَصُرْنَا عَنْهُ فَبَلِّغْنَاهُ اَللّٰهُمَّ الْمُمْ بِهٖ شَعَثَنَا وَاشْعَبْ بِهٖ صَدْعَنَا وَارْتُقْ بِهٖ فَتْقَنَا وَ كَثِّرْ بِهٖ قِلَّتَنَا وَ اَعْزِزْ بِهٖ ذِلَّتَنَا وَ اَغْنِ بِهٖ عَآئِلَنَا وَاقْضِ بِهٖ عَنْ مُّغْرَمِنَا وَاجْبُرْ بِهٖ فَقْرَنَا وَسُدَّ بِهٖ خَلَّتَنَا وَ يَسِّرْ بِهٖ عُسْرَنَا وَ بَيِّضْ بِهٖ وُجُوْهَنَا وَ فُكَّ بِهٖ اَسْرَنَا وَ اَنْجِحْ بِهٖ طَلِبَتَنَا وَ اَنْجِزْ بِهٖ مَوَاعِيْدَنَا وَاسْتَجِبْ بِهٖ دَعْوَتَنَا وَ اَعْطِنَا بِهٖ سُؤْلَنَا وَ بَلِّغْنَا بِهٖ مِنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اٰمَالَنَا وَ اَعْطِنَا بِهٖ فَوْقَ رَغْبَتِنَا يَا خَيْرَ الْمَسْئُوْلِيْنَ وَ اَوْسَعَ الْمُعْطِيْنَ اشْفِ بِهٖ صُدُوْرَنَا وَ اَذْهِبْ بِهٖ غَيْظَ قُلُوْبِنَا وَاهْدِنَا بِهٖ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ وَّانْصُرْنَا بِهٖ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّنَآ اِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَشْكُوْٓ اِلَيْكَ فَقْدَ نَبِيِّنَا صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ غَيْبَةَ وَلِيِّنَا وَ كَثْرَةَ عَدُوِّنَا وَقِلَّةَ عَدَدِنَا، وَشِدَّةَ الْفِتَنِ بِنَا وَ تَظَاهُرَ الزَّمَانِ عَلَيْنَا فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اَعِنَّا عَلٰى ذٰلِكَ بِفَتْحٍ مِّنْكَ تُعَجِّلُهٗ وَ بِضُرٍّ تَكْشِفُهٗ وَ نَصْرٍ تُعِزُّهٗ وَ سُلْطَانِ حَقٍّ تُظْهِرُهٗ وَ رَحْمَةٍ مِّنْكَ تُجَلِّلُنَاهَا وَ عَافِيَةٍ مِّنْكَ تُلْبِسُنَاهَا بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

باب سوم

مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ سے منقول زیارات

زیارت ناحیہ مقدسہ

سید الشہداء مولا ابی عبداللہ الحسینؑ کی زیارات میں سے ایک مشہور زیارت؛ زیارت ناحیہ مقدسہ ہے جس کے ساتھ عاشوراء کے دن اور دیگر ایام میں آپ جنابؑ کی زیارت کی جاتی ہے یہ زیارات مطلقہ میں سے ہے:

اَلسَّلَامُ عَلٰٓى اٰدَمَ صِفْوَةِ اللّٰهِ مِنْ خَلِيْقَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى شَيْثٍ وَّلِيِّ اللّٰهِ وَ خِيَرَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰٓى اِدْرِيْسَ الْقَآئِمِ لِلّٰهِ بِحُجَّتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى نُوْحٍ الْمُجَابِ فِيْ دَعْوَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى هُوْدٍ الْمَمْدُوْدِ مِنَ اللّٰهِ بِمَعُوْنَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى صَالِحٍ الَّذِيْ تَوَّجَهُ اللّٰهُ بِكَرَامَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ الَّذِيْ حَبَاهُ اللّٰهُ بِخُلَّتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰٓى اِسْمٰعِيْلَ الَّذِيْ فَدَاهُ اللّٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ مِّنْ جَنَّتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰٓى اِسْحٰقَ الَّذِيْ جَعَلَ اللّٰهُ النُّبُوَّةَ فِيْ ذُرِّيَّتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى يَعْقُوْبَ الَّذِيْ رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَصَرَهٗ بِرَحْمَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى يُوْسُفَ الَّذِيْ نَجَّاهُ اللّٰهُ مِنَ الْجُبِّ بِعَظَمَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى مُوْسَى الَّذِيْ فَلَقَ اللّٰهُ الْبَحْرَ لَهٗ بِقُدْرَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى هَارُوْنَ الَّذِيْ خَصَّهُ اللّٰهُ بِنُبُوَّتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى شُعَيْبٍ الَّذِيْ نَصَرَهُ اللّٰهُ عَلٰٓى اُمَّتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى دَاوٗدَ الَّذِيْ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِنْۢ بَعْدِ خَطِيْٓئَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى سُلَيْمَانَ الَّذِيْ ذَلَّتْ لَهُ الْجِنُّ بِعِزَّتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰٓى اَيُّوْبَ الَّذِيْ شَفَاهُ اللّٰهُ مِنْ عِلَّتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى يُوْنُسَ الَّذِيْٓ اَنْجَزَ اللّٰهُ لَهٗ

Made with Xodo PDF Reader and Editor

مَضْمُوْنَ عِدَّتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی عُزَیْرٍ الَّذِیْٓ اَحْیَاهُ اللّٰهُ بَعْدَ مَیْتَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی زَکَرِیَّا الصَّابِرِ فِیْ مِحْنَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی یَحْیَی الَّذِیْ اَزْلَفَهُ اللّٰهُ بِشَهَادَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی عِیْسٰی رُوْحِ اللّٰهِ وَ کَلِمَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَبِیْبِ اللّٰهِ وَ صِفْوَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰٓی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ الْمَخْصُوْصِ بِاُخُوَّتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدَةِ النِّسَاءِ وَابْنَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰٓی اَبِیْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ وَصِیِّ اَبِیْهِ وَ خَلِیْفَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَی الْحُسَیْنِ الَّذِیْ سَمَحَتْ نَفْسُهٗ بِمُهْجَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ فِیْ سِرِّهٖ وَ عَلَانِیَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ جُعِلَ اللّٰهُ الشِّفَآءَ فِیْ تُرْبَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ الْاِجَابَةُ تَحْتَ قُبَّتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ الْاَئِمَّةُ مِنْ ذُرِّیَّتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَی ابْنِ خَاتَمِ الْاَنْبِیَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَی ابْنِ سَیِّدِ الْاَوْصِیَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَی ابْنِ الزَّهْرَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَی ابْنِ مَلِیْکَةَ الْکُبْرٰی اَلسَّلَامُ عَلَی ابْنِ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی اَلسَّلَامُ عَلَی ابْنِ جَنَّةِ الْمَاْوٰی اَلسَّلَامُ عَلَی ابْنِ زَمْزَمَ وَ الصَّفَا اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُرَمَّلِ بِالدِّمَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْمَهْتُوْکِ الْخِبَآءِ اَلسَّلَامُ عَلٰی خَامِسِ اَصْحٰبِ اَهْلِ الْکِسَآءِ اَلسَّلَامُ عَلٰی غَرِیْبِ الْغُرَبَآءِ اَلسَّلَامُ عَلٰی شَهِیْدِ الشُّهَدَآءِ اَلسَّلَامُ عَلٰی قَتِیْلِ الْاَدْعِیَآءِ اَلسَّلَامُ عَلٰی سَاکِنِ کَرْبَلَآءَ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ بَکَتْهُ مَلَآئِکَةُ السَّمَآءِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ ذُرِّیَّتُهُ الْاَزْکِیَآءُ اَلسَّلَامُ عَلٰی یَعْسُوْبِ الدِّیْنِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنَازِلِ الْبَرَاهِیْنِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَئِمَّةِ السَّادَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْجُیُوْبِ الْمُضَرَّجَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَی الشِّفَاهِ الذَّابِلَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَی النُّفُوْسِ الْمُصْطَلَمَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَرْوَاحِ الْمُخْتَلَسَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَجْسَادِ الْعَارِیَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْجُسُوْمِ الشَّاحِبَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَی الدِّمَآءِ السَّآئِلَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَعْضَآءِ الْمُقَطَّعَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَی

الرُّؤُوْسِ الْمُشَالَاتِ، اَلسَّلَامُ عَلَی النِّسْوَةِ الْبَارِزَاتِ اَلسَّلَامُ عَلٰی حُجَّةِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَ عَلٰٓی اٰبَآئِكَ الطَّاهِرِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَ عَلٰٓی اَبْنَآئِكَ الْمُسْتَشْهَدِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَ عَلٰی ذُرِّیَّتِكَ النَّاصِرِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَ عَلَی الْمَلَآئِکَةِ الْمُضَاجِعِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَی الْقَتِیْلِ الْمَظْلُوْمِ اَلسَّلَامُ عَلٰٓی اَخِیْهِ الْمَسْمُوْمِ اَلسَّلَامُ عَلٰی عَلِیٍّ الْکَبِیْرِ اَلسَّلَامُ عَلَی الرَّضِیْعِ الصَّغِیْرِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَبْدَانِ السَّلِیْبَةِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْعِتْرَةِ الْقَرِیْبَةِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُجَدَّلِیْنَ فِی الْفَلَوَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَی النَّازِحِیْنَ عَنِ الْاَوْطَانِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْمَدْفُوْنِیْنَ بِلَآ اَکْفَانٍ اَلسَّلَامُ عَلَی الرُّؤُوْسِ الْمُفَرَّقَةِ عَنِ الْاَبْدَانِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُحْتَسِبِ الصَّابِرِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْمَظْلُوْمِ بِلَا نَاصِرٍ، اَلسَّلَامُ عَلٰی سَاکِنِ التُّرْبَةِ الزَّاکِیَةِ اَلسَّلَامُ عَلٰی صَاحِبِ الْقُبَّةِ السَّامِیَةِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ طَهَّرَهُ الْجَلِیْلُ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ افْتَخَرَ بِهٖ جِبْرِیْلُ، اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ نَاغَاهُ فِی الْمَهْدِ مِیْکَآئِیْلُ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ نُکِثَتْ ذِمَّتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ هُتِکَتْ حُرْمَتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اُرِیْقَ بِالظُّلْمِ دَمُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُغَسَّلِ بِدَمِ الْجِرَاحِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُجَرَّعِ بِکَاْسَاتِ الرِّمَاحِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُضَامِ الْمُسْتَبَاحِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْمَهْجُوْرِ فِی الْوَرٰی اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ تَوَلّٰی دَفْنَهٗٓ اَهْلُ الْقُرٰی اَلسَّلَامُ عَلَی الْمَقْطُوْعِ الْوَتِیْنِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُحَامِیْ بِلَا مُعِیْنٍ اَلسَّلَامُ عَلَی الشَّیْبِ الْخَضِیْبِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْخَدِّ التَّرِیْبِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْبَدَنِ السَّلِیْبِ اَلسَّلَامُ عَلَی الثَّغْرِ الْمَقْرُوْعِ بِالْقَضِیْبِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْوَدَجِ الْمَقْطُوْعِ اَلسَّلَامُ عَلَی الرَّاْسِ الْمَرْفُوْعِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَجْسَامِ الْعَارِیَةِ فِی الْفَلَوَاتِ تَنْهَشُهَا الذِّئَابُ الْعَادِیَاتِ وَ تَخْتَلِفُ اِلَیْهَا السِّبَاعُ

Made with Xodo PDF Reader and Editor

الضَّارِيَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَایَ وَ عَلَى الْمَلَآئِكَةِ الْمَرْفُوْفِيْنَ حَوْلَ
قُبَّتِكَ الْحَافِّيْنَ بِتُرْبَتِكَ الطَّآئِفِيْنَ بِعَرْصَتِكَ الْوَارِدِيْنَ لِزِيَارَتِكَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ فَاِنِّیْ قَصَدْتُّ اِلَيْكَ وَ رَجَوْتُ الْفَوْزَ لَدَيْكَ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ سَلَامَ الْعَارِفِ بِحُرْمَتِكَ الْمُخْلِصِ فِی وِلَايَتِكَ الْمُتَقَرِّبِ اِلَى اللّٰهِ
بِمَحَبَّتِكَ الْبَرِیْٓءِ مِنْ اَعْدَآئِكَ سَلَامَ مَنْ قَلْبُهٗ بِمُصَابِكَ مَقْرُوْحٌ وَّ
دَمْعُهٗ عِنْدَ ذِكْرِكَ مَسْفُوْحٌ ، سَلَامَ الْمَفْجُوْعِ الْمَحْزُوْنِ الْوَالِهِ
الْمُسْتَكِيْنِ سَلَامَ مَنْ لَّوْكَانَ مَعَكَ بِالطُّفُوْفِ لَوَقَكَ بِنَفْسِهٖ حَدَّ
السُّيُوْفِ وَ بَذَلَ حُشَاشَتَهٗ دُوْنَكَ لِلْحُتُوْفِ وَ جَاهَدَ بَيْنَ يَدَيْكَ وَ نَصَرَكَ
عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيْكَ وَ فَدَاكَ بِرُوْحِهٖ وَ جَسَدِهٖ وَ مَالِهٖ وَ وُلْدِهٖ وَ رُوْحُهٗ
لِرُوْحِكَ فِدَآءٌ وَّ اَهْلُهٗ لِاَهْلِكَ وِقَآءٌ فَلَئِنْ اَخَّرَتْنِی الدُّهُوْرُ وَ عَاقَنِیْ عَنْ
نَصْرِكَ الْمَقْدُوْرُ وَ لَمْ اَكُنْ لِّمَنْ حَارَبَكَ مُحَارِبًا وَّ لِمَنْ نَّصَبَ لَكَ الْعَدَاوَةَ
مُنَاصِبًا فَلَاَنْدُبَنَّكَ صَبَاحًا وَّ مَسَآءً وَّ لَاَبْكِيَنَّ عَلَيْكَ بَدَلَ الدُّمُوْعِ دَمًا
حَسْرَةً عَلَيْكَ وَ تَاَسُّفًا عَلٰى مَا دَهَاكَ وَ تَلَهُّفًا حَتّٰٓی اَمُوْتَ بِلَوْعَةِ الْمُصَابِ
وَغُصَّةِ الْاِكْتِيَابِ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَ اَمَرْتَ
بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ الْعُدْوَانِ وَ اَطَعْتَ اللّٰهَ وَ مَا عَصَيْتَهٗ وَ
تَمَسَّكْتَ بِهٖ وَ بِحَبْلِهٖ فَاَرْضَيْتَهٗ وَ خَشِيْتَهٗ وَ رَاقَبْتَهٗ وَ اسْتَجَبْتَهٗ وَ سَنَنْتَ
السُّنَنَ وَ اَطْفَاْتَ الْفِتَنَ وَ دَعَوْتَ اِلَى الرَّشَادِ وَ اَوْضَحْتَ سُبُلَ السَّدَادِ وَ
جَاهَدْتَّ فِی اللّٰهِ حَقَّ الْجِهَادِ وَ كُنْتَ لِلّٰهِ طَآئِعًا وَّ لِجَدِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَ اٰلِهٖ تَابِعًا وَّ لِقَوْلِ اَبِيْكَ سَامِعًا وَّ اِلٰى وَصِيَّةِ اَخِيْكَ مُسَارِعًا وَّ لِعِمَادِ
الدِّيْنِ رَافِعًا وَّ لِلطُّغْيَانِ قَامِعًا وَ لِلطُّغَاتِ مُقَارِعًا وَّ لِلْاُمَّةِ نَاصِحًا وَّ فِیْ
غَمَرَاتِ الْمَوْتِ سَابِحًا وَّ لِلْفُسَّاقِ مُكَافِحًا وَّ بِحُجَجِ اللّٰهِ قَآئِمًا وَّ لِلْاِسْلَامِ وَ

الْمُسْلِمِيْنَ رَاحِمًا وَّ لِلْحَقِّ نَاصِرًا وَّ عِنْدَ الْبَلَآءِ صَابِرًا وَّ لِلدِّيْنِ كَالِئًا وَّ عَنْ
حَوْزَتِهٖ مُرَامِيًا وَ عَنْ شَرِيْعَتِهٖ مُحَامِيًا تَحُوْطُ الْهُدٰی وَ تَنْصُرُهٗ وَ تَبْسُطُ
الْعَدْلَ وَ تَنْشُرُهٗ وَ تَنْصُرُ الدِّيْنَ وَ تُظْهِرُهٗ وَ تَكُفُّ الْعَابِثَ وَ تَزْجُرُهٗ وَ تَاْخُذُ
لِلدَّنِیِّ مِنَ الشَّرِيْفِ وَ تُسَاوِیْ فِی الْحُكْمِ بَيْنَ الْقَوِیِّ وَ الضَّعِيْفِ كُنْتَ
رَبِيْعَ الْاَيْتَامِ وَ عِصْمَةَ الْاَنَامِ وَ عِزَّ الْاِسْلَامِ وَ مَعْدِنَ الْاَحْكَامِ وَ حَلِيْفَ
الْاِنْعَامِ سَالِكًا طَرَآئِقَ جَدِّكَ وَ اَبِيْكَ مُشْبِهًا فِی الْوَصِيَّةِ لِاَخِيْكَ وَفِیَّ
الذِّمَمِ رَضِیَّ الشِّيَمِ ظَاهِرَ الْكَرَمِ مُتَهَجِّدًا فِی الظُّلَمِ قَوِيْمَ الطَّرَآئِقِ
كَرِيْمَ الْخَلَآئِقِ عَظِيْمَ السَّوَابِقِ شَرِيْفَ النَّسَبِ مُنِيْفَ الْحَسَبِ رَفِيْعَ
الرُّتَبِ كَثِيْرَ الْمَنَاقِبِ مَحْمُوْدَ الضَّرَآئِبِ جَزِيْلَ الْمَوَاهِبِ حَلِيْمٌ رَّشِيْدٌ
مُّنِيْبٌ جَوَادٌ عَلِيْمٌ شَدِيْدٌ اِمَامٌ شَهِيْدٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ حَبِيْبٌ مَّهِيْبٌ
كُنْتَ لِلرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَدًا وَ لِلْقُرْاٰنِ مُنْقِذًا وَّ لِلْاُمَّةِ
عَضُدًا وَّ فِی الطَّاعَةِ مُجْتَهِدًا حَافِظًا لِّلْعَهْدِ وَ الْمِيْثَاقِ نَاكِبًا عَنْ سُبُلِ
الْفُسَّاقِ بَاذِلًا لِّلْمَجْهُوْدِ طَوِيْلَ الرُّكُوْعِ وَ السُّجُوْدِ زَاهِدًا فِی الدُّنْيَا زُهْدَ
الرَّاحِلِ عَنْهَا نَاظِرًا اِلَيْهَا بِعَيْنِ الْمُسْتَوْحِشِيْنَ مِنْهَآ اٰمَالُكَ عَنْهَا
مَكْفُوْفَةٌ وَّ هِمَّتُكَ عَنْ زِيْنَتِهَا مَصْرُوْفَةٌ وَ اَلْحَاظُكَ عَنْ بَهْجَتِهَا مَطْرُوْفَةٌ وَّ
رَغْبَتُكَ فِی الْاٰخِرَةِ مَعْرُوْفَةٌ حَتّٰٓی اِذَا الْجَوْرُ مَدَّ بَاعَهٗ وَ اَسْفَرَ الظُّلْمُ قِنَاعَهٗ
وَ دَعَا الْغَیُّ اَتْبَاعَهٗ وَ اَنْتَ فِیْ حَرَمِ جَدِّكَ قَاطِنٌ وَّ لِلظَّالِمِيْنَ مُبَايِنٌ
جَلِيْسُ الْبَيْتِ وَ الْمِحْرَابِ مُعْتَزِلٌ عَنِ اللَّذَّاتِ وَ الشَّهَوَاتِ تُنْكِرُ
الْمُنْكَرَ بِقَلْبِكَ وَ لِسَانِكَ عَلٰى قَدْرِ طَاقَتِكَ وَ اِمْكَانِكَ ثُمَّ اقْتَضَاكَ
الْعِلْمُ لِلْاِنْكَارِ وَ لَزِمَكَ اَنْ تُجَاهِدَ الْفُجَّارَ فَسِرْتَ فِیْٓ اَوْلَادِكَ وَ اَهَالِيْكَ
وَ شِيْعَتِكَ وَ مَوَالِيْكَ وَ صَدَعْتَ بِالْحَقِّ وَ الْبَيِّنَةِ وَ دَعَوْتَ اِلَى اللّٰهِ بِالْحِكْمَةِ

Made with Xodo PDF Reader and Editor

وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ اَمَرْتَ بِاِقَامَةِ الْحُدُوْدِ وَ الطَّاعَةِ لِلْمَعْبُوْدِ وَ نَهَيْتَ
عَنِ الْخَبَآئِثِ وَ الطُّغْيَانِ وَ وَاجَهُوْكَ بِالظُّلْمِ وَ الْعُدْوَانِ فَجَاهَدْتَّهُمْ بَعْدَ
الْاِيْعَاذِ لَهُمْ وَ تَاْكِيْدِ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فَنَكَثُوْا ذِمَامَكَ وَ بَيْعَتَكَ وَ اَسْخَطُوْا
رَبَّكَ وَ جَدَّكَ وَ بَدَءُوْكَ بِالْحَرْبِ فَثَبَتَّ لِلطَّعْنِ وَ الضَّرْبِ وَ طَحَنْتَ جُنُوْدَ
الْفُجَّارِ وَ اقْتَحَمْتَ قَسْطَلَ الْغُبَارِ مُجَالِدًا بِذِى الْفَقَارِ كَاَنَّكَ عَلِيُّ
الْمُخْتَارُ ﷺ فَلَمَّا رَاَوْكَ ثَابِتَ الْجَأْشِ غَيْرَ خَآئِفٍ وَّ لَا خَاشٍ نَصَبُوْا لَكَ
غَوَآئِلَ مَكْرِهِمْ وَ قَاتَلُوْكَ بِكَيْدِهِمْ وَ شَرِّهِمْ وَ اَمَرَ اللَّعِيْنُ جُنُوْدَهٗ
فَمَنَعُوْكَ الْمَآءَ وَ وُرُوْدَهٗ وَ نَاجَزُوْكَ الْقِتَالَ وَ عَاجَلُوْكَ النِّزَالَ وَ رَشَقُوْكَ
بِالسِّهَامِ وَ النِّبَالِ وَ بَسَطُوْٓا اِلَيْكَ اَكُفَّ الْاِصْطِلَامِ وَ لَمْ يَرْعَوْا لَكَ
ذِمَامًا وَّلَا رَاقَبُوْا فِيْكَ اٰثَامًا فِىْ قَتْلِهِمْ اَوْلِيَآئَكَ وَ نَهْبِهِمْ رِحَالَكَ اَنْتَ
مُقَدَّمٌ فِى الْهَبَوَاتِ وَ مُحْتَمِلٌ لِّلْاَذِيَّاتِ قَدْ عَجِبَتْ مِنْ صَبْرِكَ مَلٰٓئِكَةُ
السَّمٰوٰتِ فَاَحْدَقُوْا بِكَ مِنْ كُلِّ الْجِهَاتِ وَ اَثْخَنُوْكَ بِالْجِرَاحِ وَ حَالُوْا
بَيْنَكَ وَ بَيْنَ الرَّوَاحِ وَ لَمْ يَبْقَ لَكَ نَاصِرٌ وَّ اَنْتَ مُحْتَسِبٌ صَابِرٌ تَذُبُّ عَنْ
نِّسْوَتِكَ وَ اَوْلَادِكَ حَتّٰى نَكَسُوْكَ عَنْ جَوَادِكَ فَهَوَيْتَ اِلَى الْاَرْضِ جَرِيْحًا
تَطَؤُكَ الْخُيُوْلُ بِحَوَافِرِهَا وَ تَعْلُوْكَ الطُّغَاةُ بِبَوَاتِرِهَا قَدْ رَشَحَ لِلْمَوْتِ
جَبِيْنُكَ وَ اخْتَلَفَتْ بِالْاِنْقِبَاضِ وَ الْاِنْبِسَاطِ شِمَالُكَ وَ يَمِيْنُكَ تُدِيْرُ
طَرْفًا خَفِيًّا اِلٰى رَحْلِكَ وَ بَيْتِكَ وَ قَدْ شُغِلْتَ بِنَفْسِكَ عَنْ وُّلْدِكَ وَ اَهْلِكَ
وَ اَسْرَعَ فَرَسُكَ شَارِدًا وَ اِلٰى خِيَامِكَ قَاصِدًا مُحَمْحِمًا بَاكِيًا فَلَمَّا رَاَيْنَ
النِّسَآءُ جَوَادَكَ مَخْزِيًّا وَّ نَظَرْنَ سَرْجَكَ عَلَيْهِ مَلْوِيًّا بَرَزْنَ مِنَ الْخُدُوْدِ
نَاشِرَاتِ الشُّعُوْرِ عَلَى الْخُدُوْدِ لَاطِمَاتِ الْوُجُوْهِ سَافِرَاتٍ وَّ بِالْعَوِيْلِ
دَاعِيَاتٍ وَّ بَعْدَ الْعِزِّ مُذَلَّلَاتٍ وَ اِلٰى مَصْرَعِكَ مُبَادِرَاتٍ وَ الشِّمْرُ جَالِسٌ

عَلٰى صَدْرِكَ وَ مُوْلِغٌ سَيْفَهٗ عَلٰى نَحْرِكَ قَابِضٌ عَلٰى شَيْبَتِكَ بِيَدِهٖ ذَابِحٌ لَّكَ
بِمُهَنَّدِهٖ قَدْ سَكَنَتْ حَوَاسُّكَ وَ خَفِيَتْ اَنْفَاسُكَ وَ رُفِعَ عَلَى الْقَنَا رَاْسُكَ
وَ سُبِيَ اَهْلُكَ كَالْعَبِيْدِ وَ صُفِّدُوْا فِى الْحَدِيْدِ فَوْقَ اَقْتَابِ الْمَطِيَّاتِ تَلْفَحُ
وُجُوْهَهُمْ حَرُّ الْهَاجِرَاتِ يُسَاقُوْنَ فِى الْبَرَارِىْ وَ الْفَلَوَاتِ اَيْدِيْهِمْ
مَغْلُوْلَةٌ اِلَى الْاَعْنَاقِ يُطَافُ بِهِمْ فِى الْاَسْوَاقِ فَالْوَيْلُ لِلْعُصَاةِ الْفُسَّاقِ
لَقَدْ قَتَلُوْا بِقَتْلِكَ الْاِسْلَامَ وَ عَطَّلُوا الصَّلٰوةَ وَ الصِّيَامَ وَ نَقَضُوا السُّنَنَ
وَ الْاَحْكَامَ وَ هَدَمُوْا قَوَاعِدَ الْاِيْمَانِ وَ حَرَّفُوْٓا اٰيَاتِ الْقُرْاٰنِ وَ هَلَجُوْا فِى
الْبَغْيِ وَ الْعُدْوَانِ لَقَدْ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ مَوْتُوْرًا وَّ عَادَ
كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ مَهْجُوْرًا وَّ غُوْدِرَ الْحَقُّ اِذْ قُهِرْتَ مَقْهُوْرًا وَّ فُقِدَ
بِفَقْدِكَ التَّكْبِيْرُ وَ التَّهْلِيْلُ وَ التَّحْرِيْمُ وَ التَّحْلِيْلُ وَ التَّنْزِيْلُ وَ التَّاْوِيْلُ
وَ ظَهَرَ بَعْدَكَ التَّغْيِيْرُ وَ التَّبْدِيْلُ وَ الْاِلْحَادُ وَ التَّعْطِيْلُ وَ الْاَهْوَآءُ وَ
الْاَضَالِيْلُ وَ الْفِتَنُ وَ الْاَبَاطِيْلُ فَقَامَ نَاعِيْكَ عِنْدَ قَبْرِ جَدِّكَ الرَّسُوْلِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ فَنَعَاكَ اِلَيْهِ بِالدَّمْعِ الْهَطُوْلِ قَآئِلًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُتِلَ
سِبْطُكَ وَ فَتَاكَ وَ اسْتُبِيْحَ اَهْلُكَ وَ حِمَاكَ وَ سُبِيَتْ بَعْدَكَ ذَرَارِيْكَ وَ
وَقَعَ الْمَحْذُوْرُ بِعِتْرَتِكَ وَ ذَوِيْكَ فَانْزَعَجَ الرَّسُوْلُ وَ بَكٰى قَلْبُهُ الْمَهُوْلُ وَ
عَزَّاهُ بِكَ الْمَلَآئِكَةُ وَ الْاَنْبِيَآءُ وَ فُجِعَتْ بِكَ اُمُّكَ السَّيِّدَةُ وَ اخْتَلَفَتْ
جُنُوْدُ الْمَلَآئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ تُعَزِّىْٓ اَبَاكَ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اُقِيْمَتْ لَكَ
الْمَاٰتِمُ فِىْٓ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ وَ لَطَمَتْ عَلَيْكَ الْحُوْرُ الْعِيْنُ وَ بَكَتِ السَّمَآءُ وَ
سُكَّانُهَا وَ الْجِنَانُ وَ خُزَّانُهَا وَ الْهِضَابُ وَ اَقْطَارُهَا وَ الْاَرْضُ وَ اَقْطَارُهَا وَ
الْبِحَارُ وَ حِيْتَانُهَا وَ مَكَّةُ وَ بُنْيَانُهَا وَ الْجِنَانُ وَ وِلْدَانُهَا وَ الْبَيْتُ وَ
الْمَقَامُ وَ الْمَشْعَرُ الْحَرَامُ وَ الْحِلُّ وَ الْاِحْرَامُ اَللّٰهُمَّ فَبِحُرْمَةِ هٰذَا الْمَكَانِ

Made with Xodo PDF Reader and Editor

الْمُنِيفِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ احْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَتِهِمْ وَ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ
بِشَفَاعَتِهِمْ . اَللّٰهُمَّ فَاِنِّيْ اَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ يَآ اَسْرَعَ الْحَاسِبِيْنَ وَ يَآ اَكْرَمَ
الْاَكْرَمِيْنَ وَ يَآ اَحْكَمَ الْحَاكِمِيْنَ بِمُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ رَسُوْلِكَ اِلَى
الْعَالَمِيْنَ اَجْمَعِيْنَ وَ بِاَخِيْهِ وَابْنِ عَمِّهِ الْاَنْزَعِ الْبَطِيْنِ الْعَالِمِ الْمَكِيْنِ عَلِيٍّ
اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ بِسَيِّدَةِ النِّسَآءِ الْعَالَمِيْنَ وَ بِالْحَسَنِ الزَّكِيِّ عِصْمَةِ
الْمُتَّقِيْنَ وَ بِاَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ الْحُسَيْنِ اَكْرَمِ الْمُسْتَشْهَدِيْنَ وَ بِاَوْلَادِهِ
الْمَقْتُوْلِيْنَ وَ بِعِتْرَتِهِ الْمَظْلُوْمِيْنَ وَ بِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ وَ
بِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قِبْلَةِ الْاَوَّابِيْنَ وَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَصْدَقِ الصَّادِقِيْنَ وَ
مُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ مُّظْهِرِ الْبَرَاهِيْنِ وَ عَلِيِّ بْنِ مُوْسٰى نَاصِرِ الدِّيْنِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ
عَلِيٍّ قُدْوَةِ الْمُهْتَدِيْنَ وَ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ اَزْهَدِ الزَّاهِدِيْنَ وَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ
وَارِثِ الْمُسْتَخْلَفِيْنَ وَالْحُجَّةِ عَلَى الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ
مُحَمَّدٍ الصَّادِقِيْنَ الْاَبَرِّيْنَ اٰلِ طٰهٰ وَ يٰسٓ وَ اَنْ تَجْعَلَنِيْ فِي الْقِيَامَةِ مِنَ
الْاٰمِنِيْنَ الْمُطْمَئِنِّيْنَ الْفَآئِزِيْنَ الْفَرِحِيْنَ الْمُسْتَبْشِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ اكْتُبْنِيْ
فِي الْمُسْلِمِيْنَ وَ اَلْحِقْنِيْ بِالصَّالِحِيْنَ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ
وَانْصُرْنِيْ عَلَى الْبَاغِيْنَ وَ اكْفِنِيْ كَيْدَ الْحَاسِدِيْنَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ مَكْرَ
الْمَاكِرِيْنَ وَاقْبِضْ عَنِّيْ اَيْدِي الظَّالِمِيْنَ وَاجْمَعْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ السَّادَةِ
الْمَيَامِيْنِ فِيْٓ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّيْنَ
وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ
اُقْسِمُ عَلَيْكَ بِنَبِيِّكَ الْمَعْصُوْمِ وَ بِحُكْمِكَ الْمَحْتُوْمِ وَنَهْيِكَ الْمَكْتُوْمِ وَ
بِهٰذَا الْقَبْرِ الْمَلْمُوْمِ الْمُوَسَّدِ فِيْ كَنَفِهِ الْاِمَامُ الْمَعْصُوْمُ الْمَقْتُوْلُ
الْمَظْلُوْمُ اَنْ تَكْشِفَ مَا بِيْ مِنَ الْغُمُوْمِ وَ تَصْرِفَ عَنِّيْ شَرَّ الْقَدَرِ الْمَحْتُوْمِ

وَ تُجِيْرَنِيْ مِنَ النَّارِ ذَاتِ السَّمُوْمِ اَللّٰهُمَّ جَلِّلْنِيْ بِنِعْمَتِكَ وَ رَضِّنِيْ
بِقَسْمِكَ وَ تَغَمَّدْنِيْ بِجُوْدِكَ وَ كَرَمِكَ وَبَاعِدْنِيْ مِنْ مَّكْرِكَ وَ نَقِمَتِكَ اَللّٰهُمَّ
اعْصِمْنِيْ مِنَ الزَّلَلِ وَ سَدِّدْنِيْ فِي الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ وَافْسَحْ لِيْ فِيْ مُدَّةِ الْاَجَلِ
وَ اَعْفِنِيْ مِنَ الْاَوْجَاعِ وَالْعِلَلِ وَ بَلِّغْنِيْ بِمَوَالِيَّ وَ بِفَضْلِكَ اَفْضَلَ الْاَمَلِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اقْبَلْ تَوْبَتِيْ وَارْحَمْ عَبْرَتِيْ وَ اَقِلْنِيْ عَثْرَتِيْ
وَ نَفِّسْ كُرْبَتِيْ وَاغْفِرْ لِيْ خَطِيْٓئَتِيْ وَ اَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لِيْ فِيْ
هٰذَا الْمَشْهَدِ الْمُعَظَّمِ وَالْمَحَلِّ الْمُكَرَّمِ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَ لَا عَيْبًا اِلَّا
سَتَرْتَهٗ وَلَا غَمًّا اِلَّا كَشَفْتَهٗ وَلَا رِزْقًا اِلَّا بَسَطْتَهٗ وَلَا جَاهًا اِلَّا عَمَرْتَهٗ وَلَا
فَسَادًا اِلَّآ اَصْلَحْتَهٗ وَ لَا اَمَلًا اِلَّا بَلَّغْتَهٗ وَلَا دُعَآءً اِلَّآ اَجَبْتَهٗ وَلَا مَضِيْقًا اِلَّا
فَرَّجْتَهٗ وَلَا شَمْلًا اِلَّا جَمَعْتَهٗ وَ لَا اَمْرًا اِلَّا اَتْمَمْتَهٗ وَلَا مَالًا اِلَّا كَثَّرْتَهٗ
وَلَا خُلُقًا اِلَّا حَسَّنْتَهٗ وَلَا اِنْفَاقًا اِلَّا اَخْلَفْتَهٗ وَلَا حَالًا اِلَّا عَمَرْتَهٗ وَ
لَا حَسُوْدًا اِلَّا قَمَعْتَهٗ وَلَا عَدُوًّا اِلَّا اَرْدَيْتَهٗ وَلَا شَرًّا اِلَّا كَفَيْتَهٗ وَلَا مَرَضًا اِلَّا
شَفَيْتَهٗ وَلَا بَعِيْدًا اِلَّآ اَدْنَيْتَهٗ وَلَا شَعَثًا اِلَّا لَمَمْتَهٗ وَلَا سُؤَالًا اِلَّا
اَعْطَيْتَهٗ . اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْعَاجِلَةِ وَ ثَوَابَ الْاٰجِلَةِ - اَللّٰهُمَّ
اَغْنِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنِ الْحَرَامِ وَ بِفَضْلِكَ عَنْ جَمِيْعِ الْاَنَامِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ
عِلْمًا نَّافِعًا وَّ قَلْبًا خَاشِعًا وَّ يَقِيْنًا شَافِيًا وَّ عَمَلًا زَاكِيًا وَّ صَبْرًا جَمِيْلًا وَّ
اَجْرًا جَزِيْلًا اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شُكْرَ نِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَ زِدْ فِيْٓ اِحْسَانِكَ وَ كَرَمِكَ
اِلَيَّ وَاجْعَلْ قَوْلِيْ فِي النَّاسِ مَسْمُوْعًا وَّ عَمَلِيْ عِنْدَكَ مَرْفُوْعًا وَ اَثَرِيْ فِي
الْخَيْرَاتِ مَتْبُوْعًا وَّ عَدُوِّيْ مَقْمُوْعًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ
الْاَخْيَارِ فِيْٓ اٰنَآءِ اللَّيْلِ وَ اَطْرَافِ النَّهَارِ وَاكْفِنِيْ شَرَّ الْاَشْرَارِ وَ طَهِّرْنِيْ مِنَ
الذُّنُوْبِ وَ الْاَوْزَارِ وَ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ وَ اَدْخِلْنِيْ دَارَ الْقَرَارِ وَ اغْفِرْ لِيْ وَ

Made with Xodo PDF Reader and Editor

لِجَمِيعِ اِخْوَانِيْ فِيكَ وَ اَخَوَاتِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

سلام آدمؑ پر جو برگزیدہء خدا اور خلیفہ خدا ہیں، سلام شیثؑ پر جو ولی خدا اور پسندیدہ خدا ہیں، سلام ادریسؑ پر جو اپنی دلیل کے ساتھ (جنت میں) مقیم ہیں، سلام نوحؑ پر جن کی دعا قبول کی گئی، سلام ہودؑ پر جن کی اللہ کی طرف سے مخصوص مدد فرمائی گئی، سلام صالحؑ پر جن کو اللہ نے اپنے کرم سے ذی شان قرار دیا، سلام ابراہیمؑ پر جن کو اللہ نے اپنی خلت سے سرفراز فرمایا، سلام اسماعیلؑ پر جن کو اللہ نے ذبح عظیم کی قرار داد کے ساتھ اپنی جنت سے فدیہ بھیجا، سلام اسحاقؑ پر جن کی ذریت میں اللہ نے نبوت کا سلسلہ رکھا، سلام یعقوبؑ پر جن کو اللہ نے اپنی رحمت سے دوبارہ بینائی فرمائی، سلام یوسفؑ پر جن کو خدا نے اپنا کرم عظیم فرما کر کنویں سے نجات عطا فرمائی، سلام موسیٰؑ پر جن کے لئے خدا نے اپنی قدرت سے دریا کو شگافتہ کر دیا، سلام ہارونؑ پر جن کو خدا نے اپنی نبوت سے مخصوص فرمایا، سلام شعیبؑ پر جن کو خدا نے ان کی امت پر غالب کیا، سلام داؤدؑ پر جن کے ترک اولیٰ کو اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دیا، سلام سلیمانؑ پر جن کے لئے خدا کی دی ہوئی عزت کی بدولت قومِ جن تابع ہوگئی، سلام ہو ایوبؑ پر جن کو اللہ نے بیماری سے شفا دی، سلام یونسؑ پر خدا نے ان کے اس وعدہ کو پورا فرمایا جس کی انہوں نے ضمانت دی تھی، سلام عزیرؑ پر جن کو خدا نے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ فرمایا، سلام زکریاؑ پر جو اپنی شدید آزمائش میں بھی صابر رہے، سلام یحییٰؑ پر جن کا مرتبہ اللہ نے ان کی شہادت سے اور بڑھا دیا، سلام عیسیٰؑ پر جو بزبانِ وحی اللہ کی روح اور اللہ کا کلمہ ہیں، سلام محمد مصطفیٰؐ پر جو محبوب خدا اور پسندیدہ خدا ہیں، سلام امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ پر جن کو پیغمبر کے بھائی ہونے کا مخصوص شرف دیا گیا، سلام جناب سیدہؑ دختر رسولؐ پر، سلام ابو محمد حسن مجتبیٰؑ پر جو اپنے بابا پاکؑ کے وصی وجانشین ہیں، سلام مولا حسینؑ پر جنھوں نے راہِ خدا میں انتہائی زخمی ہونے کے بعد جو جان جسم میں باقی رہ گئی تھی وہ بھی دے دی، ان جنابؑ پر سلام جنہوں نے مخفی اور آشکار خدا کی عبادت کی، ان جنابؑ پر سلام جن کی خاک میں اللہ نے اثر شفا قرار دیا، سلام ان جنابؑ پر کہ جن کے مقدس قبہ کے نیچے دعائیں قبول ہوتی ہیں، ان جنابؑ پر سلام جن کی ذریت سے قیامت تک امامؑ رہیں گے، آخری پیغمبرؐ کے فرزند پر سلام، سردار اوصیاء علیؑ کے فرزند پر سلام، سیدۃ النساءؑ کے فرزند پر سلام، بزرگ مرتبہ والی ملیکۃ العربؑ کے فرزند پر سلام، سدرۃ المنتہیٰ کے وارث پر سلام، جنت جیسی پناہ گاہ کے وارث پر سلام، زمزم وصفا کے وارث پر سلام، آلودہ خاک وخون پر سلام، سلام اس پر جس کا خیمہ پھاڑ ڈالا گیا، چادرِ تطہیر والوں کی پانچویں فرد پر سلام، مسافروں میں سب سے زیادہ بیکس مسافر پر سلام، شہیدوں میں سب سے زیادہ پر درد شہید پر سلام، اس پر سلام جس کو مجہول النسب لوگوں نے قتل کیا، ساکنِ ارضِ کربلا پر سلام، اس پر سلام جس کو آسمان کے فرشتے روئے، اس پر سلام جس کی نسل سے آئمہؑ اطہارؑ ہیں، سلام دین کے سردار پر، سلام

ان (آئمہؑ) پر جو حق کی منزلیں ہیں، سلام ان آئمہؑ پر جو پیشوائے ملت ہیں، ان گریبانوں پر سلام جو خون میں بھرے تھے، ان ہونٹوں پر سلام جو پیاس سے سوکھے ہوئے تھے، سلام ان پر جو ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے، سلام ان پر جن کو قتل کے فوراً بعد لوٹ لیا گیا، سلام ہو بے گور وکفن نعشوں پر، [سلام ہو ان جسموں پر دھوپ کی شدت سے جن کے رنگ بدل گئے]، (ارض کربلا پر) بہنے والے خون پر سلام، جسموں سے جدا کر دیئے جانے والے اعضاء پر سلام، نیزوں پر اٹھائے جانے والے سروں پر سلام، بے گھر ہو جانے والی مستورات پر سلام، حجت پروردگار عالم پر سلام، آپ جنابؑ پر سلام اور آپ جنابؑ کے پاکیزہ آباء واجداد پر سلام، آپ جنابؑ پر سلام اور آپ جنابؑ کے شہید ہونے والے فرزندوں پر سلام، آپ جنابؑ پر سلام اور حمایت حق کرنے والی آپ جنابؑ کی ذریت پر سلام، آپ جنابؑ پر اور آپ جنابؑ کے پہلو میں رہنے والے فرشتوں پر سلام، سلام ظلم وستم سے قتل کئے جانے والے پر اور ان کے بھائیؑ پر جن کو زہر دیا گیا، سلام جناب علی اکبرؑ پر، [سلام] کم سن شیرخوار پر، سلام ان جسموں پر جن کو (بعد شہادت) لوٹا گیا، سلام نبیؐ کی قریب ترین ذریت پر، سلام ان لاشوں پر جن کو بیابان میں پڑا چھوڑ دیا گیا، سلام ان مسافروں پر جو اپنے وطن سے دور تھے، سلام بے کفن دفن کئے جانے والوں پر، سلام ان سروں پر جن کو جسموں سے جدا کر دیا گیا، راہِ خدا میں اذیّت اٹھانے والے صابر پر سلام، عالم بیکسی میں ظلم کئے جانے والے پر سلام، خاکِ پاک پر رہنے والے پر سلام، قبہؑ بلند رکھنے والے پر سلام، اس پر سلام جس کو خدائے بزرگ نے پاک و پاکیزہ قرار دیا، اس پر سلام جس پر جبریلؑ نے فخر کیا، اس پر سلام جس کو گہوارہ میں میکائیلؑ نے لوریاں دیں، اس پر سلام جس کے بارے میں عہد وپیماں کو توڑ دیا گیا، اس پر سلام جس کی حرمت کو ضائع کیا گیا، اس پر سلام جس کا خون ظلم سے بہایا گیا، اس پر سلام جس کو زخموں سے بہنے والے خون میں نہلا دیا گیا، اس پر سلام جس کو ہر طرف سے نیزے لگائے جاتے تھے، اس پر سلام جس پر ہر ظلم وستم روا رکھا گیا، [اس پر سلام جسے اتنی بڑی کائنات میں یکہ وتنہا چھوڑ دیا گیا]، اس پر سلام جس کو گرد ونواح کے گاؤں والوں نے دفن کیا، اس پر سلام جس کی شہ رگ کو (بے دردی سے) کاٹا گیا، اس پر سلام جو یکہ وتنہا دشمنوں کی یلغار کو ہٹا رہا تھا، اس ریش اقدس پر سلام جو خون سے سرخ تھی، اس رخسار پر سلام جو خاک آلود تھا، اس بدن پر سلام جو غبار آلود تھا (اس لٹے اور نچے ہوئے بدن پر سلام)، ان دانتوں پر سلام جن پر ظلم کی چھڑی چل رہی تھی، اس [سر اقدس] پر سلام جو نیزہ پر اٹھایا گیا، ان جسموں پر سلام جو بیابان میں برہنہ پڑے تھے جن کو ستمگارانِ امت بھیڑیوں کی طرح دوڑ دوڑ کر جھنجھوڑ رہے تھے اور کٹ کھنے درندے بن کر (پامالی اور لوٹ کھسوٹ کے لئے) منڈلا رہے تھے۔ میرے مولا آپ جنابؑ پر سلام اور آپ جنابؑ کے قبہ کے گرد جمع رہنے والے فرشتوں پر سلام جو آپ جنابؑ کی تربت کو گھیرے رہتے ہیں اور آپ جنابؑ کے صحنِ اقدس کا طواف کرتے ہیں اور آپ جنابؑ کی زیارت کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔ آپ جنابؑ پر سلام، میں نے آپ حضورؑ کی جانب رخ کیا ہے اور آپ جنابؑ کی بارگاہ عالی سے کامیابی کا امیدوار

Made with Xodo PDF Reader and Editor

ہوں، آپ جنابؑ پر سلام آپ حضورؑ کی حرمت کو پہچاننے والے کا، سلام آپ جنابؑ سے خالص محبت رکھنے والے کا سلام، سلام آپ حضورؑ کی محبت کے ذریعہ سے قربِ خدا حاصل کرنے والے کا، اس کا سلام جو حضورؑ کے دشمنوں سے بیزار ہے، اس کا سلام جس کا دل آپ جنابؑ کے غم سے زخمی ہے، اور جناب عالیؑ کے ذکر کے وقت اس کی آنکھوں سے آنسو جاری رہتے ہیں جو حضور والاؑ کے مصائب سے نہایت دردمند ملول اور بے حال ہے۔ اس کا سلام جو میدانِ کربلا میں اگر جناب عالیؑ کے ساتھ ہوتا تو تلواروں کی باڑھ پر اپنی جان کو ڈال دیتا اور آمادہ موت ہو کر اپنے خون کا آخری قطرہ بھی حضورؑ پر نثار کر دیتا، اور باغیوں کے مقابلہ میں عالی جنابؑ کے سامنے جہاد کر کے حضورؑ کی نصرت کرتا اور اپنی روح، اپنا جسم، اپنا مال اور اپنی اولاد سب کچھ آپ حضورؑ پر فدا کر دیتا، اسکی روح آپ جنابؑ کی روح پر نثار ہوتی اور اسکے اہل حضور والاؑ کے اہل پر فدا ہوتے۔ اب جبکہ زمانہ نے مجھے مؤخر کر دیا اور اس وقت موجود نہ ہونے کی وجہ سے میرے مقدر نے مجھے آپ حضورؑ کی نصرت سے روک دیا، آپ جنابؑ سے لڑنے والوں سے نہ لڑ سکا اور آپ حضورؑ کے دشمنوں کے لئے میدان میں آکر کھڑا نہ ہو سکا؛ تو صبح و شام بیقراری سے آپ حضورؑ کے غم میں رویا کروں گا اور آنسو کے بدلہ آنکھوں سے خون بہاؤں گا۔ یہ آپ عالی مقام کا غم؛ یہ آپ جنابؑ کے مصائب پر رنج و ملال اور آہِ پُردرد کبھی جانے والی نہیں۔ اسی سوزشِ غم اسی رنج و ملال کو ساتھ لے کر دنیا سے اٹھ جاؤں گا۔ مولاؑ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ حضورؑ نے نماز کو قائم کیا، بڑی زبردست زکوٰۃ دی، نیکیوں کا حکم دیا، برائیوں اور سرکشی سے روکا، آپ جنابؑ نے خدا کی اطاعت فرمائی؛ کبھی اس کی نافرمانی نہیں کی، آپ جنابؑ نے اپنا رابطہ خدا سے قائم رکھا اور اس کو انتہائی خوش رکھا، آپ حضورؑ ہمیشہ خدا کی نافرمانی سے ڈرے، آپ جنابؑ کی نظر ہمیشہ اس جل جلالہ کی ہی طرف رہی، حضور والاؑ نے ہمیشہ اس ذات باری کی رضا کو پسند فرمایا (اس کی آواز پر لبیک کہا)۔ آپ جنابؑ نے سنتِ خدا اور رسولؐ کو قائم فرمایا اور فتنوں کی آگ کو بجھایا۔ دوسروں کو راہِ حق کی طرف بلایا، اور حق کے راستوں کو اجاگر کر کے دکھایا۔ اور خدا تعالیٰ کی راہ میں جہاد کا جو حق تھا، اسے پورا فرمایا، آپ حضورؑ خداوند متعال کے مطیع رہے، اور اپنے نانا محمد مصطفیٰؐ کے پیرو رہے، اور اپنے بابا جانؑ کے تابع فرمان رہے، اور اپنے بھائی حسنؑ کی وصیت کو جلد پورا فرمایا۔ آپ عالی جنابؑ ستونِ دین کو بلند کرنے والے، سرکشی کی بنیادوں کو کھود دینے والے، اور سرکشوں کے سروں کو ضرب نیزہ و شمشیر سے کچل دینے والے، امت پیغمبر کو نصیحت فرمانے والے، اور موت کے بھنور پر تیرنے والے، اور اہل فسق و فجور کا مردانہ وار مقابلہ کرنے والے، خدا کی حجتوں کے ساتھ قائم رہنے والے، اسلام اور مسلمین کے لئے دل میں رحم رکھنے والے، حق کی نصرت فرمانے والے، اور سخت آزمائش کے وقت صبر کرنے والے، دین کی حفاظت کرنے والے، اور دین پر حملہ کرنے والوں کا منہ پھیر دینے والے ہیں۔ آپ جنابؑ ہدایت کی حفاظت اور نصرت کرتے رہے، اور عدل و انصاف کی نشر و اشاعت کرتے رہے، دین کی نصرت و حمایت کرتے رہے، اور دین سے حقارت کرنے والوں کی روک ٹوک اور ڈانٹ ڈپٹ کرتے رہے۔

آپ حضورؑ طاقتور سے کمزور کا حق دلاتے تھے اور حکم میں طاقتور اور کمزور کو برابر رکھتے تھے۔ آپ عالی جنابؑ یتیموں کی بہار تھے، مخلوق کے لئے پناہ گاہ تھے، اسلام کی عزت تھے۔ آپ جنابؑ کے پاس احکام الٰہی کا سرمایہ تھا۔ آپ حضورؑ حاجتمندوں کو گرانقدر عطیہ دینے کا عزم کئے ہوئے تھے، اپنے جد امجدؐ اور پدرِ نامدارؑ کے طریقوں پر چلنے والے۔ اور اپنے بھائیؑ کی طرح امر خیر کی ہدایت فرمانے والے، اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے والے، پسندیدہ خو، بو، رکھنے والے (صاحب اوصاف حمیدہ)، آپ حضورؑ کی سخاوت اظہر من الشمس، آپ جنابؑ پردہ شب میں تہجد گزار، آپ جنابؑ کا ہر طریقہ مضبوط و درست اور ہر عادت بزرگانہ شان کی حامل، آپ جنابؑ کی ہر سبقت عظیم الشان، حضور والاؑ کا نسب انتہائی بلند، آپ جنابؑ کے کمالات انتہائی بلندی پر، آپ جنابؑ کا ہر مرتبہ بلندتر، سرکارؑ کے فضائل بہت ہی زیادہ، جناب والاؑ کے تمام خصائل پسندیدہ، آپ حضورؑ کی بخششیں نہایت قیمتی۔ آپ جنابؑ صاحبِ علم، راہِ حق پر گامزن، خدا کی طرف مائل، سخی عزم کے طاقتور، صاحبِ علم، امامِ امت، گواہِ حقانیت، ملت کے لئے دردمند، خدا سے لو لگائے ہوئے، ہر صاحبِ دل کے محبوب، خدا کے غضب سے ڈرنے والے۔ آپ جنابؑ حضرت رسول اللہؐ کے فرزند ہیں، قرآن کے لئے سند ہیں، اُمت کے لئے دست و بازو ہیں، طاعت خدا میں تعب اٹھانے والے، عہد و پیمان کی حفاظت کرنے والے، بدکاروں کے راستوں سے الگ تھلگ، مصیبت زدہ کو عطا فرمانے والے، طولانی رکوع و سجود کرنے والے، دنیا کو اس طرح چھوڑ دینے والے جیسے دنیا سے رخصت ہونے والے دنیا سے سیر ہوتے ہیں۔ دنیا کو آپ جنابؑ نے ہمیشہ نفرت کی نگاہ سے دیکھا۔ آپ حضورؑ کی آرزوئیں دُنیا سے ہٹی ہوئی تھیں اور دنیا کی آرائش سے کوسوں دور تھے، رونق دنیا سے جنابؑ کی نگاہیں پھری ہوئی تھیں۔ اور دُنیا جانتی ہے کہ حضورؑ کا میلان خاطر بس آخرت کی طرف تھا، یہاں تک کہ جب ظلم و جور اپنے ہاتھ بہت بڑھانے لگا، اور ظلم کے چہرہ پر جو ہلکا سا پردہ تھا وہ بھی نہ رہا، گمراہی نے اپنے چیلوں کو ہر طرف سے بلا لیا، اس وقت آپ جنابؑ اپنے [جد امجدؐ] کے حرم میں مقیم تھے، ظالموں سے دور تھے، گوشہ نشین تھے اور محرابِ عبادت میں محوِ عبادت تھے، دنیا کی لذتوں اور خواہشوں سے کنارہ کش تھے، اور اپنی طاقت کے مطابق اور امکان کی حد تک اپنے دل و زبان سے حرام سے بچنے کی ہدایت بھی کرتے رہے تھے، (آپ جنابؑ سے بیعت یزید کا مطالبہ ہوا) اور حضورؑ کے حقیقت شناس علم نے طے کر لیا کہ بیعت سے انکار کیا جائے اور بیعت نہ کرنے کی وجہ سے جو لوگ قتال کریں ان فاجروں سے جہاد کیا جائے۔ فوراً آپ جنابؑ اپنی اولادؑ، اہلِ خاندانؑ، اپنی فرمانبردار جماعتؑ کو لے کر چلے، آپ حضورؑ نے حق اور روشن دلائل کو واضح کر دیا، اور خلق خدا کو حکمت اور پسندیدہ موعظہ کے ساتھ خدا کی طرف دعوت دی۔ حدود شریعت کے قائم کرنے کا، نیز معبود کی فرمانبرداری کا، محرمات سے بچنے اور سرکشی سے باز رہنے کا حکم دیا۔ لیکن ستمگاروں نے ظلم و عداوت سے آپ سرکارؑ کا مقابلہ کیا۔ حضور والاؑ نے پہلے تو ان کو غضب خدا سے ڈرایا اور حجت ہدایت کی مضبوطی کی، [پھر ان سے جہاد کیا]۔ آخرکار جب انہوں نے آپ حضورؑ کے بارے میں ہر عہد کو

Made with Xodo PDF Reader and Editor

توڑ دیا، ہر حکم خدا کو پسِ پشت ڈال دیا اور آپ جنابؑ کی بیعت سے بھی پھر گئے، اور اپنی شقاوت سے انہوں نے آپ جنابؑ کے خداوند متعال اور آپ جنابؑ کے جد امجد کو غضبناک کیا، اور حضورؑ سے لڑنے کی خود سے پہل کی، تو پھر سرکارؑ بھی ضرب نیزہ و شمشیر کے لئے میدان میں آ گئے، اور بدکاروں کے لشکروں کو پیس ڈالا۔ آپ جنابؑ جنگ کے گہرے غبار میں دھنسے ہوئے تھے اور ذوالفقار سے حیدر کرارؑ کی طرح قتال کر رہے تھے۔ اعداء نے جب آپ حضورؑ کے دل کو مضبوط اور بالکل بے خوف و ہراس دیکھا تو اپنے مکر کے جال بچھانے لگے، اور اپنی مخصوص سفیانی چالاکیوں اور شرارت کے ساتھ آپ جنابؑ کے ساتھ قتال کرنے لگے۔ ملعون عمر بن سعد نے اپنے لشکروں کو حکم دے دیا کہ پانی حسینؑ تک نہ پہنچ سکے۔ سب لوگ تیزی کے ساتھ آپ حضورؑ سے قتال کرنے لگے اور پے در پے ملے جلے حملے ہونے لگے، آپ جنابؑ کو تیروں سے چھلنی کر دیا، سب نے ظلم و ستم کے ہاتھ آپ جنابؑ کی طرف بڑھا دیئے، نہ انہوں نے حضورؑ کے بارے میں اپنی کسی ذمہ داری کو دیکھا نہ یہ سمجھا کہ وہ آپ جنابؑ کو اور آپ جنابؑ کے ساتھیوں کو قتل کرنے میں اور سامان کو لوٹنے میں، وہ کتنے زبردست گناہ کے مرتکب ہوں گے! آپ جنابؑ غبار جنگ میں دھنسے ہوئے تھے اور ہر ایک اذیت اٹھا رہے تھے۔ آپ جنابؑ کا صبر دیکھ کر تو ملائکہ افلاک بھی تعجب کر رہے تھے، ظالموں نے ہر طرف سے گھیر لیا اور زخم پر زخم پہنچا کر آپ حضورؑ کو مضمحل کر دیا۔ دم لینے کی مہلت نہ دی۔ آپ جنابؑ کا کوئی مددگار نہ رہا تھا، بیکسی کے عالم میں انتہائی صبر و ضبط کے ساتھ آپ جنابؑ اپنی مستورات اور بچوں کی طرف سے ہجوم اشقیاء کو ہٹا رہے تھے، یہاں تک کہ انہوں نے حضورؑ کو گھوڑے سے گرا دیا۔ آپ جنابؑ زخموں سے چور ہو کر زمین پر گرے، لشکر کے گھوڑے اپنے سموں سے آپ جنابؑ کو کچل رہے تھے، اور سرکش ستمگر اپنی تلواریں لئے آپ جنابؑ پر چڑھے چلے آتے تھے، موت کا پسینہ حضورؑ کی پیشانی پر آیا ہوا تھا، اور حضورؑ کے دست و پا ادھر ادھر سمٹتے اور پھیلتے تھے۔ چشمِ نیم وا سے اپنے کنبہ اور اپنے بچوں کو دیکھ رہے تھے، حالانکہ اس وقت آپ جنابؑ کی خود کی حالت تو ایسی تھی کہ حضورؑ کو اپنے کنبہؑ کا اور بچوںؑ کا دھیان نہ آ سکتا تھا۔ اس وقت حضورؑ کا گھوڑا ہنہناتا اور روتا ہوا خیام کی طرف چلا۔ جب اہلِ حرمؑ نے حضورؑ کے رہوار کو بے سوار دیکھا اور زین اسپ کو نیچے ڈھلکا ہوا دیکھا؛ تو بے قرار ہو کر خیموں سے نکل پڑیں اور بال بکھرائے ہوئے، منہ پر طمانچے مارتے ہوئے؛ جبکہ پردہ کا دھیان نہ تھا؛ نوحہ و بکا کرتے ہوئے؛ اپنے بزرگوں اور وارثوں کو پکارتے ہوئے؛ جبکہ اپنی اس مخصوص عظیم عزت و شوکت کے باوجود حقارت کی نظر سے دیکھے جا رہے تھے، سب کے سب [آپ جنابؑ] کی قتل گاہ کی طرف تیزی سے جا رہے تھے۔ آہ شمر ملعون اس وقت حضورؑ کے سینہ اقدس پر بیٹھا ہوا تھا، اور اپنا خنجر حضورؑ کی گردن پر پھیر رہا تھا۔ ریشِ مبارک ظالم اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے اپنی ہندی تلوار سے عالی جنابؑ کو ذبح کر رہا تھا، حضورؑ کے دست و پا کی حرکت بند ہو گئی اور سانس رک گئی۔ نیزہ پر سر اقدس کو اٹھایا گیا، اور اہلِ حرم کو غلاموں کی طرح قید کر لیا گیا اور آہنی زنجیروں میں جکڑ کر اونٹوں پر بٹھا دیا گیا۔ دوپہر کی گرمیاں

انکے چہروں کو جھلسا رہی تھیں اور وہ غریب بیابانوں اور جنگلوں میں پھرائے جا رہے تھے۔ انؑ جناب کے ہاتھ گردنوں سے بندھے ہوئے تھے اور بازاروں میں ان کو پھرایا جا رہا تھا۔ وائے ہو ان نافرمانوں فاسقوں پر جنہوں نے آپ حضورؑ کو قتل کر کے اسلام کو تباہ کر دیا؛ نمازوں اور روزوں کو معطل کر دیا، شریعت کے چلن کو اور احکام کو توڑ دیا، ایمان کی عمارت کو مسمار دیا۔ قرآنی آیات میں تحریف کی، اور بغاوت و سرکشی میں دھنستے چلے گئے۔ آپ جنابؑ کے قتل سے حضرت رسولؐ اللہ مظلوم قرار پا گئے، مظلوم بھی ایسے کہ اپنے بچہ کے خون کا بدلہ نہ لے سکے۔ آپ جنابؑ کے قتل سے کتابِ خدا پر لاوارثی چھا گئی۔ حضور والاؑ کے ستائے جانے سے اصل میں حق ستایا گیا۔ آپ حضورؑ کے نہ ہونے سے اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ والی ان کی آوازوں میں کوئی روح نہ رہی۔ حرام و حلال کا امتیاز، قرآن اور قرآن کے معانی کا تعین سب ضائع ہو گیا۔ آپ حضورؑ کے بعد شریعت میں کھلی ہوئی تبدیلیاں، فاسد عقیدے سے حدود شریعت کا تعطل، نفسانی خواہشوں کا زور، گمراہیاں فتنے اور غلط چیزیں کھل کر نظر آنے لگیں۔ غرض کہ آپؑ کی سنانی سنانے والاؑ جناب عالیؑ کے جد امجدؐ کی قبر مبارک کے پاس کھڑا ہوا اور آپ جنابؑ کی سنانی برستے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ رسولؐ اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنائی کہ: "یا رسولؐ اللہ! آپ جنابؐ کا فرزند آپ حضورؐ کا لختِ جگر قتل کر دیا گیا، اور آپ حضورؐ کے گھر والوںؑ اور جانثاروںؑ کو مار دیا گیا، آپ حضورؐ کے بعد آپ جنابؐ کی ذرّیت کو قید کیا گیا، اور آپ جنابؐ کی ذریت و اہل بیتؑ کو وہ دکھ دیئے گئے، جن دکھوں سے ان جنابؑ کو بچانا امت پر فرض تھا۔ روح اسلام کو انتہائی قلق ہوا۔ اور آنحضرتؐ کا قلب نازک گریاں ہوا، ملائکہؑ اور انبیاءؑ نے آنحضورؐ کو آپ جنابؑ کا پرسہ پیش کیا، آپ جنابؑ کے قتل ہونے سے آپ جنابؑ کی مادر گرامی جناب سیدہؑ بے تاب ہو گئیں، ملائکہ مقربین کے ایک کے بعد ایک لشکر اترنے لگے جو آپ حضور کے پدر گرامی حضرت امیر المومنینؑ کو پرسہ دے رہے تھے، اور اعلیٰ علیین میں آپ جنابؑ پر نوحہ و ماتم کر رہے تھے، آپ حضورؑ کے غم میں حورانِ جنت اپنا منہ پیٹ رہی تھیں، آسمان اور آسمان کے باشندے آپ جنابؑ پر روئے، اور جنت کے خزینہ دار روئے، پہاڑ قطار در قطار روئے، دریا اور دریا کی مچھلیاں، [مکہ اور مکہ کی عمارتیں]، جنت اور غلمان، کعبہ اور مقامِ ابراہیم، مشعر حرام اور حل و حرم سب ہی آپ جنابؑ کے غم میں گریاں ہوئے۔ خداوندا! اس بلند مرتبہ مقام کی حرمت کا واسطہ، محمدؐ و آل محمدؐ پر درود و سلام بھیج، اور مجھ کو ان جنابؑ کے گروہ میں محشور فرما، اور ان جنابؑ کی سفارش سے مجھے داخل جنت فرما۔ اے کم سے کم وقت میں ہر ایک کا حساب کرنے والے، اے ہر بزرگ سے کہیں زیادہ بزرگ تر، اے عالم حاکموں سے زیادہ زور حکومت رکھنے والے، واسطہ حضرت محمد مصطفیٰؐ کا جو تیرے آخری پیغمبرؐ اور تمام عالم کی طرف تیرے رسولؐ ہیں، اور آنحضورؐ کے بھائیؑ کا واسطہ جو کشادہ پیشانی اور معدنِ علم و حکمت اور ہر علم میں راسخ ہیں یعنی امیر المومنین علی مرتضیٰؑ، اور مخدومہ سیدہ طاہرہؑ کا واسطہ جو زنانِ عالم کی سردار ہیں، جناب حسن مجتبیٰؑ کا واسطہ جو پاک و پاکیزہ اور پرہیزگاروں کی پناہ گاہ ہیں، اور حضرت ابوعبداللہ الحسینؑ کا واسطہ جو تمام شہداء میں

Made with Xodo PDF Reader and Editor

زیادہ بزرگ مرتبہ ہیں، اور ان جنابؑ کی قتل ہونے والی [اولاد] کا واسطہ، اور ان جنابؑ کی مظلوم ذریتؑ کا واسطہ، اور حضرت علیؑ بن حسینؑ زین العابدینؑ کا واسطہ، اور جناب محمدؑ بن علیؑ کا واسطہ جو عبادت گذاروں کے قبلہ ہیں، اور جناب جعفرؑ بن محمدؑ کا واسطہ جو مجسمۂ صداقت ہیں، اور جناب موسیٰؑ بن جعفرؑ کا واسطہ جو دلائل حق کو ظاہر فرمانے والے ہیں، اور جناب علیؑ بن موسیٰؑ کا واسطہ جو دین کے مددگار ہیں، اور جناب محمدؑ بن علیؑ کا واسطہ جو اہل حق کے پیشوا ہیں، اور جناب علیؑ بن محمدؑ کا واسطہ جو زاہدوں سے کہیں زیادہ زاہد ہیں، اور جناب حسنؑ بن علیؑ کا واسطہ جو آئمہ اطہارؑ کے وارث ہیں، اور اس ہستی کا واسطہ جو تمام خلق پر حجت ہیں۔ محمدؐ و آل محمدؑ پر درود بھیج جو صادقین میں بہترین نیکیوں کے حامل جن کا لقب آل طٰہٰؑ و آل یٰسینؑ ہے، اور مجھے قیامت میں امن پانے والوں میں سے، صاحبان اطمینان میں سے، کامیاب ہونے والوں میں سے، خوش وخرم اور بشارت جنت پانے والوں میں قرار دے۔ خداوندا مجھے اپنے فرمانبرداروں میں سے قرار دے (میرا نام مسلمانوں میں لکھ لے) اور صالحین سے وابستہ رکھ، میرے بعد نیکی اور بھلائی سے میرا ذکر ہو، جو بغاوت وسرکشی کرنے والے ہیں ان کے مقابلہ میں مجھے فتحیاب فرما دے، مجھے حاسدوں کے شر سے بچا، اور بری تدبیر کرنے والوں کی تدبیر کا رخ میری طرف سے موڑ دے، ظالموں کے ہاتھوں کو مجھ پر ظلم کرنے سے روک دے، اور مجھے میرے بابرکت پیشواؤں (محمدؐ و آل محمدؑ) کو اعلیٰ علیین میں ایک جگہ مجتمع کردے۔ اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے مجھے تیری رحمت سے آخرت میں انبیاءؑ، صدیقین، شہداء اور صالحین کی رفاقت نصیب ہو کیونکہ ان حضرات کو تو نے اپنی نعمتوں سے مالامال کیا ہے۔ قسم دیتا ہوں خداوندا! میں تجھ کو تیرے نبی معصومؐ کی، اور تیرے حتمی احکام کی، اور گناہوں سے بچنے کے لئے تیرے مقررہ ارشادات کی، اور اس قبر مطہر کی جس کی زیارت کے لئے ہر طرف سے جن وانس وملک پہنچتے ہیں؛ جس کے پہلو میں امام معصومؑ شہید ظلم وستم آرام فرما رہے ہیں، کہ میرے رنج وغم کو دور کردے، اور میرے مقدر کی برائی کو ہٹا دے، اور مجھے جہنم کی آتشِ سوزاں سے پناہ دے۔ اے اللہ! میرے چاروں طرف اپنی نعمتوں کے انبار لگادے اور مجھے اتنا دے کہ میں خوش وخرم رہوں (مجھے اپنی تقسیم کی ہوئی روزی پر راضی رکھ)، مجھے اپنے جود وکرم میں چھپا، اور اپنی سزا اور عتاب سے دور رکھ۔ خداوندا مجھے ہر لغزش سے بچا، میرے قول وعمل کو درست کر، مجھے عمر دراز دے، اور امراض واسقام سے بچا، اور مجھے میرے پیشواؤںؑ کے وسیلہ سے اور اپنے فضل سے میری بہترین تمناؤں تک پہنچا۔ خداوندا رحمت خاص نازل فرما محمدؐ و آل محمدؑ پر، اور میری توبہ کو قبول فرما، اور مجھے روتا دیکھ کر رحم فرما، میرے گناہ بخش دے، میرے رنج وملال کو دور کر، میری خطا کو بخش دے، میری اولاد کو نیک اور صالح قرار دے۔ خداوندا! اس عظیم المرتبہ شہادت گاہ اور اس بزرگ مرتبہ مقام پر (میری حاضری کا یہ نتیجہ کہ) تو کہ میرے تمام گناہ بخش چکا ہو، میرے ہر عیب چھپا چکا ہو، میرے ہر غم کو دور کرچکا ہو، میرے رزق میں کشائش فرما چکا ہو، میرے گھر کے آباد رہنے کا حکم نافذ کرچکا ہو، میرے کاموں کے ہر بگاڑ کو درست کرچکا ہو، میری ہر آرزوئے دل کو پورا

فرما چکا ہو، میری ہر دعا کو قبول کرچکا ہو، میری ہر تنگی کو زائل کرچکا ہو، میرے ہر انتشار کو اطمینان سے بدل چکا ہو، میرے ہر کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچا چکا ہو، میرے ہر مال کو زیادہ سے زیادہ فرما چکا ہو، اور مجھے ہر خلقِ حسن ادا فرما چکا ہو، اور میرے ہر صرف (خرچ) کے بعد اس کا بدل دے کر اس کمی کو پورا کرچکا ہو، اور میرے ہر حاسد کو تباہ کرچکا ہو، اور میرے ہر دشمن کو ہلاک کرچکا ہو، اور مجھے ہر شر سے بچا چکا ہو، اور مجھے ہر بیماری سے شفا عطا فرما چکا ہو، اور میرے ہر ایک اپنے کو جو دُور ہو اسے قریب کرچکا ہو، اور میری ہر پریشانی کو اطمینان سے بدل چکا ہو، اور میرا ہر سوال مجھ کو عطا کرچکا ہو۔ خداوندا! میں تجھ سے اس دنیا کی بہتری اور اس جہانِ باقی کے ثواب کا سوال کرتا ہوں۔ خداوندا مجھے وجہ حلال سے اتنا دے کہ میں حرام سے بے نیاز ہوجاؤں، اور اپنا فضل اس درجہ میرے شاملِ حال رکھ کہ مجھے کسی کی ضرورت ہی نہ ہو۔ بارالہا! میں تجھ سے اس علم کا سوال کرتا ہوں جو نفع بخش ہو، اور اس دل کا جس میں تیرا خوف ہو، اور اس یقین کا جو ہر شک کو دور کردے، [پاکیزہ اور مخلصانہ عمل، مثالی صبر]، اور اس اجر کا جو فراوان ہو۔ خداوندا مجھے توفیق دے کہ تیری نعمتوں کا شکر ادا کروں، اور اپنا احسان وکرم مجھ پر زیادہ سے زیادہ فرما، اور ایسا کر کہ سب لوگ میری بات کو مانیں، اور میرا ہر عمل تیری بارگاہ میں قبولیت کی بلندی حاصل کرے، اور نیکیوں میں لوگ میرے نقشِ قدم پر چلیں (یعنی نیکوں کے لئے میں ایک نمونہ بن جاؤں)، خداوندا میرے دشمن کو برباد کردے۔ بارالہا رحمت خاص نازل فرما محمدؐ و آل محمدؑ پر جو تیری تمام مخلوق میں بہتر سے بہتر ہیں، تیرا سلسلۂ رحمت ان حضرآت پر شب وروز صبح وشام جاری رہے، اور شریر لوگوں کے مقابلہ میں تو میری حمایت فرما، اور مجھے گناہوں سے اور گناہوں کے بار سے پاک کردے، اور مجھ کو جہنم سے پناہ دے، اور راحت وآرام کے مقام (جنت) میں آباد کردے، اور میرے تمام دینی بھائی بہنوں مومنین ومومنات کو اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے اپنے رحم وکرم سے بخش دے۔

ثُمَّ تَوَجَّهْ إِلَى الْقِبْلَةِ، وَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَ تَقْرَأُ فِي الْأُولَى سُورَةَ الْأَنْبِيَاءِ، وَ فِي الثَّانِيَةِ الْحَشْرَ، وَ تَقْنُتُ فَتَقُولُ:

اس کے بعد قبلہ کی طرف رخ کر کے دو رکعت نماز پڑھو اور پہلی رکعت میں سورة الانبیاء اور دوسری میں سورت الحشر پڑھو اور قنوت میں یہ پڑھو کہ:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَ مَا فِيْهِنَّ وَ مَا بَيْنَهُنَّ، خِلَافًا لِاَعْدَآئِهٖ وَ تَكْذِيْبًا لِّمَنْ عَدَلَ بِهٖ وَ اِقْرَارًا لِرُبُوْبِيَّتِهٖ وَ خُشُوْعًا لِعِزَّتِهٖ

Made with Xodo PDF Reader and Editor

الْاَوَّلُ بِغَيْرِ اَوَّلٍ وَ الْاٰخِرُ بِغَيْرِ اٰخِرٍ الظَّاهِرُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ بِقُدْرَتِهِ الْبَاطِنُ دُوْنَ كُلِّ شَيْءٍ بِعِلْمِهٖ وَ لُطْفِهٖ.

لَا تَقِفُ الْعُقُوْلُ عَلٰى كُنْهِ عَظَمَتِهٖ وَ لَا تُدْرِكُ الْاَوْهَامُ حَقِيْقَةَ مَاهِيَّتِهٖ وَ لَا تَتَصَوَّرُ الْاَنْفُسُ مَعَانِيَ كَيْفِيَّتِهٖ مُطَّلِعًا عَلَى الضَّمَآئِرِ عَارِفًا بِالسَّرَآئِرِ يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَ مَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ.

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُشْهِدُكَ عَلٰى تَصْدِيْقِيْ رَسُوْلَكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ اِيْمَانِيْ بِهٖ وَ عِلْمِيْ بِمَنْزِلَتِهٖ وَ اِنِّيْ اَشْهَدُ اَنَّهُ النَّبِيُّ الَّذِيْ نَطَقَتِ الْحِكْمَةُ بِفَضْلِهٖ وَ بَشَّرَتِ الْاَنْبِيَآءُ بِهٖ وَ دَعَتْ اِلَى الْاِقْرَارِ بِمَا جَآءَ بِهٖ وَ حَثَّتْ عَلٰى تَصْدِيْقِهٖ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى:

اَلَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَ الْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَآئِثَ وَ يَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَ الْاَغْلَالَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ رَسُوْلِكَ اِلَى الثَّقَلَيْنِ وَ سَيِّدِ الْاَنْبِيَآءِ الْمُصْطَفَيْنَ وَ عَلٰى اَخِيْهِ وَ ابْنِ عَمِّهِ اللَّذَيْنِ لَمْ يُشْرِكَا بِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ اَبَدًا وَ عَلٰى سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ وَ عَلٰى سَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ صَلَاةً خَالِدَةَ الدَّوَامِ عَدَدَ قَطْرِ الرِّهَامِ وَ زِنَةَ الْجِبَالِ وَ الْاٰكَامِ، مَا اَوْرَقَ السَّلَامُ وَ اخْتَلَفَ الضِّيَآءُ وَ الظَّلَامُ وَ عَلٰى اٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ الْاَئِمَّةِ الْمُهْتَدِيْنَ الذَّآئِدِيْنَ عَنِ الدِّيْنِ، عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدٍ وَ جَعْفَرٍ وَ مُوْسٰى وَ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيٍّ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُجَّةِ الْقَوَّامِ بِالْقِسْطِ وَ سُلَالَةِ السِّبْطِ.

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذَا الْاِمَامِ فَرَجًا قَرِيْبًا وَ صَبْرًا جَمِيْلًا وَ نَصْرًا عَزِيْزًا وَ غِنًى عَنِ الْخَلْقِ، وَ ثَبَاتًا فِي الْهُدٰى وَ التَّوْفِيْقَ لِمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰى، وَ

رِزْقًا وَاسِعًا حَلَالًا طَيِّبًا مَرِيْئًا دَارًّا سَآئِغًا فَاضِلًا مُفْضِلًا صَبًّا صَبًّا مِنْ غَيْرِ كَدٍّ وَ لَا نَكَدٍ وَ لَا مِنَّةٍ مِنْ اَحَدٍ وَ عَافِيَةً مِنْ كُلِّ بَلَآءٍ وَ سُقْمٍ وَ مَرَضٍ وَ الشُّكْرَ عَلَى الْعَافِيَةِ وَ النَّعْمَآءِ وَ اِذَا جَآءَ الْمَوْتُ فَاقْبِضْنَا عَلٰى اَحْسَنِ مَا يَكُوْنُ لَكَ طَاعَةً عَلٰى مَا اَمَرْتَنَا مُحَافِظِيْنَ حَتّٰى تُؤَدِّيَنَا اِلٰى جَنَّاتِ النَّعِيْمِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَوْحِشْنِيْ مِنَ الدُّنْيَا وَ اٰنِسْنِيْ بِالْاٰخِرَةِ فَاِنَّهٗ لَا يُوْحِشُ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا خَوْفُكَ وَ لَا يُؤْنِسُ بِالْاٰخِرَةِ اِلَّا رَجَاؤُكَ.

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحُجَّةُ لَا عَلَيْكَ وَ اِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى لَا مِنْكَ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اَعِنِّيْ عَلٰى نَفْسِيَ الظَّالِمَةِ الْعَاصِيَةِ وَ شَهْوَتِيَ الْغَالِبَةِ وَ اخْتِمْ لِيْ بِالْعَفْوِ وَ الْعَافِيَةِ.

اَللّٰهُمَّ اِنَّ اسْتِغْفَارِيْ اِيَّاكَ وَ اَنَا مُصِرٌّ عَلٰى مَا نَهَيْتَ قِلَّةُ حَيَآءٍ وَ تَرْكِيَ الْاِسْتِغْفَارَ مَعَ عِلْمِيْ بِسَعَةِ حِلْمِكَ تَضْيِيْعٌ لِحَقِّ الرَّجَآءِ اَللّٰهُمَّ اِنَّ ذُنُوْبِيْ تُؤْيِسُنِيْ اَنْ اَرْجُوَكَ وَ اِنَّ عِلْمِيْ بِسَعَةِ رَحْمَتِكَ يَمْنَعُنِيْ اَنْ اَخْشَاكَ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ صَدِّقْ رَجَآئِيْ لَكَ وَ كَذِّبْ خَوْفِيْ مِنْكَ وَ كُنْ لِّيْ عِنْدَ اَحْسَنِ ظَنِّيْ بِكَ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَيِّدْنِيْ بِالْعِصْمَةِ وَ اَنْطِقْ لِسَانِيْ بِالْحِكْمَةِ وَ اجْعَلْنِيْ مِمَّنْ يَنْدَمُ عَلٰى مَا ضَيَّعَهٗ فِيْ اَمْسِهٖ وَ لَا يُغْبَنُ حَظَّهٗ فِيْ يَوْمِهٖ وَ لَا يَهُمُّ لِرِزْقِ غَدِهٖ.

اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْغَنِيَّ مَنِ اسْتَغْنٰى بِكَ وَ افْتَقَرَ اِلَيْكَ وَ الْفَقِيْرَ مَنِ اسْتَغْنٰى بِخَلْقِكَ عَنْكَ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَغْنِنِيْ عَنْ خَلْقِكَ بِكَ وَ اجْعَلْنِيْ مِمَّنْ لَّا يَبْسُطُ كَفًّا اِلَّا اِلَيْكَ.

Made with Xodo PDF Reader and Editor

اَللّٰهُمَّ اِنَّ الشَّقِيَّ مَنْ قَنَطَ وَ اَمَامَهُ التَّوْبَةُ وَ وَرَآءَهُ الرَّحْمَةُ وَ اِنْ كُنْتُ ضَعِيْفَ الْعَمَلِ فَاِنِّيْ فِيْ رَحْمَتِكَ قَوِيُّ الْاَمَلِ فَهَبْ لِيْ ضَعْفَ عَمَلِيْ لِقُوَّةِ اَمَلِيْ.

اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ فِيْ عِبَادِكَ مَنْ هُوَ اَقْسٰى قَلْبًا مِنِّيْ وَ اَعْظَمُ مِنِّيْ ذَنْبًا فَاِنِّيْ اَعْلَمُ اَنَّهُ لَا مَوْلٰى اَعْظَمُ مِنْكَ طَوْلًا وَ اَوْسَعُ رَحْمَةً وَ عَفْوًا فَيَا مَنْ هُوَ اَوْحَدُ فِيْ رَحْمَتِهِ اغْفِرْ لِمَنْ لَيْسَ بِاَوْحَدَ فِيْ خَطِيْئَتِهِ.

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَمَرْتَنَا فَعَصَيْنَا وَ نَهَيْتَ فَمَا انْتَهَيْنَا وَ ذَكَّرْتَ فَتَنَاسَيْنَا وَ بَصَّرْتَ فَتَعَامَيْنَا وَ حَذَّرْتَ «2» فَتَعَدَّيْنَا وَ مَا كَانَ ذٰلِكَ جَزَآءَ اِحْسَانِكَ اِلَيْنَا وَ اَنْتَ اَعْلَمُ بِمَا اَعْلَنَّا وَ اَخْفَيْنَا وَ اَخْبَرُ بِمَا نَاْتِيْ وَ مَا اَتَيْنَا فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ لَا تُؤَاخِذْنَا بِمَا اَخْطَاْنَا وَ نَسِيْنَا وَ هَبْ لَنَا حُقُوْقَكَ لَدَيْنَا وَ اَتِمَّ اِحْسَانَكَ اِلَيْنَا وَ اَسْبِلْ رَحْمَتَكَ عَلَيْنَا.

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِهٰذَا الصِّدِّيْقِ الْاِمَامِ وَ نَسْئَلُكَ بِالْحَقِّ الَّذِيْ جَعَلْتَهُ لَهُ وَ لِجَدِّهِ رَسُوْلِكَ وَ لِاَبَوَيْهِ عَلِيٍّ وَ سَيِّدَةِ اَهْلِ بَيْتِ الرَّحْمَةِ اِدْرَارَ الرِّزْقِ الَّذِيْ بِهِ قِوَامُ حَيَاتِنَا وَ صَلَاحُ اَحْوَالِ عِيَالِنَا فَاَنْتَ الْكَرِيْمُ الَّذِيْ تُعْطِيْ مِنْ سَعَةٍ وَ تَمْنَعُ مِنْ قُدْرَةٍ وَ نَحْنُ نَسْئَلُكَ مِنَ الرِّزْقِ مَا يَكُوْنُ صَلَاحًا لِلدُّنْيَا وَ بَلَاغًا لِلْاٰخِرَةِ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اغْفِرْ لَنَا وَ لِوَالِدَيْنَا وَ لِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ، الْاَحْيَآءِ مِنْهُمْ وَ الْاَمْوَاتِ وَ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ.

اس کے بعد رکوع وسجود کرو اور پھر بیٹھ کر تشہد وسلام پڑھو، پس جب تسبیح کروتو اپنا رخسار خاک پر رکھ کر کہو:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ۔ چالیس مرتبہ

اور اللہ تعالیٰ سے عصمت ونجات ومغفرت وحسن عمل وقبولیت کی توفیق مانگو جو عمل تمہیں اس سے قریب کریں اور جنہیں تم اس کی قربت کی خاطر بجالاؤ (ایسے اعمال کو بجالانے کی توفیق کا اللہ تعالیٰ سے سوال کرو)۔

اس کے بعد سرِ اقدس کے پاس کھڑے ہو اور پھر دو رکعت نماز پڑھو جس طرح پہلے گزر چکا ہے اس کے بعد قبر پر گر پڑو اور اس کا بوسہ لو اور کہو:

زَادَ اللّٰهُ فِيْ شَرَفِكُمْ وَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ.

اور اپنے لئے اپنے والدین کے لئے اور جس کے لئے چاہو دعا کرو اور پھر واپس چلے جاؤ، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

ماہِ رجب میں زیارت المعصومینؑ

ابوالقاسم حسین بن روح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رجب کے مہینے میں تم مشاہد ومزارات مقدسہ میں سے جس مشہد وحرم میں بھی ہو یہ زیارت پڑھو:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَشْهَدَنَا مَشْهَدَ اَوْلِيَآئِهِ فِيْ رَجَبٍ وَّ اَوْجَبَ عَلَيْنَا مِنْ حَقِّهِمْ مَّا قَدْ وَجَبَ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ الْمُنْتَجَبِ، وَ عَلٰى اَوْصِيَآئِهِ الْحُجُبِ. اَللّٰهُمَّ فَكَمَآ اَشْهَدْتَنَا مَشْهَدَهُمْ فَاَنْجِزْ لَنَا مَوْعِدَهُمْ وَ اَوْرِدْنَا مَوْرِدَهُمْ غَيْرَ مُحَلَّئِيْنَ عَنْ وِرْدٍ فِيْ دَارِ الْمُقَامَةِ وَ الْخُلْدِ وَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اِنِّيْ قَدْ قَصَدْتُكُمْ وَ اعْتَمَدْتُكُمْ بِمَسْئَلَتِيْ وَ حَاجَتِيْ وَ هِيَ فَكَاكُ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ وَ الْمَقَرُّ مَعَكُمْ فِيْ دَارِ الْقَرَارِ مَعَ شِيْعَتِكُمُ الْاَبْرَارِ وَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ اَنَا سَآئِلُكُمْ وَ اٰمِلُكُمْ فِيْمَآ اِلَيْكُمُ التَّفْوِيْضُ وَ عَلَيْكُمُ التَّعْوِيْضُ فَبِكُمْ يُجْبَرُ الْمَهِيْضُ وَ يُشْفَى الْمَرِيْضُ وَ

Made with Xodo PDF Reader and Editor

مَا تَزْدَادُ الْاَرْحَامُ وَ مَا تَغِيْضُ اِنِّیْ بِسِرِّكُمْ مُّؤْمِنٌ وَّ لِقَوْلِكُمْ مُّسَلِّمٌ وَّ عَلَى اللّٰهِ بِكُمْ مُّقْسِمٌ فِیْ رَجْعِیْ بِحَوَآئِجِیْ وَ قَضَآءِهَا وَ اِمْضَآءِهَا وَ اِنْجَاحِهَا وَ اِبْرَاحِهَا وَ بِشُؤُوْنِیْ لَدَیْكُمْ وَ صَلَاحِهَا وَ السَّلَامُ عَلَیْكُمْ سَلَامَ مُوَدِّعٍ وَّ لَكُمْ حَوَآئِجَهٗ مُوْدِعٌ يَّسْئَلُ اللّٰهَ اِلَیْكُمُ الْمَرْجِعَ وَسَعْيَهٗ اِلَیْكُمْ غَيْرَ مُنْقَطِعٍ وَّ اَنْ يَّرْجِعَنِیْ مِنْ حَضْرَتِكُمْ خَيْرَ مَرْجِعٍ اِلٰى جَنَابٍ مُّمْرِعٍ وَّ خَفْضٍ مُّوَسَّعٍ وَّ دَعَةٍ وَّ مَهَلٍ اِلٰى حِيْنِ الْاَجَلِ وَ خَيْرِ مَصِيْرٍ وَّ مَحَلٍّ فِی النَّعِيْمِ الْاَزَلِ وَالْعَيْشِ الْمُقْتَبَلِ وَ دَوَامِ الْاُكُلِ وَ شُرْبِ الرَّحِيْقِ وَالسَّلْسَلِ وَّ عَلٍّ وَّ نَهَلٍ لَّا سَاَمَ مِنْهُ وَلَا مَلَلَ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَتَحِيَّاتُهٗ عَلَیْكُمْ حَتَّى الْعَوْدِ اِلٰى حَضْرَتِكُمْ وَالْفَوْزِ فِیْ كَرَّتِكُمْ وَالْحَشْرِ فِیْ زُمْرَتِكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ عَلَیْكُمْ وَ صَلَوَاتُهٗ وَتَحِيَّاتُهٗ وَهُوَ حَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔

اتوار کے دن مولا امام زمانہؑ کی تعلیم فرمائی ہوئی مولا امیر المومنینؑ کی زیارت

اَلسَّلَامُ عَلَى الشَّجَرَةِ النَّبَوِيَّةِ وَ الدَّوْحَةِ الْهَاشِمِيَّةِ الْمُضِيْئَةِ الْمُثْمِرَةِ بِالنُّبُوَّةِ الْمُوْنِقَةِ بِالْإِمَامَةِ وَ عَلٰى ضَجِيْعَيْكَ آدَمَ وَ نُوْحٍ ع اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَ عَلٰى أَهْلِ بَيْتِكَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَ عَلَى الْمَلَآئِكَةِ الْمُحْدِقِيْنَ بِكَ وَ الْحَافِّيْنَ بِقَبْرِكَ يَا مَوْلَایَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ هٰذَا يَوْمُ الْأَحَدِ وَ هُوَ يَوْمُكَ وَ بِاسْمِكَ وَ أَنَا ضَيْفُكَ فِيْهِ وَ جَارُكَ فَأَضِفْنِیْ يَا مَوْلَایَ وَ أَجِرْنِیْ فَإِنَّكَ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الضِّيَافَةَ وَ مَأْمُوْرٌ بِالْإِجَارَةِ فَافْعَلْ مَا رَغِبْتُ إِلَیْكَ فِيْهِ وَ رَجَوْتُهٗ مِنْكَ بِمَنْزِلَتِكَ وَ آلِ بَيْتِكَ عِنْدَ اللّٰهِ وَ مَنْزِلَتِهٖ عِنْدَكُمْ وَ بِحَقِّ ابْنِ عَمِّكَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ وَ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ۔

مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ سے منقول زیارتِ آلِ یسؑ

مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ نے محمد الحمیری سے فرمایا کہ جب تم ہمارے ذریعے اللہ تعالیٰ اور ہماری طرف توجہ کا ارادہ کرو تو ایسے کہو جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

سَلَامٌ عَلٰى اٰلِ يٰسٓ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا دَاعِیَ اللّٰهِ وَرَبَّانِیَّ اٰيَاتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا بَابَ اللّٰهِ وَدَيَّانَ دِيْنِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا خَلِيْفَةَ اللّٰهِ وَنَاصِرَ حَقِّهٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ وَدَلِيْلَ اِرَادَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا تَالِیَ كِتَابِ اللّٰهِ وَتَرْجُمَانَهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ فِیْٓ اٰنَآءِ لَيْلِكَ وَاَطْرَافِ نَهَارِكَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا بَقِيَّةَ اللّٰهِ فِیْٓ اَرْضِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا مِيْثَاقَ اللّٰهِ الَّذِیْٓ اَخَذَهٗ وَ وَكَّدَهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا وَعْدَ اللّٰهِ الَّذِیْ ضَمِنَهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَيُّهَا الْعَلَمُ الْمَنْصُوْبُ وَالْعِلْمُ الْمَصْبُوْبُ وَالْغَوْثُ وَالرَّحْمَةُ الْوَاسِعَةُ وَعْدًا غَيْرَ مَكْذُوْبٍ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ حِيْنَ تَقُوْمُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ حِيْنَ تَقْعُدُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ حِيْنَ تَقْرَءُ وَتُبَيِّنُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ حِيْنَ تُصَلِّیْ وَتَقْنُتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ حِيْنَ تَرْكَعُ وَتَسْجُدُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ حِيْنَ تُهَلِّلُ وَتُكَبِّرُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ حِيْنَ تَحْمَدُ وَتَسْتَغْفِرُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ حِيْنَ تُصْبِحُ وَ تُمْسِیْ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ فِی اللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَيُّهَا الْاِمَامُ الْمَاْمُوْنُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَيُّهَا الْمُقَدَّمُ الْمَاْمُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ بِجَوَامِعِ السَّلَامِ اُشْهِدُكَ يَا مَوْلَایَ اَنِّیْٓ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ لَا حَبِيْبَ اِلَّا هُوَ وَاَهْلُهٗ وَاُشْهِدُكَ يَا مَوْلَایَ اَنَّ عَلِيًّا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ حُجَّتُهٗ وَالْحَسَنَ حُجَّتُهٗ وَالْحُسَيْنَ حُجَّتُهٗ وَعَلِیَّ بْنَ الْحُسَيْنِ حُجَّتُهٗ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ حُجَّتُهٗ وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ حُجَّتُهٗ وَمُوْسَى بْنَ

Made with Xodo PDF Reader and Editor

جَعْفَرٍ حُجَّتُهٗ وَعَلِيَّ بْنَ مُوْسٰى حُجَّتُهٗ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ حُجَّتُهٗ وَعَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ حُجَّتُهٗ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ حُجَّتُهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ حُجَّةُ اللّٰهِ اَنْتُمُ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَاَنَّ رَجْعَتَكُمْ حَقٌّ لَّا رَيْبَ فِيْهَا يَوْمَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا وَّاَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَّ اَنَّ نَاكِرًا وَّنَكِيْرًا حَقٌّ وَّ اَشْهَدُ اَنَّ النَّشْرَ حَقٌّ وَّالْبَعْثَ حَقٌّ وَّ اَنَّ الصِّرَاطَ حَقٌّ وَّ الْمِرْصَادَ حَقٌّ وَّالْمِيْزَانَ حَقٌّ وَّالْحَشْرَ حَقٌّ وَّالْحِسَابَ حَقٌّ وَّالْجَنَّةَ وَالنَّارَ حَقٌّ وَالْوَعْدَ وَالْوَعِيْدَ بِهِمَا حَقٌّ يَا مَوْلَايَ شَقِيَ مَنْ خَالَفَكُمْ وَسَعِدَ مَنْ اَطَاعَكُمْ فَاشْهَدْ عَلٰى مَآ اَشْهَدْتُّكَ عَلَيْهِ وَ اَنَا وَلِيٌّ لَّكَ بَرِيْٓءٌ مِّنْ عَدُوِّكَ فَالْحَقُّ مَا رَضِيْتُمُوْهُ وَالْبَاطِلُ مَآ اَسْخَطْتُّمُوْهُ وَالْمَعْرُوْفُ مَآ اَمَرْتُمْ بِهٖ وَالْمُنْكَرُ مَا نَهَيْتُمْ عَنْهُ فَنَفْسِيْ مُؤْمِنَةٌۢ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِرَسُوْلِهٖ وَبِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَبِكُمْ يَامَوْلَايَ اَوَّلِكُمْ وَاٰخِرِكُمْ وَنُصْرَتِيْ مُعَدَّةٌ لَّكُمْ وَمَوَدَّتِيْ خَالِصَةٌ لَّكُمْ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ۔

زیارت آلِ یٰسٓ کے بعد پڑھی جانے والی آپ جنابؑ سے منقول دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ نَّبِيِّ رَحْمَتِكَ وَكَلِمَةِ نُوْرِكَ وَاَنْ تَمْلَاَ قَلْبِيْ نُوْرَ الْيَقِيْنِ وَصَدْرِيْ نُوْرَ الْاِيْمَانِ وَفِكْرِيْ نُوْرَ النِّيَّاتِ وَعَزْمِيْ نُوْرَ الْعِلْمِ وَقُوَّتِيْ نُوْرَ الْعَمَلِ وَلِسَانِيْ نُوْرَ الصِّدْقِ وَدِيْنِيْ نُوْرَ الْبَصَآئِرِ مِنْ عِنْدِكَ وَبَصَرِيْ نُوْرَ الضِّيَآءِ وَسَمْعِيْ نُوْرَ الْحِكْمَةِ وَمَوَدَّتِيْ نُوْرَ الْمُوَالَاةِ لِمُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ حَتّٰى اَلْقَاكَ وَقَدْ وَفَيْتُ بِعَهْدِكَ وَمِيْثَاقِكَ فَتُغَشِّيَنِيْ رَحْمَتَكَ يَا وَلِيُّ يَا حَمِيْدُ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ حُجَّتِكَ فِيْٓ اَرْضِكَ وَخَلِيْفَتِكَ فِيْ بِلَادِكَ وَالدَّاعِيْ اِلٰى سَبِيْلِكَ وَالْقَآئِمِ بِقِسْطِكَ وَالثَّآئِرِ

بِاَمْرِكَ وَلِيِّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَبَوَارِ الْكَافِرِيْنَ وَمُجَلِّي الظُّلْمَةِ وَمُنِيْرِ الْحَقِّ وَالنَّاطِقِ بِالْحِكْمَةِ وَالصِّدْقِ وَكَلِمَتِكَ التَّآمَّةِ فِيْٓ اَرْضِكَ الْمُرْتَقِبِ الْخَآئِفِ وَالْوَلِيِّ النَّاصِحِ سَفِيْنَةِ النَّجَاةِ وَعَلَمِ الْهُدٰى وَنُوْرِ اَبْصَارِ الْوَرٰى وَخَيْرِ مَنْ تَقَمَّصَ وَارْتَدٰى وَمُجَلِّي الْعَمٰى اَلَّذِيْ يَمْلَاُ الْاَرْضَ عَدْلًا وَّقِسْطًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى وَلِيِّكَ وَابْنِ اَوْلِيَآئِكَ الَّذِيْنَ فَرَضْتَ طَاعَتَهُمْ وَاَوْجَبْتَ حَقَّهُمْ وَاَذْهَبْتَ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرْتَهُمْ تَطْهِيْرًا۔ اَللّٰهُمَّ انْصُرْهُ وَانْتَصِرْ بِهٖ لِدِيْنِكَ وَانْصُرْ بِهٖ اَوْلِيَآئَكَ وَ اَوْلِيَآئَهٗ وَ شِيْعَتَهٗ وَ اَنْصَارَهٗ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ۔ اَللّٰهُمَّ اَعِذْهُ مِنْ شَرِّ كُلِّ بَاغٍ وَّ طَاغٍ وَّمِنْ شَرِّ جَمِيْعِ خَلْقِكَ وَاحْفَظْهُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ وَعَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَاحْرُسْهُ وَامْنَعْهُ مِنْ اَنْ يُّوْصَلَ اِلَيْهِ بِسُوْٓءٍ وَّاحْفَظْ فِيْهِ رَسُوْلَكَ وَ اٰلَ رَسُوْلِكَ وَ اَظْهِرْ بِهِ الْعَدْلَ وَاَيِّدْهُ بِالنَّصْرِ وَانْصُرْ نَاصِرِيْهِ وَاخْذُلْ خَاذِلِيْهِ وَاقْصِمْ قَاصِمِيْهِ وَاقْصِمْ بِهٖ جَبَابِرَةَ الْكُفْرِ وَاقْتُلْ بِهِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ وَجَمِيْعَ الْمُلْحِدِيْنَ حَيْثُ كَانُوْا مِنْ مَّشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا بَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَامْلَاْ بِهِ الْاَرْضَ عَدْلًا وَاَظْهِرْ بِهٖ دِيْنَ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاجْعَلْنِي اللّٰهُمَّ مِنْ اَنْصَارِهٖ وَاَعْوَانِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَشِيْعَتِهٖ وَ اَرِنِيْ فِيْٓ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مَا يَاْمُلُوْنَ وَفِيْ عَدُوِّهِمْ مَا يَحْذَرُوْنَ اِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِيْنَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

دعا الزیارت للامام الحجت عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ خَلَقْتَهٗ مِنْ كُلِّكَ فَاسْتَقَرَّ فِيْكَ فَلَا

Made with Xodo PDF Reader and Editor

يَخْرُجُ مِنْكَ اِلٰى شَيْءٍ اَبَدًا يَا كَيْنُوْنُ اَيَا مَكْنُوْنُ اَيَا مُتَعَالُ اَيَا مُتَقَدِّسُ اَيَا
مُتَرَاحِمُ اَيَا مُتَرَئِّفُ اَيَا مُتَحَنِّنُ اَسْئَلُكَ كَمَا خَلَقْتَهٗ غَضًّا اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى
مُحَمَّدٍ نَبِيِّ رَّحْمَتِكَ وَ كَلِمَةِ نُوْرِكَ وَ وَالِدِ هُدَاةِ رَحْمَتِكَ وَ امْلَأْ قَلْبِيْ نُوْرَ
الْيَقِيْنِ وَ صَدْرِيْ نُوْرَ الْاِيْمَانِ وَ فِكْرِيْ نُوْرَ الثَّبَاتِ وَ عَزْمِيْ نُوْرَ التَّوْفِيْقِ
وَ ذَكَائِيْ نُوْرَ الْعِلْمِ وَ قُوَّتِيْ نُوْرَ الْعَمَلِ وَ لِسَانِيْ نُوْرَ الصِّدْقِ وَ دِيْنِيْ نُوْرَ
الْبَصَآئِرِ مِنْ عِنْدِكَ وَ بَصَرِيْ نُوْرَ الضِّيَآءِ وَ سَمْعِيْ نُوْرَ وَعْيِ الْحِكْمَةِ وَ
مَوَدَّتِيْ نُوْرَ الْمُوَالَاةِ لِمُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ ع وَ يَقِيْنِيْ قُوَّةَ الْبَرَآءَةِ مِنْ اَعْدَآءِ مُحَمَّدٍ وَّ
اَعْدَآءِ اٰلِ مُحَمَّدٍ حَتّٰى اَلْقَاكَ وَ قَدْ وَفَيْتُ بِعَهْدِكَ وَ مِيْثَاقِكَ فَيَسَعَنِيْ
رَحْمَتُكَ يَا وَلِيُّ يَا حَمِيْدُ بِمَرْاٰكَ وَ مَسْمَعِكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ دُعَآئِيْ فَوَفِّنِيْ مُنْجِزَاتِ
اِجَابَتِيْ اَعْتَصِمُ بِكَ مَعَكَ مَعَكَ مَعَكَ سَمْعِيْ وَ رِضَايَ.

مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کی زیارت آل یٰسؑ کے بعد ایک اور دعا

اس کے بعد ہاتھ اٹھاؤ اور یہ دعا پڑھو

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ كَاشِفُ الْكُرَبِ وَ الْبَلْوٰى وَ اِلَيْكَ نَشْكُوْ فَقْدَ نَبِيِّنَا وَ غَيْبَةَ
اِمَامِنَا وَ ابْنِ بِنْتِ نَبِيِّنَا اَللّٰهُمَّ وَ امْلَأْ بِهِ الْاَرْضَ قِسْطًا وَ عَدْلًا كَمَا
مُلِئَتْ ظُلْمًا وَ جَوْرًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَ اَرِنَا سَيِّدَنَا وَ
صَاحِبَنَا وَ اِمَامَنَا وَ مَوْلَانَا صَاحِبَ الزَّمَانِ وَ مَلْجَاَ اَهْلِ عَصْرِنَا وَ مَنْجٰى
اَهْلِ دَهْرِنَا ظَاهِرَ الْمَقَالَةِ وَاضِحَ الدَّلَالَةِ هَادِيًا مِنَ الضَّلَالَةِ مُنْقِذًا مِنَ
الْجَهَالَةِ وَ اَظْهِرْ مَعَالِمَهٗ وَ ثَبِّتْ قَوَاعِدَهٗ وَ اَعِزَّ نَصْرَهٗ وَ اَطِلْ عُمْرَهٗ وَ ابْسُطْ

جَاهَهٗ وَ اَحْيِ اَمْرَهٗ وَ اَظْهِرْ نُوْرَهٗ وَ قَرِّبْ بُعْدَهٗ وَ اَنْجِزْ وَعْدَهٗ وَ اَوْفِ عَهْدَهٗ وَ
زَيِّنِ الْاَرْضَ بِطُوْلِ بَقَآئِهٖ وَ دَوَامِ مُلْكِهٖ وَ عُلُوِّ ارْتِقَآئِهٖ وَ ارْتِفَاعِهٖ وَ اَنِرْ
مَشَاهِدَهٗ وَ ثَبِّتْ قَوَاعِدَهٗ وَ عَظِّمْ بُرْهَانَهٗ وَ اَمِدَّ سُلْطَانَهٗ وَ اَعْلِ مَكَانَهٗ وَ
قَوِّ اَرْكَانَهٗ وَ اَرِنَا وَجْهَهٗ وَ اَوْضِحْ بَهْجَتَهٗ وَ ارْفَعْ دَرَجَتَهٗ وَ اَظْهِرْ كَلِمَتَهٗ وَ اَعِزَّ
دَعْوَتَهٗ وَ اَعْطِهٖ سُؤْلَهٗ وَ بَلِّغْهُ يَا رَبِّ مَاْمُوْلَهٗ وَ شَرِّفْ مَقَامَهٗ وَ عَظِّمْ
اِكْرَامَهٗ وَ اَعِزَّ بِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اَحْيِ بِهٖ سُنَنَ الْمُرْسَلِيْنَ وَ اَذِلَّ بِهِ
الْمُنَافِقِيْنَ وَ اَهْلِكْ بِهِ الْجَبَّارِيْنَ وَ اكْفِهٖ بَغْيَ الْحَاسِدِيْنَ وَ اَعِذْهُ مِنْ شَرِّ
الْكَائِدِيْنَ وَ ازْجُرْ عَنْهُ اِرَادَةَ الظَّالِمِيْنَ وَ اَيِّدْهُ بِجُنُوْدٍ مِنَ الْمَلَآئِكَةِ
مُسَوِّمِيْنَ وَ سَلِّطْهُ عَلٰى اَعْدَآءِ دِيْنِكَ اَجْمَعِيْنَ وَ اقْصِمْ بِهٖ كُلَّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ
وَ اَخْمِدْ بِسَيْفِهٖ كُلَّ نَارٍ وَّقِيْدٍ وَّ اَنْفِذْ حُكْمَهٗ فِيْ كُلِّ مَكَانٍ وَ اَقِمْ بِسُلْطَانِهٖ كُلَّ
سُلْطَانٍ وَ اقْمَعْ بِهٖ عَبَدَةَ الْاَوْثَانِ وَ شَرِّفْ بِهٖ اَهْلَ الْقُرْآنِ وَ الْاِيْمَانِ وَ
اَظْهِرْهُ عَلٰى كُلِّ الْاَدْيَانِ وَ اكْبِتْ مَنْ عَادَاهُ وَ اَذِلَّ مَنْ نَاوَاهُ وَ اسْتَاْصِلْ
مَنْ جَحَدَ حَقَّهٗ وَ اَنْكَرَ صِدْقَهٗ وَ اسْتَهَانَ بِاَمْرِهٖ وَ اَرَادَ اِخْمَادَ ذِكْرِهٖ وَ سَعٰى فِيْ
اِطْفَاءِ نُوْرِهٖ اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ بِنُوْرِهٖ كُلَّ ظُلْمَةٍ وَ اكْشِفْ بِهٖ كُلَّ غُمَّةٍ وَ قَدِّمْ
اَمَامَهُ الرُّعْبَ وَ ثَبِّتْ بِهِ الْقَلْبَ وَ اَقِمْ بِهٖ نُصْرَةَ الْحَرْبِ وَ اجْعَلْهُ الْقَآئِمَ
الْمُؤَمَّلَ وَ الْوَصِيَّ الْمُفَضَّلَ وَ الْاِمَامَ الْمُنْتَظَرَ وَ الْعَدْلَ الْمُخْتَبَرَ وَ امْلَأْ
بِهِ الْاَرْضَ عَدْلًا وَ قِسْطًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَ ظُلْمًا وَ اَعِنْهُ عَلٰى مَا وَلَّيْتَهٗ وَ
اسْتَخْلَفْتَهٗ وَ اسْتَرْعَيْتَهٗ حَتّٰى يَجْرِيَ حُكْمُهٗ عَلٰى كُلِّ حُكْمٍ وَّ يَهْدِيَ بِحَقِّهٖ
كُلَّ ضَلَالَةٍ وَّ احْرُسْهُ اَللّٰهُمَّ بِعَيْنِكَ الَّتِيْ لَا تَنَامُ وَ اكْنُفْهُ بِرُكْنِكَ الَّذِيْ
لَا يُرَامُ وَ اَعِزَّهٗ بِعِزِّكَ الَّذِيْ لَا يُضَامُ وَ اجْعَلْنِيْ يَا اِلٰهِيْ مِنْ عَدَدِهٖ وَ مَدَدِهٖ وَ
اَنْصَارِهٖ وَ اَعْوَانِهٖ وَ اَرْكَانِهٖ وَ اَشْيَاعِهٖ وَ اَتْبَاعِهٖ وَ اَذِقْنِيْ طَعْمَ فَرْحَتِهٖ وَ

Made with Xodo PDF Reader and Editor

اَلْبِسْنِی ثَوْبَ بَهْجَتِهٖ وَ اَحْضِرْنِی مَعَهٗ لِبَیْعَتِهٖ وَ تَاْکِیْدِ عَقْدِهٖ بَیْنَ الرُّکْنِ وَ الْمَقَامِ عِنْدَ بَیْتِكَ الْحَرَامِ وَ وَفِّقْنِی یَا رَبِّ لِلْقِیَامِ بِطَاعَتِهٖ وَ الْمَثْوٰی فِی خِدْمَتِهٖ وَ الْمَکْثِ فِی دَوْلَتِهٖ وَ اجْتِنَابِ مَعْصِیَتِهٖ فَاِنْ تَوَفَّیْتَنِی اَللّٰهُمَّ قَبْلَ ذٰلِكَ فَاجْعَلْنِی یَا رَبِّ فِیْمَنْ یَکُرُّ فِی رَجْعَتِهٖ وَ یُمَلَّكُ فِی دَوْلَتِهٖ وَ یَتَمَکَّنُ فِی اَیَّامِهٖ وَ یَسْتَظِلُّ تَحْتَ اَعْلَامِهٖ وَ یُحْشَرُ فِی زُمْرَتِهٖ وَ تَقَرُّ عَیْنُهٗ بِرُؤْیَتِهٖ بِفَضْلِكَ وَ اِحْسَانِكَ وَ کَرَمِكَ وَ امْتِنَانِكَ اِنَّكَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ وَ الْمَنِّ الْقَدِیْمِ وَ الْاِحْسَانِ الْکَرِیْمِ

اس کے بعد اپنی جگہ پر بارہ رکعت نماز پڑھو اور اس میں جو چاہے سورت پڑھو اور آپ جنابؑ کی بارگاہ میں اسے ہدیہ پیش کرو، ہر دو رکعت میں جب سلام پڑھو تو اس کے بعد تسبیح جناب سیدہ طاہرہؑ پڑھو اور کہو:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ وَ اِلَیْكَ یَعُوْدُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا مِنْكَ بِالسَّلَامِ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهِ الرَّکَعَاتِ هَدِیَّةٌ مِنِّی اِلٰی وَلِیِّكَ وَ ابْنِ وَلِیِّكَ وَ ابْنِ اَوْلِیَآئِكَ الْاِمَامِ ابْنِ الْاَئِمَّةِ الْخَلَفِ الصَّالِحِ الْحُجَّةِ صَاحِبِ الزَّمَانِ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَلِّغْهُ اِیَّاهَا وَ اَعْطِنِی اَفْضَلَ اَمَلِی وَ رَجَآئِی فِیْكَ وَ فِی رَسُوْلِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَ عَلٰی اٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

جب نماز سے فارغ ہو جاؤ تو یہ دعا پڑھو، امام قائم عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوۃ اللہ علیہ و آلہ کی غیبت میں پڑھی جانے والی مشہور دعا ہے:

اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِی نَفْسَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَّمْ تُعَرِّفْنِی نَفْسَكَ لَمْ اَعْرِفْ نَبِیَّكَ اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِی نَبِیَّكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَّمْ تُعَرِّفْنِی نَبِیَّكَ لَمْ اَعْرِفْ حُجَّتَكَ اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِی حُجَّتَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَّمْ تُعَرِّفْنِی حُجَّتَكَ ضَلَلْتُ عَنْ دِیْنِی اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِی مِیْتَةً جَاهِلِیَّةً وَ لَا تُزِغْ قَلْبِی بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنِی اَللّٰهُمَّ فَکَمَا هَدَیْتَنِی

بِوَلَایَةِ مَنْ فَرَضْتَ طَاعَتَهٗ عَلَیَّ مِنْ وُلَاةِ اَمْرِكَ بَعْدَ رَسُوْلِكَ ص حَتّٰی وَالَیْتُ وُلَاةَ اَمْرِكَ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَیْنَ وَ عَلِیًّا وَ مُحَمَّدًا وَ جَعْفَرًا وَ مُوْسٰی وَ عَلِیًّا وَ مُحَمَّدًا وَ عَلِیًّا وَ الْحَسَنَ وَ الْحُجَّةَ الْقَآئِمَ الْمَهْدِیَّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ اَللّٰهُمَّ فَثَبِّتْنِی عَلٰی دِیْنِكَ وَ اسْتَعْمِلْنِی بِطَاعَتِكَ وَ لَیِّنْ قَلْبِی لِوَلِیِّ اَمْرِكَ وَ عَافِنِی مِمَّا امْتَحَنْتَ بِهٖ خَلْقَكَ وَ ثَبِّتْنِی عَلٰی طَاعَةِ وَلِیِّ اَمْرِكَ الَّذِی سَتَرْتَهٗ عَنْ خَلْقِكَ فَبِاِذْنِكَ غَابَ عَنْ بَرِیَّتِكَ وَ اَمْرَكَ یَنْتَظِرُ وَ اَنْتَ الْعَالِمُ غَیْرُ مُعَلَّمٍ بِالْوَقْتِ الَّذِی فِیْهِ صَلَاحُ اَمْرِ وَلِیِّكَ فِی الْاِذْنِ لَهٗ بِاِظْهَارِ اَمْرِهٖ وَ کَشْفِ سِتْرِهٖ فَصَبِّرْنِی عَلٰی ذٰلِكَ حَتّٰی لَا اُحِبَّ تَعْجِیْلَ مَا اَخَّرْتَ وَ لَا تَاْخِیْرَ مَا عَجَّلْتَ وَ لَا اَکْشِفَ عَمَّا سَتَرْتَهٗ وَ لَا اَبْحَثَ عَمَّا کَتَمْتَهٗ وَ لَا اُنَازِعَكَ فِی تَدْبِیْرِكَ وَ لَا اَقُوْلَ لِمَ وَ کَیْفَ وَ مَا بَالُ وَلِیِّ الْاَمْرِ لَا یَظْهَرُ وَ قَدِ امْتَلَاَتِ الْاَرْضُ مِنَ الْجَوْرِ وَ اُفَوِّضُ اُمُوْرِی کُلَّهَا اِلَیْكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ اَنْ تُرِیَنِی وَلِیَّ اَمْرِكَ ظَاهِرًا نَافِذًا لِاَمْرِكَ مَعَ عِلْمِی بِاَنَّ لَكَ السُّلْطَانَ وَ الْقُدْرَةَ وَ الْبُرْهَانَ وَ الْحُجَّةَ وَ الْمَشِیْئَةَ وَ الْاِرَادَةَ وَ الْحَوْلَ وَ الْقُوَّةَ فَافْعَلْ ذٰلِكَ بِی وَ بِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ حَتّٰی نَنْظُرَ اِلٰی وَلِیِّكَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ ظَاهِرَ الْمَقَالَةِ وَاضِحَ الدَّلَالَةِ هَادِیًا مِنَ الضَّلَالَةِ شَافِیًا مِنَ الْجَهَالَةِ اَبْرِزْ یَا رَبِّ مَشَاهِدَهٗ وَ ثَبِّتْ قَوَاعِدَهٗ وَ اجْعَلْنَا مِمَّنْ تَقَرُّ عَیْنُهٗ بِرُؤْیَتِهٖ وَ اَقِمْنَا بِخِدْمَتِهٖ وَ تَوَفَّنَا عَلٰی مِلَّتِهٖ وَ احْشُرْنَا فِی زُمْرَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَعِذْهُ مِنْ شَرِّ جَمِیْعِ مَا خَلَقْتَ وَ بَرَاْتَ وَ ذَرَاْتَ وَ اَنْشَاْتَ وَ صَوَّرْتَ وَ احْفَظْهُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ وَ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَ عَنْ شِمَالِهٖ وَ مِنْ فَوْقِهٖ وَ مِنْ تَحْتِهٖ بِحِفْظِكَ الَّذِی لَا یَضِیْعُ مَنْ حَفِظْتَهٗ بِهٖ وَ احْفَظْ فِیْهِ رَسُوْلَكَ وَ وَصِیَّ رَسُوْلِكَ اَللّٰهُمَّ وَ مُدَّ فِی عُمُرِهٖ وَ زِدْ فِی اَجَلِهٖ وَ اَعِنْهُ عَلٰی مَا اَوْلَیْتَهٗ وَ

Made with Xodo PDF Reader and Editor

اسْتَرْعَيْتَهُ وَزِدْ فِي كَرَامَتِكَ لَهُ فَإِنَّهُ الْهَادِي وَالْمُهْتَدِي وَالْقَائِمُ الْمَهْدِيُّ
الطَّاهِرُ التَّقِيُّ النَّقِيُّ الزَّكِيُّ الرَّضِيُّ الْمَرْضِيُّ الصَّابِرُ الْمُجْتَهِدُ الشَّكُورُ اَللّٰهُمَّ
وَلَا تَسْلُبْنَا الْيَقِيْنَ لِطُوْلِ الْأَمَدِ فِي غَيْبَتِهِ وَانْقِطَاعِ خَبَرِهِ عَنَّا وَلَا تُنْسِنَا
ذِكْرَهُ وَ انْتِظَارَهُ وَ الْإِيْمَانَ وَ قُوَّةَ الْيَقِيْنِ فِي ظُهُوْرِهِ وَ الدُّعَآءَ لَهُ وَ الصَّلَاةَ
عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يُقَنِّطَنَا طُوْلُ غَيْبَتِهِ مِنْ ظُهُوْرِهِ وَ قِيَامِهِ وَ يَكُوْنَ يَقِيْنُنَا فِي
ذٰلِكَ كَيَقِيْنِنَا فِي قِيَامِ رَسُوْلِكَ ص وَ مَا جَاءَ بِهِ مِنْ وَحْيِكَ وَ تَنْزِيْلِكَ وَ قَوِّ
قُلُوْبَنَا عَلَى الْإِيْمَانِ بِهِ حَتّٰى تَسْلُكَ بِنَا عَلٰى يَدِهِ مِنْهَاجَ الْهُدٰى وَ الْحُجَّةَ
الْعُظْمٰى وَ الطَّرِيْقَةَ الْوُسْطٰى وَ قَوِّنَا عَلٰى طَاعَتِهِ وَ ثَبِّتْنَا عَلٰى مُتَابَعَتِهِ وَ
اجْعَلْنَا فِي حِزْبِهِ وَ أَعْوَانِهِ وَ أَنْصَارِهِ وَ الرَّاضِيْنَ بِفِعْلِهِ وَ لَا تَسْلُبْنَا ذٰلِكَ فِي
حَيَاتِنَا وَ لَا عِنْدَ وَفَاتِنَا حَتّٰى تَتَوَفَّانَا وَ نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ غَيْرَ شَاكِّيْنَ وَ لَا
نَاكِثِيْنَ وَ لَا مُرْتَابِيْنَ وَ لَا مُكَذِّبِيْنَ اَللّٰهُمَّ عَجِّلْ فَرَجَهُ وَ أَيِّدْهُ بِالنَّصْرِ وَ
انْصُرْ نَاصِرِيْهِ وَ اخْذُلْ خَاذِلِيْهِ وَ دَمِّرْ عَلٰى مَنْ نَصَبَ لَهُ وَ كَذَّبَ بِهِ وَ أَظْهِرْ
بِهِ الْحَقَّ وَ أَمِتْ بِهِ الْبَاطِلَ وَ اسْتَنْقِذْ بِهِ عِبَادَكَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ الذُّلِّ وَ
انْعَشْ بِهِ الْبِلَادَ وَ اقْتُلْ بِهِ جَبَابِرَةَ الْكُفْرِ وَ اقْصِمْ بِهِ رُءُوْسَ الضَّلَالَةِ وَ
ذَلِّلْ بِهِ الْجَبَّارِيْنَ وَ الْكَافِرِيْنَ وَ أَبِرْ بِهِ الْمُنَافِقِيْنَ وَ النَّاكِثِيْنَ وَ جَمِيْعَ
الْمُخَالِفِيْنَ وَ الْمُلْحِدِيْنَ فِي مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَ مَغَارِبِهَا وَ بَرِّهَا وَ بَحْرِهَا وَ
سَهْلِهَا وَ جَبَلِهَا حَتّٰى لَا تَدَعَ مِنْهُمْ دَيَّارًا وَ لَا تُبْقِيَ لَهُمْ آثَارًا وَ تُطَهِّرَ
مِنْهُمْ بِلَادَكَ وَ اشْفِ مِنْهُمْ صُدُوْرَ عِبَادِكَ وَ جَدِّدْ بِهِ مَا امْتَحٰى مِنْ
دِيْنِكَ وَ أَصْلِحْ بِهِ مَا بُدِّلَ مِنْ حُكْمِكَ وَ غُيِّرَ مِنْ سُنَّتِكَ حَتّٰى يَعُوْدَ دِيْنُكَ
بِهِ وَ عَلٰى يَدَيْهِ غَضًّا جَدِيْدًا صَحِيْحًا لَا عِوَجَ فِيْهِ وَ لَا بِدْعَةَ مَعَهُ حَتّٰى تُطْفِئَ
بِعَدْلِهِ نِيْرَانَ الْكَافِرِيْنَ فَإِنَّهُ عَبْدُكَ الَّذِي اسْتَخْلَصْتَهُ لِنَفْسِكَ وَ
ارْتَضَيْتَهُ لِنُصْرَةِ نَبِيِّكَ وَ اصْطَفَيْتَهُ بِعِلْمِكَ وَ عَصَمْتَهُ مِنَ الذُّنُوْبِ وَ

بَرَّأْتَهُ مِنَ الْعُيُوْبِ وَ أَطْلَعْتَهُ عَلَى الْغُيُوْبِ وَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِ وَ طَهَّرْتَهُ مِنَ
الرِّجْسِ وَ نَقَّيْتَهُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلَيْهِ وَ عَلٰى آبَائِهِ الْأَئِمَّةِ
الطَّاهِرِيْنَ وَ عَلٰى شِيْعَتِهِمُ الْمُنْتَجَبِيْنَ وَ بَلِّغْهُمْ مِنْ آمَالِهِمْ أَفْضَلَ مَا
يَأْمُلُوْنَ وَ اجْعَلْ ذٰلِكَ مِنَّا خَالِصًا مِنْ كُلِّ شَكٍّ وَ شُبْهَةٍ وَ رِيَآءٍ وَ سُمْعَةٍ حَتّٰى
لَا نُرِيْدَ بِهِ غَيْرَكَ وَ لَا نَطْلُبَ بِهِ إِلَّا وَجْهَكَ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَشْكُوْ إِلَيْكَ فَقْدَ
نَبِيِّنَا وَ غَيْبَةَ وَلِيِّنَا وَ شِدَّةَ الزَّمَانِ عَلَيْنَا وَ وُقُوْعَ الْفِتَنِ بِنَا وَ تَظَاهُرَ
الْأَعْدَآءِ عَلَيْنَا وَ كَثْرَةَ عَدُوِّنَا وَ قِلَّةَ عَدَدِنَا اَللّٰهُمَّ فَافْرُجْ ذٰلِكَ بِفَتْحٍ مِنْكَ
تُعَجِّلُهُ وَ نَصْرٍ مِنْكَ تُعِزُّهُ وَ إِمَامِ عَدْلٍ تُظْهِرُهُ إِلٰهَ الْحَقِّ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ
اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْئَلُكَ أَنْ تَأْذَنَ لِوَلِيِّكَ فِي إِظْهَارِ عَدْلِكَ فِي عِبَادِكَ وَ قَتْلِ
أَعْدَآئِكَ فِي بِلَادِكَ حَتّٰى لَا تَدَعَ لِلْجَوْرِ يَا رَبِّ دِعَامَةً إِلَّا قَصَمْتَهَا وَ لَا
بِنْيَةً إِلَّا أَفْنَيْتَهَا وَ لَا قُوَّةً إِلَّا أَوْهَنْتَهَا وَ لَا رُكْنًا إِلَّا هَدَدْتَهُ وَ لَا حَدًّا إِلَّا
فَلَلْتَهُ وَ لَا سِلَاحًا إِلَّا أَكْلَلْتَهُ وَ لَا رَايَةً إِلَّا نَكَّسْتَهَا وَ لَا شُجَاعًا إِلَّا قَتَلْتَهُ وَ
لَا جَيْشًا إِلَّا خَذَلْتَهُ وَ ارْمِهِمْ يَا رَبِّ بِحَجَرِكَ الدَّامِغِ وَ اضْرِبْهُمْ بِسَيْفِكَ
الْقَاطِعِ وَ بِبَأْسِكَ الَّذِي لَا تَرُدُّهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ وَ عَذِّبْ أَعْدَآءَكَ
وَ أَعْدَآءَ دِيْنِكَ وَ أَعْدَآءَ رَسُوْلِكَ بِيَدِ وَلِيِّكَ وَ أَيْدِي عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ
اَللّٰهُمَّ اكْفِ وَلِيَّكَ وَ حُجَّتَكَ فِي أَرْضِكَ هَوْلَ عَدُوِّهِ وَ كِدْ مَنْ كَادَهُ وَ امْكُرْ
بِمَنْ مَكَرَ بِهِ وَ اجْعَلْ دَآئِرَةَ السَّوْءِ عَلٰى مَنْ أَرَادَ بِهِ سُوْءًا وَ اقْطَعْ عَنْهُ
مَادَّتَهُمْ وَ أَرْعِبْ لَهُ قُلُوْبَهُمْ وَ زَلْزِلْ لَهُ أَقْدَامَهُمْ وَ خُذْهُمْ جَهْرَةً وَ بَغْتَةً
وَ شَدِّدْ عَلَيْهِمْ عِقَابَكَ وَ أَخْزِهِمْ فِي عِبَادِكَ وَ الْعَنْهُمْ فِي بِلَادِكَ وَ أَسْكِنْهُمْ
أَسْفَلَ نَارِكَ وَ أَحِطْ بِهِمْ أَشَدَّ عَذَابِكَ وَ أَصْلِهِمْ نَارًا وَ احْشُ قُبُوْرَ مَوْتَاهُمْ
نَارًا وَ أَصْلِهِمْ حَرَّ نَارِكَ فَإِنَّهُمْ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ وَ أَذَلُّوْا
عِبَادَكَ اَللّٰهُمَّ وَ أَحْيِ بِوَلِيِّكَ الْقُرْآنَ وَ أَرِنَا نُوْرَهُ سَرْمَدًا لَا ظُلْمَةَ فِيْهِ وَ أَحْيِ

Made with Xodo PDF Reader and Editor

بِهِ الْقُلُوْبَ الْمَيِّتَةَ وَ اشْفِ بِهِ الصُّدُوْرَ الْوَغِرَةَ وَ اجْمَعْ بِهِ الْأَهْوَآءَ الْمُخْتَلِفَةَ عَلَى الْحَقِّ وَ أَقِمْ بِهِ الْحُدُوْدَ الْمُعَطَّلَةَ وَ الْأَحْكَامَ الْمُهْمَلَةَ حَتّٰى لَا يَبْقٰى حَقٌّ إِلَّا ظَهَرَ وَ لَا عَدْلٌ إِلَّا زَهَرَ وَ اجْعَلْنَا يَا رَبِّ مِنْ أَعْوَانِهٖ وَ مُقَوِّيْ سُلْطَانِهٖ وَ الْمُؤْتَمِرِيْنَ لِأَمْرِهٖ وَ الرَّاضِيْنَ بِفِعْلِهٖ وَ الْمُسَلِّمِيْنَ لِأَحْكَامِهٖ وَ مِمَّنْ لَا حَاجَةَ لَهٗ بِهٖ إِلَى التَّقِيَّةِ مِنْ خَلْقِكَ أَنْتَ يَا رَبِّ الَّذِيْ تَكْشِفُ السُّوْءَ وَ تُجِيْبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاكَ وَ تُنَجِّيْ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ فَاكْشِفْ يَا رَبِّ الضُّرَّ عَنْ وَلِيِّكَ وَ اجْعَلْهُ خَلِيْفَةً فِيْ أَرْضِكَ كَمَا ضَمِنْتَ لَهٗ اَللّٰهُمَّ وَ لَا تَجْعَلْنِيْ مِنْ خُصَمَاۤءِ آلِ مُحَمَّدٍ وَ لَا تَجْعَلْنِيْ مِنْ أَعْدَآءِ آلِ مُحَمَّدٍ وَ لَا تَجْعَلْنِيْ مِنْ أَهْلِ الْحَنَقِ وَ الْغَيْظِ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ فَإِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ ذٰلِكَ فَأَعِذْنِيْ وَ أَسْتَجِيْرُ بِكَ فَأَجِرْنِيْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ اجْعَلْنِيْ بِهِمْ فَائِزًا عِنْدَكَ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ. اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ۔

امام قائمؑ سے منقول کربلاء کے شہیدوںؑ کی زیارت

ابو میسور بن عبدالمنعم بن نعمان المعادی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ناحیہ کی طرف سے میری طرف سن 252[1]ھ میں شیخ محمد بن غالب اصفہانی کے ہاتھوں یہ زیارت صادر ہوئی جب میرے والد رحمہ اللہ کی وفات ہوئی میں نوجوان تھا اور میں اپنے مولا ابی عبد اللہ امام حسین صلواۃ اللہ علیہ و آلہ اور شہداء علیہم السلام کی زیارت کا اذن طلب کیا کرتا تھا۔ پس ناحیہ کی طرف سے میری جانب یہ توقیع مبارک صادر ہوئی:

[1] ۔احتمال یہ ہے کہ سن 262ھ ہے اور کاتب نے غلطی سے 252ھ لکھ دیا ہے کیونکہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ و آلہ ظہور اجلال اس سے بعد میں ہوا۔ یا ہوسکتا ہے یہ زیارت امام حسن العسکریؑ سے مروی ہو

زیارت شہداء علیہم الصلواۃ والسلام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

جب تم شہداء سلام اللہ علیہم کی زیارت کا ارادہ کرو تو امام حسینؑ کے قدموں کے پاس کھڑے ہو؛ یہاں شہزادہ علیؑ بن حسینؑ (جناب علی اکبرؑ) کی قبر مبارک ہے؛ پس اپنے چہرے کا رخ قبلہ کی طرف کرو کیونکہ وہاں شہداءؑ کا مدفن ہے (گنجِ شہداءؑ ہے)

اور علیؑ ابن حسینؑ کی طرف اشارہ کر کے کہو:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَوَّلَ قَتِيْلٍ مِنْ نَسْلِ خَيْرِ سَلِيْلٍ مِنْ سُلَالَةِ اِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَ عَلٰى اَبِيْكَ اِذْ قَالَ فِيْكَ: قَتَلَ اللّٰهُ قَوْمًا قَتَلُوْكَ يَا بُنَيَّ مَا اَجْرَاَهُمْ عَلَى الرَّحْمٰنِ وَ عَلَى انْتِهَاكِ حُرْمَةِ الرَّسُوْلِ عَلَى الدُّنْيَا بَعْدَكَ الْعَفَا، كَاَنِّيْ بِكَ بَيْنَ يَدَيْهِ مَاثِلًا وَ لِلْكَافِرِيْنَ قَائِلًا:

اَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ — نَحْنُ وَ بَيْتِ اللّٰهِ أَوْلٰى بِالنَّبِيِّ
أَطْعَنُكُمْ بِالرُّمْحِ حَتّٰى يَنْثَنِيْ — اَضْرِبُكُمْ بِالسَّيْفِ اَحْمِيْ عَنْ اَبِيْ
ضَرْبَ غُلَامٍ هَاشِمِيٍّ عَرَبِيٍّ — وَ اللّٰهِ لَا يَحْكُمُ فِيْنَا ابْنُ الدَّعِيِّ

حَتّٰى قَضَيْتَ نَحْبَكَ وَ لَقِيْتَ رَبَّكَ، اَشْهَدُ اَنَّكَ اَوْلٰى بِاللّٰهِ وَ بِرَسُوْلِهٖ وَ اَنَّكَ ابْنُ حُجَّتِهٖ وَ اَمِيْنُهٗ حَكَمَ اللّٰهُ لَكَ عَلٰى قَاتِلِكَ مُرَّةَ بْنِ مُنْقِذِ بْنِ النُّعْمَانِ الْعَبْدِيِّ لَعَنَهُ اللّٰهُ وَ اَخْزَاهُ وَ مَنْ شَرِكَهٗ فِيْ قَتْلِكَ وَ كَانُوْا عَلَيْكَ ظَهِيْرًا اَصْلَاهُمُ اللّٰهُ جَهَنَّمَ وَ سَآءَتْ مَصِيْرًا*.

وَ جَعَلَنَا اللّٰهُ مِنْ مُلَاقِيْكَ وَ مُرَافِقِيْكَ وَ مُرَافِقِيْ جَدِّكَ وَ اَبِيْكَ وَ عَمِّكَ وَ اَخِيْكَ وَ اُمِّكَ الْمَظْلُوْمَةِ، وَ اَبْرَءُ اِلَى اللّٰهِ مِنْ قَاتِلِيْكَ وَ اَسْئَلُ اللّٰهَ مُرَافَقَتَكَ فِيْ دَارِ الْخُلُوْدِ وَ اَبْرَءُ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اَعْدَآئِكَ اُولِي الْجُحُوْدِ وَ السَّلَامُ

Made with Xodo PDF Reader and Editor

عَلَيْكَ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ.

اَلسَّلَامُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحُسَيْنِ الطِّفْلِ الرَّضِيْعِ [وَ الْمَرْمِيِّ الصَّرِيْعِ الْمُتَشَحِّطِ دَمًا الْمُصَعَّدِ دَمُهُ فِي السَّمَآءِ الْمَذْبُوْحِ بِالسَّهْمِ فِي حَجْرِ اَبِيْهِ]، لَعَنَ اللهُ رَامِيَهُ حَرْمَلَةَ بْنَ كَاهِلٍ الْاَسَدِيَّ وَ ذَوِيْهِ.

اَلسَّلَامُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، [مُبْلَى الْبَلَآءِ ، وَ] الْمُنَادِيْ بِالْوَلَآءِ فِيْ عَرْصَةِ كَرْبَلَآءَ الْمَضْرُوْبِ مُقْبِلًا وَ مُدْبِرًا، وَ لَعَنَ اللهُ قَاتِلَهُ هَانِيَ بْنَ ثُبَيْتٍ الْحَضْرَمِيَّ.

اَلسَّلَامُ عَلَى الْعَبَّاسِ بْنِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ الْمُوَاسِيْ اَخَاهُ بِنَفْسِهِ الْآخِذِ لِغَدِهِ مِنْ اَمْسِهِ الْفَادِيْ لَهُ الْوَاقِيْ السَّاعِيْ اِلَيْهِ بِمَآئِهِ الْمَقْطُوْعَةِ يَدَاهُ لَعَنَ اللهُ قَاتِلِيْهِ يَزِيْدَ بْنَ الرُّقَادِ وَ حَكِيْمَ بْنَ الطُّفَيْلِ الطَّآئِيَّ.

اَلسَّلَامُ عَلَى جَعْفَرِ بْنِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ الصَّابِرِ بِنَفْسِهِ مُحْتَسِبًا وَ النَّآئِيْ عَنِ الْاَوْطَانِ مُغْتَرِبًا الْمُسْتَسْلِمِ لِلْقِتَالِ الْمُسْتَقْدِمِ لِلنِّزَالِ، الْمَكْثُوْرِ بِالرِّجَالِ، لَعَنَ اللهُ قَاتِلَهُ هَانِيَ بْنَ ثُبَيْتٍ الْحَضْرَمِيَّ.

اَلسَّلَامُ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَمِيِّ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ لَعَنَ اللهُ رَامِيَهُ بِالسَّهْمِ خَوْلِيَّ بْنَ يَزِيْدَ الْاَصْبَحِيَّ الْاِيَادِيَّ الدَّارِمِيَّ.

اَلسَّلَامُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ قَتِيْلِ الْاِيَادِيِّ الدَّارِمِيِّ لَعَنَهُ اللهُ وَ ضَاعَفَ لَهُ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ وَ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ وَ عَلَى اَهْلِ بَيْتِكَ الصَّابِرِيْنَ.

اَلسَّلَامُ عَلَى اَبِيْ بَكْرِ بْنِ الْحَسَنِ الزَّكِيِّ الْوَلِيِّ، الْمَرْمِيِّ بِالسَّهْمِ الرَّدِيِّ لَعَنَ اللهُ قَاتِلَهُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُقْبَةَ الْغَنَوِيَّ.

اَلسَّلَامُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الزَّكِيِّ لَعَنَ اللهُ قَاتِلَهُ وَ رَامِيَهُ

حَرْمَلَةَ بْنَ كَاهِلٍ الْاَسَدِيَّ.

اَلسَّلَامُ عَلَى الْقَاسِمِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْمَضْرُوْبِ هَامَتُهُ الْمَسْلُوْبِ لَامَتُهُ حِيْنَ نَادَى الْحُسَيْنَ عَمَّهُ فَجَلَى عَلَيْهِ عَمُّهُ كَالصَّقْرِ وَ هُوَ يَفْحَصُ بِرِجْلِهِ التُّرَابَ، وَ الْحُسَيْنُ يَقُوْلُ: بُعْدًا لِقَوْمٍ قَتَلُوْكَ وَ مَنْ خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جَدُّكَ وَ اَبُوْكَ ثُمَّ قَالَ: عَزَّ وَ اللهِ عَلَى عَمِّكَ اَنْ تَدْعُوَهُ فَلَا يُجِيْبَكَ اَوْ يُجِيْبَكَ وَ اَنْتَ قَتِيْلٌ جَدِيْلٌ فَلَا يَنْفَعَكَ. هٰذَا وَ اللهِ يَوْمٌ كَثُرَ وَاتِرُهُ وَ قَلَّ نَاصِرُهُ جَعَلَنِيَ اللهُ مَعَكُمَا يَوْمَ جَمْعِكُمَا وَ بَوَّاَنِيْ مُبَوَّءَكُمَا وَ لَعَنَ اللهُ قَاتِلَكَ عُمَرَ بْنَ سَعْدِ بْنِ نُفَيْلٍ الْاَزْدِيَّ، وَ اَصْلَاهُ جَحِيْمًا وَ اَعَدَّ لَهُ عَذَابًا اَلِيْمًا.

اَلسَّلَامُ عَلَى عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ الطَّيَّارِ فِي الْجِنَانِ حَلِيْفِ الْاِيْمَانِ وَ مُنَازِلِ الْاَقْرَانِ النَّاصِحِ لِلرَّحْمٰنِ، التَّالِيْ لِلْمَثَانِيْ وَ الْقُرْآنِ لَعَنَ اللهُ قَاتِلَهُ عَبْدَ اللهِ بْنَ قُطْبَةَ النَّبْهَانِيَّ.

اَلسَّلَامُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ الشَّاهِدِ مَكَانَ اَبِيْهِ وَ التَّالِيْ لِاَخِيْهِ وَ وَاقِيْهِ بِبَدَنِهِ لَعَنَ اللهُ قَاتِلَهُ عَامِرَ بْنَ نَهْشَلٍ التَّيْمِيَّ.

اَلسَّلَامُ عَلَى جَعْفَرِ بْنِ عَقِيْلٍ لَعَنَ اللهُ قَاتِلَهُ بِشْرَ بْنَ خُوْطٍ الْهَمْدَانِيَّ.

اَلسَّلَامُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَقِيْلٍ وَ لَعَنَ اللهُ قَاتِلَهُ وَ رَامِيَهُ عُمَرَ بْنَ اَسَدٍ الْجُهَنِيَّ.

اَلسَّلَامُ عَلَى الْقَتِيْلِ ابْنِ الْقَتِيْلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عَقِيْلٍ وَ لَعَنَ اللهِ رَامِيَهُ عَمْرَو بْنَ صَبِيْحٍ الصَّيْدَاوِيَّ.

اَلسَّلَامُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ عَقِيْلٍ وَ لَعَنَ اللهُ قَاتِلَهُ لَقِيْطَ بْنَ يَاسِرٍ الْجُهَنِيَّ.

اَلسَّلَامُ عَلَى سُلَيْمَانَ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ لَعَنَ اللهُ قَاتِلَهُ

Made with Xodo PDF Reader and Editor

سُلَيْمَانَ بْنَ عَوْفٍ الْحَضْرَمِيَّ.

اَلسَّلَامُ عَلٰى قَارَبٍ مَوْلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، اَلسَّلَامُ عَلٰى مُنْجِحٍ مَوْلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ.

اَلسَّلَامُ عَلٰى مُسْلِمِ بْنِ عَوْسَجَةَ الْاَسَدِيِّ الْقَآئِلِ لِلْحُسَيْنِ وَ قَدْ اَذِنَ لَهٗ فِي الْاِنْصِرَافِ: اَنَحْنُ نُخَلِّيْ عَنْكَ وَبِمَ نَعْتَذِرُ اِلَى اللهِ مِنْ اَدَآءِ حَقِّكَ،

وَلَا وَ اللهِ حَتّٰى اَكْسِرَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ رُمْحِيْ وَ اَضْرِبَهُمْ بِسَيْفِيْ مَا ثَبَتَ قَآئِمُهٗ فِيْ يَدِيْ وَ لَا اُفَارِقُكَ وَ لَوْ لَمْ يَكُنْ مَّعِيْ سِلَاحٌ اُقَاتِلُهُمْ بِهٖ لَقَذَفْتُهُمْ بِالْحِجَارَةِ ثُمَّ لَمْ اُفَارِقْكَ حَتّٰى اَمُوْتَ مَعَكَ وَ كُنْتَ اَوَّلَ مَنْ شَرٰى نَفْسَهٗ وَ اَوَّلَ شَهِيْدٍ مِّنْ شُهَدَآءِ اللهِ قَضٰى نَحْبَهٗ، فَفُزْتَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ.

شَكَرَ اللهُ لَكَ اسْتِقْدَامَكَ وَ مُوَاسَاتَكَ اِمَامَكَ اِذْ مَشٰى اِلَيْكَ وَ اَنْتَ صَرِيْعٌ فَقَالَ: يَرْحَمُكَ اللهُ يَا مُسْلِمَ بْنَ عَوْسَجَةَ وَ قَرَءَ: فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَ مَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا لَعَنَ اللهُ الْمُشْتَرِكِيْنَ فِيْ قَتْلِكَ: عَبْدَ اللهِ الضَّبَابِيَّ وَ عَبْدَ اللهِ بْنَ خُشْكَارَةَ الْبَجَلِيَّ.

اَلسَّلَامُ عَلٰى سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْحَنَفِيِّ الْقَآئِلِ لِلْحُسَيْنِ وَ قَدْ اَذِنَ لَهٗ فِي الْاِنْصِرَافِ: لَا وَ اللهِ لَا نُخَلِّيْكَ حَتّٰى يَعْلَمَ اللهُ اَنَّا قَدْ حَفِظْنَا غَيْبَةَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ فِيْكَ وَ اللهِ لَوْ اَعْلَمُ اَنِّيْ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْرَقُ ثُمَّ اُذْرٰى يُفْعَلُ ذٰلِكَ بِيْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً مَا فَارَقْتُكَ حَتّٰى اَلْقٰى حِمَامِيْ دُوْنَكَ وَ كَيْفَ لَا اَفْعَلُ ذٰلِكَ وَ اِنَّمَا هِيَ مَوْتَةٌ اَوْ قَتْلَةٌ وَاحِدَةٌ ثُمَّ هِيَ الْكَرَامَةُ الَّتِيْ لَا انْقِضَآءَ لَهَا اَبَدًا فَقَدْ لَقِيْتَ حِمَامَكَ، وَ وَاسَيْتَ اِمَامَكَ وَ لَقِيْتَ مِنَ اللهِ الْكَرَامَةَ فِيْ دَارِ الْمُقَامَةِ حَشَرَنَا اللهُ مَعَكُمْ فِي الْمُسْتَشْهَدِيْنَ وَ رَزَقَنَا مُرَافَقَتَكُمْ فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ.

اَلسَّلَامُ عَلٰى بَشِيْرِ بْنِ عُمَرَ الْحَضْرَمِيِّ شَكَرَ اللهُ لَكَ قَوْلَكَ لِلْحُسَيْنِ وَ قَدْ اَذِنَ لَكَ فِي الْاِنْصِرَافِ: اَكَلَتْنِيْ اِذًا السِّبَاعُ حَيًّا اِذَا فَارَقْتُكَ وَ اَسْئَلُ عَنْكَ الرُّكْبَانَ وَ اَخْذُلُكَ مَعَ قِلَّةِ الْاَعْوَانِ لَا يَكُوْنُ هٰذَا اَبَدًا.

اَلسَّلَامُ عَلٰى زَيْدِ بْنِ حُصَيْنٍ الْهَمْدَانِيِّ الْمَشْرِقِيِّ الْقَارِيِّ الْمُجَدَّلِ

اَلسَّلَامُ عَلٰى عِمْرَانَ بْنِ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيِّ

اَلسَّلَامُ عَلٰى نُعَيْمِ بْنِ عَجْلَانَ الْاَنْصَارِيِّ.

اَلسَّلَامُ عَلٰى زُهَيْرِ بْنِ الْقَيْنِ الْبَجَلِيِّ الْقَآئِلِ لِلْحُسَيْنِ وَ قَدْ اَذِنَ لَهٗ فِي الْاِنْصِرَافِ: لَا وَ اللهِ لَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ اَبَدًا اَتْرُكُ ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ اَسِيْرًا فِيْ يَدِ الْاَعْدَآءِ وَ اَنْجُوْ لَا اَرَانِيَ اللهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ.

اَلسَّلَامُ عَلٰى عَمْرِو بْنِ قَرَظَةَ الْاَنْصَارِيِّ

اَلسَّلَامُ عَلٰى حَبِيْبِ بْنِ مُظَاهِرٍ الْاَسَدِيِّ

اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُرِّ بْنِ يَزِيْدَ الرِّيَاحِيِّ

اَلسَّلَامُ عَلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَيْرٍ الْكَلْبِيِّ

اَلسَّلَامُ عَلٰى نَافِعِ بْنِ هِلَالٍ الْبَجَلِيِّ الْمُرَادِيِّ

اَلسَّلَامُ عَلٰى اَنَسِ بْنِ كَاهِلٍ الْاَسَدِيِّ.

اَلسَّلَامُ عَلٰى قَيْسِ بْنِ مُسْهِرٍ الصَّيْدَاوِيِّ

اَلسَّلَامُ عَلٰى عَبْدِ اللهِ وَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنَيْ عُرْوَةَ بْنِ حَرَّاقٍ الْغِفَارِيَّيْنِ

اَلسَّلَامُ عَلٰى جَوْنٍ مَوْلٰى اَبِيْ ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ.

اَلسَّلَامُ عَلٰى شَبِيْبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ النَّهْشَلِيِّ

اَلسَّلَامُ عَلَى الْحَجَّاجِ بْنِ زَيْدٍ السَّعْدِيِّ.

اَلسَّلَامُ عَلٰى قَاسِطٍ وَ كُرْدُوْسٍ ابْنَيْ زُهَيْرٍ التَّغْلِبِيَّيْنِ،

Made with Xodo PDF Reader and Editor

اَلسَّلَامُ عَلٰی كِنَانَةَ بْنِ عَتِيْقٍ
اَلسَّلَامُ عَلٰی ضِرْغَامَةَ بْنِ مَالِكٍ،
اَلسَّلَامُ عَلٰی جُوَيْنِ بْنِ مَالِكٍ الضُّبَعِيِّ.
اَلسَّلَامُ عَلٰی عَمْرِو بْنِ ضُبَيْعَةَ،
اَلسَّلَامُ عَلٰی زَيْدِ بْنِ ثُبَيْتِ الْقَيْسِيِّ،
اَلسَّلَامُ عَلٰی عَامِرِ بْنِ مُسْلِمٍ،
اَلسَّلَامُ عَلٰی قَعْنَبِ بْنِ عَمْرٍو النَّمِرِيِّ
اَلسَّلَامُ عَلٰی سَالِمٍ مَوْلٰی عَامِرِ بْنِ مُسْلِمٍ.
اَلسَّلَامُ عَلٰی سَيْفِ بْنِ مَالِكٍ،
اَلسَّلَامُ عَلٰی زُهَيْرِ بْنِ بِشْرٍ الْخَثْعَمِيِّ،
اَلسَّلَامُ عَلٰی بَدْرِ بْنِ مَعْقِلٍ الْجُعْفِيِّ،
اَلسَّلَامُ عَلٰی مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَجَّاجِ وَ ابْنِهٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰی مُجَمِّعِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَآئِذِيِّ.
اَلسَّلَامُ عَلٰی عَمَّارِ بْنِ حَيَّانَ بْنِ شُرَيْحٍ الطَّآئِيِّ
اَلسَّلَامُ عَلٰی حَيَّانَ بْنِ الْحَارِثِ السَّلْمَانِيِّ الْاَزْدِيِّ،
اَلسَّلَامُ عَلٰی جُنْدَبِ بْنِ حَجَرٍ الْخَوْلَانِيِّ،
اَلسَّلَامُ عَلٰی عُمَرَ بْنِ خَالِدٍ الصَّيْدَاوِيِّ،
اَلسَّلَامُ عَلٰی سَعِيْدٍ مَوْلَاهُ.
اَلسَّلَامُ عَلٰی يَزِيْدَ بْنِ زِيَادِ بْنِ الْمُظَاهِرِ الْكِنْدِيِّ
اَلسَّلَامُ عَلٰی جَبَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيِّ،
اَلسَّلَامُ عَلٰی اَسْلَمَ بْنِ كَثِيْرٍ الْاَزْدِيِّ الْاَعْرَجِ،

اَلسَّلَامُ عَلٰی زُهَيْرِ بْنِ سُلَيْمٍ الْاَزْدِيِّ.
اَلسَّلَامُ عَلٰی قَاسِمِ بْنِ حَبِيْبٍ الْاَزْدِيِّ،
اَلسَّلَامُ عَلٰی عُمَرَ بْنِ الْاُحْدُوْثِ الْحَضْرَمِيِّ،
اَلسَّلَامُ عَلٰی اَبِيْ ثُمَامَةَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّآئِدِيِّ
اَلسَّلَامُ عَلٰی حَنْظَلَةَ بْنِ اَسْعَدَ الشِّبَامِيِّ،
اَلسَّلَامُ عَلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْكُدُرِّ [الْكَدِنِ] الْاَرْحَبِيِّ.
اَلسَّلَامُ عَلٰی عَمَّارِ بْنِ اَبِيْ سَلَامَةَ الْهَمْدَانِيِّ،
اَلسَّلَامُ عَلٰی عَابِسِ بْنِ شَبِيْبٍ الشَّاكِرِيِّ،
اَلسَّلَامُ عَلٰی شَبِيْبِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ سَرِيْعٍ
اَلسَّلَامُ عَلٰی مَالِكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرِيْعٍ.
اَلسَّلَامُ عَلَى الْجَرِيْحِ الْمَاْسُوْرِ سَوَّارِ بْنِ اَبِيْ حِمْيَرٍ الْفَهْمِيِّ الْهَمْدَانِيِّ
اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُرْتَثِّ مَعَهٗ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُنْدُعِيِّ.
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا خَيْرَ اَنْصَارٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ وَبَوَّاَكُمُ اللّٰهُ مُبَوَّاَ الْاَبْرَارِ.
اَشْهَدُ لَقَدْ كُشِفَ لَكُمُ الْغِطَآءُ وَ مُهِّدَ لَكُمُ الْوِطَآءُ وَ اُجْزِلَ لَكُمُ الْعَطَآءُ وَ كُنْتُمْ عَنِ الْحَقِّ غَيْرَ بِطَآءٍ وَ اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَ نَحْنُ لَكُمْ خُلَطَآءُ فِيْ دَارِ الْبَقَآءِ وَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ.

رجب کے ہر دن کے لئے مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کی دعا

شیخ ابی جعفر محمد بن عثمان بن سعید کے ہاتھ سے ناحیہ مقدسہ کی جانب سے رجب کے ہر دن کے لئے یہ دعا صادر ہوئی:

Made with Xodo PDF Reader and Editor

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ بِمَعَانِیْ جَمِيْعِ مَا يَدْعُوْكَ بِهٖ وُلَاةُ اَمْرِكَ الْمَاْمُوْنُوْنَ عَلٰی سِرِّكَ الْمُسْتَبْشِرُوْنَ بِاَمْرِكَ الْوَاصِفُوْنَ لِقُدْرَتِكَ الْمُعْلِنُوْنَ لِعَظَمَتِكَ اَسْئَلُكَ بِمَا نَطَقَ فِيْهِمْ مِنْ مَّشِيَّتِكَ فَجَعَلْتَهُمْ مَعَادِنَ لِكَلِمَاتِكَ وَ اَرْكَانًا لِّتَوْحِيْدِكَ وَ اٰيَاتِكَ وَ مَقَامَاتِكَ الَّتِیْ لَا تَعْطِيْلَ لَهَا فِیْ كُلِّ مَكَانٍ يَّعْرِفُكَ بِهَا مَنْ عَرَفَكَ، لَا فَرْقَ بَيْنَكَ وَ بَيْنَهَآ اِلَّآ اَنَّهُمْ عِبَادُكَ وَ خَلْقُكَ فَتْقُهَا وَ رَتْقُهَا بِيَدِكَ بَدْؤُهَا مِنْكَ وَ عَوْدُهَآ اِلَيْكَ اَعْضَادٌ وَّ اَشْهَادٌ وَّ مُنَاةٌ وَّ اَذْوَادٌ وَّحَفَظَةٌ وَّرُوَّادٌ، فَبِهِمْ مَلَأْتَ سَمَآئَكَ وَ اَرْضَكَ حَتّٰی ظَهَرَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ فَبِذٰلِكَ اَسْئَلُكَ وَ بِمَوَاقِعِ الْعِزِّ مِنْ رَحْمَتِكَ وَبِمَقَامَتِكَ وَعَلَامَاتِكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اَنْ تَزِيْدَنِیْ اِيْمَانًا وَّ تَثْبِيْتًا يَا بَاطِنًا فِیْ ظُهُوْرِهٖ وَ ظَاهِرًا فِیْ بُطُوْنِهٖ وَ مَكْنُوْنِهٖ يَا مُفَرِّقًا بَيْنَ النُّوْرِ وَالدَّيْجُوْرِ يَا مَوْصُوْفًا بِغَيْرِ كُنْهٍ وَّ مَعْرُوْفًا بِغَيْرِ شِبْهٍ حَآدَّ كُلِّ مَحْدُوْدٍ وَّ شَاهِدَ كُلِّ مَشْهُوْدٍ وَّ مُوْجِدَ كُلِّ مَوْجُوْدٍ وَّ مُحْصِیَ كُلِّ مَعْدُوْدٍ وَّ فَاقِدَ كُلِّ مَفْقُوْدٍ لَّيْسَ دُوْنَكَ مِنْ مَّعْبُوْدٍ اَهْلَ الْكِبْرِيَآءِ وَالْجُوْدِ يَا مَنْ لَّا يُكَيَّفُ بِكَيْفٍ وَّلَا يُؤَيَّنُ بِاَيْنٍ يَّا مُحْتَجِبًا عَنْ كُلِّ عَيْنٍ يَّا دَيْمُوْمُ يَا قَيُّوْمُ وَ عَالِمَ كُلِّ مَعْلُوْمٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ عَلٰی عِبَادِكَ الْمُنْتَجَبِيْنَ وَ بَشَرِكَ الْمُحْتَجِبِيْنَ وَ مَلَآئِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالْبُهْمِ الصَّآفِّيْنَ الْحَآفِّيْنَ وَ بَارِكْ لَنَا فِیْ شَهْرِنَا هٰذَا الْمُرَجَّبِ الْمُكَرَّمِ وَمَا بَعْدَهٗ مِنَ الْاَشْهُرِ الْحُرُمِ وَ اَسْبِغْ عَلَيْنَا فِيْهِ النِّعَمَ وَ اَجْزِلْ لَنَا فِيْهِ الْقِسَمَ وَ اَبْرِرْ لَنَا فِيْهِ الْقَسَمَ بِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ الْاَعْظَمِ الْاَجَلِّ الْاَكْرَمِ الَّذِیْ وَضَعْتَهٗ عَلَی النَّهَارِ فَاَضَآءَ وَ عَلَی اللَّيْلِ فَاَظْلَمَ وَاغْفِرْ لَنَا مَا تَعْلَمُ مِنَّا وَ مَا لَا نَعْلَمُ، وَاعْصِمْنَا مِنَ الذُّنُوْبِ خَيْرَ الْعِصَمِ وَاكْفِنَا كَوَافِیَ قَدَرِكَ وَامْنُنْ عَلَيْنَا

بِحُسْنِ نَظَرِكَ وَلَا تَكِلْنَآ اِلٰی غَيْرِكَ وَلَا تَمْنَعْنَا مِنْ خَيْرِكَ وَ بَارِكْ لَنَا فِيْمَا كَتَبْتَهٗ لَنَا مِنْ اَعْمَارِنَا وَاَصْلِحْ لَنَا خَبِيْئَةَ اَسْرَارِنَا وَاَعْطِنَا مِنْكَ الْاَمَانَ وَاسْتَعْمِلْنَا بِحُسْنِ الْاِيْمَانِ وَ بَلِّغْنَا شَهْرَ الصِّيَامِ وَ مَا بَعْدَهٗ مِنَ الْاَيَّامِ وَالْاَعْوَامِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

رجب کے دنوں کے لئے مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف وصلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کی دعا

یہ دعا بھی ناحیہ مقدسہ سے ایامِ رجب میں شیخ ابوالقاسم حسین بن روح کے ذریعے صادر ہوئی:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ بِالْمَوْلُوْدَيْنِ فِیْ رَجَبٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ الثَّانِیْ وَابْنِهٖ عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُنْتَجَبِ وَ اَتَقَرَّبُ بِهِمَآ اِلَيْكَ خَيْرَ الْقُرَبِ يَا مَنْ اِلَيْهِ الْمَعْرُوْفُ طُلِبَ وَ فِيْمَا لَدَيْهِ رُغِبَ اَسْئَلُكَ سُؤٰلَ مُقْتَرِفٍ مُّذْنِبٍ قَدْ اَوْبَقَتْهُ ذُنُوْبُهٗ وَ اَوْثَقَتْهُ عُيُوْبُهٗ فَطَالَ عَلَی الْخَطَايَا دُؤُوْبُهٗ، وَ مِنَ الرَّزَايَا خُطُوْبُهٗ يَسْئَلُكَ التَّوْبَةَ وَحُسْنَ الْاَوْبَةِ وَالنُّزُوْعَ عَنِ الْحَوْبَةِ وَ مِنَ النَّارِ فَكَاكَ رَقَبَتِهٖ وَالْعَفْوَ عَمَّا فِیْ رِبْقَتِهٖ فَاَنْتَ مَوْلَایَ اَعْظَمُ اَمَلِهٖ وَثِقَتِهٖ۔ اَللّٰهُمَّ وَ اَسْئَلُكَ بِمَسَآئِلِكَ الشَّرِيْفَةِ وَ وَسَآئِلِكَ الْمُنِيْفَةِ اَنْ تَتَغَمَّدَنِیْ فِیْ هٰذَا الشَّهْرِ بِرَحْمَةٍ مِّنْكَ وَاسِعَةٍ وَّ نِعْمَةٍ وَّازِعَةٍ وَّنَفْسٍ بِمَا رَزَقْتَهَا قَانِعَةٍ اِلٰی نُزُوْلِ الْحَافِرَةِ وَمَحَلِّ الْاٰخِرَةِ وَ مَا هِیَ اِلَيْهِ صَآئِرَةٌ۔